ان آثارنا تدل علینا فانظر وابعدنا الی الآثار

کتاب مستطاب

مرد علم میدان عمل میں

یعنی

SIBTAIN.COM

سرکار علامہ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی کے سوانح حیات

اور علمی و عملی کارنامے و دیگر حالات

(حصہ اول)

از قلم حقیقت رقم

حجۃ الاسلام حضرت مولانا طاہر عباس اعوان فاضل قم مقدسہ

ناشر

جامعہ ولی العصرؑ، ہاؤسنگ کالونی، لیہ (پنجاب) پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ونکتب ما قدموا و آثارھم

ان آثارنا تدل علینا فانظروا بعدنا الی الآثار

کتاب مستطاب

مرد علم میدان عمل میں

یعنی

سرکار علامہ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی

کے

سوانح حیات اور علمی و عملی کارنامے و دیگر حالات

(حصہ اول)

از قلم حقیقت رقم

حجۃ الاسلام حضرت مولانا طاہر عباس اعوان، فاضل قم مقدسہ

ناشر:۔ جامعہ ولی العصر، ہاؤسنگ کالونی، لیہ، پاکستان

اظہار تشکر

جب کتاب مستطاب "مرد علم میدان عمل میں" اللہ تعالی کے خصوصی فضل وکرم سے مکمل ہوگئی تو اس کی طباعت کی فکر لاحق ہوئی مگر حلال مشکلات خداوند عالم نے الحاج ملک محمد اقبال صاحب اوران کے برادر خورد الحاج ملک شمشاد حسین صاحب آف دریا خان ضلع بھکر کے ذریعہ سے یہ مشکل اس طرح آسان کر دی کہ انہوں نے اس کی طباعت واشاعت کے تمام اخراجات اپنے ذمہ لے لئے۔ جزاھم اللہ فی الدارین خیر الجزاء۔ دعا ہے کہ خداوند عالم ان کی اس سعی جمیل کو شرف قبول سے نوازے اور اس کار خیر کا ثواب ان کے والدین مرحومین اور دیگر مرحومین ومرحومات کی ارواح کو پہنچائے اور ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے توفیقات خیر میں مزید اضافہ فرمائے کہ وہ اس کتاب کا دوسرا حصہ بھی شائع کراسکیں۔ قوم کو ان کا ممنون احسان ہونا چاہیے کہ جن کے طفیل یہ انمول تحفہ اس تک اس بہترین صورت میں پہنچ رہا ہے۔ شکر اللہ سعیھما وزاد فی توفیقاتھما وحفظھما من جمیع الشرور والآلام بحق النبی وآلہ علیہ وعلیھم السلام

وانا الاحقر الفانی

طاہر عباس اعوان الباکستانی

ماہ رمضان ۱۴۲۶ھ

SIBTAIN.COM

باسم رب الشهداء والصدیقین

انتساب

اپنی اس ناچیز کاوش کونہایت عجز ونیاز کے ساتھ بارھویں تاجدار امامت وولایت حضرت حجۃ ابن الحسن العسکری علیہما السلام کی بارگاہ اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہوئے ان کے طفیل خدائے کریم کی نگاہ لطف وکرم کا امیدوار ہوں، اور ساتھ ہی اس حقیر خدمت کوشرف قبولیت بخشنے کی رجاء کامل رکھتا ہوں

آناں کہ خاک رابنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

خاک پائے حبداران اہلبیت علیہم السلام

SIBTAIN.COM

الاحقر الفانی

طاہر عباس اعوان الباکستانی

بروز چہارشنبہ ۱۵ ماہ مبارک رمضان ۱۴۲۶ھ

درجوار کریمہ اہلبیت علیہم السلام

درشہر مقدس قم حرم الآئمہ الاطہارؑ وعشق آل محمدؐ

فہرست مطالب

فہرست مطالب	صفحہ نمبر
مقدمہ	۱
حق و باطل کی باہمی کشمکش	۲
شجر اسلام کی آبیاری کے لیے علماء اسلام کی قربانیاں	۵
شخصیت کی موت کی مثالیں	۷
عظیم انسانوں کو بدنام کرنے میں اپنے احباب کا کردار اور اسکی چند مثالیں	۹
علماء اعلام کو بدنام کرنے کی عظیم سازش	۱۷
مولانا اسماعیل کی نگاہ میں مولانا محمد حسین صاحب مرجع خلائق کیوں نہ بن سکے	۱۸
خدارا دوست و دشمن کو سمجھنے کی کوشش کریں	۲۰
علامہ حافظ سید ریاض حسین نجفی صاحب مدظلہ عید کے خطبہ میں فرماتے ہیں	۲۱
دعاء مکارم اخلاق سے چند اقتباسات	۲۶

باب اول

آیۃ ا...... الشیخ محمد حسین النجفی مدظلہ کے حالات زندگی

فصل اول

ولادت اور دوسرے ابتدائی حالات	۲۹
ماہ نامہ حوزہ و دانشگاہ کی عبارت	۳۲
بے حس ضمیروں کو بیدار کرنے والی عبارت کا ترجمہ	۳۳
آیۃ ا...... نجفی مدظلہ کے مزید کچھ ذاتی و خاندانی حالات اور آپکی اولاد کا تذکرہ	۳۵

SIBTAIN.COM

سے آپ کی جدو جہد

آیۃ ا......نجفی مدظلہ کے پاکستان میں اساتذہ ۴۴

فصل دوم

حوزہ علمیہ نجف کی طرف ہجرت اور حوزہ علمیہ نجف کی تاریخ ۴۵

حوزہ علمیہ نجف میں تحصیل علم کا پروگرام ۴۶

آیۃ ا......نجفی مدظلہ کے حوزہ علمیہ نجف میں مشائخ اجازہ و اساتذہ کرام ۴۸

باب دوم

آیۃ ا......نجفی کی وطن واپسی

فصل اول

مرد علم میدان عمل میں ۵۰

SIBTAIN.COM

فصل دوم

جب پاکستان میں شیخیت کی ترویج زوروں پر تھی ۵۲

علماء حقہ میدان عمل میں وارد ہوتے ہیں ۵۴

شیخ محمد خالصی کے سات پاکستانی نائبین علماء کا باطل عقیدہ ۵۶

محمد حسین ڈھکو کے خلفاء راشدین کون ہیں؟ ۵۷

مساجد کے پیش نمازوں کو شیخیوں کی طرف سے دیئے جانے والے القاب ۵۹

فصل سوم (مجالس و منابر کے اصلاح کی کوششیں)

منبر اور اہل منبر کی زبوں حالی علامہ حسین بخش جاڑا کے قلم سے ۶۱

رسالہ اصلاح المحافل والمجالس ۶۵

اس مختصر رسالہ میں فقط ان چند باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی ۶۵

مبلغ اعظم اپنی کتاب نصرت الذاکرین میں لکھتے ہیں　۶۷

فصل چہارم

احسن الفوائد اور اصول الشریعہ کے بارے میں علماء اعلام کے تاثرات　۷۰
اصول الشریعہ کی اشاعت کے بعد کیا ہوا؟　۷۱
کتاب (پاکستان میں شیخیت کا شیعیت اور شیعہ علماء سے ٹکراؤ) کی دوسری عبارت　۷۱
اصول شریعہ کے بارے میں علامہ سید ظفر حسن امروہیؒ صاحب فرماتے ہیں　۷۳
کتاب (گلدستہ مودت) کا پس منظر　۷۴
کتاب گلدستہ مودت سے چند خطوط کے اقتباسات　۷۵

فصل پنجم

مقدمہ چنیوٹ کا پس منظر اور شیخیت کی ترویج کا اقرار　۷۸
(۱) مولانا اسماعیلؒ کی کتاب (ھدیۃ المستبصرین) کی عبارت　۸۳
(۲) (نصرت الذاکرین) کی عبارت　۸۴

باب سوم

اصلاح احوال کی خاطر وجود میں آنے والی تحریکیں اور ان کا انجام

فصل اول

سید بشیر حسین بخاری اور محمد بشیر خان نگسی صاحب کی تحریکیں　۸۸
(۱) نگسی صاحب کی طرف سے پیش کردہ تجاویز اور طرفین کے علماء کے ا...　۸۹
(۲) آیۃ اللہ نجفی صاحب کا خط طرف مقابل کے علماء کے نام　۹۱
(۳) آیۃ اللہ نجفی صاحب کا دوسرا خط　۹۳
(۴) طرفین کے خطوط سے اقتباسات　۹۴

(۵) علامہ حسین بخش جاڑا صاحبؒ کا خط ۹۴
(۶) تشہد نماز میں شہادت ثالثہ کا دخول ۹۵
(۷) مولانا محمد بشیر انصاری صاحب قبلہ کے تاثرات ۹۶
(۸) مولانا سید ضمیر الحسن رضوی صاحب قبلہ کے تاثرات ۹۷
(۹) مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیلؒ کے تاثرات ۹۷
(۱۰) بشیر حسین خان نگسی کا خط مولانا محمد اسماعیل کے نام ۹۹
(۱۱) اس تحریک کے بعد نگسی صاحب کو نجفی صاحب کی پیش کش ۱۰۹
(۱۲) آل پاکستان شیعہ انقلابی محاذ ۱۰۹
حق کی فتح، شیخیت کے مبلغین کا شیخیت سے اعلان برائت ۱۱۱
آقای سید مہدی لکھنویؒ کا بیان ۱۱۲
شیعہ اخبارات ۱۱۳

SIBTAIN.COM

فصل دوم

بمقام جھنگ شیعہ علماء کا باہمی معاہدہ ۱۱۴
شرکاء معاہدہ کے اسماء ۱۱۵
معاہدہ کے بعد انصاری صاحب "شبیہ الحسنین محمدی صاحبؒ" سے ناراض ہو گئے ۱۱۵
شیخی ایجنٹ کاظم علی رسا، انصاری صاحبؒ اور اسماعیل صاحبؒ کے بارے میں لکھتا ہے ۱۱۶

فصل سوم

علماء کے اس معاہدہ کی نظم کی صورت میں منظر کشی ۱۱۷
(۱) علماء کرام کی باہم چپقلش سے قومی زبوں حالی ۱۱۷
(۲) چند ہمدردان ملت کی عملی کوششیں ۱۱۸
(۳) علماء دین کے روح پرور مناظر ۱۱۹

(۴) علماء دین اور زعماء قوم ۱۲۰

باب چہارم

آیۃ ا......نجفی مدظلہ علماء اعلام کی نگاہ میں

فصل اول

آیۃ ا......نجفی کے اجتہاد پر فقہاء عظام کی تصریحات ۱۲۶

فصل دوم

آیۃ اللہ نجفی صاحب کے آثار خالدہ ۱۲۹
علم کلام سے متعلق کتب و آثار ۱۲۹
قضیہ کتاب شہید انسانیت ۱۳۰

SIBTAIN.COM

فصل سوم

احسن الفوائد اور اصول الشریعہ کے بارے میں علماء اعلام کے تاثرات ۱۳۶
۱) آیۃ اللہ العظمی سید ابوالاعلی سبزواریؒ ۱۳۶
(۲) آیۃ اللہ العظمی ابوالقاسم رشتیؒ ۱۳۶
(۳) علامہ سید ظفر حسن نقویؒ کے خطوط ۱۳۷
(۴) قائد ملت علامہ سید محمد دہلوی تحریر فرماتے ہیں ۱۳۸
(۵) قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ ۱۳۹
(۶) علامہ میرزا احمد علیؒ ۱۳۹
(۷) دیگر موید ین کے اسماء گرامی ۱۴۰
(۸) احسن الفوائد اور اصول الشریعہ کی رد میں لکھی جانے والی
بعض کتب کے نام ۱۴۱

فصل چہارم

اصول الشریعہ کے مخالفین کا شیخی ہونے کا ثبوت ۱۴۳

(۱) پاکستان میں شیخیت کے دو بڑے اڈے (مکتوب احقاقی بنام ساجی) ۱۴۴

(۲) مولانا بشیر انصاری صاحب ۱۴۷

(۳) مولانا اسماعیل صاحب ۱۴۷

(۴) مولانا اسماعیل کی طرف سے علماء کو دیے ب... ے القابات ۱۴۸

(۵) آیا شیخ احمد احسائی پر کفر کا فتوی لگانے والے علماء حسد کا شکار ہو گئے تھے؟ ۱۴۹

(۶) مولانا ضمیر الحسن رضوی اور ان کا شیخی ہونا ۱۵۰

(۷) علی حسنین شیفتہ صاحب کا شیخیوں سے ارتباط ۱۵۱

(۸) مولانا ابوالحسن موسوی مشہدی و دیگر افراد کے شیخی ہونے کا ثبوت ۱۵۲

فصل پنجم

SIBTAIN.COM

آیۃ اللہ نجفی صاحب کی علم کلام ومناظرہ و دیگر موضوعات پر کتب ۱۵۴

(۱) علم کلام سے مربوط مزید کتب ۱۵۴

(۲) کتب فقہ ۱۵۵

(۳) کتب احادیث ۱۵۶

آیۃ اللہ نجفی صاحب نے ہمیشہ قومی مسائل کو ذاتی مسائل پر ترجیح دی ۱۵۷

(۴) کتب تفسیر ۱۵۸

(۵) کتب ادعیہ وزیارات ۱۵۹

(۶) کتب مقاتل واصلاح ۱۵۹

(۷) اصلاح الرسوم کے جواب لکھنے والے ۱۶۲

فصل ششم

آیۃ اللہ نجفی کے شاگردوں کے اسماء گرامی ۱۷۱

بابِ پنجم

سرکار آیۃ اللہ النجفی کی تقریری، تدریسی اور قومی وملی خدمات

فصل اول

سرکار آیۃ اللہ النجفی کی تقریری خدمات ۱۷۷

فصل دوم

سرکار آیۃ اللہ النجفی کی تدریسی خدمات ۱۷۹
محمدیہ مدرسہ سے علیحدگی اور سلطان المدارس الاسلامیہ کی تعمیر ۱۷۹
بعض دینی مدارس کی علمی سرپرستی ۱۸۱

فصل سوم

سرکار آیۃ اللہ النجفی کی قومی وملی خدمات ۱۸۳

SIBTAIN.COM

بابِ ششم

شیخ احمد احسائی اور شیخیت کے بارے میں

فصل اول

شیخ اور شیخیت کی تاریخ ۱۸۷
(۱) شیخ احمد احسائی کون تھا؟ ۱۸۷
(۲) شیخ احمد احسائی کی ولادت ۱۸۸
(۳) شیخ کا مبلغ علم اور اس کے حصول کے ذرائع ۱۸۸
(۴) شیخ کا حکماء اور متکلمین سے اختلاف ۱۸۸
(۵) شیخ نے اپنے حالات پر مشتمل یہ رسالہ کب لکھا تھا ۱۸۹

12

(۶) شیخ احمد احسائی کے اساتذہ کون ہیں ۱۹۰

(۷) شیخ احمد احسائی کے اجازوں کی حقیقت ۱۹۰

(۸) یہ سب اجازات جعلی ہیں، اوران کے جعلی ہونے پر دلائل ۱۹۱

(۹) شیخ احمد احسائی کے پراسرار سفر ۱۹۵

(۱۰) شیخ احمد احسائی پر شیعہ مراجع کی طرف سے فتوی کفر ۱۹۶

(۱۱) شیخ کا سفر آخرت ۱۹۸

(۱۲) کربلاء ہے لہولہو ۱۹۸

(۱۳) شیخیت کی شاخیں ۲۰۲

فصل دوم

شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی کتب کی فہرست ۲۰۳

فصل سوم

شیخیت کی رد میں فقہاء عظام کے فتاوی ۲۱۹

شیخیت کے حوالہ سے مراجع عظام سے سوال اور مراجع عظام کے جوابات ۲۲۲

شیخیوں کے وہ عقائد فاسدہ جن کی وجہ سے علماء اعلام نے ان کو کافر اور ضال ومضل قرار دیا ہے ۲۲۶

باب ہفتم (مراسلات واجازات) ۲۳۱

(۱) کتاب گلدستہ مودت کے خطوط۔

(۲) اصلاح احوال کی خاطر طرفین کے خطوط۔

(۳) شیخیت کی رد میں فقہائے کرام کے فتاوی جات

(۴) آیۃ...... نجفی کے نام علماء کے خطوط اوران کی کتب پر علماء اعلام کا تبصرے۔

(۵) آیۃ...... نجفی مدظلہ کے اجازات۔　　(۶) متفرق خطوط واخبارات

SIBTAIN.COM

فقیہ اہلبیت آیۃ اللہ
الشیخ محمد حسین النجفی
مجتہد العصر دظلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا و نبینا و حبیبنا و مولانا اَبِی الۡقَاسِمِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عِتۡرَتِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاہِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ واللعنۃ الدائمۃ علی اعدائھم اجمعین.

مقدمہ

اما بعد: ارباب علم ودانش پر یہ بات مخفی ومستور نہیں ہے کہ قرآن کریم اور تاریخ ملل ونحل کی کتب حق وباطل کی باہمی کشمکش کی داستانوں سے لبریز ہیں۔ اسی کشمکش کی عکاسی شاعر مشرق نے اس شعر میں کی ہے کہ۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

جب شیطان ملعون حکم خداوندی کے باوجود ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سربجود نہیں ہوا، تو اس حکم الٰہی کو ٹھکرانے کی سزا سے یہ ملی کہ فاخرج منھا انک رجیم کی لعنت کا طوق گلے میں ڈلوا کر بارگاہ رب العزت سے دھتکارا گیا، وہ شیطان کہ جو زمین کے چپہ چپہ پر سجدہ کرنے اور چھ ہزار سال تک مسلسل خدا کی عبادت میں مصروف رہنے کی وجہ سے، کسی زمانے میں استاد ملائکہ کے مقام پر فائز ہوا تھا، اسے صرف ایک سجدہ کا انکار کرنے کی اتنی بڑی سزا ملی کہ تمام عبادتیں بھی اکارت ہوگئیں، اور اسکے علاوہ ابدی جہنم کا مستوجب بھی قرار پایا۔

اس سارے قصہ سے جو چیز سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ نجات اور سعادت کا میزان کثرت عبادت نہیں بلکہ اخلاص اور حکم خداوندی اور شریعت کے مطابق اس کا بجالانا ہے۔ اپنی مرضی کی عبادت میزان نجات نہیں ہے، لہذا یہ ملعون اس وقت سے بنی نوع آدم کی دشمنی دل میں لیے انسانوں کو گمراہ کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اس وجہ سے آج تک مسلسل بنی نوع آدم کے درمیان گمراہی پھیلانے میں مصروف ہے اور ہر وقت خدا کے مخلص ونیک بندوں کو صراط مستقیم سے ہٹانے اور انہیں نیک کام کرنے اور اعلاء کلمہ حق سے روکنے کی سعی میں لگا رہتا ہے۔

اور جب خود ان مخلصین کو گمراہ کرنے سے مایوس ہوجاتا ہے۔ تو پھر اپنے مریدوں کے ذریعہ ان خدا رسیدہ اور مخلص بندوں کو طرح طرح کی ایذا رسانی میں مصروف ہوجاتا ہے اور پھر اس کشمکش کے فقط دو

ہی نتیجے سامنے آتے ہیں،

حق و باطل کی باہمی کشمکش

(۱) یا تو وہ الٰہی ہستیاں اور خدا کے مخلص بندے اپنی اس چار روزہ زندگی کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے اہم فریضہ کو انجام دیتے ہوئے اور خود کو خدا کے اوامر ونواہی کا پابند کرتے ہوئے اپنی عادی موت کے ذریعہ عاش سعیدا و مات سعیدا کا تمغہ حاصل کر کے دار فانی سے دار بقاء کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں لیکن اس اعلاء کلمہ حق کی سزا انہیں ان اہل دنیا اور مفاد پرست عناصر کی طرف سے یہ ملتی ہے کہ ان عظیم ہستیوں کو گوشہ نشین ہو کر گمنامی کی زندگی گزارنا پڑتی ہے گویا ان کا نام لینا جرم، انکا ساتھ دینا یا انکا ہمنشین ہونا اور محافل ومجالس میں انہیں مدعو کرنا ناقابل معافی گناہ ہے۔ بالفاظ دیگر ان امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور اعلاء کلمہ حق کے علمبرداروں کو اتنا بدنام کیا جاتا ہے کہ کوئی بھی ان کے قریب جانے کی باآسانی ہمت و جرات نہیں کرتا۔

(۲) یا پھر اعلاء کلمہ حق کے یہ علمبردار اپنی جان اور اپنا مال اپنے مالک حقیقی کی راہ میں قربان کر کے اس کی بارگاہ میں سرخرو ہو جاتے ہیں۔ اور اس چار روزہ زندگی کی آسائش اور لوازمات سے خدا کی خوشنودی کی خاطر کنارہ کش اور دستبردار ہو جاتے ہیں۔ جسے شخص کی موت یا شہادت کہا جاتا ہے لہذا یہ سعادت او رضاء خدا اسی قسم کے افراد کو میسر ہوتی ہے۔ کیونکہ مفاد پرست عناصر، معترض اور دولت وشہرت کے پجاری افراد ایسے الٰہی انسانوں کا وجود برداشت نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ان الٰہی انسانوں کو اپنے مفاد اور مقصد کی تکمیل میں سدِ سکندری سمجھتے ہیں۔ جس کی بنا پر یا تو وہ انہیں خود یا کسی آلہ کار کے ہاتھوں جان سے مار دیتے ہیں۔ جسے شخص کی موت یعنی شہادت کہا جاتا ہے اور یا پھر انہیں اتنا بدنام کرتے ہیں کہ ان کا نام لیتے ہوئے لوگ گھبراتے ہیں اور ان کے ساتھ منسلک ہونے کو اپنے لئے موجب خطر سمجھتے ہیں۔ ایسے افراد کی اس موت کو شخصیت کی موت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی اس کی شخصیت کو اتنا بدنام کیا جائے کہ وہ شخصیت گوشہ نشین ہو جائے

ایسے الٰہی اور اولوالعزم صفات کے مالک افراد اپنے خون اور عزت، مقام اور حیثیت کی قربانی کے ذریعے شجر اسلام کو سیراب کرنے کے علاوہ باطل قوتوں استعمار، سلاطین جور، امراء ولیڈران قوم وغیرہ کے منہ پر زوردار طمانچہ مار کے انہیں ہمیشہ کے لیے عذاب عظیم کا مستحق بنا کر اسلام ومسلمین کی بقاء کی خاطر

اپنی عزیز جان کا نذرانہ دے دیتے ہیں۔اس کی مثالیں قرآن اور تاریخ انسانیت کے اوراق میں لاتعدو الاتحصیٰ کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔خدا کے معصوم انبیاء کا قتل اور انہیں قسم قسم کی ایذ ارسانیاں، انبیاء علیہم السلام کو آروں سے چیرنا، آگ میں پھینکنا، کنوؤں میں ڈالنا، سیف وسناں سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا یا انہیں مجنون، دیوانہ، ساحر وغیرہ وغیرہ جیسے قبیح الفاظ سے یاد کرنا یا پھر ان پر پتھروں کی بارش کرنا ان کے اکمل ترین وبارز ترین نمونے ہیں۔ان تمام واقعات سے یعنی سفیران الٰہی کی مظلومیت اور انکی قوم کے لیڈران، جاگیرداران اور شہرت وشہوت پرستوں کے مظالم سے آیات قرآنی اور کتب تاریخ بھری پڑی ہیں۔

اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے بعد انکے اوصیا اور آئمہ معصومین یعنی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام تک ہر ہر امام کا مقتول یا مسموم ہونا اور بنی امیہ اور بنی عباس کے دور خلافت میں سادات کرام کا دیواروں میں زندہ چنا جانا، سادات کے خون سے گاروں کا بننا ، آئمہ معصومین علیہم السلام کے اصحاب باوفا مثل میثم تمار، سعید ابن جبیر، کمیل بن زیاد، حجر ابن عدی وغیرہم کا قتل ہونا، سولیوں پر لٹکایا جانا، زندانوں میں غربت کی موت مر جانا وغیرہ مظالم کے اس قسم کے واقعات اور دلسوز داستانوں سے تاریخ اسلام کے ہزاروں صفحات بھر چکے ہیں۔یہ سارے حقائق اور واقعات حق اور باطل کی اسی باہمی کشمکش کا نتیجہ ہیں۔

SIBTAIN.COM

لہذا یہ سارے واقعات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ یہ پاک ہستیاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہم فریضہ کی پابند ہونے کے علاوہ چونکہ اپنے مولا وآقا خداوند کریم کے تمام اوامر ونواہی کی پابند تھیں۔اسلئے کسی بھی طریقہ سے نہ ظالم، فاسق وفاجر اور منحرفین کے ساتھ کسی بھی قسم کا گٹھ جوڑ کیا اور نہ ہی انکی لامحدود ایذ ارسانیوں اور ہزاروں مظالم کے باوجود انکے سامنے جھکے اور نہ ہی بکے۔لہذا ان عظیم ہستیوں کی اس جرات اور راہ حق میں ثابت قدمی کی بدولت یہ سارے واقعات پیش آئے ہیں۔یہ سارا کام ان ہستیوں نے پیغام اسلام پہنچانے اور پھر اسے ہر قسم کی تحریف سے محفوظ رکھنے اور اس طرح مسلمانوں بالخصوص شیعیان اہل بیت کو ہر قسم کے انحراف فکری وعقیدتی سے بچانے کے لیے کیا ہے۔

حق وباطل کی اس کشمکش کی کامل ترین مثال جو کہ تاریخ انسانیت کا منفرد ترین واقعہ ہے جو انسان کو انسانیت کے دائرہ میں رکھنے کی خاطر دنیائے انسانیت کے عظیم ترین انسانوں کا خبیث ترین انسانوں کے ہاتھوں قربان ہو جانے والا واقعہ، واقعہ کربلا ہے۔جس کی نظیر تاریخ انسانیت میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔اسی وجہ سے کربلا سے درس لینے والے، کربلا والوں کو ماننے والے اور بعد کے آنے والے انسانوں

نے یہ نعرہ لگایا کہ

حق کا سیدھا راستہ کربلا و کربلا ہے ہماری درس گاہ کربلا و کربلا

لہذا کربلا کو اپنی درسگاہ سمجھنے والے، اور احیاء اسلام کی خاطر اسے حق اور سیدھا راستہ ماننے والے آگے بڑھے اور جہاں شجر اسلام کو خون کی ضرورت پڑی اپنی جان قربان کر دی۔ جن میں سادات کرام، علماء اعلام اور مراجع عظام کے ساتھ ساتھ دیگر محبان اہل بیت بھی شامل ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی جان، مال مقام وحیثیت کا نذرانہ مذہب اہلبیت واسلام کو دشمن کے حملوں اور اس سے انحرافات فکری وتحریفات لفظی ومعنوی کو دور کرنے کے لیے پیش کیا،

عوام کو اپنے مسائل حل کرانے کے لیے علماء کی طرف رجوع کرنے کا حکم معصوم ہے اور چونکہ معصوم کی طرف سے اسلام اور مذہب اہل بیت علیہم السلام کی صحیح تعلیمات کے فروغ کی خاطر یہ عظیم ترین اور سنگین ترین ذمہ داری، زمانہ غیبت امام زمانہ علیہ السلام میں علماء ومراجع عظام کے کاندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ اس لیے آئمہ معصومین نے اپنے ماننے والوں کو اسلام اور مذہب اہل بیت علیہم السلام کی صحیح تعلیمات کے حصول کے لیے فقہاء ومراجع عظام کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا اس زمانے کی نزاکتوں کو دیکھتے ہوئے بار بار وحی الہی کے پروردہ معصوم ہستیوں کی زبان مبارک سے اپنے ماننے والوں کو گمراہی سے بچانے کے لیے یہ الفاظ نکلے چنانچہ

(۱) بارھویں تاجدار امامت وولایت حضرت حجت ابن الحسن العسکری علیہما السلام اسحاق بن یعقوب کے جواب میں فرماتے ہیں کہ

﴿اما الحوادث الواقعة فارجعوا فيها الى رواة احاديثنا فانهم حجتي عليكم وانا حجة الله عليهم﴾ (وسائل الشیعہ جلد ۲۷ حدیث نمبر ۳۳۴۲۴)

(۲) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں۔

﴿من كان من الفقهاء صائناً لنفسه حافظاً لدينه مخالفاً لهواه مطيعاً لامر مولاه فللعوام ان يقلدوه﴾ (وسائل الشیعہ جلد ۲۷ حدیث نمبر ۳۳۴۰۱)

اس صورت حال میں علماء اعلام اور مراجع عظام کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایک یہ کہ دین کا علم ان کے پاس ہے۔ جس کی وجہ سے انکی ذمہ داری ہے کہ وہ اس امانت الہی کو اس مذہب کے ماننے والوں تک پہنچائیں اور دوسری یہ کہ اس ذمہ داری کے علاوہ چونکہ احادیث میں

محبان اہل بیت کو یتیمان آل محمد سے تعبیر کیا گیا ہے، لہذا ان یتیمان آل محمد کی زمانہ غیبت میں کفالت اور انہیں انحراف فکری وعقیدتی سے بچانا بھی انہیں وارثان علم انبیاء وآئمہ علیہم السلام کی ہی ذمہ داری ہے۔ اور یہ بات ذہن نشین کرنی چاہئے کہ قطب کون ومکان، وارث حقیقی خون شہداء کربلا امام زمانہ علیہ السلام براہ راست ان علماء اعلام کے حالات پر نظر فرمارہے ہیں۔ اس سلسلہ میں تھوڑی سی کوتاہی اور غفلت جہاں پر زہراء مرضیہ علیہا السلام کے اس فرزند کی ناراضگی کا سبب بنے گی۔ وہاں پر انہیں خون کے آنسو رلانے کا بھی موجب ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ اس موضوع سے مربوط کتب مفصلہ میں اس قسم کے واقعات دیکھے جاسکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جن علماء اعلام نے ماحول کی نزاکت کے باوجود بھی اس اہم فریضہ کو احسن طریقہ سے انجام دیا انہیں قدم قدم پر قسم قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، لیکن فرمان معصوم کے مطابق **العلماء ورثۃ الانبیاء** کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ جس بنا پر یہ ہستیاں اپنے سرداروں اور آقاؤں کی طرح جانوں پر تو کھیل گئیں لیکن کسی بھی صورت میں باطل کی ہاں میں ہاں نہیں ملائی۔

کیونکہ ع اسلام پہ مرمٹنے والے ہر رنج گوارا کرتے ہیں

شجر اسلام کی آبیاری کے لیے علماء اعلام وفقہاء عظام کی قربانیاں

اس جگہ اگرچہ سینکڑوں مثالیں موجود ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر صرف چند اور وہ بھی بہت ہی محدود تعداد میں صرف مجتہدین اور مراجع کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس کی زندہ مثالیں شہید اول محمد بن جمال الدین مکی العاملیؒ (۷۸۶ھ) وشہید ثانی زین الدین بن علی بن احمد جبعی عاملیؒ (۹۶۶ھ) ہیں، ان دونوں عظیم ہستیوں کی آج تک قبر کا نشان تک کسی کو نہ مل سکا۔ لیکن ان دونوں بزرگوں کی کتب اول الذکر کی لمعہ اور ثانی الذکر کی شرح لمعہ کو بالخصوص وہ عظمت نصیب ہوئی کہ روز تصنیف سے لے کر آج تک تمام شیعہ مدارس میں بطور درس پڑھائی جاتی ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ انہیں پڑھے بغیر کوئی بھی مجتہد مجتہد نہیں بن سکتا، اور شہید ثالث قاضی نوراللہ شوستریؒ (۹۵۶ھ۔۱۰۱۹ھ بمطابق ۱۵۴۹ء۔۱۶۱۰ء) جن کا مزار آگرہ ہندوستان میں زائرین کی زیارت کا مرکز ہے جہانگیر بادشاہ کے زمانے میں تقیہ کی زندگی گزارتے ہوئے قضاوت کا منصب سنبھالا اور لاہور میں قاضی مقرر ہوئے۔ اس عظیم ہستی نے چونکہ شرط رکھی تھی کہ میں چار مخصوص فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کے مطابق فتوی نہیں دوں گا اس لئے اپنی وسعت علمی کی بناء پر وہ جو

SIBTAIN.COM

بھی فیصلہ کرتے تھے فقہ جعفری کے مطابق کرتے تھے لیکن جب علماء اہلسنت ہنگامہ کرتے تھے کہ یہ سنی فرقہ کے مطابق نہیں ہے تو یہ عظیم ہستی ان چار فقہوں میں سے کسی نہ کسی فقہ سے اس فیصلہ کو درست ثابت کر دیتی تھی اس طرح خفیہ طور پر مذہب اہلبیت کی ترویج کرتے رہے لیکن علم مناظرہ کی عظیم ترین" کتاب احقاق الحق" کہ جو آیۃ ......اللہ العظمی سید شہاب الدین نجفی مرعشیؒ (۲۰ صفر ۱۳۱۵ھ، ۷ صفر ۱۴۱۱ھ) کے ملحقات کے ساتھ ۳۶ جلدوں میں چھپ چکی ہے اور ابھی تک ناتمام ہے، کے لکھے جانے کی اطلاع کسی طرح متعصب علماء تک پہنچ گئی اور یہی کتاب اس مرجع اور فقیہ اہلبیت کی شہادت کا سبب بنی۔ اس عظیم فقیہ کے قتل پر ۴۰ علماء اہل سنت نے فتوی دے کر دستخط کیے تھے چنانچہ انہیں ۹۰ تازیانے مارے گئے۔ اگرچہ یہ عظیم اور جلیل القدر فقیہ اور اسلام کا بوڑھا سپاہی پہلی ہی چند ضربوں سے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر چکا تھا لیکن ظالموں نے بے روح جسم پر اپنے ظلم کی حد کر دی اس عظیم فقیہ نے اپنے بعد سو سے زیادہ کتابیں مذہب حق کی ترجمانی کے لیے یادگار چھوڑی ہیں

اسی طرح قائد شہید یعنی قائد ملت جعفریہ پاکستان حضرت علامہ سید عارف حسین الحسینی رضوان اللہ تعالی علیہ (۲۵ نومبر ۱۹۴۶ء، ۵ اگست ۱۹۸۸ء) جیسے عظیم انسانوں کی شجر اسلام کی آبیاری کے لیے قربانیاں ہیں۔ انکے اور ان جیسے دیگر سینکڑوں فقہاء کرام و مجتہدین عظام و علماء اعلام اور دیگر عظیم انسانوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنے اور انکے کارہائے نمایاں دیکھنے کے شائقین مجاہد ملت حضرت آیۃ اللہ علامہ کبیر الشیخ عبدالحسین امینی (۱۳۲۳ھ۔ ۱۳۹۰ھ) صاحب الغدیر کی (کتاب شہداء الفضیلہ) جس کا فارسی اور اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے) کی طرف رجوع فرمائیں علامہ مجاہد شیخ عبدالحسین امینی نجفی صاحب الغدیر نے اس عظیم کتاب میں ایک سو تیس (۱۳۰) ان عظیم و برجستہ ترین شیعہ علماء اعلام و فقہاء عظام کا ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے شجر اسلام کی آبیاری اور مذہب اہل بیت علیہم السلام کی سربلندی کے لیے اپنا خون بہا کر خدا کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ تو پیش کیا لیکن کسی بھی صورت میں باطل پرستوں کے ہاتھوں میں ہاتھ نہیں دیا۔

SIBTAIN.COM

اسی طرح آیت اللہ العظمی آقای سید شہاب الدین نجفی مرعشیؒ کی کتاب (مستدرک شہداء الفضیلہ) یعنی جن علماء اعلام کے حالات علامہ کبیر آیۃ اللہ امینی صاحب تک نہ پہنچے اور وہ اپنی کتاب میں انہیں نہ لکھ سکے، انہیں فقیہ اہل بیت حضرت آیت اللہ نجفی مرعشیؒ نے بعد میں کتب کی ورق گردانی کر کے تاریخ کی ہے

رحم ستم ظریفیوں کے طاقچوں سے نکال کر جمع کیے ہیں۔اور پھر صد سالہ اخیر کے شیعہ علماء وطلاب کہ جنہوں نے اس چشمہ زلال کو ہر قسم کی فکری وانحرافی تعفن وگدلے پن سے بچانے کے لیے تا کہ یہ چشمہ ہدایت صحیح طریقہ سے جاری وساری رہے اپنی عزیز جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اس چشمہ ہدایت کے اردگرد بند باندھ کے آنے والی نسلوں کو اس سے استفادہ کرنے کے لیے پیش کر دیا ان عزیز انسانوں کے حالات زندگی کو حجتہ الاسلام والمسلمین جناب علی ربانی خلخالی مدظلہ نے اپنی عظیم وضخیم دو جلدوں میں لکھی جانے والی کتاب بنام «شہداء روحانیت شیعہ در صد سالہ اخیر» میں قلم بند کئے ہیں،اور اسی طرح قم المقدس سے دفتر تبلیغات اسلامی نے تقریبا دس جلدوں پر مشتمل کتاب بنام (شہداء روحانیت) چاپ کی ہے لیکن اسکے باوجود ان سے کہیں زیادہ ان علماء اعلام ومومنین کرام کے حالات زندگی زمانہ کی ستم ظریفی کی وجہ سے قلم بند ہونے سے رہ گئے ہیں جنہوں نے اسلام کی بقاء اور مذہب اہل بیت علیہم السلام کی ترقی اور اسے ہر قسم کی تحریف اور ہر آئے دن نئے نئے مذاہب اور فتنوں کے نفوذ سے بچانے کی خاطر اپنی عزیز جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے،حشرھم اللہ جمیعا فی فرادیس الجنان مع النبی وعترتہ الطاھرین ۔ان شہداء کی پاک تربتوں پر سلام جنہوں نے ہمیں ظالم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اور اہل دنیا کی طرف سے دی جانے والی دھمکیوں یا طمع ولالچ کو پائے حقارت سے ٹھکرا کر اسلام کی خاطر مرنا سکھایا۔

(حسینیوں کی زندگی عقیدہ اور جہاد ہے)

شخصیت کی موت کی مثالیں

اس شخصی شہادت کی موت کے علاوہ ایک شخصیت کی موت ہوتی ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں صاحب نے فلاں کام کر کے اپنی شخصیت ختم کر دی یا اپنی شخصیت کو مجروح کیا ہے۔بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان خودکشی کرتا ہے اور مر جاتا ہے اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اسے مارا جاتا ہے۔البتہ یہاں وہ قتل مراد ہے جو ظلم اور عدوان کے طور پر ہو ورنہ قصاص یا جہاد میں کفار ومشرکین کا قتل عین اسلام ہے۔ بالکل اسی طرح بعض اوقات انسان کوئی ایسا غلط کام کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے اسکی شخصیت ختم ہو جاتی ہے اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے مد مقابل کی خواہش ومرضی کے مطابق کام نہیں کرتا بلکہ خدا وآئمہ معصومین کی رضا وخوشنودی کو دوسروں پر مقدم کرتا ہے جسکی وجہ سے اسکی شخصیت کو پامال کیا جاتا ہے۔یا با الفاظ دیگر اس پر قسم قسم کی تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔شخصیت کی موت کے مرحلہ سے گزرنے کے بعد

ظالم یا تو انہیں شخصی موت سے بھی ہمکنار کر دیتے ہیں یا پھر اسی مرحلہ پر ہی ظالم اس عظیم ہستی کے سامنے اپنی شکست کا اعتراف کر لیتا ہے۔ البتہ یہ بھی ممکن ہے کہ باایمان آدمی ان دونوں موتوں سے اور حالات کی ستم ظریفی سے گھبرا کر ظالم، فاسق یا منحرفین کے ساتھ ہو جائے اور انکی ہاں میں ہاں ملا دے جس کی فقط دو ہی صورتیں ہیں یا تو اس نے حکم قرآنی کے مطابق تقیہ سے کام لیا ہے اور قلب مطمئن بالایمان کے مرحلہ میں داخل ہوا ہے۔ تو ایسی صورت میں تو وہ بالکل بے قصور ہے بلکہ عند اللہ ماجور بھی ہے۔ جس کی تفصیل تقیہ سے مربوط کتب و احادیث میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اور یا پھر متاع دنیا کی خاطر ایمان جیسی عظیم لازوال نعمت سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے تو ایسی صورت میں وہ خسر الدنیا والاخرہ کا کامل ترین مصداق ہے۔ اگر چہ وہ باایمان شخص تھا لیکن اب وہ دولتِ ایمان سے تہی دست ہو چکا ہے۔ اس مختصری تمہید کے بعد ہم فقط اتنا عرض کرنا چاہیں گے کہ شخص کی موت کی طرح شخصیت کی موت کی مثالیں بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ چونکہ خاندان پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکمل افراد انسانی زندگی کو سہارا دینے کے لیے خلق کیے گئے ہیں۔ لہذا ان سے محبت رکھنے والا انسان انہیں کے در کی طرف رخ کرتا ہے اور ہر مصیبت زدہ انسان اپنی مصیبت کا غم دور کرنے کے لیے جب اس گھرانے کی طرف رجوع کرتا ہے تو اسے اس خاندانِ پاک کے افراد میں دنیا کی تمام مصیبتیں جو وقت کے حکام جور کے ہاتھوں انہیں پہنچی ہیں موجود پاتا ہے تو اسے اپنی مصیبتیں ہیچ نظر آتی ہیں۔

پہلی مثال:۔

چنانچہ اسی خاندان نبوت کی ایک ایسی عظیم ہستی کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دنیا کی عظیم ترین، شریف ترین، عزیز ترین اور آیہ تطہیر، ایمان کل اور نفس رسول کی مصداق ہستی جو کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ذات اقدس ہے۔ جنہیں شخصی شہادت تو نصیب ہوئی تھی لیکن اس عظیم انسان کو دنیا کے خبیث ترین افراد کے ہاتھوں شخصیت کی موت سے بھی ہمکنار کرنے کی کوشش کی گئی۔ لہذا اس سے زیادہ ظلم اور کیا ہو سکتا ہے کہ جو ہستی اپنے معبود حقیقی کی رضا کی خاطر شب و روز میں زندگی بھر روزمرہ کی واجب و مستحب نمازوں کے علاوہ ہزار ہزار رکعت نماز پڑھکر اور اس طرح ہر روز اکیس سو دو (2102) سجدے ادا کر کے ہمیشہ اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ میں سربسجود رہی ہو لیکن شام میں معاویہ کی حکومت میں یہ مشہور کیا جائے کہ علی (علیہ السلام) کا مسجد سے کیا تعلق تھا جو اسے مسجد میں مارا گیا ہے، وہ

تو معاذ اللہ ایک ڈاکو تھا، حضرت علی علیہ السلام کی اس سے بڑھ کر اور کیا توہین ہو سکتی ہے اور اس پاک ہستی کی ذات پر اس سے بڑی اور تہمت کیا لگ سکتی ہے کہ امام المتقین کو بے نماز کہا جائے۔ وہ علی کہ جس نے فخریہ انداز میں یہ فرمایا ہو کہ، اے اللہ میری عزت کے لیے بس یہی کافی ہے کہ تو میرا رب ہے اور میرے فخر کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں،۔

دوسری مثال:۔

اور اسی طرح پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد رسول اللہ کی لخت جگر حضرت زہرا بتول علیہا السلام پر بابا کی امت کے ہاتھوں وہ مصیبتیں ڈھائی گئیں جس کی مثال تاریخ انسانیت میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ حتیٰ کہ بی بی کو یہ کہنا پڑا کہ اے بابا آپ کے بعد میرے اوپر وہ مصائب ڈھائے گئے کہ اگر روشن دنوں پر پڑتے تو سیاہ راتوں میں بدل جاتے، بھلا اس سے بڑی اور کیا مصیبت ہوگی کہ نص قرآنی کے مطابق صدیقہ وطاہرہ کو بھرے دربار میں معاذ اللہ جھٹلایا جائے۔ اور معصومہ کے پیش کردہ گواہان جن میں حسنین شریفین علیہما السلام بھی شامل ہیں کی گواہی کو قبول نہ کیا جائے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (القرآن)

SIBTAIN.COM

اختصار کے پیش نظر اس موضوع کو مختصر کرتے ہوئے ہم اپنے اصل مقصد کی طرف آتے ہیں لیکن اس سے قبل یہ جان لینا چاہیے کہ اس ہر قسم کی موت کی اصل وجہ اگرچہ استعمار، ظالم، فاسق اور مفاد پرست قسم کے لوگ ہوتے ہیں، لیکن بسا اوقات وہ براہ راست یہ کام کرتے ہیں اور اکثر اوقات پس پردہ بیٹھ کر وہ اپنے کارندوں کے ذریعے یہ کام کرواتے ہیں۔ اور زیادہ تر وہ یہ کام اس شخص کے حلقہ احباب کے ذریعہ سے کرواتے ہیں۔

عظیم انسانوں کو بدنام کرنے میں اپنے احباب کا کردار اور اسکی چند مثالیں

جیسا کہ عرض کیا ہے کہ عظیم ہستیوں کو شہید یا بدنام کرنیوالے کارندے یا تو خود استعمار کے آلہ کار ہوتے ہیں جیسا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے، یا اس شہید یا مقتول کے اپنے حلقہ احباب یا اپنے ہم مذہب معززین اور دنیا پرست قسم کے لوگ ہوتے ہیں، یا وہ سادہ لوح عوام کالانعام کہ جو بہت جلد سازشوں کا شکار

ہو جاتے ہیں اس شوم کام میں ملوث ہوتے ہیں۔ ان سب کی مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔ اگر ہمارے پاس گنجائش ہوتی تو ہر ایک کی کئی مثالیں تاریخی حوالہ جات سے پیش کرتے لیکن اپنے مطلب کے اثبات کے لیے صرف چند محدود مثالیں قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

پہلی مثال:۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کے گھر مبارک کو آگ لگانے والا بظاہر اگرچہ اسی گھرانے کا ایک فرد تھا جو دو واسطوں سے حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا فرزند ہے۔ لیکن اس نے وقت کے ظالم حکمران منصور دوانقی کے حکم سے کیا جو پس پردہ رہ کر یہ سب کچھ کروا رہا تھا۔ بحوالہ ﴿امامزادگان ری۔ و بحار الانوار، علامہ مجلسیؒ﴾

دوسری مثال:۔

اسی طرح ساتویں لعل ولایت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی ہارون الرشید کے دربار میں شکایت کرنے والے اشخاص خود اسی گھرانے کے افراد تھے تاریخ میں ہے کہ (۱) محمد بن اسماعیل بن حضرت امام جعفر صادقؑ جو اسماعیلیہ فرقہ کا امام تھا اس نے یہ الفاظ دربار ہارون میں کہے تھے کہ میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ روئے زمین پر دو خلیفہ ہوں گے لوگ تو حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ابن حضرت امام جعفر صادق کو خلیفہ سمجھ کر سلام کرتے ہیں۔ اس نے اس بدگوئی سے ہارون کو حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے خلاف بھڑکایا۔ ہارون نے ایک لاکھ درھم اس کے لیے روانہ کیے لیکن سخت بیماری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے وہ ایک درہم بھی خرچ نہ کر سکا اور مر گیا، (۲) اسی طرح محمد کے بھائی علی بن اسماعیل بن حضرت امام جعفر صادق کا پیسوں کی خاطر ہارون کے دربار میں حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی شکایت کا واقعہ کتب تاریخ واحادیث میں ملتا ہے۔ باوجود اسکے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم نے اسے اپنی طرف سے پہلے یہ کہہ کر پیسے دیے تھے کہ میرے بچوں کو یتیم نہ کر یہ پیسے لے لے۔ لیکن پھر بھی اس سیدزادے نے شکایت کی لیکن اتفاق یہ ہوا کہ یہ بھی بیماری کی وجہ ہارون سے ملنے والی رقم سے ایک درہم بھی خرچ نہ کر سکا اور مر گیا، ان مثالوں کا حوالہ دیکھنے کے لے مندرجہ ذیل کتب کی طرف رجوع فرمائیں (۱) بحار الانوار جلد ۴۸ ص ۲۳ (۲) امامزادگان ری ص ۲۶۴، مولف آقائے محمد مھدی فقیہ جلالی مدظلہ (۳) عاشورہ میں خواص کا کردار

اور عبرتیں ص ۳۱۲، مولف آقائے احمد خاتمی مدظلہ وغیرہ) ان چند مثالوں سے ہمارے خیال میں قارئین محترم پر یہ بات واضح ہو چکی ہوگی کہ اپنے قریب ترین افراد بھی پیسوں یا حسد کی خاطر انسان کے دشمن ہو سکتے ہیں۔

تیسری مثال:۔

۱۳ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ کے دن حضرت آیۃ اللہ حاج شیخ فضل اللہ نوریؒ، کہ جن کی قبر حرم حضرت معصومہ قم علیہا السلام کے صحن بزرگ کے حجرات میں سے ایک حجرہ میں ہے جو خاتم المحدثین جناب حاجی محدث نوریؒ صاحب مستدرک الوسائل کے داماد ہیں، کو جب ایران کی ظالم وفاسق حکومت کے کارندے حکومت کی پالیسیوں کے مخالف ہونے کے جرم میں پھانسی چڑھا رہے تھے تو نیچے تالیاں بجانے والوں میں پسر نوحؑ کی طرح آپ کا سگا ناخلف بیٹا بھی ظالموں کے ساتھ خوشیاں منا رہا تھا اور اس سے بدتر یہ کہ چند علماء نما نے جس رات شیخ نوریؒ کو شہید کیا گیا تھا لوگوں کو جشن منانے اور چراغاں کرنے کی تشویق دی تھی اور شیخ شہید کے قاتل کو اس مضمون کا ٹیلی گرام بھیجا تھا کہ آپ کی ان خدمات کے لیے ہم شکر گزار ہیں۔ یہ سنگدلی، دنیا پرستی اور ایمان فروشی کی بارز ترین مثالیں ہیں۔

(بحوالہ، اسلام مجسم ص ۱۸۶ مولف آیۃ ...... نوری ہمدانی مدظلہ)

چوتھی مثال:۔

تاریخ میں لکھا ہے کہ مصلح عظیم الشان حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید محسن امین عاملی لبنانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۸۴ھ، ۱۳۷۱ھ بمطابق ۱۸۶۷ء، ۱۹۵۲ء) جیسے عظیم مجاہد مجتہد جنہوں نے ۵۳ جلدوں پر مشتمل عظیم ترین شیعہ علمی سرمایہ کتاب "اعیان الشیعہ" لکھ کر شیعیت کا سر بلند کیا تھا، انہیں اموی فوج سے بدتر دشمن عزاداری، وغیرہ والقاب سے یاد کرنے والے انکے اپنے ہم مذہب شیعیان علی تھے لاغیر۔ اس مصلح اعظم کے حالات زندگی وغیرہ کی تفصیل آپ کتاب ریحانۃ الادب، طبقات اعلام الشیعہ اور بالخصوص انکے فرزند ارجمند علامہ حسن امین عاملیؒ کے رشحات قلم سے وجود میں آنے والے دردِ دل کا مطالعہ فرما کر اطمینان حاصل کر سکتے ہیں اس مصلح اعظم کا اس عظیم تحریک میں ساتھ دینے والے مرجع تقلید حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابو الحسن اصفہانیؒ اور الہیۃ والاسلام کے مصنف حضرت آیۃ ا... العظمیٰ السید ھبۃ الدین

شہرستانی وغیرہ تھے ان کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے عزاداران امام حسینؑ سے صرف چند گزارشات کی تھیں کہ عزاداری میں چند رسومات غلط ہیں جنہیں عزاداری سے نکالا جائے اور مجالس عزا میں پڑھی جانے والی روایات میں بعض روایات مقطوع الکذب ہیں جنہیں ختم کیا جائے علامہ کی اپنے درد دل کی داستان آپ رسالہ الشعائر الحسینیہ و رسالہ التنزیہ اور اعیان الشیعہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۳ تا ۴۴۶ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اس واقعہ سے مربوط عبارت ہم قم سے نکلنے والے ماہنامہ حوزہ ودانشگاہ سے با ترجمہ آگے جا کے پیش کریں گے انشاءاللہ۔

پانچویں مثال:۔

اسی طرح محسن و مرجع جہان تشیع حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید حسین بروجردی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ (صفر ۱۲۹۲ھ، وفات بروز جمعرات ۱۳ شوال ۱۳۸۰ھ) بھی ہیں یہ وہ واحد مرجع تقلید ہیں کہ جن کے شیعیت پر بہت احسان ہیں اور جن کے سینکڑوں عظیم کارناموں میں سے ایک یہ ہے کہ اسلامی دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی جامعہ الازہر کے چانسلر شیخ محمود شلتوت نے آیۃ اللہ بروجردی کی علمی جلالت وعظمت سے مرعوب ہو کر ان کی فرمائش پر فتویٰ دیا تھا کہ جامعۃ الازہر میں مذاہب اربعہ کے ساتھ فقہ اہل بیت کو بھی شامل نصاب کیا جائے جس کی تفصیل مجمع تقریب المذاہب کی طرف سے چھپنے والی کتب میں دیکھی جاسکتی ہے اور اسی طرح جب سعودی حکمران ایران کے دورہ پر آیا تو آیۃ اللہ بروجردیؒ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی جس کے جواب میں علی کے اس محب اور عاشق اہل بیت فقیہ نے کہا کہ میں ان سے ملاقات نہیں کروں گا اور اس طرح برملا اس سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ بتائی کہ چونکہ شاہ سعود وہابی ہے اور اپنے عقیدہ کی وجہ سے قم میں بی بی حضرت معصومہ قمؑ کی زیارت کے لیے نہیں جائے گا، لہذا میں اس ملاقات کو بی بی معصومہ کی شان میں ہتک حرمت سمجھتا ہوں کہ کوئی شخصیت میری ملاقات کو تو آئے لیکن وہ کریمہ اہلبیت کی زیارت کو نہ جائے، لہذا میں کوئی ایسا کام حکمران وقت کی خوشنودی کی خاطر نہیں کرنا چاہتا جس سے خاندان اہل بیتؑ کی توہین ہو (بحوالہ، انوار پراگندہ، یعنی حالات زندگانی امامزادگان قم جلد اول ص، مولف محمد مہدی فقیہ جلالی) ایسے عاشق اہل بیت فقیہ کی تقلید سے انکار کرنے والے عزاداران امام حسینؑ تھے جنہیں آنجناب نے عزاداری میں رائج بعض غلط رسومات سے منع کیا تھا بجائے اسکے کہ آنجناب کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتے الٹا انکی تقلید کرنے سے انکار کر دیا۔

چھٹی مثال:۔

اسی طرح فخر جہان تشیع شیخ الباحثین حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الشیخ آقا بزرگ تہرانیؒ (۱۲۹۳ھ،۱۳۸۹ھ بمطابق ۱۸۷۶ء،۱۹۶۹ء) جیسے عظیم کتاب شناس کہ جنہوں نے شیعہ مذہب کو کثرت کتب کے حوالہ سے عالم اسلام میں معرفی کرانے والی عظیم ترین کتاب " الذریعہ الی تصانیف الشیعہ " کی (۲۹) انتیس جلدیں لکھ کر جس میں تقریباً علماء شیعہ کی ۶۵ ھزار تصانیف کی معرفی کرائی گئی ہے اس عظیم کتاب کے عظیم مصنف اور مجاہد فی سبیل اللہ، کو اہانت بھرے خطوط لکھنے والے ہمارے اپنے ہی تھے لاغیر، جس کی تفصیل آپ استاد محقق دوانی کی کتاب مفاخر اسلام جلد دوازدھم صفحہ ۲۷۵ آیۃ اللہ بروجردی کے حالات زندگی کے ضمن میں ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔ اسی کتاب کے ص ۲۷۶ پر خود آیۃ ا... تہرانی مرحوم رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنی زبانی یہ کلمات موجود ہیں کہ " من خواستم علماء شیعہ را بزرگ کنم نگزارم نام آنھا و آثار شان ، تالیفات و ماثر شان مندرس شود آمدم الذریعہ و اعلام الشیعہ نوشتم شصت سال است کہ شب و روز مشغول این کارم وعمر را روباین کار تھادم ولی میدانید چہ مزدی بہ من دادہ اند، ھمہ گلہ دارند، آخر چطور نام ببرم کہ راضی باشند ہر کس توقعی دارد حتی نامہ ھا نوشتہ اند و با اھانت گفتہ اند کہ......

(بحوالہ، مفاخر اسلام جلد ۱۲ ص ۲۷۶، مولف جناب آقائے محقق علی دوانی مدظلہ

ساتویں مثال:۔

اسی طرح فخر جہان تشیع حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ استاد المجتہدین والفقہاء السید محسن الحکیم طباطبائی "(کی مرجعیت عالمی کی تضعیف کرنے والی تحریک چلانے والے اور عجیب وغریب تہمتوں سے انہیں متہم کرنے والے اپنے ہی تھے لاغیر، جس کے لیے آپ کتاب (مرجعیۃ المرحلہ وغبار تغیر ص ۱۹ تا ۲۳، چاپ بیروت لبنان) ملاحظہ کرسکتے ہیں

آٹھویں مثال:۔

اس سے زیادہ ستم ظریفی یہ کہ اسلام اور مذہب اہل بیت علیہم السلام پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے شہید خامس حضرت آیۃ ا... العظمیٰ السید محمد باقر الصدر شہید (۱۳۵۰ھ،۱۴۰۰ھ) کے بارے میں یہ کہا جارہا ہے کہ وہ مزاجا سنی تھے اور ولایت علی علیہ السلام کے حوالہ سے انکا عقیدہ ضعیف تھا یہ کلمات

SIBTAIN.COM

اس ہستی کے بارے میں ہیں جنکی سب سے پہلی کتاب ہی فدک کے موضوع پر ہے جس میں غاصبین کے چہرہ کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ (حوالہ کتاب مرجعیۃ المرحلہ وغبار التغیر)

نویں مثال:۔

حال ہی میں سرزمین ایران کے عظیم عالم اور صاحب قلم حضرت آیۃ ا... السید مرتضی بن محمد حسینی عسکری مدظلہ العالی (۱۳۳۲ھ......) صاحب کتاب عبداللہ ابن سباء، نقش عائشہ در تاریخ اسلام، اور نقش آئمہ در احیاء دین وغیرہ کہ جنہوں نے ۹۰ علماء اہل سنت کو مذہب اہل بیت کا راستہ دکھایا، کے خلاف بھی بعض احباب نے پمفلٹ بازی کی ہے اور خود آیۃ ا... مرتضی عسکری کی ایک تقریر ریکارڈ شدہ موجود ہے جو ایران کے شہر قم کے حوزہ علمیہ کے ایک مدرسہ بنام مدرسہ حجتیہ میں کی تھی جس میں فرمایا تھا کہ "بمن میگویند کہ عسکری وہابی شدہ است۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ولایت علیؑ کا نعرہ لگانے والے اگرچہ خود بے عمل و بد کردار ہی کیوں نہ ہوں اپنے مخالفین کو وہابیت سے کم درجہ کسی بھی صورت میں دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ بہر حال ایران و عراق میں اس قسم کے واقعات بہت ہیں اور اہل منبر حضرات اور عزاداران امام مظلومؑ اکثر ایسی حرکات اپنے تمام ان مصلح و مخلص علماء کے خلاف ہر جگہ کرتے رہتے ہیں جن کی پرخلوص صدا، انکے مزاج کے خلاف ہو، ہم نے یہ چند مثالیں فقط بطور دانہ از خروار کے عنوان سے صرف فقہاء عظام اور مراجع کرام کے ساتھ ہونیوالے سلوک کی ذکر کی ہیں، اس سے کہیں زیادہ ان علماء اعلام کی مثالیں کتب تراجم میں موجود ہیں کہ جن کا علمی مقام فقہاء و مراجع سے دوسرے درجہ پر ہے، لیکن اس مطالعہ کے دوران ہم اس نتیجہ تک پہنچے ہیں کہ یہاں یہ سب کچھ ہونے کے باوجود، ہماری سرزمین برصغیر اس معاملہ میں دو قدم آگے ہے۔

دسویں مثال:۔

بھلا جس سرزمین کے منابر سے خاتم المحدثین حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حسین بن محمد تقی نوری طبرسی المعروف بہ محدث نوریؒ (۱۲۵۴ھ، ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۸۳۸ء، ۱۹۰۲ء)، جنہوں نے دیگر کئی مفید کتب کے علاوہ مستدرک الوسائل ۲۵ جلدوں پر مشتمل چاپ جدید جیسی عظیم کتاب لکھ کر شیعی دنیا پر احسان عظیم کیا ہو، سرزمین ہندوستان کے خطباء و ذاکرین کے حملوں اور نامعقول تہمتوں سے محفوظ نہ رہے ہوں تو

اور کسی مصلح و محقق مخلص کے محفوظ رہنے کا ذمہ کیسے لیا جا سکتا ہے آیۃ اللہ العظمیٰ محدث نوریؒ کی یہ توہین اور تذلیل دیکھ کر بعض درددل رکھنے والے مومنین نے ہندوستان سے اس زمانے کے مراجع تقلید کو خطوط لکھے کہ علامہ نوری پر منابر سے حملے کیے جا رہے ہیں انکی کتاب لولوء والمرجان کو ضال و مضل یعنی گمراہ اور گمراہ کنندہ کہا جا رہا ہے تو اس وقت کے مراجع نے بروقت مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر مداخلت کی۔ ہم یہاں پر فقط آیۃ اللہ العظمیٰ سید اسماعیل بن محمد بن صدر الدین صدرؒ (۱۲۵۸ھ، ۱۳۳۸ھ بمطابق ۱۸۴۲ء، ۱۹۱۹ء) کے خط کا ترجمہ کر کے بات کو آگے بڑھائیں گے۔

آیۃ اللہ سید اسماعیل صدر تحریر فرماتے ہیں کہ مرحوم مبرور ساکن دار السرور وحید الایام ثقۃ الاسلام آقای حاجی نوری طاب ثراہ کہ جنہوں نے تالیف و تصنیف کے ذریعہ تمام مسلمانوں کی آنکھوں کو روشن کیا تھا۔ وہ فضلاء عظام اور علماء اعلام کے مرجع تھے۔ اور علم و فضل اور تقویٰ کے اعتبار سے اپنے زمانہ میں اپنے جیسے دیگر اعلام پر سبقت رکھتے تھے۔ تمام مسلمانوں پر انکی ناموس کی حفاظت لازم ہے۔ اور (ہر حوالہ سے یعنی قولاً، کنایۃً اور اشارۃً) انکی تجلیل اور تعظیم کریں۔ اور ان چند ایک افراد کے کہنے اور انکی تہمتوں کی طرف اعتناء نہ کریں کہ...... جن کی مثال حفظت شیئاً وغابت عنک اشیاء کی سی ہے۔ والسلام علی اخوانی المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ,,الراجی ابن صدر الدین العاملی،، آیۃ اللہ سید اسماعیل صدر ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ نیست و نابود ہو جائے وہ زمانہ کہ جس نے مثل مرحوم عماد الاسلام والمسلمین استاد الملۃ والدین المویدمن عند اللہ الباری عز اسمہ جناب شریعتمدار خلائق افتخار آقائی حاج نوری قدس اللہ تعالیٰ روحہ ونور ضریحہ کو بدگوئی سے سالم نہیں چھوڑا جو کہ کبائر موبقہ اور جرائم مہلکہ میں سے ہے۔ اس نامہ اور اس قسم کے دیگر خطوط کا مطالعہ کرنے کے لیے رسالہ نزھۃ المشتاق فی فتاوی علماء عراق کی طرف رجوع کیا جائے یہ رسالہ درحقیقت عروسی حضرت قاسم ابن امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی نفی پر لکھا گیا تھا، آیۃ اللہ العظمیٰ حضرت محدث نوریؒ ان چند عظیم مراجع محدثین میں سے ہیں جن کے گھر میں تمام عمر جمعہ کے دن عزاداری سید الشہداء کا انتظام ہوتا تھا اور اس مجلس سے خطاب بھی حضرت آیۃ اللہ نوریؒ خود فرماتے تھے اور انکی سیرت یہ تھی کہ امام مظلوم کی زیارت کے لیے نجف اشرف سے کربلاء معلی پیادہ جایا کرتے تھے اسکے با وجود بھی انہیں دشمن عزاداری امام مظلوم قرار دیا گیا۔ یاللعجب

SIBTAIN.COM

گیارہویں مثال:۔

اور اسی طرح ہندوستان کی برجستہ ترین علمی شخصیت سید العلماء حضرت آیۃ اللہ السید علی نقی نقوی المعروف بہ نقن صاحب رضوان اللہ تعالی علیہ (۱۳۲۳ھ، ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۰۵ء، ۱۹۸۸ء) کہ جن کے علمی تبحر کا سکہ علماء ایران وعراق بھی قبول کر چکے تھے۔ جن کے کہے ہوئے اشعار کو آیۃ اللہ مجاہد شیخ عبدالحسین امینی (۱۳۲۰ھ۔ ۱۳۹۰ھ) صاحب الغدیر نے اپنی اسی کتاب الغدیر جو ۱۱ جلدوں پر علامہ امینی کے ۱۰ ہزار کتب کے مطالعہ کا نچوڑ ہے میں درج ہیں آیۃ اللہ سید علی نقی صاحب کہ جنہیں آیۃ اللہ العظمی آقای شہاب الدین مرعشی نجفی رضوان اللہ تعالی علیہ نے اجازہ روایت عنایت کیا تھا جو کتاب المسلسلات میں دیکھا جاسکتا ہے یہ کتاب آیۃ اللہ نجفی مرعشیؒ کے کتاب خانہ کی طرف سے دو جلدوں میں قم میں چھپ چکی ہے، ایسے عظیم عالم کے ساتھ جو حالت ہندوستان کے خطباء اور عزاداروں نے کی وہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔ اس مظلوم سید کو منبر سے اتارا گیا۔ اس عظیم ہستی کے عظیم ترین سرمایہ ملت کتاب خانہ کو جلا دیا گیا۔ انکا کیا قصور تھا، یہی نا کہ انہوں نے مجالس عزاء میں پڑھی جانے والی بعض مشہور روایات۔ کے بارے میں کہا کہ وہ تحقیق کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں۔ آخر یہ کہاں کی شرافت اور دانشمندی ہے کہ تاریخی واقعات کی قبولیت وعدم قبولیت اور صحت وعدم صحت کو میزان کفر واسلام قرار دیا جائے اگر تاریخ کی کتب کی روشنی میں انکے نزدیک یہ بات قوت کا درجہ رکھتی تھی کہ کربلاء کے میدان میں پانی موجود تھا تو بجائے اس کے کہ اس واقعہ یا اس قسم کے دیگر واقعات جو انہوں نے کتاب شہید انسانیت میں لکھے تھے کو تاریخی حوالہ جات سے رد کیا جاتا اور علمی گفتگو کی جاتی نہ کہ لعن، طعن، فحش، و دشنام وغیرہ کا بازار گرم کیا جاتا، آیا علی کے ماننے والوں کی سیرت یہی ہے قضیہ شہید انسانیت کا پس منظر ہم آگے چل کے تحریر کریں گے انشاء اللہ

بارہویں مثال:۔

لاہور کے عظیم شیعہ مجتہد اور برصغیر کے بینظیر مفسر قرآن آیۃ... العظمی سید علی حائریؒ (۱۲۸۸ھ، ۱۳۶۰ھ) بن آیۃ...... العظمی سید ابوالقاسم رضوی حائریؒ (۱۲۴۹ھ، ۱۳۲۴ھ) کہ جنہوں نے قادیانیوں کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کے دعوئ نبوت پر للکارا تھا شاعر مشرق علامہ اقبال جیسا مفکر جن کے تبحر علمی کے سایہ میں سکون کا سانس لیتا تھا، بھلا اقبال جیسی شخصیت جس کے تبحر علمی سے مسحور ہو آیا

اسکے بارے میں ایسی لایعنی قسم کی باتیں کرنا روا ہیں؟ چنانچہ اقبال کی نماز جنازہ آیۃ اللہ حائری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے ہی پڑھائی تھی، یہ حوالہ آپ کتاب بنام ''علامہ اقبال کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی'' میں دیکھ سکتے ہیں اور صاحب تذکرہ علماء امامیہ پاکستان جناب مولانا حسین عارف نقوی صاحب مدظلہ نے بھی صراحتاً لکھا ہے کہ علامہ اقبال کی نماز جنازہ علامہ حائری صاحب نے پڑھائی تھی بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس عظیم انسان کی ذات بھی رکیک حملوں سے نہ بچ سکی جنہیں آپ مولانا سید زین العابدین شاہ کی کتاب مقام سادات میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس مخالفت کی وجہ فقط یہ تھی کہ انہوں نے پنجاب وسندھ میں رائج ایک رسم کہ سیدزادی کا عقد غیر سید سے نہیں ہوسکتا کے خلاف ایک کتاب بنام اباحۃ عقد الہاشمیہ مع غیر الہاشمی لکھی تھی جس کی وجہ سے انہیں بیہودہ القاب کا نشانہ بنایا گیا۔

تیرھویں مثال:۔

برصغیر کے ممتاز عالم دین یہی ہمارے آیت اللہ النجفی مدظلہ ہیں جن کے اس قدر قلمی ولسانی اور قومی وملی خدمات واحسانات ہیں اور انہوں نے قوم وملت کے مفاد کیلئے اس قدر کام کیا ہے کہ جن سے قوم کبھی عہدہ برآ نہیں ہوسکتی مگر عوام بلکہ کچھ نام نہاد خواص نے بھی تاجران خون حسین کے غلط پروپیگنڈہ کی وجہ سے وہ سلوک کیا ہے جس کی کم مثالیں ملتی ہیں جن کی کچھ جھلکیاں اس کتاب کے مختلف صفحات میں پیش کی گئی ہیں۔

علماء اعلام کو بدنام کرنے کی عظیم سازش

انہیں تحریکوں میں سے ایک تحریک دورحاضر میں وطن عزیز پاکستان اور دنیا کے دیگر اسلامی ممالک میں استعمار کے اشارہ پر علماء حق کو بدنام کرنے کے لیے چلائی گئی اور قسم قسم کی تہمتوں سے ان علماء اعلام کو بدنام کیا گیا۔ اس تحریک کی شاخوں میں سے ایک خصوصی شاخ نے پاکستان کے شیعوں میں اپنے خاص افراد کو اس کام پر مأمور کیا۔ اس کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا؟ یہ کتاب ھذا کے آنے والے ابواب کے مطالعہ سے قارئین محترم پر واضح وروشن ہو جائے گا لیکن سردست ہم فقط اتنا عرض کرنا چاہیں گے کہ جس طرح فرمان الٰہی الحق یعلو ولا یعلی علیہ کے مطابق علماء حق کو اگرچہ مورد لعن طعن ٹھہرایا گیا اور محراب ومنبر سے تحریر وتقریر کے ذریعہ عوام کو علماء کے خلاف بھڑکایا گیا علماء کو مقصر، وہابیت نواز اور یاعلی مدد کے مخالف

اور دشمن عزاداری وغیرہ وغیرہ اتہامات سے یاد کیا گیا باوجود ان سب اتہامات کے شیخیت کے مروجین ان علماء حق کے سامنے ٹھہر نہ سکے اور ان کی قوت جواب دے گئی اور بالآخر برملا شیخیت سے برائت کا اعلان کرنا پڑا اور یہ علماء حق کی جیت تھی اگر علماء اعلام شب و روز کی انتھک کوشش نہ کرتے تو یہ شیخیت کے مبلغین جیسا کہ ان شیخی علماء کے مراسلات سے جو انہوں نے اپنے آقاؤں کو لکھے تھے پاکستان میں بہت خطرناک عزائم رکھتے تھے جن کی وجہ سے آج پاکستان میں شیعیت کے بجائے شیخیت کا زور ہوتا اور شیعیان پاکستان کا مرکز ایران وعراق کے بجائے آج کویت اور قم کے بجائے کرمان ہوتا۔ اگرچہ اب بھی وہ جراثیم باقی ہیں جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ دین کے محافظ مصلحتوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ خاتون جنت اور خدا کی رضا کے بدلے سامعین اور بانیان مجالس کی خوشنودی منظور ہوتی ہے۔ اس وقت بھی راولپنڈی وغیرہ۔ لسان الصدق جیسے گمراہ کنندہ رسالوں کے ناشرین اس مذہب کی ترویج میں مصروف ہیں۔

سرزمین پاکستان میں ملتان کے مولانا حسنین سابقی کے مدرسہ جامعہ الثقلین اور کراچی میں جامعہ امام صادق سمیت ۱۸ کے قریب مدارس شیخیت کی تبلیغ میں خفیہ طور پر اور بعض مقامات پر اعلانیہ طور پر مصروف ہیں۔ ہماری یہ تحریر اس مقصد کے لیے لکھی جارہی ہے کہ عوام جو دشمن کی سازش کی وجہ سے علماء اعلام کو اپنا دشمن اور وہابی ومقصر سمجھ رہے تھے درحقیقت یہ علماء اعلام اعلاء کلمہ حق کی خاطر مورد عتاب بنے ہیں اور انکا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے چار دن کی معمولی زندگی کی راحت کی خاطر ثمن قلیل کے بدلے ایمان جیسی لازوال نعمت کو بیچنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس اعلاء کلمہ حق کی خاطر مورد عتاب بننے والے علماء اعلام میں سے ایک آیۃ ا... محمد حسین نجفی المعروف بہ ڈھکو صاحب بھی ہیں۔ کہ جنکے مقام علمی کو دشمن نہیں بلکہ کھلے الفاظ میں شیخیت کے سب سے بڑے مبلغ نے ان الفاظ میں قبول کیا ہے کہ

﴿اگر مولوی محمد حسین صاحب فتنہ تقصیر کو ہوا نہ دیتے اور آل محمد کی شان میں تنقیص نہ کرتے تو مرجع خلائق ہوتے اور مدرسہ محمدیہ پاکستان کا مرکزی مدرسہ ہوتا﴾ اس کے جواب میں بشیر حسین خان گمی صاحب آف مظفر گڑھ نے مولانا محمد اسماعیل کو لکھا تھا کہ

> "آخر حق بات زبان پر آہی گئی حضور کی اس تحریر سے واضح طور پر عیاں ہوتا ہے کہ آپ علامہ محمد حسین صاحب قبلہ کو اتنا جید عالم فاضل اور مجتہد سمجھتے ہیں کہ وہ مرجع خلائق ہونے کی پوری پوری اہلیت رکھتے ہیں اور حضور بھی خلائق میں شمار ہیں نہ مرجع خلائق میں اور حضور

بھی نزاعی اور اختلافی مسائل میں انکی طرف راجع ہوتے مگر انکو یہ درجہ صرف اس لیے حاصل نہ ہوسکا کہ انہوں نے رسالہ اعتقادیہ حضرت شیخ صدوق کی مکمل اور واضح شرح قرآن وحدیث اور تحقیقات علماء متقدمین کی روشنی میں فرمادی جوآپکو آپ لوگوں کے مزاج تقاریر اور مواعظ سے مختلف معلوم ہوئی اور اس طرح ایک محاذقائم ہوگیا اگر حقیقت اور انصاف کو بروئے کار لایا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور آشکار ہوجاتی ہے کہ اگر وہ حضرت طالب دنیا ہوتے تو آپ لوگوں کی ہاں میں ہاں ملاتے اور آپ لوگوں کے پرچار سے مرجع خلائق بن کر دولت میں خوب ہاتھ رنگتے.مگر اس بات کے خلاف جھوٹی شہرت کومردود بناکر لات مارکر حقائق کا اظہار فرمادیا اور اپنے خلاف کفر وار تداد کے فتووں کی بھی پرواہ نہ کی اور لاطاعت للمخلوق فی معصیت الخالق پر عمل پیرا ہوئے۔

جن لوگوں نے آپ کی ہاں میں ہاں ملائی چاہے وہ ناخواندہ اور جاہل ہی کیوں نہ ہوں آپ نے ان کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملادیے . اور جو آپ کے مزاج گرامی کے خلاف ہوں چاہے عالم اجل ہوں، مرجع انسانیت ہوں، مرجع خلائق ہونے کی اہلیت بدرجہ اتم رکھتے ہوں، مجتہدین عظام کی دعائیں انکے حق میں گونج رہی ہوں ان کو وہابی اور مقصر کانام دیکر انظار خلائق میں گرانے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا افسوس برحالِ قوم"

یہاں نگمی صاحب کی تحریر ختم ہوگئی ہے۔اس نامہ کا عکس باب مراسلات میں ملاحظہ فرمائیں اوراس نامہ کی مکمل تحریر ہم آگے چل کے پیش کریں گے انشاءاللہ۔

اوراب چونکہ نگمی صاحب نے ہمارے دل کی آواز کو پچیس (۲۵) سال قبل ہی قلم بند کردیا تھا ہم اپنی تحریر یہ لکھ کرختم کرتے ہیں کہ ان علماء اعلام خصوصاً آیۃ ا... محمد حسین ڈھکو صاحب جن کے نام کے ساتھ قوم کا ایک پورا طبقہ مشہور ہے بنام ڈھکو گروپ قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین صاحب شیعہ قوم کے قائد تھے لیکن ان کو بھی ڈھکو گروپ سے مشہور کیا گیا۔استاذ العلماء علامہ سید محمد یار شاہ صاحب، علامہ گلاب علی شاہ صاحب قبلہ اور علامہ حسین بخش جاڑا صاحب، علامہ اختر عباس صاحب علامہ حافظ سیف اللہ جعفری صاحب وغیرہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کہ جو عمر کے لحاظ سے آیۃ اللہ نجفی صاحب مدظلہ سے بڑے تھے باایں معنی کہ حضرت آیۃ ا... نجفی صاحب سے پہلے ہی ان اعتقادات کے قائل تھے نہ کہ

SIBTAIN.COM

آیۃ ا... نجفی مدظلہ نے انہیں یہ عقائد تعلیم دیے تھے لیکن انہیں پھر بھی ڈھکو گروپ میں شامل کیا گیا

خدارا دوست اور دشمن کو سمجھنے کی کوشش کریں

"ہم آخر میں اپنے معزز عوام اور خطباء وذاکرین سے اپیل کریں گے کہ وہ قرآن کریم اور آئمہ معصومینؑ کے فرامین کو سرچشمہ حیات قرار دیتے ہوئے اپنے علماء اعلام اور مذہب کے خلاف ہونے والی سازشوں سے ہوشیار رہیں اور ہر جگہ ہر میدان میں استعمار اور اسکے آلہ کاروں کو بے نقاب کریں تاکہ فرزندان ملت دشمن کی سازشوں سے آگاہ ہوں۔ آئمہ معصومؑ کے اس فرمان کے مطابق کہ" حکمت مومن کی گم شدہ میراث ہے جہاں سے بھی ملے اسے حاصل کرلو"

ہم اپنے مخاطبین کو ایران کے ظالم بادشاہ خسرو پرویز کہ جس خبیث نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامہ مبارک کو پارہ پارہ کردیا تھا اور آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر اپنے علاوہ ہر کسی کو اپنے سامنے ہیچ سمجھتا تھا جسکی سزا اس کو یہ ملی کہ اپنے ہی بیٹے کے حکم سے بے دردی سے قتل کیا گیا۔ ہم قارئین محترم کو اس بادشاہ کی بیوی شیرین کے اس قول کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ جسے بعض ارباب قلم نے تحریر کیا ہے کہ جب ایران روم کو فتح کرچکا اور اب قیصر روم کے پاس قسطنطنیہ اور دیگر چند شہروں کے علاوہ کچھ نہ رہا تو اس نے ایران کی شرائط پر صلح کرنے کی خواہش ظاہر کی اور اپنی شکست قبول کرلی۔ تو ایرانی افواج کے ایک عظیم سپہ سالار نے شہنشاہ ایران کو کہا کہ" حضور اب مزید اپنی فوج کو قربان کرنے میں فائدہ نہیں ہے کیونکہ دشمن ہتھیار ڈال چکا ہے اور ہماری ہی شرائط پر صلح کے لیے تیار ہے تو بہتر ہے کہ اس سے صلح کرلی جائے" تو بجائے اس کے کہ یہ درندہ صفت انسان اس معقول بات کو قبول کرتا الٹا اس سپہ سالار کو موت کے گھاٹ اتار دیا جو کہ بچپن سے اسکا دوست بھی تھا۔ اس اثناء میں خسرو پرویز کی بیوی نے کہا کہ میں صرف اتنا کہوں گی کہ میرے شوہر کو دوست اور دشمن میں تمیز نہیں ہے۔ کہ جو دوست کے لباس میں دشمن آپکو خوش کرے وہ آپکو پیارا لگتا ہے اور جو مخلصانہ مشورہ دے اور بات آپکے مزاج کے خلاف ہو تو اسے آپ اپنا دشمن سمجھتے ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے۔؟

ہم بھی اپنی قوم سے عرض کریں گے کہ خدارا دوست اور دشمن کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ کیا ہم ان محبان اہل بیتؑ سے یہ پوچھنے کی جسارت کرسکتے ہیں کہ تعلیمات قرآن کریم اور فرامین آئمہ معصومینؑ کی روشنی میں ہمارے حقیقی دوست وہ ہیں جو شب وروز ہر جگہ منبر پر ہروقت اس بات کی تبلیغ وتقریر کررہے ہیں

SIBTAIN.COM

کہ آئمہ معصومینؑ ہی حقیقی معنوں میں رازق، خالق اور مارنے جلانے والے ہیں اور ہم ایک خدا کے نہیں بلکہ چودہ خداؤں کے قائل ہیں معاذ اللہ۔

اسی طرح حضرت علامہ حافظ ریاض حسین نجفی صاحب مدظلہ نے ۱۴۲۳ھ کی عید الفطر کا خطبہ دیتے ہوئے بڑی تفصیل کے ساتھ تین عظیم نکات کی طرف اشارہ فرمایا۔

علامہ حافظ سید ریاض حسین صاحب مدظلہ خطبہ میں فرماتے ہیں

یہ خطبہ ماہنامہ المنتظر لاہور میں نشر ہو چکا ہے۔ ہم اس خطبہ سے خلاصہ کے طور پر تینوں نکات جناب مولانا سید محمد حسین زیدی برتی صاحب مدظلہ کی کتاب ''سوچئے کل کے لیے کیا بھیجا ہے'' کے صفحہ ۳۹ سے تحریر کر رہے ہیں۔ نجفی مدظلہ فرماتے ہیں کہ

''حضرات محترم! شیعیت نے ہر صورت رہنا ہے قیامت تک رہنا ہے لیکن اس وقت کوئی شک نہیں کہ تین کام استعمار نے ایسے شروع کئے ہیں کہ جن کی وجہ سے شیعہ قوم پریشانی کی حالت میں ہے۔ اور تینوں کام انہوں نے محبت اہل بیت کو سامنے رکھ کر پلان بنایا ہے۔ ان کو اہل بیت علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت ہے ان کے نام کو سامنے رکھ کر اس طرح ان میں اختلاف ڈالا جائے کہ مسئلہ اس طرح ہو جائے کہ سوائے لڑنے جھگڑنے کے کچھ نہ ہو۔

چنانچہ سب سے پہلے آج پہلا موقع ہے کہ علی اللہ کے نعرے لگ رہے ہیں صرف نعرے نہیں لگ رہے بلکہ بینر لگے ہوئے ہیں کہ علی اللہ۔ علی اللہ۔ صرف اس پر اکتفا نہیں۔ آپ بیٹھے ہوتے ہیں، بن رہے ہوتے ہیں، اس وقت نعرے بھی لگا رہے ہوتے ہیں جب اللہ کا اور علی کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ ان کا آپس میں مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ کبھی آپ نے دیکھا کہ اللہ کو فتح حاصل ہوئی ہو۔ اللہ ہمیشہ مار کھا جاتا ہے اور علی اوپر چلے جاتے ہیں۔ یہ سب کام کیوں ہو رہا ہے اس لیے کہ اس مذہب کو کنڈم کیا جائے۔ اس مذہب کو تباہ کیا جائے آپ کا ایک مقرر جو سب سے زیادہ آپ سے پیسے بھی لے رہا ہے وہ کہتا ہے پچیس سال اگر مجھے زندگی مل جائے تو پوری قوم کو مشرک بنا کے جاؤنگا۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے آپ سنتے بھی ہیں سب کچھ کرتے ہیں اور ہماری قوم اتنی بے باک قوم بن گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مسجد کا تقدس پامال ہو جائے مجلس کا تقدس پامال نہیں ہونا چاہیے۔ لہذا علی اللہ کے نعرے لگتے ہیں علی اور اللہ کا مقابلہ کر کے اللہ کو ایسی مار دی جاتی ہے کہ پھر اٹھنے کے قابل نہ رہے اور ہم نعرے لگاتے ہیں علی کامیاب۔

علی کہتا ہے کہ میرے لیے یہ بہت بڑی عزت ہے کہ میں اللہ کا غلام ہوں اور یہاں مقابلہ کرایا جاتا ہے علی کہتا ہے کہ میرے لیے فخر ہے کہ تو میرا رب ہے اور یہاں مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ اور مقابلے میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا۔ مولا علی تو غالب علی کل غالب ہیں۔ بیچارہ تو اللہ ہے اللہ کو کون پوچھتا ہے لہذا غالب علی کل غالب نے

غالب آنا ہوتا ہے اور جہاں تک اسکا تعلق ہے اللہ بیچارہ مار کھا جاتا ہے۔"

اس کے بعد سرکار علامہ نے نماز میں مداخلت بے جا کو بیان کیا۔ جو آج کل ہو رہی ہے۔ اسے علامہ نے استعمار کا دوسرا کام قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ نماز کو خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد تیسرے کام کی طرف متوجہ ہوئے اور سرکار علامہ نے فرمایا۔

"میں نے بارہا ذکر کیا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام نے ایک مرکز قائم کیا ہے جس مرکز کو مرجع اعظم کہتے ہیں وہ اتفاق ایسا ہے کہ یا ایران میں ہے یا عراق میں۔ ہم انکی تقلید کرتے ہیں۔ اس مرکزیت کو ختم کرنے کی سخت ترین کوشش ہو رہی ہے کسی زمانے میں استعمار نے کوشش کی تھی کہ کویت کو مرکز بنایا جائے وہاں ایک مولوی بیٹھے تھے جو شیخی قسم کے تھے ان کو مرکز بنایا جائے وہ تو نہ ہو سکا۔ اب کیا کیا جا رہا ہے آقائے خوئی کو گالیاں دی جا رہی ہیں آقائے سیستانی کو، آقائے خامنہ ای کو آقائے فاضل کو ماں بہنوں کی گالیاں دی جا رہی ہیں"

اس کے بعد جناب برقی صاحب مدظلہ نے ان باتوں پر کچھ تبصرہ کیا ہے اس سلسلہ میں برقی صاحب قبلہ کتاب مذکور کے صفحہ ۴۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "تیسری بات جس پر سرکار علامہ نے اپنے دلی دکھ کا اظہار کیا ہے وہ یہ ہے کہ آقائے خامنہ ای کو، آقائے سیستانی کو، آقائے خوئی کو اور آقائے فاضل لنکرانی کو ماں بہن کی گالیاں دی جا رہی ہیں۔ لیکن یہ بات بھی ایک دم نہیں ہوئی۔ پہلے شیخ صدوق کو شیخ کذوب کہا گیا۔ (ملاحظہ ہو محمد عباس قمی کی کتاب افضاح الموہوم) پھر علامہ سید گلاب علی شاہ صاحب کو، علامہ مفتی جعفر حسین صاحب کو، علامہ اختر عباس صاحب کو، علامہ صفدر حسین صاحب کو، بس حافظ سیف اللہ صاحب کو اور علامہ محمد حسین نجفی صاحب کو برملا منبروں پر گالیاں دینے کی مشق کی گئی اور پھر جب یہ دیکھا کہ قوم اس پر عامل ہوگئی ہے اور صاحبان علم نے بادل نخواستہ انہیں گوارا کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی ہے تو اب آقائے سیستانی کی، آقائے خامنہ ای کی، آقائے خوئی کی اور آقائے فاضل لنکرانی ہی کی باری آئی تھی کہ اب انکی ماں بہن کو گالیاں دی جائیں) انتہی

اب تو خیر کشف الحقائق وغیرہ جیسی کتابوں کے بے دین واستعماری ایجنٹ مصنفین نے تو علماء دشمنی میں شرافت اور غیرت کی تمام حدیں توڑ دی ہیں۔ بھلا جن مزدور قلموں کی تہمتوں اور حملات سے شیخ مفید اور سید مرتضی علم الھدی رضوان اللہ تعالی علیہما، جن کی خدمات کی وجہ سے آج تشیع کو دوام اور بقاء ہے، ان جیسی شخصیات محفوظ نہیں رہ سکیں تو اور کون بچ سکتا ہے خرافات پر مبنی اس کتاب کے ٹائٹل پر ظاہری

طور پر بعنوان مصنف سید باقر نثار زیدی کو سامنے لایا گیا ہے لیکن یہ کہ اس کی پشت پر کس کا ہاتھ ہے وہ کتاب کے قارئین اور حقائق سے واقف افراد پر مخفی نہیں ہے، مجتہدین عظام پر مختلف قسم کے اتہام لگائے مثلاً علم رجال اور اصول فقہ کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ (ان دونوں علوم کا مذہب اہلبیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ خالصتاً اہلسنت کی ایجاد کردہ چیزیں ہیں جنہیں شیعہ مفاد پرستوں نے مذہب شیعہ میں داخل کر دیا ہے) (صفحہ ۵۵) اس مزدور قلم کے ذریعہ ایک اور جگہ یہ خرافی تحریر لکھوائی گئی (چونکہ شیعوں نے اجتہاد اہلسنت سے ہی لیا تھا اس لئے علم الرجال بھی لے لیا اور اس میں ترمیمات کر کے اس کو اجتہاد کا دفاعی ہتھیار بنا ڈالا تا کہ اس ہتھیار سے احادیث معصومینؑ کو مشکوک بنانے کا کام لیا جا سکے اور جو حدیث ان کے فتووں کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہو اسے مشکوک قرار دے کر اس کا انکار کر دیا جائے (ص ۶۰) تمام مجتہدین وفقہاء عظام کو دشمن معصوم لکھتا ہے کہ جس کے لیے اس نے دشمنی معصومؑ کے عنوان سے سرخی لکھی اور لکھا ہے کہ (اس باب میں ہم ثابت کریں گے کہ مخالفت تو چھوٹا لفظ ہے، انکی بنیاد تو دشمنی معصوم پر ہے اور یہ لوگوں سے ایسے ایسے کام کراتے ہیں جن سے انسان معصوم کی لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے) (ص ۱۴۵) اور پھر اپنی جہالت اور بدعملی کے ثبوت کے طور پر غیبت امام کے زمانہ میں نماز جمعہ کو وبا اور اس کے پڑھنے اور پڑھانے والے کو لعنت امام کا مستحق قرار دیا ہے (اس وبا نے سب سے پہلے ایران میں جنم لیا اور ہندوستان میں اسے لکھنوء کے مجتہد دلدار حسین غفران ماب نے شروع کیا...... بڑے بھائیوں کو خوش کرنے کے لیے امام کی لعنت کا طوق گلے میں ڈالنا پسند کر لیا) (ص ۱۵۱) اور اپنی خباثت وجہالت کے ثبوت کے طور پر پاکستان کے سات عظیم علماء کے حوالہ سے یہ عبارت تحریر کی (نجدی راستے پر چلتے ہوئے اب یہ ادعا کیا جا رہا ہے کہ ہماری اور معصومین کی نوع ایک ہے اس مشن کے لئے سات عدد مولویوں کا انتخاب کیا گیا تھا تا کہ گالیاں وہ کھائیں اور دوسرے محفوظ رہیں، اللہ نے ان ساتوں کے وجود نجس سے زمین کو پاک کر دیا ہے) (ص ۱۶۹) ان ساتوں ہستیوں کے اسماء ص ۸۷ پر آرہے ہیں اب ہم انصاف کی اپیل خود قوم سے کرتے ہیں کہ آیا آپ کے ہمدرد اور مخلص اس قسم کے افراد ہیں کہ جو علماء اعلام کو گالیاں دینا اور عوام کو مجتہدین ومراجع سے دور کرنے کی سعی نافرجام میں مصروف ہیں یا قوم ومذہب کے پاسبان اور ہمیں صحیح تعلیمات دینے والے وہ افراد ہیں کہ جو قلم وبیان کے ذریعے یہ بتا رہے ہیں خدا کی کائنات میں خدا کے بعد اگر کوئی عظیم المرتبہ ہستی ہے تو وہ فقط یہی چودہ معصومینؑ ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ خدا خدا ہے اور وہی خالق ورازق اور مارنے جلانے والا ہے اور وہی مدبر کائنات ہے لیکن کائنات کا

سارا نظام یہ عرش وفرش، لوح وقلم، شمس وقمر، درخت وشجر، شب وروز وغیرہ وغیرہ کائنات کا تمام نظام ان برگزیدہ ہستیوں کے وجود ذی جود کی برکت سے چل رہا ہے یا علمی اصطلاح کے مطابق یہ پاک ومنزہ ہستیاں کائنات کے وجود کے لیے علت غائی ہیں۔ اور قوم کو معارف مذہب اہل بیت علیہم السلام کی شب وروز تعلیم دے رہے ہیں اور اسی طرح حق اللہ اور حق الناس کی ادائیگی کی تعلیم میں مصروف جہاد ہیں۔

آیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ وہ خطباء وذاکرین کہ جن کی ساری تقریریں اس بات پر صرف ہو رہی ہیں کہ نماز ایک فضول وعبث چیز ہے فرصت ملے تو پڑھ لی جائے ورنہ ضروری نہیں لیکن عزاداری امام حسینؑ بہر حال واجب اور ضروری ہے اور اس کی فیس اگرچہ لڑکی، بہن یا بیٹی بیچ کر بھی دینی پڑے تو ادا کرنی چاہیے ورنہ مجلس قبول نہیں ہوگی جیسا کہ آج کل کچھ عرصہ سے پنجاب میں ایسی تقریریں ہو رہی ہیں یا جو شخص شہادت ثالثہ تشہد میں نہ پڑھتا ہو وہ حرام زادہ ہے وہ یزیدی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی ماں نے غلط کام کیا ہے وغیرہ وغیرہ (العیاذ باللہ) اور اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور حضرت امام حسینؑ کی شریعت میں اختلاف ہے جیسا کہ یہ بات بعض رسالوں میں بھی علماء سے پوچھی گئی ہے اور ایسی تقریر کرنے والے منحرف ذاکرین کے خلاف بعض علماء نے ایکشن بھی لیا ہے اور ان مذکورہ چند مثالوں کے علاوہ کئی دیگر ایسی خرافی وانحرافی تقریریں کرنے والے خطبا وذاکرین آیا یہ ہمارے دوست ہیں اور ہمیں تعلیمات قرآن اور فرامین آئمہ معصومین سے آگاہ کر رہے ہیں اور تبلیغ دین کی ذمہ داری انجام دے رہے ہیں یا وہ علماء اعلام اور بعض ذاکرین کرام کہ جو قرآن وفرامین معصومین کی روشنی میں ہمیں اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے عقائد کے تحفظ کی خاطر اپنی آبرو خطرہ میں ڈال کر اپنے خلاف ارتداد اور کفر کے فتوے برداشت کر کے اعلاء کلمہ حق سے نہیں رکتے اور ہمیں شب وروز تحریر وتقریر اور محراب ومنبر سے یہ حقائق بتا رہے ہیں کہ استعمار نے ۲۰ ملین ڈالر خرچ کر کے استعمار کی اپنی تحریری گواہی کے مطابق چند اہل قلم خریدے ہیں جو اس قسم کی باتیں لکھیں اور عوام کو مراکز علمی ومراجع سے دور کریں کہ جب استعمار شیعیت کو نابود کرنا چاہے اور ان کی سب سے بڑی قوت مرجع تقلید ہمارے خلاف فتویٰ جاری کرے تو اس کے خلاف ذہن آمادہ ہو چکے ہوں کہ ان کے فتویٰ کی کوئی پرواہ نہ کرے جیسا کہ کئی دفعہ پہلے استعمار شیعہ مرجعیت سے اس میدان میں آ کر شکست کھا چکا ہے۔ لہذا حضرت مرزا شیرازی بزرگ کا تحریم تمباکو کا برطانیہ حکومت کے خلاف فتویٰ اور آیۃ ا... سید محمد تقی شیرازی کا فتویٰ جہاد اس فتح کی زندہ مثالیں ہیں۔ لیکن آج ہمارے جوانوں کو اپنے مراجع اور مراکز وعلماء کے خلاف اپنے ہی اہل قلم وبیان کے ذریعہ بھڑکا رہے ہیں لیکن یہ

چند مخلص علماء اعلام وذاکرین کرام ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ قران کریم وفرامین آئمہ معصومینؑ کی تعلیمات کی روشنی میں جو چیز ثابت ہوتی ہے وہ یہ کہ تعلیمات آل محمدؐ کو حاصل کرنے کے لیے جاہل لوگ عالم کی طرف رجوع کریں اور جو خود عالم ہے اور قرآن وحدیث جو کہ عربی میں ہیں اور ان احادیث کی تعداد ۷۰ ہزار کے قریب ہے اور پھر ان میں غلط اور صحیح، مرسل و متصل، مجمل ومبین وغیرہ کی تشخیص دے کے حکم خدا اور حکم معصومین معلوم کرسکتا ہے تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں بلکہ یہی آئمہ کی تمنا ہے کہ ہمارے ماننے والے مقام علم میں اس منزل تک پہنچ جائیں اور ہمارے کلام کو سمجھیں ۔ لیکن اگر کوئی نہیں سمجھ سکتا تو اپنی زندگی کو فرامین قران وآئمہ معصومین کے مطابق گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ مراجع کی طرف رجوع کرے جسے اصطلاح میں تقلید کہتے ہیں ۔ تعجب ہمیں اس بات پر ہے کہ تقلید کا نام سن کر آگ بگولا ہونے والے افراد مراجع کی طرف رجوع کرنے کو حرام سمجھتے ہیں اور خود اپنی طرف رجوع کرواتے ہیں اور ادھر عوام کی یہ حالت ہے کہ وہ ان منحرفین کے مقاصد کی تکمیل کی خاطر ان کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں ۔ اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ اگر ہم ان علماء سے یہ باتیں نہ پوچھیں کہ جنہوں نے اپنی پوری زندگی ان باتوں کی تحصیل میں صرف کی ہے اور جن کی آب وغذا ہی قران وآئمہ معصومینؑ کے فرامین ہیں تو پھر آپ حضرات سے کیوں پوچھیں کہ جن کا اصل کام گورنمنٹ کی نوکری کرنا یا پرائیویٹ سروس ہے اور پھر جو وقت بچتا ہے ۔ اس سے شعوری یا لاشعوری طور پر استعمار کے مقاصد کی تکمیل کے لیے قلم اور بیان سے آپ فضاء کو مکدر بنا رہے ہیں ۔

آپ کی یہ باتیں ہم کس حکم الٰہی کے مطابق قبول کریں اے کاش کہ عزاداران امام مظلوم اور شیعہ قوم کی سمجھ میں یہ باتیں آجائیں ۔ یہی وجوہ تھیں کہ جنہوں نے ہمیں یہ تلخ حقیقت لکھنے پر مجبور کیا اور "تنگ آمد بجنگ آمد" کے مشہور محاورہ کے مطابق جب ہم نے دیکھا کہ ہر طرف اسلام عزیز اور بالخصوص مذہب اہل بیتؑ پر حملہ ہو رہا ہے تو ہم نے خدا و آئمہؑ کی رضا کی خاطر اور علماء حق کی حمایت میں چند حرف لکھنے کی کوشش کی کہ شائد ہم اس تحریر کے ذریعہ اپنی قوم پر صحیح تعلیمات آل محمدؐ واضح کرسکیں اور انہیں یہ بتا سکیں کہ یہ محب اہل بیت، یہ شیعہ قوم مذہب سے مخلص ہے ۔ لیکن سازشیوں کی سازشوں میں شعوری اور اکثر لاشعوری طور پر لپیٹ میں آچکی ہے جنہیں یہ شیعیت سے خارج کرنا چاہتے ہیں اپنی قوم کو ہم صرف یہ جتانا چاہیں گے کہ ان علماء کے یہ عقائد ہمارے متقدمین اور متاخرین علماء اعلام کے عقیدے ہیں اور جو بات یقین کی اعلیٰ ترین منازل تک پہنچی ہوئی ہے ۔ یعنی حق الیقین کے مدارج عالیہ تک پہنچ چکی ہے وہ یہ

ہے کہ معصومینؑ فقط ۱۴ ہیں ان معصوم ہستیوں کے علاوہ باقی ساری مخلوق امت محمدی کی غیر معصوم ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ معصوم کے علاوہ ہر انسان سے ہر وقت ہر زمان میں ہر لحاظ سے غلطی سرزد ہوسکتی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ کسی سے زیادہ کسی سے کم، کسی سے بڑی کسی سے چھوٹی کسی، سے سہواً کسی سے عمداً، کسی سے جبراً کسی سے اختیاراً غلطیاں ہوتی رہتی تھیں، ہوتی رہتی ہیں اور ہوتی رہیں گی تا طلوع آفتاب قیامت اور پھر ان غلطیوں کی سزائیں بھی مقرر ہیں شریعت اسلامی نے ہر ہر غلطی کی سزا جدا جدا معین کی ہے۔ مثلاً قتل کی سزا قتل یا دیت ہے، چوری کی سزا چوری کے حوالہ سے مختلف ہے۔ زنا جیسے عظیم گناہ کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف وغیرہ وغیرہ اور پھر ان سزاؤں کے دینے کے طریقہ ہائے کار بھی شریعت میں معین ہیں لہذا اگر کسی عالم بزرگوار یا ذاکر یا خطیب یا عام محب اہل بیتؑ سے عقائد یا رسومات وغیرہ کے حوالہ سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اس کی سزا ضروری ہے بایں معنی کہ اگر اس نے یہ کام سہواً کیا ہے تو توبہ ہے اگر عمداً کیا ہے تو عدالت ساقط، اسکی گواہی مردود، اسکے پیچھے نماز باطل وغیرہ لیکن ان یا ان جیسی دیگر سزاؤں کے دینے کا وہ طریقہ کار درست نہیں ہے جو ہمارے معاشرہ میں رائج ہے اور وہ بھی اسی صورت میں کہ ابھی تک علم بھی نہیں ہے کہ واقعاً اس شخص نے غلطی کی ہے یا ہم خود غلطی پر ہیں فتامل۔ اس جگہ پر پہنچ کر محسن ملت جناب علامہ سید صفدر حسین نجفی سابق پرنسپل جامعۃ المنتظر لاہور کا یہ جملہ جو آپ بار بار فرمایا کرتے تھے لکھنے کو جی چاہ رہا ہے۔ علامہ صاحب فرماتے تھے "جوش میں ہوش نہیں ہوتا اور جذبات سے مسائل حل نہیں ہوتے ہم اپنی قوم سے اپیل کریں گے کہ مسائل کے حل کے لیے ہوش اور صبر سے کام لیں" اس سلسلہ میں ہم اپنے قارئین سے گزارش کریں گے کہ قرآن کے علاوہ امیر المومنین کی گوہر بے بہا کے مجموعہ نہج البلاغہ اور سید الساجدین کی مناجات کا مجموعہ صحیفہ کاملہ کو اپنے لیے آب وغذا کا مقام عنایت فرمائیں تو انشاء اللہ ساری مشکلات حل ہو جائیں گی ہم یہاں پر حضرت سید الساجدین امام زین العابدین کی دعاؤں کے مجموعہ صحیفہ کاملہ کی دعا مکارم الاخلاق سے چند اقتباس نقل کر کے تحریر ختم کریں گے امامؑ اپنے معبود حقیقی کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہو کے فرماتے ہیں۔

دعا مکارم اخلاق سے چند جملے

"اے اللہ محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اس امر کی توفیق دے کہ جو مجھ سے غش وفریب کرے میں اس سے خیر خواہی کروں۔ جو مجھے چھوڑے اس سے حسن سلوک سے پیش آؤں جو

مجھے محروم کرے اسے عطا و بخشش کے ساتھ عوض دوں۔ اور جو قطع رحمی کرے اسے صلہ رحمی کے ساتھ بدلہ دوں اور جو پس پشت میری برائی کرے میں اسکے برخلاف اسکا ذکر خیر کروں اور حسن سلوک پر شکریہ بجالاؤں اور بدی سے چشم پوشی کروں۔ بارالہا محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور عدل کے نشر کرنے غصہ کے ضبط اور فتنہ کے فرو کرنے۔ پراگندہ لوگوں کو ملانے آپس میں صلح صفائی کرانے نیکی ظاہر کرنے، عیب پر پردہ ڈالنے، نرم خوئی اور حسن سیرت کے اختیار کرنے، رکھ رکھاؤ رکھنے، حسن اخلاق سے پیش آنے، فضیلت کی طرف پیش قدمی کرنے، تفضل و احسان کو ترجیح دینے، خوردہ گیری سے کنارہ کرنے اور غیر مستحق کے ساتھ حسن سلوک کے ترک کرنے اور حق بات کے کہنے میں اگرچہ وہ گراں گزرے اور اپنی گفتار و کردار کی بھلائی کو کم سمجھنے میں اگرچہ وہ زیادہ ہو اور اپنے قول و عمل کی برائی کو زیادہ سمجھنے میں اگرچہ وہ کم ہو مجھے نیکوکاروں کے زیور اور پرہیز گاروں کی سج دھج سے آراستہ کر اور ان تمام چیزوں کو دائمی اطاعت اور جماعت سے وابستگی اور اہل بدعت اور ایجاد کردہ راہوں پر عمل کرنے والوں سے علیحدگی کے ذریعہ پایہ تکمیل تک پہنچادے"

ہماری اس پوری کتاب کا خلاصہ سید الساجدین کے ان دعائیہ کلمات میں مضمر ہے۔ فتدبر۔

SIBTAIN.COM

کشف حقیقت کے حوالہ سے ہماری یہ تحریر شیعیان پاکستان بالخصوص پنجاب کے حوالہ سے محبان اہل بیت کے درمیان اختلاف و انتشار کی وجوہ اور اس کے پس منظر کو اجاگر کرنے کیلئے پیش کی جارہی ہے اور چونکہ اس میں مرکزی کردار یا نقطہ اجتماع و افتراق شخصیت آیۃ ا... محمد حسین نجفی صاحب کی ہے۔ اس لیے ہم نے بھی انہی کی ذات کو محور گفتگو بنایا ہے اور اسی حوالہ سے کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے حصہ اول حالات و واقعات اور حصہ دوم افکار و نظریات اب رہی یہ بات کہ حق و حقیقت کس حد تک واضح و روشن ہوا ہے اس کا فیصلہ قارئین اسے پڑھ کر ہی کر سکتے ہیں لہذا ہم اس حصہ اول کو آیۃ ا... نجفی کے حالات زندگی سے شروع کریں گے اب ہم مزید آپ کے اور اصل کتاب کے درمیان حائل نہیں ہونا چاہتے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الاحقر الفانی

طاہر عباس اعوان ولد غلام عباس اعوان

باب اول

سرکار علامہ آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین النجفی کے حالات زندگی

فصل اول

ابتدائی حالات زندگی اور پاکستان میں تعلیم

شادی خانہ آبادی

اولاد

دیگر حالات از ولادت تا حوزہ علمیہ نجف اشرف

SIBTAIN.COM

فصل دوم

حوزہ علمیہ نجف کی طرف ہجرت اور تحصیل علم کا برنامہ

فصل اول

ولادت اور دوسرے ابتدائی حالات

آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین النجفی المعروف بہ ڈھکو صاحب قبلہ کی ولادت ۱۹۳۲ء میں پاکستان کے صوبہ پنجاب ضلع سرگودھا کے موضع جہانیاں شاہ ایک علمی اور متدین خاندان میں ہوئی۔ کسی کو کیا معلوم تھا کہ جناب تاج الدین صاحب مرحوم (۱۹۴۴ء) کے ہاں متولد ہونے والا یہ بچہ آگے جا کے سرزمین پاکستان میں ایک ایسا درخشاں ستارہ بن کے آسمان شیعیت کے افق پر طلوع ہوگا کہ جسکے علم کی روشنی سے اپنوں اور بیگانوں سب کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی۔ الکلام یجر الکلام ہم جب سرزمین برصغیر پاک وہند کا علوم اسلامی کے شیعہ ماہرین کے حوالہ سے تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ علم کی اس پیاسی سرزمین پر شیعیت کے حوالے سے بہت کم ایسی شخصیات نے قدم رکھا ہے کہ جنہوں نے لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر ہر باطل تحریک کے پیشواؤں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر علم وعمل کی حیدری ذوالفقار کے ذریعہ سے باطل کی فکری اور عقیدتی خرافی وانحرافی عبا کو تار تار کر دیا ہو۔ برصغیر ہندوپاک میں جس طرح باطل سے ٹکرانے والوں کی تعداد انگشت شمار رہی ہے بالکل اسی طرح میدان علم وعمل میں بھی بہت کم ایسے شہسوار پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے علوم اسلامی کے اکثر شعبہ جات میں قوم ومذہب کی قلیل مدت میں کثیر خدمات انجام دی ہوں۔ سرزمین برصغیر نے اگرچہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں علماء اعلام پیدا کئے ہیں جن کے حالات زندگی اور انکے آثار علمی دیکھنے کیلئے مندرجہ ذیل کتب کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

مولانا سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل مرحوم (۱۳۳۱ھ، ۱۴۰۷ھ) بمطابق ۱۹۲۳ء، ۱۹۸۷ء) کی کتاب "مطلع انوار" جس میں تقریباً ہندوستان اور پاکستان کے نوسو (۹۰۰) سے زیادہ علماء اعلام کے حالات زندگی اور انکی تصنیفات کا ذکر ہے

مولانا سید حسین عارف نقوی مدظلہ کی کتاب (تذکرۃ علماء امامیہ پاکستان) کی ۲ جلدیں ان دونوں کتابوں کا فارسی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ تذکرۃ علماء امامیہ پاکستان کی دوسری جلد شمالی علاقہ جات کے علماء کرام کے حالات کے ساتھ مخصوص ہے۔

SIBTAIN.COM

اور اسی طرح حال ہی میں مولانا سید سعید اختر مرحوم کی کتاب "خورشید خاور" جو کہ در حقیقت مطلع انوار کے بعض اشتباہات کی اصلاح اور اسکے تتمہ کے طور پر لکھی گئی ہے۔ اس موضوع پر اور بھی بہت سی کتب علماء اعلام نے تحریر فرمائی ہیں جن میں سے اکثر کے اسماء تذکرۃ علماء امامیہ کے مقدمہ میں دیکھے جا سکتے ہیں لیکن ہم عرض یہ کرنا چاہتے ہیں کہ اتنی کثیر تعداد میں پائے جانے والے علماء کرام میں سے بعض ایسے افراد بھی موجود ہیں جن پر ذہانت، فطانت، فہامت اور قوت حافظہ کے حوالہ سے مبدا فیض خدائے لم یزل ولایزال کی طرف سے بڑی فیاضی ہوئی ہے اور پھر ان ہستیوں نے بھی شکر نعمت کرتے ہوئے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے شب و روز ایک کر کے کثرت مطالعہ، مباحثہ، درس، تدریس، تحقیق و تالیف اور کتب علمیہ کے تراجم کے علاوہ علم کو قلیل مدت میں حاصل کر کے اپنے سفینہ علم کو دریائے علم کے اس کنارے جا روکا کہ جہاں پر مجتہدین عظام و علماء اعلام اپنے شاگردوں کو انکی علمی صلاحیتوں کی داد و تحسین دیتے ہوئے اجازہ ہائے روایت و اجتہاد سے نوازتے ہیں۔ اور یہی چیز بعض کوتاہ اندیش احباب اور کور باطن حاسدین پر ناگوار گزرتی ہے جس کا عملی مظاہرہ ان حضرات کی طرف سے یہ ہوتا ہے کہ اپنے احساس کمتری اور خفت کو مٹانے کے لیے لاشعوری طور پر حسد جیسی صفت خبیثہ میں مبتلاء ہو جاتے ہیں اور پھر ان اعلاء کلمہ حق کے علم برداروں پر قسم قسم کی ناروا تہمتیں لگانا شروع کر دیتے ہیں اور اسطرح اپنی عاقبت خراب کر بیٹھتے ہیں۔

SIBTAIN.COM

چنانچہ صاحبان بصیرت پر یہ حقیقت مخفی نہیں ہے کہ آیۃ... الشیخ محمد حسین نجفی صاحب قبلہ بھی خدا کے ان خوش قسمت یگانہ روزگار بندوں میں سے ہیں جن پر خداوند کریم و حکیم کی طرف سے بڑی کرم نوازی ہوئی ہے چنانچہ جہاں پر نجفی صاحب قبلہ اپنی ان خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے علوم مشرقیہ کے منتخب زمانہ مدرس ہیں وہاں پر قادر الکلام شعلہ نوا اور شیوہ بیان خطیب و مقرر ہونے کے علاوہ ۵۰ سے زائد کتب عظیمہ و علمیہ کے مصنف و مترجم بھی ہیں جن میں علم تفسیر و حدیث، علم کلام و مناظرۃ و فقہ اہل بیتؑ کے علاوہ دسیوں دیگر کتب و رسائل شامل ہیں جن کا تفصیلی معرفی نامہ اپنے مقام پر آئے گا۔ اس پر مستزاد یہ کہ آیۃ ا... نجفی مدظلہ نے زمانہ طالب علمی میں قیام نجف اشرف کے دوران اپنے درس و تدریس کے علاوہ کتب علمیہ بھی تحریر کیں جن میں تصنیف و ترجمہ دونوں شامل ہیں انہی کمالات علمیہ کی وجہ سے اپنے مشفق و مہربان اساتذہ و مجتہدین کرام سے اجازہ ہائے اجتہاد و روایت بھی حاصل کیے جن کی تفصیل ہم آگے چل کر پیش کریں گے لیکن سر دست یہاں پر فقط حضرت آیۃ ا... اللہ نجفی مدظلہ کے ایک استاد اور اپنے زمانہ

کے مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید محمد جواد الطباطبائی التبریزیؒ متوفی ۱۴۲۸ھ کے نامہ سے اقتباس نقل کرتے ہیں جو کہ آنجناب نے نجفی صاحب قبلہ کے نام خط اس عنوان سے تحریر کیا تھا جسکا عکس آپ باب مراسلات میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں آنجناب اپنے اس لائق وعظیم شاگرد کو ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

"حضرت العلامہ الحجہ، فخر الفقہاء والمجتہدین، فضیلۃ الشیخ محمد حسین الباکستانی المحترم"

بقول شاعر کہ۔

نگاہیں کاملوں پر پڑ ہی جاتی ہیں زمانے میں
کہیں چھپتا ہے اکبر پھول پتوں میں نہاں ہو کر

لگتا ایسا ہے کہ خداوند کریم وحکیم نے اپنے اس لئے خوش نصیب بندے سے مبتدعین ومنحرفین زمانہ اور غاصبین خلافت کے موالیوں کی سرکوبی کا کام لینا مقصود تھا اس لئے پہلے تو انہیں اپنے ولی کے حضور نجف اشرف کسب فیض کے حصول کے لیے بلایا اور پھر علم وعمل کے اساطین کے حضور ان سے کسب فیض کی توفیق عنایت کی۔ اسطرح انہیں اس مقدس شہر میں علم وعرفان کی دولت لازوال سے دامن پر کرنے کا موقعہ فراہم کیا اور یگانہ روزگار ہستیوں سے مختلف القاب واجازہ ہائے اجتہاد وروایت دلوائے۔

جیسا کہ ہم نے عرض کیا کہ سرزمین برصغیر میں بہت کم ایسے افراد پیدا ہوئے ہیں کہ جنہوں نے قوم اور معاشرے میں اصلاح احوال کی اور اسی طرح خرافات وغیرہ کے خاتمہ کی ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لی ہو لیکن چونکہ سالوں پرانے نظریات میں غرق قوم اور مفاد پرست حضرات اس چیز کو کبھی گوارا نہیں کرتے کہ انکی پسندیدہ رسومات اور انکی مطلوب ومشہور لیکن غلط روایات پر خط کھینچا جائے اگرچہ یہ شق عموم کی حامل ہے کسی خاص قوم یا مذہب کے افراد کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر قوم اور ہر مذہب میں اس قسم کے افراد پائے جاتے ہیں کہ جو مصلحین قوم ومذہب کی اس قسم کی باتوں کو پسند نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان حضرات کی طرف سے ان مصلحین قوم کی کم سے کم سزا یہ ہوتی ہے کہ جہاں ان پر مختلف تہمتیں لگا کر انہیں بدنام کیا جائے وہاں پر انہیں گوشہ نشین ہونے پر مجبور کر دیا جائے جس کی کئی ایک مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں ان میں سے کچھ مثالیں مقدمہ کتاب میں لکھی جا چکی ہیں۔

SIBTAIN.COM

حوزہ علمیہ قم کے ماہنامہ حوزہ ودانشگاہ کی ایک عبارت

لیکن ہم یہاں پر صرف موضوع سے مربوط ہونے کی وجہ سے اسلامی جمہوریہ ایران کے شہر قم سے چھپنے والے مجلہ بنام حوزہ ودانش گاہ کے سال ہشتم ۱۳۸۱ھ ش کے شمارہ ۳۳ کے صفحہ ۱۹۴ سے ایک عبارت تحریر کرنا چاہتے ہیں جس کا وعدہ ہم نے مقدمہ میں کیا تھا کہ شائد یہ عبارت ہماری قوم کی بیداری میں کارآمد بن سکے۔ مجلہ کی فارسی عبارت یہ ہے۔

﴿از دهه سوم قرن بیستم حرکت اصلاحی درمراسم دهه عاشورا در عراق شکل گرفت و کسانی چون محمدرضامظفر باایجاد مدرسه ای برائے آموزش خطیب وواعظ کو شیدند. مراسم راازبدعت ها بپیرایندامابرخی ازاهل منبر ونوحه گران که این اقدامات را با اهداف خودهم سازنمی دیدندباآن مخالفت می کردند﴾

اس عبارت کا مطلب کچھ اس طرح ہے کہ بیسویں صدی کے تیسرے دھارے میں عراق میں علماء اعلام کی طرف سے مراسم عاشورا کی اصلاح کی تحریک شروع ہوئی۔ اس تحریک میں بعض علماء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جن میں جناب آیۃ اللہ شیخ محمد رضا مظفر ۔صاحب منطق مظفر اور اصول فقہ۔ ہیں انہوں نے اصلاح کا بنیادی طریقہ کار اس طرح اختیار کیا کہ ایک مدرسہ کھولا جس میں خطباء کرام وواعظین حضرات کی تربیت کرنا شروع کر دی۔ کیوں کہ مجالس کے اساسی رکن یہی خطباء وذاکرین حضرات ہوتے ہیں اگر اہل منبر حضرات چاہیں تو جہاں عاشورا میں رائج غلط رسومات وروایات کو ختم کیا جاسکتا ہے وہاں پر عزاداری امام مظلوم علیہ السلام کو ذریعہ نجات وھدایت سمجھتے ہوئے اس سے وہ مقاصد بھی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ جن کی بنا پر جہاں انسان کو خواب غفلت سے بیدار کیا جاسکتا ہے۔ وہاں پر اسے اسی منبر کے ذریعے انسانیت کے فرائض وتقاضوں سے آگاہ کرتے ہوئے اسے صحیح معنوں میں حسین وحسینیت سے آشنا کر کے حسینیوں کی صفوں میں لایا جاسکتا ہے۔ جس کے بعد پھر یہ حسینی عزادار ہر وقت ہر حال میں اور ہر مقام پر باطل ویزیدی واستعماری طاقت کے سامنے سینہ سپر ہوگا انشاءاللہ

اور یہی وہ وجوہات ہیں جن سے وقت کا ہر یزید اور تمام استعماری طاقتیں پریشان ہیں اور اسی وجہ سے اسلام اور شیعیت کے اس عظیم پلیٹ فارم کو بے اثر اور بے ثمر بنانے کے لیے تمام تر ذرائع استعمال

کرتے ہیں۔ اگر چہ علم کی اس عظیم ترقی کے ساتھ وہ دن دور نہیں کہ جب بقول شاعر کہ

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

لیکن افسوس ہے کہ علامہ مرحوم کے اس طریقہ کار کی سب سے زیادہ مخالفت اہل منبر اور نوحہ خواں حضرات کے اس گروہ نے کی جنہوں نے اس روش کو اپنے اہداف کے خلاف دیکھا اس کے بعد مجلہ تحریر فرماتا ہے کہ ﴿ وگاه در مجله ی ,, العلم ،، مقالاتی علیه این بدعت های ناروا نگاشته ودر آنها مدعی شدند که علماء از ترس عامه ی مردم بر این مراسم صحه می نهند.از این گزشته . مطالب کذب وخرافه های گونا گونی هم در متن ماجرای کربلا وارد کر ده اند. اقدامات اصلاحی عالمان بزرگ . گاه با مخالفت شدید عوام رو برو می شد. چنان که سید محسن امین را به کفر و الحاد متهم کردند . وکار به جایی کشید که مخالفان اصلاح خود را. علویان واصلاح. گران. را .حزب امویان.می خواندند ..شماری از مراجع تقلید . چون سید ابوالحسن اصفهانی خود آزاری وقمه زنی واستفاده از آلات لهو ولعب را در مراسم عزا ی حسینی حرام دانستند . محمد حسین نائینی هم این اعمال را در صورتی روا دانست که زیانی در پی نداشته باشد .بیست نفر از مراجع ومجتهدان . ازجمله محمد حسین کاشف الغطاء . سید محسن حکیم . سید ابوالقاسم خوئی هم دیدگاه او را تائید کردند واین امر موجب شد عوام وبرخی اهل منبر بر سید محسن امین وهواداران مصلح او بشورند وآنها را ملحد بخوانند . وکار به آنجا انجامید که مردم در مراسم پس از نوشیدن آب می گفتند .آب بنوش و امین را لعن کن .محسن امین دیدگاه های خود را در کتابی با عنوان رساله التنزیه فی اعمال الشبیه مطرح کرد که کتاب های فراوانی علیه او نوشته شد

بے حس ضمیروں کو بیدار کرنے والی عبارت

اس عبارت کا مطلب خیز ترجمہ یہ ہے کہ عراق میں ایک رسالہ نکلتا تھا بنام ,,العلم،، جس میں بعض اہل قلم کی طرف سے کچھ مقالات نشر ہوتے تھے۔ جن میں مراسم عزا میں موجود غلط رسومات اور مجالس عزا

میں پڑھی جانے والی غلط روایات وغیرہ کے خلاف بہت کچھ لکھا جاتا اور ساتھ ساتھ علماء اعلام کے بارے میں بھی یہ کلمات لکھے جاتے کہ علماء عوام کے ڈر کی وجہ سے خاموش ہیں۔اس بات سے قطع نظر یہ ایک حقیقت ہے کہ متن کربلا میں لوگوں نے گوناگوں بدعتیں اور خرافات داخل کردی ہیں۔اس چیز کی اصلاح کے لئے علماء اعلام کی طرف سے مختلف اقدام کیئے گے ان اقدام کرنے والوں میں پیش پیش۔آیۃ ا... العظمی الامام المصلح سید محسن امین عاملی، صاحب اعیان الشیعہ (۱۲۸۴ھ، و ۱۳۷۱ھ بمطابق ۱۸۶۷ء و ۱۹۵۲ء) ہیں جنہیں عوام کی شدید ترین مخالفت کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ سید محسن امین پر کفر والحاد کے فتوے لگائے گئے۔نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ سید محسن امین کے مخالف اپنے آپ کو علوی گروہ اور سید امین اور انکے حامیوں کو اموی گروہ سے تعبیر کرتے تھے۔سید محسن امین کی طرح حضرت آیۃ ا.. اللہ العظمی سید ابوالحسن اصفہانی نے بھی قمہ زنی اور مراسم عزاء میں آلات لہو ولعب کے استعمال کو حرام قرار دیا تھا۔اسی اثناء میں حضرت آیۃ ا... العظمی شیخ محمد حسین نائنی (۱۲۷۳ھ۔۱۳۵۵ھ بمطابق ۱۸۵۷ء۔۱۹۳۶ء) نے قمہ زنی کے استعمال کو اس صورت میں جائز قرار دیا تھا کہ کوئی ضرر واقع نہ ہو۔اور جناب کے اس فتوی پر عراق کے بیس عدد مجتہدین عظام و مراجع کرام نے بھی دستخط کیئے تھے۔جیسے حضرت آیۃ ا... العظمی الشیخ محمد حسین کاشف الغطاء (۱۲۹۴ھ۔۱۳۷۳ھ بمطابق ۱۸۷۷ء۔۱۹۵۴ء)۔حضرت آیۃ ا... العظمی سید ابوالقاسم خوئی (۱۳۱۷ھ۔۱۴۱۳ھ)۔وغیرہ یہ امر موجب بنا کہ عوام اور بعض اہل منبر حضرت آیۃ اللہ محسن امین اور انکے ہم خیال افراد کے شدید مخالف ہو گئے۔اور انہیں ملحد کہہ کر پکارتے تھے نوبت یہاں تک پہنچ چکی کہ مراسم عزاء میں کہا جاتا تھا کہ بانی پہو اور امین پر لعنت کرو۔جناب محسن امین نے اصلاح احوال کی ان باتوں کو اپنی کتاب بنام۔**رسالۃ التنزیہ فی اعمال الشبیہ**۔میں ذکر کیا ہے جس کے کئی عدد جوابات لکھے جا چکے ہیں۔انتہی

SIBTAIN.COM

اس عبارت سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ اس قسم کی اصلاح کی جو بھی، جہاں بھی اور جب بھی کوشش کرے گا اسے حقائق سے ناواقف عوام اور مفاد پرست خواص کی گوناگوں تہمتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔لہذا ضروری ہے کہ دنیا کی نگاہ میں اس خار دار وادی اور آخرت کے حوالہ سے اس عظیم ذمہ داری کو سر کرنے سے قبل اپنے مافی الضمیر اور ایمانی قوت کا امتحان لے لیا جائے۔کیوں کہ کہیں ایسا نا ہو کہ مشکلات اور مصائب سے گھبرا کر اور دنیا کی چمک دمک دیکھ کر ایمان جیسی لازوال نعمت کا سودا چند پیسوں کے بدلے کر بیٹھے۔اسی لیے اس وادی کی سیر کرنے والے شہسوار بہت کم

ملتے ہیں۔ انہیں خوش قسمت افراد میں سے کہ جنہوں نے اپنی آخرت کو دنیا پر مقدم جانا۔ آیۃ ا...... شیخ محمد حسین نجفی مدظلہ ہیں کہ جو اعلاء کلمہ حق و احقاق حق و ابطال باطل و منکسر مزاجی اور خوش اخلاقی وغیرہ جیسی صفات حسنہ میں اپنی مثال آپ ہیں یہی وہ خصوصیات ہیں جنہوں نے ان کو معتوب زمان اور محسود الاقران بنا دیا ہے مگر وہ گردوپیش کے نامساعد حالات سے غض بصر کرتے ہوئے برابر اپنے وظائف دینیہ اور شرعیہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مشغول و مصروف ہیں گویا وہ زبان حال سے پکار رہے ہیں۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے

وہ مرد درویش جس کو تو نے دیے ہیں انداز خسروانہ

مزید کچھ ذاتی و خاندانی حالات اور آپکی اولاد کا تذکرہ

چونکہ اس کتاب کا پہلا حصہ آیۃ...... نجفی مدظلہ کے حالات کے لئے مختص ہے تو انسب معلوم ہوتا ہے کہ آگے بڑھنے سے پہلے ان کے کچھ مختصر مگر جامع ذاتی حالات و کوائف سے قارئین کرام کو روشناس کرا دیا جائے۔

SIBTAIN.COM

آپ کا خاندان

آپ پاکستان کی ایک معزز زمیندار فیملی ڈھکو سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ پاکستان کے مختلف علاقوں جیسے لاہور ساہیوال، سرگودھا، اور بھکر وغیرہ میں آباد ہیں آپ کے خاندان میں کئی اہل علم پیدا ہوئے ہیں جیسے مولوی محمد عبداللہ مرحوم جو کہ آیۃ...... نجفی کے پردادا تھے، جناب الحاج مولوی امام بخش صاحب مرحوم جو کہ آپ کے تایا اور جہانیاں شاہ کے سادات کرام اور مؤمنین کرام کے استاد تھے۔ حضرت الحاج مولانا سہراب علیخان مرحوم جو ایک بڑے جید عالم دین تھے وہ آپکے چچا بزرگوار تھے۔ جو کہ اوچشریف ضلع بہاولپور میں مدفون ہیں او روہاں کے جملہ اہل ایمان آپ سے انتہائی عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کے والد ماجد جناب رانا تاج الدین مرحوم اگرچہ عالم دین تو نہ تھے مگر انتہائی متدین اور شب زندہ دار اور روزہ دار مومن تھے جب دو بیٹیوں (غلام فاطمہ مرحومہ اور کنیز فاطمہ مرحومہ) کے بعد سرکار علامہ کی ولادت ہوئی تو آپ کے والد ماجد کی یہ قلبی تمنا تھی کہ وہ سرکار علامہ کو علم دین پڑھائیں گے اور انہیں عالم دین بنائیں گے بعد ازاں خدا نے ان کو دو بیٹے اور بھی دیے مگر موت نے ان کو عملی جامہ پہنانے کی مہلت نہ دی ابھی سرکار علامہ کی عمر بارہ سال تھی کہ وہ (۱۹۴۴ء)

میں رہسپار عالم بقا ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون بعد ازاں رحمٰن و رحیم اور قادر و قیوم خدائے مہربان نے اس در یتیم کو علم و عمل کی جن بلندیوں سے نوازا اس میں ان کے والد ماجد کی مخلصانہ دعاؤں اور تمناؤں کا بھی بڑا دخل ہے ہاں البتہ مرحوم کی اس قلبی تمنا کو تکمیل سے ہمکنار کرنے میں آپکی والدہ ماجدہ جناب سرداراں بی بی (۱۹۶۶ء) بنت رانا محمد امیر ڈھکو مرحوم نے مثالی کردار ادا کیا اور علم و عمل کی منازل طے کرنے میں اس طرح سر پرستی کی کہ آپ کو والد ماجد کے سایہ عاطفت سے محرومی کا احساس بھی نہیں ہونے دیا۔ ورنہ ظاہری حالات اس قدر نا مساعد اور حوصلہ شکن تھے کہ ان میں سلسلہ تعلیم کا جاری رکھنا اگر ناممکن نہیں تھا تو مشکل ضرور تھا سوائے ایک آدھ آدمی کے باقی سب کا یہی مشورہ تھا کہ اب سرکار موصوف کو والد کی جگہ زمیندارہ سنبھالنا چاہیے اور اپنے کنبہ کی کفالت کرنی چاہیے مگر خداوند عالم کے خصوصی لطف و کرم نے دستگیری فرمائی اور ان کے سفینہ علم و عمل کو بسلامتی کنارے لگایا اور اس در یتیم کو دولت دنیا و دین سے نوازا۔ وذالک فضل اللہ یو تیہ من یشاء یعنی

این سعادت بزور بازو نیست تانبخشد خدائے بخشندہ

SIBTAIN.COM

مخفی نہ رہے کہ آپ کے دو بھائی مولوی نذر حسین مرحوم، اور زوار غلام رضا مرحوم جزاھما اللہ تعالیٰ فی الدارین مولوی نذر حسین مرحوم اہل علم تھے اور بڑے مقدس تھے۔ غفر اللہ لہ۔

آپکی شادی خانہ آبادی:۔

جب سرکار آیۃ اللہ محمد حسین نجفی نے پاکستان میں مقدماتی اور اسلامی علوم حاصل کر لیے اور انکی تکمیل کے لیے حوزہ علمیہ نجف اشرف جانے کی تیاریاں کر رہے تھے تو آپ نے چاہا کہ شادی خانہ آبادی کر کے وہاں جائیں تاکہ دلجمعی کے ساتھ وہاں اپنی تحصیلات مکمل کر سکیں۔ اگرچہ آپ کے استاد محترم حضرت علامہ سید محمد یار شاہ مرحوم کی خواہش تو یہ تھی کہ آپ نجف اشرف کے کسی علمی خانوادہ میں جا کر شادی کریں مگر آیۃ اللہ ...... نجفی نے اپنے اور وہاں کے تمدن اور کلچر کے اختلاف کے حوالے سے معذرت کی اور اپنے ہی خاندان میں شادی کرنے کو ترجیح دی۔ چنانچہ ۱۹۵۲ء میں جبکہ آپ کی عمر بیس سال تھی اپنی خالہ زاد کنیز فاطمہ (مرحومہ) بنت رانا غلام حسین ڈھکو مرحوم سے بڑی سادگی کے ساتھ عقد و ازدواج کر لیا۔ جس نے سفر و حضر میں اور فقر و غنا میں تادم مرگ شریکۂ الحیات ہونے کا حق ادا کر دیا۔ اور جس حال میں بھی رہیں کبھی حرف شکایت زبان پر نہیں لائیں حتی کہ جب نجف اشرف میں اور عالم غربت میں انتہائی پیارا اور اکلوتا بیٹا محمد سبطین پانچ برس کی عمر میں

والدین کو داغ مفارقت دے گیا تو مرحومہ روئیں تو بہت مگر خدائی فیصلہ اور اسکی قضا وقدر کے خلاف کبھی اف تک نہیں کی۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ کی اولاد امجاد:۔

۱۹۵۲ء میں آپکی شادی خانہ آبادی ہوئی اور دو سال بعد یعنی ۱۹۵۴ء میں آپ عازم نجف اشرف ہوئے اور اسی سال خداوند عالم نے آپ کو ایک چاند سا بیٹا عنایت فرمایا جس کا نام محمد سبطین رکھا گیا۔ جو کہ بموجب ؎ فی المھد ینطق عن سعادۃ جدہ اثر النجابۃ ساطع البرھان

یعنی سالے کہ نکو است از بہارش پیدا

وہ بچپن میں ہی گوناگوں خوبیوں کا مالک تھا گویا کہ گھر میں ماہ شب چہاردہم تھا مگر آہ

ع پھر کیوں نہ رہا گھر کا وہ نقشہ کوئی دن اور

ابھی اس نے اپنی عمر عزیز کی صرف پانچ بہاریں ہی دیکھی تھیں کہ وہ مہ لقا غروب ہو گیا۔

؎ یا کوکبا ما کان اقصر عمرہ وکذا یکون کواکب الاسحار

آیۃ...... نجفی آج تک افسوس کرتے ہیں کہ اسوقت جبکہ ان کا اکلوتا نور نظر دم توڑ رہا تھا تو ان کے پاس علاج معالجہ کیلئے پیسے نہیں تھے اگر کچھ تھا تو وہ کتابوں کی خریداری پر صرف ہو گیا۔ رضا بقضائہ و تسلیما لامرہ سبطین مرحوم یکم رجب کو بیمار ہوا اور نیمہ شعبان کو اپنے والدین کو عالم غربت میں روتا چھوڑ کر داغ مفارقت دے گیا اور وادی السلام کی آغوش میں آسودہ خاک ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

؎ آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

عراق سے واپسی

۱۹۶۰ء میں نجف اشرف سے آپ کی واپسی ہوئی تو قدوۃ السالکین پیر سید فضل شاہ اعلی اللہ مقامہ (۷ربیع الاول ۱۳۸۶ھ، ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء) اور سادات کرام جہانیاں شاہ جناب الحاج سید قلندر حسین شاہ مرحوم، سید الحاج نوازش علی شاہ مرحوم، جناب الحاج سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم چک ۲۱، جناب الحاج ڈاکٹر سید حاذق علی شاہ مرحوم اور جناب الحاج گل محمد صاحب مرحوم اور جناب میاں سلطان علی ننگیانہ مرحوم اور ڈاکٹر سید حسن علی

شاہ مرحوم، جناب ڈاکٹر سید ابوالحسن شاہ مرحوم اور دوسرے اکابرین سرگودھا نے باتفاق رائے مدرسہ محمدیہ سرگودھا کی پرنسپلی آپ کو پیش کی جہاں آپ پورے گیارہ سال تک علم وعرفان کی بارش برساتے رہے اور یتیمان آل محمد علیہم السلام کی علمی وعملی تربیت فرماتے رہے۔

الغرض جب محمد سبطین مرحوم کی وفات کے بعد گیارہ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی تو سرکار آیۃ اللہ النجفی کے بعض رذیل اور سفلہ صفت مخالفین نے یہاں تک بے دینی سے کام لیا کہ اصول الشریعہ کی بعض جوابی کتابوں (معالم الشریعہ) میں کفار مکہ کی طرح آپکو ابتر ہونے کا طعنہ دیا۔ جس کا سرکار موصوف کو بڑا صدمہ ہوا اور انہوں نے فرمایا اب خدا انہیں ضرور اولاد دیگا چنانچہ انہوں نے عقد ثانی کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ ۱۹۷۰ء میں کمال پور ضلع فیصل آباد کے ایک شریف اور دیندار فیملی واہلہ کے جناب الحاج محمد شفیع صاحب مرحوم کی دختر نیک اختر عذرا بتول سے عقد وازدواج ہوا اور اسی سال خداوند عالم نے پہلی بیوی کنیز فاطمہ مرحومہ سے ایک دختر نیک اختر عطا کی جس کا نام عصمت بتول رکھا گیا۔ اور دوسرے سال دوسری زوجہ کے بطن سے خداوند عالم نے دوسری بیٹی عطا فرمائی جس کا نام عفت بتول رکھا گیا۔ اور دو سال کے بعد خدا نے دوسری بیوی سے ایک اور بیٹی عطا فرمائی جس کا نام عترت بتول رکھا گیا والحمد للہ پھر علامہ نے ان بیٹیوں کی تعلیم وتربیت پر اپنی پوری توجہ مذکور فرمائی اور ان کو زیور علم وعمل سے آراستہ کیا اور سن رشد وبلوغ میں پہنچنے کے بعد انکی شادیاں خانہ آبادیاں کیں چنانچہ پہلی عزیزہ عصمت بتول کی شادی خانہ آبادی جناب ڈاکٹر ملک افتخار احمد اعوان آف لیہ سے ہوئی جس کا ایک بیٹا محمد عمار رضا ہے اور چار بیٹیاں ہیں (۱) خیزران فاطمہ (۲) بریہہ بتول (۳) علیہ بتول (۴) شہربانو اور دوسری عزیزہ عفت بتول کی شادی خانہ آبادی ان کے خالہ زاد طاہر عباس باجوہ بی اے آف پاکپتن سے ہوئی۔ جسکے دو بیٹے محمد علی میثم اور محمد علی محتشم ہیں اور ایک بیٹی بنام شاہ زنان۔ اور تیسری عزیزہ عترت بتول کی شادی خانہ آبادی چودھری افتخار حسین ڈائریکٹر آف فیصل آباد سے ہوئی جس کے تین بیٹے ہیں محمد کمیل حیدر، محمد حذیل حیدر، اور محمد شمیل حیدر اور ایک بیٹی ہے جس کا نام نور العین ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بلاتشبیہ خداوند عالم نے حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح حضرت آیۃ اللہ نجفی کی نسل کی بقاء کا انتظام بھی آپکی دختران کے ذریعہ سے کیا ہے سب بیٹیاں اپنے گھروں میں خوشگوار زندگی گزار رہی ہیں پھر ۱۹۹۶ء میں پہلی بیوی کا انتقال ہوا جو کہ نیو سیٹلائٹ سرگودھا کے قبرستان میں آسودہ خاک ہوئیں انا للہ وانا الیہ راجعون اور دوسری محترمہ زندہ اور سلامت ہیں اور آیۃ اللہ نجفی کی خدمت کو سرمایہ نجات جانتی ہیں۔ خدا ان کو تادیر زندہ و

سلامت رکھے۔

آپکی خداداد ذہانت وفطانت:۔

مبداء جودوکرم نے بڑی فیاضی کیساتھ حضرت آیت اللہ مدظلہ کوذہانت وفطانت سے نوازا ہے چنانچہ آپ سالوں کا کام مہینوں میں اور مہینوں کا کام ہفتوں میں اور ہفتوں کا کام گھنٹوں میں انجام دیا کرتے ہیں اور یہ حقیقت عیان راچہ بیاں کی مصداق ہے اور آپ کے اساتذہ ہوں یا اقران یا طلبہ عظام سب اس حقیقت سے آگاہ ہیں اور قائل ہیں۔ آپ کی خداداد ذہانت اور قوت حافظہ کا یہ عالم ہے کہ جو عبارت ایک بار نظر سے گذر گئی وہ باقید صفحہ وسطر زبانی یاد ہوگئی اور جو پسند کا شعر نظر سے گزرا یا گوش گذار ہوا وہ حفظ ہوگیا۔ و

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء .

آپکی جدوجہد اور محنت وزحمت:۔

عموماً ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ زیادہ ذہین وفطین ہوتے ہیں وہ زیادہ محنتی نہیں ہوتے اور جو زیادہ محنتی ہوتے ہیں وہ زیادہ ذہین نہیں ہوتے مگر کبھی کبھار خداوند عالم ان دونوں چیزوں کو کسی شخصیت میں جمع کر دیتا ہے چنانچہ سرکار موصوف انہی خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جن کو فیاض ازل نے ان دونوں خوبیوں سے بڑی فیاضی سے نوازا ہے ذہین ہیں تو حد سے زیادہ اور محنتی ہیں تو حد سے زیادہ۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ نجف اشرف میں ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ وہ درس جو وہ پڑھاتے تھے اور وہ درس جو وہ خود پڑھتے تھے سب چھوٹے بڑے دروس ملا کر دس ہو گئے تو آپ کے شفیق استاد حضرت آیۃ اللہ العظمٰی السید محمد جواد تبریزیؒ نے طنزاً ان سے فرمایا

آقائے شیخ محمد حسین اگر شما دعوی نبوت بکنی اول کسی کہ بہ شما ایمان می آورد من می باشم پھر ازراہ شفقت فرمایا کہ درس وتدریس کا سلسلہ کچھ کم کرو، کیونکہ نجف اشرف کی آب وہوا خشک ہے پھر فرمایا کہ اہل ایران کہتے ہیں کہ یہاں ایک درس کم ہے اور دو زیادہ ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو اصل حقیقت حال کا علم نہیں ہے وہ اب تک تعجب کرتے ہیں کہ آپ نے صرف چھ سات سال کی مختصر مدت میں نجف اشرف میں علم وفضل اور عمل وکردار کی یہ بلند منزلیں کیسے طے کیں؟

الغرض آپ کی ذات گرامی صفات جہد مسلسل، عزم صمیم اور سعی پیہم سے عبارت ہے ان کا ایمان

SIBTAIN.COM

واقعاً یہ ہے کہ لیس للانسان الا ماسعی یعنی ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔

آپ کے ہر میدان میں علمی وعملی آثار اور کارنامے:

آج کے اس دور میں درس وتدریس ہو یا تصنیف وتالیف یا تقریر ہو یا خطابت آدمی ایک ہی شعبہ کو سنبھال سکتا ہے مگر سرکار آیۃ ا......لنجفی کے علم وفضل کا یہ زندہ شاہکار ہے کہ آپ نے بیک وقت یہ تینوں شعبے بطریق احسن سنبھال رکھے ہیں یعنی آپ جہاں علوم مشرقیہ و اسلامیہ کے منتخب روزگار مدرس ہیں وہاں قادر الکلام اور شیوہ بیان خطیب ومقرر بھی ہیں اور شائستہ وشگفتہ اور مدلل تحریر اور ایک خاص اسلوب تحریر کے مصنف ومولف بھی ہیں اور سلامیات کے تمام شعبہ جات پر آپکی علمی کتابیں موجود ہیں جو علمی دنیا سے خراج تحسین وآفرین وصول کر چکی ہیں اور خدا کے فضل وکرم سے آپکی تقریروں اور تحریروں کی برکت سے اندرون و بیرون ملک میں ایک فکری انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ اور آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ اپنی مساعی جمیلہ کے خوشگوار نتائج وثمرات اور اپنی کوششوں کی کامیابی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اس کی تفصیل ہم آگے جا کے پیش کریں گے انشاءاللہ۔ ان سب علمی وعملی کارناموں کے باوجود آپ میں تکبر کا نام ونشان نہیں بلکہ بڑے منکسر المزاج ہیں۔

SIBTAIN.COM

آپ کے اخلاق وعادات اور عمل وعبادات:

آپ اپنے علم وعمل سے بتاتے ہیں کہ اخلاق ہی سے آدمی انسان بنتا ہے اور پیغمبر اسلامؐ نے اپنی بعثت کا مقصد اعظم ہی اخلاق کی تکمیل کو قرار دیا ہے۔ اسلئے بحمداللہ آپ اسلامی بلند اخلاق وآداب کا بہترین نمونہ ہیں یہی وجہ ہے کہ جو شخص بھی آپکے قریب جاتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے آپ کا ہو جاتا ہے آپ صرف واجبات کے بجالانے اور محرمات سے دامن بچانے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ شرعی مستحباب وآداب کی بجاآوری اور مکروہات سے دامن بچانے میں برابر کوشاں رہتے ہیں اور آپ کہا کرتے ہیں کہ اگر علماء مستحبات کی پابندی کرینگے تو لوگ واجبات کو بجالائیں گے اور اگر علماء کرام مکروہات سے دامن بچائیں گے تو عوام محرمات سے اجتناب کریں گے۔

خاص طور پر آپ خدمت خلق کو سب سے بڑی عبادت جانتے ہیں اور دامے، درمے، سخنے اور قدمے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کو مقصد حیات سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بفضلہ تعالیٰ ہر وقت آپ کے

ہاں غرباء و مساکین اور مختلف النوع لوگوں اور دینی و دنیاوی کام والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ الغرض آپ کی ذات ہر لحاظ سے مرجع خلائق ہے۔ جس کا اقرار مولانا محمد اسماعیل مرحوم نے کیا ہے اور آپ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ جو شخص بھی کوئی توقع لیکر آئے حتی الامکان اسکے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائی جائے وہ کہا کرتے ہیں کہ آدمی کو خدا سے یہ پختہ عہد و پیمان کرنا چاہیے کہ اگر وہ مخلوق خدا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا تو کم از کم کسی کو نقصان تو ہرگز نہیں پہنچائے گا، وہ عموماً فارسی و اردو کے یہ دو اشعار پڑھا کرتے ہیں

یعنی ۔ عبادت بجز خدمت خلق نیست بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

اور یہ کہ ۔ یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انساں

نیز ان میں اپنے مخالفین سے عفو و درگزر کرنے کا ملکہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے کسی سے انتقام لینے کا تصور بھی نہیں کرتے جب ان سے کہا جائے کہ فلاں شخص آپ کو برا بھلا کہہ رہا تھا تو وہ کہتے ہیں جب تھک جائے گا تو شکوہ بند کر دے گا۔ الغرض وہ ایک خوددار اور دیندار بزرگوار ہیں اور ایک کامل انسان اور اقبال کے مرد مومن ہیں اور انکی مستقل مزاجی کا یہ عالم ہے کہ جس شخص سے ایک بار علیک سلیک ہو جائے اسے آخر تک نبھاتے ہیں بلکہ اگر وہ وفات بھی پا جائے تو اس کی قبر کا بھی لحاظ کرتے ہیں ہاں البتہ اگر کوئی ساتھی بلاوجہ ان کا ساتھ چھوڑ جائے تو پھر یہ بھی اس سے نہیں پوچھتے کہ ع ہم سے سرگرداں کیوں ہو

SIBTAIN.COM

وقت کی قدر و قیمت:۔

آپ اپنے تمام حالات میں وقت کی پابندی کا بڑا خیال رکھتے ہیں اور لوگوں کو بھی برابر یہی تلقین کرتے رہتے ہیں کہ وقت کی قدر کرو اور اسے ضائع نہ کرو۔ پیغمبر اسلام کا ارشاد ہے کہ **الوقت سیف قاطع ان لم تقطعه فانه یقطعک** کہ وقت شمشیر برندہ ہے اگر تم اسکو نہیں کاٹو گے تو وہ تمہیں کاٹ کے رکھ دے گی۔ آپ مسلمانوں کی موجودہ نکبت و پسپائی اور پسماندگی میں وقت کی قدر نہ کرنے کو بھی دخیل جانتے ہیں۔

آپکی معاملات کی درستگی اور پختگی:۔

آپ خود بھی انسانی تعلقات اور حسن معاملات کا بڑا خیال رکھتے ہیں اور اپنے تمام متعلقین کے دکھ سکھ میں شریک ہو نیکی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور ہمیشہ تقریر و تحریر کے ذریعہ دوسروں کو معاملات کی اہمیت

وافادیت پر برابر توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ آپ کہا کرتے ہیں کہ لایعرف المرء بکثرۃ الصوم و الصلاۃ بل یعرف المرء بحسن المعاملات و صدق الحدیث و اداء الامانۃ(کما ورد فی الروایات) کہ انسان صرف نماز وروزہ کی کثرت سے نہیں پہچانا جاتا بلکہ اسکی انسانیت کا جوہر حسن معاملات سچ بولنے اور امانت کے ادا کرنے سے کھلتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت آیۃ ا..... النجفی مدظلہ کی ذات ستودہ صفات میں اسلامی اخلاق وآداب، مشرقی تہذیب وثقافت اور انسانی راہ ورسم کی پابندی وپاسداری کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ ع یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

کئی سستی شہرت حاصل کرنے کے خواہشمند لوگ کبھی آپ کے خلاف مضمون لکھتے ہیں اور کبھی آپ کے خلاف تقریر کرتے ہیں۔ تاکہ آپ بھی انہیں مخاطب بنائیں مگر آپ ان کو رسید بھی نہیں دیتے۔

آپکی یہی وہ خصوصیات ہیں

جنہوں نے آپ کو معتوب زمان اور محسود اقران بنادیا ہے۔ مگر آپ گردوپیش کے حالات سے چشم بند کیے ہوئے اور نامساعد حالات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے برابر اپنے وظائف دینیہ اور فرائض شرعیہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مشغول ہیں۔ گویا وہ زبان حال سے کہ رہے ہیں:

ے ہوا ہے گو تند وتیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو تو نے دیے ہیں انداز خسروانہ

وہ اپنوں کی دغا اور غیروں کی جفا پر صرف یہ کہ دیا کرتے ہیں:

یا اللہ ے تیری بندہ پروری سے میرے دن گذر رہے ہیں
نہ گلہ ہے دوستوں کا نہ شکایت زمانہ

وہ بدلہ لینے کے قائل نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے اور اپنے مخالفین کے حالات ومعاملات احکم الحاکمین کی بارگاہ میں پیش کرنے کے قائل ہیں وہ کہا کرتے ہیں۔

وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر با لعباد ،اورآسودہ ہوجاتے ہیں۔

آپکی ذات افراط وتفریط کا شکار ہے:۔

دنیا کی ہر بڑی شخصیت کی طرح آپکی ذات بھی افراط وتفریط کا شکار ہے جو علم دوست ، دیندار اور

فضل وکمال کے پرستار ہیں وہ آپ سے محبت وپیار کرتے ہیں وہ بھی حد سے زیادہ اور ٹوٹ کر کرتے ہیں اور اپنی جانیں بھی نثار کرتے ہیں اور انہیں حد سے بڑھاتے ہیں اور جو دشمنی اور عداوت کرتے ہیں تو وہ بھی حد سے زیادہ کرتے ہیں اور شرم وحیاء اور دین کا پردہ چاک کر کے ان کا شکوہ وشکایت کرنے کو اور انکی ہر طرح توہین کرنے کو گویا عبادت جانتے ہیں۔ جس کا آپ کو خصوصاً ان افراد سے کہ جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی ایسا کرتے ہیں رنج ہوتا ہے۔ اسلئے وہ لوگوں کو ہر معاملہ کی طرح یہاں بھی میانہ روی کی روش کو اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور آپ ہمیشہ مرزا غالب کا یہ شعر گنگناتے ہیں کہ

ے بے سبب ہوا غالب دشمن آسماں ہمارا   ہم کہاں کے دانا تھے کس ہنر میں یکتا تھے

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قادر مطلق خدائے رحمٰن نے آپ کو اس طرح گوناگوں صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا ہے کہ اپنے رشک کرتے ہیں اور پرائے حسد کرتے ہیں بالخصوص خدا نے آپکو ہمت، جرات، حق گوئی اور بیباکی کی دولت سے مالا مال کیا ہے کہ آپ تقریر وتحریر کے ذریعہ سے اس طرح بلاخوف وخطر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور حقائق اسلام وایمان کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ کی ذات حق گوئی وبیباکی کا ایک ماڈل ونمونہ بن چکی ہے چنانچہ مختلف فرق ومسالک کے لوگ ہر طرف سے مایوس ہو کر آپکی طرف اسلئے رجوع کرتے ہیں کہ آپ بغیر کسی رو ورعایت اور بغیر کسی لگی لپٹی کے جو اصل حقیقت ہوگی وہ بلاکم وکاست ظاہر کردیں گے اور اس سلسلے میں کسی بھی مصلحت کو آڑے نہیں آنے دیں گے یہی وجہ ہے کہ علمی وعملی اور دین دار حلقوں میں ان کا اتنا احترام ہے کہ جو بہت کم خوش نصیب لوگوں کو نصیب ہوتا ہے آپ کے عقیدت مندوں اور مقلدین کا سلسلہ اندرون ملک اور بیرون ملک تک پھیلا ہوا ہے آپ صرف حق گو ہی نہیں بلکہ حق پرست، حق پر ڈٹ جانے والے اور حق پر مٹنے والے بھی ہیں کہ اب آپ کو حق کا معیار سمجھا جاتا ہے الغرض ان کی پوری زندگی کے شب و روز اور انکے پورے حالات وکوائف اس بات کے شاہد عادل ہیں کہ آپ کا مشن الحب للہ والبغض فی اللہ ہے یعنی وہ کسی سے محبت کرتے ہیں تو بھی اللہ کیلئے اور اگر کسی سے نفرت کرتے ہیں تو وہ بھی اللہ کی خاطر وہ فرمایا کرتے ہیں کہ میری کوشش ہے کہ میں مولانا جوہر کے اس شعر کا مصداق بن جاؤں۔

ے یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے   توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہدے

اور اس اصول پسندی کی وہ بڑی بھاری بھرکم قیمت ادا کر چکے ہیں اور اب بھی خندہ پیشانی سے ادا کر رہے ہیں۔ مگر انکی ہمت مردانہ میں نہ کبھی کمی آئی ہے اور نہ آئے گی انشاءاللہ

ع کہتے ہیں وہی بات سمجھتے ہیں جسے حق،   والحمد للہ رب العالمین

SIBTAIN.COM

آیۃ ا... نجفی صاحب مدظلہ کے پاکستان میں اساتذہ

آیۃ ا... محمد حسین نجفی صاحب قبلہ کہ جنہوں نے ابتدائی دنیاوی تعلیم امتیازی حیثیت سے ثانوی کلاسوں تک حاصل کرنے کے بعد علوم اہلبیت علیہم السلام کی تحصیل کے اشتیاق میں قدوۃ السالکین، زین الاتقیاء، ابوذر زمان، مومن ممتحن، استاد العلماء، حضرت علامہ سید محمد باقر چکڑالوی (۱۸۸۱ء تا ۱۹۶۶ء) واستاد العلماء، حضرت علامہ سید محمد یار شاہ صاحب (۱۹۰۱ء تا ۱۹۷۵ء) ومفسر قران حضرت آیۃ ا..... الشیخ حسین بخش جاڑا صاحب مرحوم ۱۹۲۰ تا ۱۹۹۰ء وغیرہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیے۔ کچھ ہی عرصہ میں درس نظامی کو ان بزرگ اور مشفق اساتذہ کی خدمت میں حاصل کرنے اور امتیازی حیثیت سے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد مدارس دینیہ کے رائج علوم جیسے صرف ونحو، معانی وبیان، ادب اور منطق وفلسفہ کے بعد کے دوسرے مرحلہ یعنی فقہ واصول فقہ کی تحصیل میں قدم رکھا اور بہت ہی مختصر عرصہ میں ان کتب کی سیر کرتے کرتے اس مقام پر جا رکے، جہاں پر اس سے آگے جانے کے لئے انہیں ان کے ان مشفق ومحسن اساتذہ نے مشورہ دیا کہ اب اپ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے دنیائے شیعیت کے علمی مرکز نجف اشرف کی طرف ہجرت کریں۔

عربی وفارسی وغیرہ اسلامی زبانوں پر آپ کی دسترس

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آیت اللہ النجفی مدظلہ عربی اور فارسی وغیرہ اسلامی زبانوں پر اس قدر عبور اور دسترس رکھتے ہیں کہ وہ بڑی روانی سے ان زبانوں میں گفتگو کر سکتے ہیں اور تقریر وتحریر میں انظہار مافی الضمیر کر سکتے ہیں ان کا یہ جوہر اس وقت نکھر کر سامنے آتا تھا جب عراق ولبنان وغیرہ کے علمائے اعلام پاکستان کے دورہ پر آتے تھے اور مدرسہ محمدیہ سرگودھا میں ان کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام ہوتا تھا اور وہ عربی میں تقریریں کرتے تھے اور سرکار علامہ نجفی مدظلہ ان کا اردو میں مطلب خیز ترجمہ کرتے تھے اور ان کے ساتھ رواں دواں عربی میں گفتگو کرتے تھے یا اب عرب وعجم ممالک کے دوروں کے دوران وہ علمی اجتماعات میں عربی یا فارسی میں تقریر کرتے ہیں یا مقالہ پڑھتے ہیں۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

فصل دوم

(۱) حوزہ علمیہ نجف اشرف کی طرف ہجرت اور

حوزہ علمیہ نجف اشرف کی تاریخ

حوزہ علمیہ نجف اشرف جس کی بنیاد شیخ الطائفہ الشیخ ابو جعفر طوسیؒ (۳۸۵ھ ـ ۴۶۰ھ بمطابق ۹۹۵ء ـ ۱۰۶۷ء) نے ہزار سال قبل رکھی تھی صدام ملعون کے برسر اقتدار آنے سے پہلے یہ مرکز علم و اجتہاد آفتاب علم و ھدایت بن کے پوری دنیائے شیعیت کو اپنے تحت الشعاع لے کر علم و ھدایت کی نور افشانی سے منور کر رہا تھا حوزہ علمیہ نجف نے اپنے مبداُ وجود یعنی قرن پنجم سے لے کر ۱۴۲۵ ہجری تک اس ہزار سال کے عرصہ میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں فقہاء عظام و مراجع کرام پیدا کیے جن میں سے بعض کے حالات اور انکی تصنیفات و دیگر خدمات کو علماء اعلام نے تحریر کیا ہے لہذا حوزہ علمیہ نجف اشرف کی خدمات اور اس میں پرورش پانے والے فقہاء و مراجع عظام کے حالات دیکھنے کے لیے فقط آیۃ ا... جعفر سبحانی مدظلہ کے تحت اشراف چھپنے والی کتاب موسوعۃ طبقات الفقہاء کی ۱۷ جلدوں اور اہل علم کی ایک جماعت کے قلم سے لکھی جانے والی کتاب موسوعۃ النجف الاشرف کی ۲۲ جلدوں کی طرف رجوع کر کے اطمینان حاصل کیا جا سکتا ہے فقط اس موسوعۃ النجف الاشرف نامی کتاب میں (۱۵۰۰) ڈیڑھ ہزار سے زیادہ فقہاء عظام و مراجع کرام کے حالات تحریر کیے گیے ہیں۔ حوزہ علمیہ نجف کی زعامت ہر زمانے میں اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم اور مرجع تقلید کے ہاتھوں میں رہی ہے لہذا ۱۹۵۴ء میں حوزہ علمیہ نجف اشرف کی سرپرستی اپنے زمانے کے سب سے مشہور مجتہد اعظم و مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید محسن الحکیم الطباطبائی (۱۳۰۶ھ تا ۱۳۹۰ھ) رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے ذمہ تھی۔ لہذا آیت اللہ العظمیٰ محسن الحکیمؒ الطبا طبائی کی سرپرستی میں چلنے والا یہ حوزہ علمیہ تمام کرہ ارض سے آنے والے شیعہ طلاب علوم دینیہ کو اپنے سایہ عاطفت میں لے رہا تھا۔

انہیں عاشقان علوم اھل بیت علیھم السلام اور طلاب میں سے ایک پاکستانی طالب علم محمد حسین نامی بھی تھا کہ جو ۱۹۵۴ء میں ۲۲ سال کی عمر میں تحصیل علم کے لیے نجف گیا جو کہ بعد میں آیۃ ا... شیخ محمد حسین نجفی المعروف ڈھکو صاحب اور انکے حامی علماء اعلام و مومنین کرام کو ڈھکو پارٹی کے عنوان سے پکارا جانے

لگا۔قبلہ نجفی صاحب اگرچہ کمیت کے اعتبار سے کم وقت حوزہ علمیہ نجف اشرف میں رہے ہیں لیکن کیفیت کے حوالہ سے جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے اس قلیل مدت میں اپنی خداداد صلاحیتوں بے مثل ذکاوت وفہامت اور عظیم قوت حافظہ کو بروئے کار لاتے ہوئے علم وعمل کے وہ جوہر دکھائے کہ موافق ومخالف انگشت بدنداں ہوکے داد تحسین دینے پر مجبور ہوگئے۔ حضرت آیۃ ا... نجفی مدظلہ نے حوزہ علمیہ نجف اشرف میں چھ سات سال کے عرصہ میں وہ کارہائے عظیم انجام دیئے جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اس عرصہ میں مادی وسائل کی کمی کے باوجود کہ جن کی وجہ سے قبلہ صاحب کو کئی مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس مرد عظیم نے ان تمام طوفانی آندھیوں کا مقابلہ کیا۔

(۲) حوزہ علمیہ نجف میں تحصیل علم کا پروگرام

آیۃ ا... نجفی صاحب مدظلہ جب ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۴۲۵ھ اسلامی جمہوری ایران کی دعوت پر وحدت اسلامی کانفرنس میں شرکت اور خطاب فرمانے ایران تشریف لے گئے تو کانفرنس کے اختتام پر حوزہ علمیہ قم تشریف لے گئے جہاں پر آپ نے مختصر مگر بے حد مصروف وقت گزارا ہر روز حضرت بی بی معصومہ قم کی زیارت کے بعد کہیں نا کہیں طلاب حوزہ علمیہ قم اور علماء اعلام وحجۃ الاسلام والمسلمین کرام کے ساتھ نشست کا پروگرام ہوتا اور اپنے ہمیشہ کے دستور کے مطابق رفع شبہات ,,احقاق حق وابطال باطل،، کی خاطر حوزہ علمیہ قم کے طلاب وفضلاء کے ساتھ ایک محفل مذاکرہ کا انعقاد کیا تھا جس کی تفصیلات ان پروگرام کی سی ڈیز میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ ہم عرض یہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس سفر کے دوران حوزہ علمیہ قم سے کثیر تعداد میں نشر ہونے والا ماہنامہ بنام ,,حوزہ،، میں آیۃ ا... نجفی مدظلہ کا ایک مفصل ۵۰ پچاس سے زیادہ صفحات پر مشتمل انٹرویو نشر ہوا کہ جو بجائے خود ایک مختصر مگر جامع کتاب ہے۔اس انٹرویو کے ایک سوال کہ حوزہ علمیہ نجف میں تحصیل کے حوالہ سے آپ کا کیا برنامہ تھا؟ کے جواب میں فرمایا کہ ,,بندہ نجف میں ہر روز دس دس درس پڑھتا اور پڑھاتا تھا اور رات کو کہ جب ساری دنیا سورہی ہوتی تھی میں کتب علمیہ کی تحقیق وتالیف میں مصروف ہوتا تھا"۔

﴿حوزہ علمیہ نجف میں رہ کر آیۃ ا... نجفی مدظلہ نے مندرجہ ذیل کتب تحریر کی تھیں﴾

(۱) اثبات الامامت

(۲) تحقیقات الفریقین فی حدیث الثقلین

(۳) عقد الجمان ترجمہ مفاتیح الجنان

(۴) آداب المفید والمستفید ترجمہ منیۃ المرید

(۵) فیضان الرحمٰن ترجمہ لولو والمرجان اور اس کتاب پر ایک مفصل مقدمہ و خاتمہ تحریر فرمایا۔

ان تمام کتب کا تذکرہ آقائے بزرگ تہرانی نے اپنی عظیم کتاب الذریعہ الی تصانیف الشیعہ میں بھی کیا ہے

اور استاد کے انتخاب میں یہ روش اختیار کی ہوئی تھی کہ جس عالم کے بارے معلوم ہو جاتا کہ یہ ایک گوہر گراں مایہ ہے لیکن گوشہ نشین ہے تو تمام تر کوشش کر کے اس ہستی سے خصوصی درس پڑھتے تھے۔

چنانچہ نابغہ روزگار حضرت آیۃ ا... الشیخ عبدالحسین امینی صاحب الغدیر سے فن مناظرہ کا درس لیا۔

شیخ الباحثین حضرت آیۃ ا... آقا بزرگ تہرانی کے حضور کتاب شناسی اور حدیث فہمی کے عنوان سے خصوصی نشست ہوتی تھی۔ علامہ ملا صدرا سے اسفار کا کچھ حصہ پڑھا اور منظومہ سبزواری کا درس آقائے محقق سے لیا اور علم کلام میں مہارت آیت اللہ فاضل سے حاصل کی اور مختلف اسلامی علوم وفنون میں تنوع اور اتحاد اسلامی کی تربیت آیت اللہ الشیخ عبدالکریم زنجانی سے حاصل فرمائی۔

یہ ساری مصروفیات اس ماحول میں تھیں کہ جب مادی وسائل کے حوالہ سے حالت یہ تھی کہ اپنے اکلوتے بیٹے کے علاج کے لئے پیسے نہ تھے اور اس ہستی کا وہ عزیز اور اکلوتا بیٹا صحیح و کامل علاج نہ ہونے کی وجہ سے دار فانی سے دار بقاء کی طرف والد بزرگوار کو ہمیشہ کے لے سوگوار اور تنہاء چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ جس مرد الٰہی کے پاس اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے اتنا سرمایہ نہ ہو کہ تحقیق و تصنیف تالیف و تراجم کے لئے ضروری کتب کی خریداری کر سکے۔

اور اس قسم کی دیگر مشکلات کے باوجود بھی وہ اس مرد عظیم نے اپنے سفینۂ علم کو مشکلات کی ان طوفانی و طغیانی لہروں سے ٹکراتے ہوئے دریائے مشکلات کے سینہ کو چیر کر صحیح و سالم کنارے لگا دیا اور چھ سات سال کے قلیل عرصہ میں اپنے بزرگ و مشفق اساتذہ مثل آیت اللہ العظمیٰ آقائی سید محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہ، آیت اللہ العظمیٰ شیخ الباحثین آقائی بزرگ تہرانی، آیت اللہ العظمیٰ السید محمد جواد الطباطبائی تبریزی (۱۳۱۰ھ تا ۱۳۸۷ھ)، آیت اللہ العظمیٰ السید عبدالاعلیٰ سبزواری (متوفی ۱۴۱۴ھ) وغیرہ اعلی اللہ مقامھم الشریف سے اجازہ ہائے روایت و اجتہاد لے کر اپنے وطن واپس آئے۔

یہ خاصیت و طرۂ امتیاز فقط اور فقط ان لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ جن کے ساتھ رحمت خاصہ رب العالمین اور عنایت امام زمانؑ شامل حال ہو۔ لہذا آیۃ ا... محمد حسین نجفی ڈھکو صاحب قبلہ اور ان جیسی

صلاحیتیں رکھنے والے افراد اپنے رب کی اس نعمت عظمیٰ کے کامل ترین مصداق ہیں۔ آیۃ ا... نجفی مدظلہ نے حوزہ علمیہ نجف اشرف میں اپنے مولا کے جوار میں رہتے ہوئے ان مندرجہ ذیل آیات عظام و مجتہدین کرام سے استفادہ کیا۔

(۳) آیۃ ا... نجفی مدظلہ کے حوزہ علمیہ نجف میں مشائخ اجازہ اور اساتذہ کرام کے اسماء مبارک

۱۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید محسن الحکیم الطباطبائی (۱۳۰۶ھ۔۱۳۹۰ھ) جن سے فقہ کا درس خارج لیا۔

۲۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید محمد جواد تبریزی الطباطبائی (۱۳۱۰ھ۔ ۱۳۸۷ھ) جن سے کفایۃ الاصول کا درس خارج لیا۔

۳۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ الشیخ مرزا باقر زنجانیؒ (۱۳۰۴ھ۔۱۳۸۸ھ) جن سے اصول فقہ کا درس خارج لیا۔

SIBTAIN.COM

۴۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ الشیخ بزرگ تہرانیؒ (۱۲۹۳ھ۔۱۳۸۹ھ) جن سے فہم حدیث و رجال حاصل کیا۔

۵۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید محمود شاہرودی (۱۳۰۱ھ۔۱۳۹۶ھ) جن سے فقہ کا درس خارج لیا

۶۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید عبدالاعلیٰ سبزواریؒ (۱۳۳۱ھ) جن سے فقہ کا درس خارج لیا۔

۷۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ ابوالقاسم رشتیؒ جن سے رسائل و مکاسب کا درس لیا۔

باب دوم

آیۃ ا... نجفی مدظلہ کی ۱۹۶۰ء میں وطن واپسی

فصل اول

مردِ علم میدان عمل میں

فصل دوم

شیخیت کے مبلغین سے ٹکراو

فصل سوم

مجالس ومنابر کی اصلاح کی تحریک

فصل چہارم

احسن الفوائد اور اصول الشریعہ کے بعد کے واقعات

فصل پنجم

شیخیوں کے خلاف چنیوٹ میں مقدمہ

SIBTAIN.COM

فصل اول

مردِ علم میدان عمل میں

آیۃ ا... نجفی مدظلہ جب حوزہ علمیہ نجف اشرف میں چھ سات سال کا عرصہ گزارنے کے بعد ان بزرگ علماء اعلام کے علاوہ عراق کے کئی دیگر علماء اعلام و مراجع عظام سے ۲۸ سال کی عمر میں اجازہ ہائے روایت واجتہاد لے کر وطن عزیز پاکستان تشریف لائے تو سرگودھا کے زعماء وفضلا نے (جن کے رأس ورئیس قدوۃ السالکین حضرت الحاج پیر سید فضل حسین شاہ اعلی اللہ مقامہ تھے) دارالعلوم محمدیہ سرگودھا کی صدارت (پرنسپلی) آپکو پیش کی جسے انہوں نے علوم محمد وآل محمدؐ کی نشر واشاعت کا بہترین ذریعہ اور ایتام آل محمد کی تعلیم وتربیت کا بہترین وسیلہ سمجھ کر قبول کرلیا اور پھر برابر گیارہ سال تک جہاں درس وتدریس کا سلسلہ جاری وساری رکھا وہاں گردوپیش کے حالات پر نگاہ بھی رکھی اور مذہب اہل بیت کے داخلی وخارجی دشمنوں کی سازشوں کو بھی بے نقاب کیا اور اس طرح ہر جگہ اور ہر میدان میں تقریر وتحریر کے ذریعہ سے باطل کو سرنگوں کیا اور باطل پرستوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا۔ لہذا خارجی دشمن سے تو آیۃ ا... نجفی مدظلہ کی فن مناظرہ کی عظیم ترین کتاب تجلیات صداقت بجواب آفتاب ھدایت کی تجلی برداشت نہ ہوسکی لہذا اس کتاب کا علمی جواب دینے کے بجائے اپنے بزرگوں کی پرانی سیرت پر عمل کرتے ہوئے آیۃ ا... نجفی مدظلہ کے عظیم نوادر پر مشتمل کتب خانہ کو ۱۴۰۳ھ کے عشرہ محرم میں کہ جب علامہ مدظلہ اس وقت کوئٹہ میں عشرہ محرم پڑھ رہے تھے آگ لگادی (تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ص۳۲۲) اپنوں نے کیا کیا اس کی داستان آپ اسی کتاب میں ملاحظہ فرمارہے ہیں اور مزید آگے بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ آیۃ ا... نجفی مدظلہ جب نجف اشرف سے وطن واپس آئے تو سب سے پہلے محافل ومجالس کی اصلاح اور انہیں صحیح معنوں میں مذہب اہل بیت علیھم السلام کی ترویج وترقی میں موثر بنانے کی خاطر ایک رسالہ بنام "اصلاح المحافل والمجالس" تحریر کیا اس اصلاحی رسالہ کے وجود میں آجانے کے بعد اس کی وجہ سے جب یار لوگوں نے اپنے مفاد اور درحقیقت پوشیدہ مقاصد کو خطرہ میں دیکھا تو انہوں نے اس رسالہ اور اس کے مصنف اور انکے حامی علماء اعلام کے ساتھ جو سلوک تحریر وتقریر کے ذریعے سے کیا تھا وہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے لہذا صاحبان بصیرت پر انکی ان حرکات کی وجہ سے ہی ان کے عزائم ومقاصد روشن وواضح ہوجاتے ہیں۔ اس

وجہ سے آیۃ ا... نجفی صاحب اکثر یہ شعر پڑھتے ہیں کہ۔

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں اور بیگانے بھی ناخوش

میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

آپ نے دیکھا کہ منبر حسینی سے بعض حضرات شیخیت کے نام کی تشہیر کیے بغیر فضائل و معارف اور علوم باطنیہ اہلبیت علیہم السلام کے نام پر پس پردہ شیخیت کے مروجین شیخیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جیسا کہ اکثر مبلغین کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے ان خطوط سے جو گلدستہ مودت نامی کتاب میں چھپ چکے ہیں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ان میں سے کچھ حضرات تیس تیس سال سے شیخ احمد احسائی (۱۱۶۶ھ ۱۲۴۱ھ بمطابق ۱۷۵۳ء ۱۸۲۶ء) کے افکار و نظریات اور ان کی کتب کی ترویج و تشہیر میں مصروف تھے۔ اس حوالہ سے صاحب تذکرہ علماء امامیہ پاکستان ص ۳۰۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

«حضرت علامہ بشیر انصاری مرحوم شیخیت کی تبلیغ کے لیئے اتنے بے چین تھے اور آگے نکل گئے تھے کہ آپ نے حضرت مبلغ اعظم کو لکھا کہ جناب شیخ احمد احسائی رحمۃ اللہ علیہ اور سید کاظم رشتی طاب ثراہ کے عقائد وہی ہیں جو حضرت عالم ربانی علامہ کاشانی اور علامہ مجلسی نے تحریر فرمائے ہیں کیا وہ مذہب شیخیہ کے تبع تھے»

SIBTAIN.COM

فصل دوم

جب پاکستان میں شیخیت کی ترویج زوروں پر تھی

یہ وہ زمانہ تھا کہ جب ملک عزیز پاکستان اپنے وجود کے اعتبار سے نوعمر تھا یعنی جب وطن عزیز اپنی عمر کے ۱۵ سال گذار چکا تو جہاں پر شیعیان علیؑ پاکستانی افواج کے ساتھ مل کر بیرونی دشمن کے حملوں کا جواب دینے میں مصروف تھے اور کفار و مشرکین کی ٹڈی دل فوج کو نعرہ تکبیر و نعرہ حیدری کی پرزور صداؤں کے ساتھ پیچھے دھکیل رہے تھے وہاں پر شیعیت کی تضعیف کے لئے استعمار کے ہاتھوں وجود میں آنے والے شیخی مذہب کو بعض اہل منبر حضرات شعوری یا لاشعوری طور پر شیعیان علیؑ کے درمیان فضائل اور علوم باطنیہ اہل بیت علیہم السلام کے نام پر رائج کرنے میں مصروف تھے۔ چنانچہ اس نازک وقت سے انہوں نے خوب فائدہ اٹھایا اور سب سے پہلا کام انہوں نے یہ کیا کہ سادہ لوح عوام کو اپنے ہی علماء حقہ کے خلاف بھڑکایا اور اس طرح ان معصوم عوام کے ذہنوں میں علماء اعلام کے خلاف بے جا تہمتوں کے ذریعے ایسا زہریلا مواد بٹھایا کہ اصل حقائق اور ان مبلغین کے غلط عزائم سے ناواقفیت کی وجہ سے ان کے کہنے پر ان سادہ لوح معصوم عوام نے اپنے ہی علماء پر سب وشتم اور لعن طعن کرنا شروع کر دیا۔ جب شیخیت کی تبلیغ اپنے زوروں پر تھی اور کرمان و کویت کے شیخی مذہب کے ایجنٹوں کے ہاتھوں درہم ودینار کی چمک دمک کی تاب نہ لانے والے بڑے بڑے پاکستانی مبلغین اپنے دین و ایمان کی سودے بازی میں مصروف تھے تو اس وقت فقط ایک شخص آیۃ ا... نجفی ہی تھے جنھوں نے پاکستان میں شیخیت کی یلغار کو روکا جس کی وجہ سے شیخی ان سے بہت نالاں تھے۔ جسکی تفصیلات گلدستہ مودت نامی کتاب اور فاتح شیخیت جناب سیادت مآب مولانا سید محمد حسین زیدی برتی مدظلہ العالی کی " کتاب پاکستان میں شیخیت کا شیعیت اور شیعہ علماء سے ٹکراؤ" میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ ہم اسی مذکورہ کتاب کے صفحہ ۱۱ سے اسی حوالہ سے ایک عبارت قارئین محترم کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔

"پاکستان میں مولانا محمد بشیر صاحب انصاری، عراق میں مذہب شیخیہ اختیار کرنے کے بعد ائی کتابوں شرح زیارت اور احقاق الحق کے ساتھ پاکستان میں وارد ہوئے اور ان دونوں کتابوں سے مذکورہ شیخیہ کے عقائد کی تبلیغ شروع کر دی۔ انہوں نے مجالس عزا کا اچھی طرح سے استحصال کیا۔ پاکستان کے

بے خبر اور سادہ لوح شیعہ عوام میں مذہب شیخیہ کے عقائد و افکار کو فضائل آل محمدؐ کے نام سے بیان کیا اور وہ مجلس خوان مقررین کی ایک اچھی خاصی تعداد کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے۔ مجالس حسینی میں مذہب شیخیہ کے عقائد و افکار بیان ہوتے رہے۔ اور ان کو نہ کوئی روکنے والا تھا اور نہ ہی کوئی ٹوکنے والا۔ پاکستان کے بے خبر اور سادہ لوح شیعہ عوام ان کے بیان کو فضائل ائمہ اطہار سمجھ کر واہ واہ کرتے رہے اور وہ داد عیش دیتے رہے۔ یہاں تک کہ مذہب شیخیہ کے بہت سے عقائد و نظریات پاکستان کے بہت سے شیعہ عوام کے ذہنوں میں رچ بس گئے۔ اور مولانا محمد بشیر انصاری اور ان کی پارٹی والے میدان میں بے فکر ہو کر عقائد مذہب شیخیہ کو فضائل آل محمد کے نام سے بیان کرتے رہے۔ یہاں تک کہ عمدۃ العلماء الاعلام فخر المجتہدین العظام، ممد ارکان شریعت خیر البشر، مشید بنیان ملت آئمہ اثناعشر، جامع معقول و منقول، حاوی فروع و اصول، مرجع علماء فحول، مونس دین رسول ملاذ فضلاء کاملین، ملجا علماء عاملین، افضل المتکلمین الاعلام، اکمل المحققین الفخام فخر المتفقہین الکرام، ظہیر الملۃ والدین، حجۃ الاسلام والمسلمین، آیت اللہ فی العالمین جناب مستطاب آقائے الشیخ محمد حسین ڈھکو نجفی صاحب نجف اشرف سے فارغ التحصیل ہو کر اور مراجع عالیقدر شیعان جہان سے اجازہ ہائے اجتہاد لے کر واپس پاکستان تشریف لائے تو انہوں نے دیکھا کہ پاکستان میں مبلغین مذہب شیخیہ مجالس عزا میں بے دھڑک عقائد مذہب شیخیہ اور عقیدہ تفویض کو بیان کر رہے ہیں لہذا انہوں نے پاکستان میں سب سے پہلے شیخ صدوق علیہ الرحمہ کے اعتقادیہ کی شرح احسن الفوائد کے نام سے لکھ کر شائع کی تاکہ پاکستان کے شیعہ عوام کو صحیح شیعہ عقائد کا علم ہو سکے اور دوسری کتاب اصول الشریعہ کے نام سے لکھی جس میں چند مشہور شیخی عقائد کا جو خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں بیان ہو رہے تھے رد تھا یہ پہلی کتاب تھی جو پاکستان میں مذہب شیخیہ کے عقائد کی رد میں لکھی گئی اور چونکہ مولانا محمد بشیر صاحب انصاری عراق میں رہتے ہوئے علامہ خالصی کے بارے میں ان کی مذہب شیخیہ سے مخالفت کا حال سن کر آئے تھے لہذا انہوں نے پاکستان کے بے خبر لاعلم اور سادہ لوح شیعہ عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ یہ علامہ خالصی کی سیرت کا احیاء ہے میں حیران ہوں کہ اس بات کو مولانا محمد بشیر انصاری کی بے خبری لاعلمی بلکہ جہالت سمجھوں یا اسے انکی مکاری وعیاری و چالاکی و فریب کاری سے تعبیر کروں۔ جیسا کہ روسائے مذہب شیخیہ و مبلغین شیخیہ اور پیروان مذہب شیخیہ کی عادت ہے۔" احقر سید محمد حسین زیدی برتی

(بحوالہ پاکستان میں شیخیت کا شیعیت اور شیعی علماء سے ٹکراؤ ص ۱۲)

اور ہم کچھ ایسے حقائق اس کتاب میں تحریر کررہے ہیں جنہیں دیکھ کر اس زمانے کے حالات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ٹھیک اسی وقت کہ جب شیخیت کی تبلیغ زوروں پر تھی۔ تو دوسری طرف مذہب اہل بیت علیہم السلام اور شیعیان علی کی شہ رگ حیات اور مذہب حقہ کے عقائد اور معارف اہل بیت علیہم السلام کی صحیح ترجمانی کرنے والی اصل اساس یعنی عزاداری سید الشہداء علیہ السلام کو بے فائدہ اور بے مقصد بنانے کے لئے قسم قسم کی غلط روایات ورسومات کو جزء عزاداری بنا کر عزاداری میں شامل کیا جارہا تھا لہذا

علماء حقہ میدان میں وارد ہوتے ہیں

اذا ظہرت البدع فی امتی فلیظہر العالم علمہ والافعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین (سفینۃ البحار جلد اول ۱۶۵)

اور اسی طرح ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللٰعنون. (القران) جیسی آیات وروایات کی تلاوت کرنے والے اور دل میں خوف خدا اور سینہ میں سوز وگداز رکھنے والے علماء حق کا جگران چیزوں کو دیکھ کر خوف خدا اور اپنے کاندھوں پر ایک بھاری ذمہ داری کا احساس کرنے کی وجہ سے کباب ہورہا تھا۔ جس کی وجہ سے نتیجہ کی پرواہ کیے بغیر اور لومۃ لائم سے بے پرواہ ہو کے چند علماء اعلام نے اس پرخار وادی میں اپنی اس معصوم قوم کو ان غلط نظریات وعقائد اور اس طوفان گمراہی وانحراف فکری سے باہر نکالنے کے لئے خدا پر توکل اور آئمہ اہلبیت علیہم السلام سے متوسل ہو کر قدم رکھ ہی دیا۔ اگرچہ ابتداء میں علماء حق کا یہ مختصر کاروان قوم کی اصلاح احوال اور مذہب شیعہ خیر البریہ کو ہر حوالہ سے عروج تک پہنچانے کے لئے احباب کی قلت اور مادی وسائل کی کمی کے باوجود نکلا تھا لیکن بعد میں آگے جاکے اس قافلہ اور پاکستانی شیعہ قوم کی رہنمائی و قیادت اور حکومت سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے سب سے پہلے قیادت کی تمام تر ذمہ داریاں حضرت علامہ سید محمد دہلوی (متوفی ۱۹۷۱ء) کے کاندھوں پر ڈالی گئیں اور یہ (۱۹۶۴ء) کا واقعہ ہے علماء اور زعماء نے متفقہ طور پر انہیں رضویہ سوسائٹی کراچی میں منتخب کیا اور تنظیم کا نام (شیعہ مطالبات کمیٹی) رکھا گیا اور انکی وفات (۱۹۷۱ء) کے کچھ عرصہ کے بعد ۱۲ اپریل ۱۹۷۹ء میں بمقام بھکر علماء وزعماء نے اپنے متفقہ فیصلہ سے حضرت علامہ مفتی جعفر حسین صاحب رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کو قائد ملت مقرر کیا اور اس تحریک کا

نام (تحریک نفاذ فقہ جعفریہ) تجویز ہوا یہ وہ موقع تھا کہ جب مفتی صاحب بعنوان قائد منتخب ہوئے تو جنرل ضیاء الحق نے اپنے ایک قریبی رفیق سے کہا" یہ اچھا نہیں ہوا ہمارے چند احباب کے رویہ اور دباؤ کے ردعمل نے ایک بکھری قوم کو پلیٹ فارم عطا کر دیا ہے جو مستقبل قریب میں ہماری مشکلات میں اضافہ کا باعث بنے گا" (بحوالہ قتیل سحر ص ۴۴) اس سلسلہ میں صاحب تذکرہ علماء امامیہ پاکستان اسی کتاب کے صفحہ ۷۵ پر مفتی صاحبؒ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں کہ موجودہ صدر مملکت جناب محمد ضیاء الحق نے آپ کو اسلامی مشاورتی کونسل کا ممبر نامزد کیا لیکن چونکہ مفتی صاحبؒ کی نفاذ فقہ جعفریہ کے سلسلے میں کوئی بات نہیں مانی جارہی تھی اس لئے آپ نے ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء میں استعفیٰ دے دیا اسی سال بھکر کنونشن میں آپکو قائد ملت جعفریہ چنا گیا تھا اگرچہ قائد اول جناب دھلوی صاحب مرحوم کی قیادت بھی شیخی مبلغین پر گراں گزری تھی کیوں کہ قائد ملت جعفریہ دھلوی صاحب مرحوم نے ڈھکو صاحب قبلہ کی بعض کتب کراچی سے چھپوائی تھیں۔ لیکن قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین صاحب مرحوم کا پاکستانی شیعہ قوم کی قیادت کے لئے انتخاب ہونا شیخیت اور شیخیت کے مروجین کے لئے صاعقہ آسمانی کی حیثیت رکھتا تھا کیوں کہ مفتی صاحب مرحوم نے ان مبلغین کی کھل کر مخالفت کی تھی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں صاحب تذکرہ علماء امامیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "جس وقت بعض روضہ خوان حضرات نے شیعیت کو شیخیت میں تبدیل کرنے کی اسکیم بنائی آپ نے کھل کر مخالفت کی اور یوں مذہب شیعہ کو غالیانہ نظریات سے محفوظ رکھا (ص ۷۶) جس کی وجہ سے علامہ مرحوم کو ان شیخی مبلغین نے مختلف قسم کی تہمتوں کے ذریعے بدنام کرنے کی کوشش کی۔ جس کے دلائل ہم آگے جا کے اپنے مقام پر پیش کریں گے لیکن سردست یہاں پر تذکرہ علماء امامیہ پاکستان کے صفحہ ۲۷۳ کی ایک عبارت اس مطلب کے اثبات کے لیے تحریر کی جاتی ہے۔ صاحب تذکرہ علماء امامیہ پاکستان، علامہ مرزا یوسف حسین صاحب مرحوم کی کتاب حقائق العقائد کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ

حقائق العقائد بنیادی طور پر حضرت علامہ شیخ محمد حسین نجفی مدظلہ کے بعض نظریات کے خلاف ہے اس کتاب کی اشاعت ثانی میں شیخ خالصی کے سات پاکستانی تابعین کا باطل عقیدہ کے عنوان کے تحت مندرجہ ذیل سات علماء کے اسماء درج کیے گئے ہیں۔

شیخ محمد خالصی کے سات پاکستانی نائبین علماء کا باطل عقیدہ

۱: مفتی جعفر حسین

۲: مولوی محمد یار شاہ

۳: مولوی اختر عباس

۴: مولوی محمد حسین ڈھکو

۵: مولوی سیف اللہ

۶: مولوی حسین بخش جاڑا

۷: مولوی گلاب شاہ

رضا کار کے ایک اداریہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا مدظلہ نے عالمی شہرت کے جید شیعہ عالم علامہ محمد حسین آل کاشف الغطاء کے عقائد کو باطل قرار دیا ہے انہیں سات عدد علماء اعلام کے اسماء قبلہ سید محمد حسین زیدی برستی مدظلہ نے اپنی کتاب "شیخیت کیا ہے اور شیخی کون ہیں؟" کے صفحہ ۱۹۷ پر کتاب مذکور یعنی حقائق العقائد کے حوالہ سے تحریر کیے ہیں لیکن اس کتاب میں ایک بحث بعنوان خالصی فرقہ کا شجرہ نسب کے تحت ۳ تین عدد شجروں کی فوٹو کاپی لگائی ہے۔ ہم بھی انشاء اللہ ان تینوں شجروں کا عکس آخر کتاب میں صاحب بصیرت افراد کے لئے لمحہ فکریہ اور بعض تجاہل عارفانہ کے مصداق افراد کی ضمیر کو بیدار کرنے کے لئے ذکر کریں گے ۔لیکن یہاں پر کتاب مذکور کے صفحہ ۱۹۴ سے پہلے شجرہ نسب کے افراد کے نام درج کیے جاتے ہیں۔ جناب قبلہ سید محمد حسین زیدی برستی صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''پاکستان کے شیخی مبلغین نے اپنے شائع کردہ پمفلٹ "فتنہ خالصیت پر پہلا ایٹم بم" میں ص ۳ پر خالصی فرقے کا شجرہ نسب شائع کیا ہے اس پر ہم اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتے اس کا عکس قارئین کے فیصلہ اور انصاف کے لیے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے (۱) جان کینڈی، صدر امریکہ (۲) محمد خالصی، (متوفی ۱۹۶۷ء)

پھر اس خالصی کے تین نائب ہیں۔

۱- ایران میں ابوالفضل برقعی

۲- عراق میں شیخ زادہ مہدی خالصی

۳- پاکستان میں محمد حسین ڈھکو

پھر لکھتے ہیں کہ چونکہ یہ خود (محمد حسین نجفی) لاولد ہیں نرینہ اولاد نہیں رکھتے لہذا درج ذیل کو سردست خلفاء راشدین بنا رکھا ہے۔

ا) ملک اعجاز اعوان

۲۔ گلاب شاہ

۳۔ اختر عباس

۴۔ مولوی اللہ وسایا علی پوری عرف صفدر حسین

اب ان کے کئی نمائندے، لولے، لنگڑے، لونڈے انکے نمائندہ مساجد میں پیش نماز ہیں"

فکر و بصیرت رکھنے والے حضرات اس آخری سطر کو بار بار پڑھیں اس کے بعد اسی کتاب کے ص ۱۹۹ پر جناب سید برقی صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ «پاکستان کے شیعیان حقہ جعفریہ اثناعشریہ کی آنکھیں کھولنے کے لئے اتنا لکھنا کافی ہے کہ شیخی حضرات اور انکے خرید کردہ تمام جرائد قائد ملت جعفریہ سرکار علامہ حجتہ الاسلام آقائے سید عارف حسین الحسینی کو بھی خالصیوں اور ڈھکو پارٹی کا قائد کہتے ہیں حالانکہ یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ نہ خالصیت کوئی مذہب ہے اور نہ شیعوں میں ڈھکو پارٹی کے نام سے کوئی پارٹی ہے مگر چونکہ وہ شیعہ جو صحیح شیعہ عقائد رکھتا ہے اور شیخی افکار و عقائد کو باطل سمجھتا ہے اسی کو شیخی حضرات خالصی بھی کہتے ہیں اور ڈھکو پارٹی بھی کہتے ہیں چونکہ ان دونوں حضرات نے شیخی عقائد کا رد لکھ کر شیخی باطل عقائد سے شیعہ عوام کو بچالیا ہے»

اور اسی سلسلہ میں صاحب قتیل سحر جناب تسلیم رضا خان تحریر فرماتے ہیں کہ

"گیارہ فروری کے روز ملک بھر کے اخبارات میں علامہ سید عارف حسین الحسینی کے انتخاب کی خبر شائع ہوئی تو پوری قوم کے اندر تجسس کی ایک کیفیت پیدا ہوئی آپ کی صلاحیتوں اور ماضی کے کردار سے آشنا افراد نے آپ کے انتخاب کو پوری ملت کے لئے ایک نعمت خداوندی سے تعبیر کیا جب کہ گھات میں بیٹھے ہوئے سازشی عناصر نے طے شدہ منصوبہ کے تحت آپ پر الزامات کی بوچھاڑ کر دی آپ کا غیر متوقع انتخاب مخالفین کے لیے ایک دھچکا تھا کیونکہ مفتی صاحب کے مخالف، کسی فرد کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ تحریک کے دستوری ادارے کسی نوجوان عالم دین کو ملت جعفریہ پاکستان کا قائد منتخب کرلیں گے انہیں جن بزرگ علماء سے خطرہ تھا وہ انہیں پہلے ہی مختلف حوالوں سے بدنام کر چکے تھے۔

مفتی صاحب کے حقیقی جانشین کے اعلان کے بعد مفتی صاحب اور تحریک کے دستور کے مخالف

حضرات بلوں سے نکل کر میدان میں آگئے اور دستوری قائد کو ناکام کرنے کی ٹھان لی انہوں نے آپ کو مجالس محافل اور تحریروں میں بدنام کرنا شروع کر دیا اعتراض کیا تھا ڈھکو گروپ نے ایک پٹھان شخص کو قوم کی قیادت سونپ دی ہے جو یا علی مدد اور عزاداری کا منکر ہے جبکہ اسکے برعکس موسوی صاحب ذوالجناح کی لگام پکڑتے ہیں اور ماتمی حلقوں میں ماتم کرتے ہیں"

(بحوالہ قتیل سحرص ۵۵ خلاصہ سفیر نور)

ہمارے خیال میں ان مذکورہ کتب سے دیئے جانے والے اقتباسات نے کافی حد تک قارئین محترم پر کچھ نہ کچھ بات روشن کر دی ہوگی، مزید حقائق بھی آہستہ آہستہ روشن ہوتے جائیں گے یہاں پر ہم صرف اتنا تحریر کرنا چاہیں گے کہ کسی بھی قوم کی غفلت اور سادگی اس سے زیادہ نہیں ہوسکتی کہ مجرم عدالت میں اپنے جرم کا اعتراف بھی کرے اور پھر بھی ہم اسے اپنا خیر خواہ سمجھیں۔ وضاحت آگے آرہی ہے اگر ابھی تک بات واضح نہیں ہوسکی کہ یہ شیخی مبلغین ان علماء اعلام سے کتنے نالاں ہیں اور انہیں اپنے مقاصد کی تکمیل میں کس طرح سد سکندری سمجھتے ہیں تو وہ حضرات موجودہ شیخی ایجنٹ اور ان کے عقائد وافکار کے مروج کی اس عبارت کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ کس طرح مغالطہ دے کر قوم کو علماء سے دور کیا جارہا ہے اگرچہ ہم انشاء اللہ اس قسم کی تمام عبارتوں کا مکمل محاسبہ اور اپریشن تو باب افکار ونظریات میں کریں گے کہ جو ہماری اس کتاب کی جلد دوم ہے۔ لیکن سردست یہاں پر بھی کچھ لکھا جارہا ہے۔ اس سے قبل کہ انکا مغالطہ لکھا جائے تقریب ذہن کی خاطر بطور تمہید ایک تحریر لکھی جارہی ہے۔ وہ یہ کہ عقائد کی بحث میں ایک مسئلہ بنام جبر وتفویض زیر بحث آتا ہے جبر کا مقصد یہ ہے کہ انسان یہ نظریہ قائم کرلے کہ انسان جو بھی کام انجام دیتا ہے وہ اس کام کو انجام دینے پر مجبور ہے خدا وہ کام کراتا ہے انسان کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اور اس کام کی حقیقی نسبت خدا کی طرف ہے جیسے شراب پینا زنا کرنا وغیرہ چونکہ اس نظریہ کے تحت انسان کے تمام افعال کی نسبت خدا کی طرف دی گئی ہے اس لیے شریعت کی نگاہ میں ایسا نظریہ رکھنے والا دائرہ ایمان وایقان سے خارج ہے اور ایسے لوگوں کو اصطلاح میں مجبرہ یا جبریہ کہا جاتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل جو شخص یہ نظریہ رکھے کہ انسان بالکل خود مختار ہے اور ہر قسم کے تمام امور چاہے تکوینی ہوں اور چاہے تشریعی اسے سپرد کر دیئے گئے ہیں خدا کا ان میں بالکل کوئی دخل نہیں ہے ایسے نظریہ کے حامل انسان کو مفوضہ کہا جاتا ہے اس کا حکم بھی وہی ہے کہ جو مجبرہ کا ہے۔

لہذا معصومین علیہم السلام نے جس نظریہ کی تعلیم دی ہے وہ ان دونوں نظریوں کے بیچ کا نظریہ ہے جس کے لے اس قسم کی احادیث ہیں کہ۔ لا جبر ولا تفویض بل امر بین الامرین۔ علماء اعلام نے اپنی کتب عقائدیہ میں اس حوالہ سے کافی بحث کی ہے۔ چنانچہ اس موضوع پر آیۃ ا... اللہ محمد حسین نجفی مدظلہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اپنی دونوں کتابوں اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ اور احسن الفوائد فی شرح العقائد میں تبصرہ کیا ہے اور اس طرح جبر وتفویض کے دونوں نظریوں کو رد کرتے ہوئے۔

آئمہ معصومین کے فرامین سے حاصل شدہ مذکورہ نظریہ کو ثابت کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ باب تفویض میں یہ بات ذکر کی ہے کہ خالقیت ورازقیت اور اسی طرح موت وحیات وغیرہ امور تکوینیہ کا تعلق خداوند کریم کے ساتھ مخصوص ہے۔ بنابریں آئمہ معصومین علیہم السلام کو رازق یا خالق یا محی وممیت وغیرہ کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ ان افعال کا حقیقی فاعل صرف خداوند عالم ہے اس نظریہ کو یار لوگوں نے مجبرہ کی قسم میں شامل کر کے قوم کے معصوم ذہنوں کو گمراہ کرنے کی سعی ناتمام کی۔ لہذا پنڈی کے شیخی مبلغ محمد ابوالحسن الموسوی المشھدی نے ایک کتاب لکھی بنام "احیاء الاموات" جس کے پہلے دو صفحات پر کویتی شیخی سرداروں کی رنگین تصویریں چھپاں ہیں۔ فی الحال ہم یہاں پر اس شخص کے حالات پریشان کی کتاب کے صفحات کو کھولنا نہیں چاہتے۔ یہاں پر صرف اس کی اس عبارت کو لکھنا چاہتے ہیں کہ جو انھوں نے اس کتاب کے صفحہ ۲۸ پر قوم شیعہ سے مخاطب ہو کے تحریر کی ہے لکھتے ہیں کہ۔

"آپ اپنے عقائد کی اور اموال کی حفاظت کریں ان گمراہ ملاءوں سے بچیں۔۔ کیوں کہ یہ مجبرہ ہیں۔ اور مدارس میں صرف موالی وحلالی علماء کو مقرر کریں حکم امام علیہ السلام پر عمل کریں مقصرین سے بائیکاٹ کریں جب تک وہ عقائد باطل سے توبہ کر کے عقائد حقہ کا اقرار نہیں کرتے مقصرین دائرہ ایمان وعرفان سے خارج ہیں"

مقصرین کے ناموں کی لسٹ آپ حضرات ملاحظہ فرما چکے ہیں اب آپ انصاف کریں کہ اگر یہ علماء اعلام جنہوں نے اپنی زندگیاں دین ومذہب کی ترویج اور قوم وملت کی تعمیر وترقی کے لے وقف کر دیں مدارس ومساجد میں درس قران وحدیث اور فقہ اھل بیت علیہم السلام دینے والے اور نمازیں پڑھانے والے علماء کرام موالی وحلالی نہیں ہیں تو کیا تاجران خون حسین اور کویتی شیخیوں کی ہڈیوں پر پلنے والے موالی وحلالی ہیں؟ ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

SIBTAIN.COM

نہ معلوم لوگ چند ٹکوں کے بدلے ایمان جیسی دولت کیوں بیچ ڈالتے ہیں؟ اور اس طرح بے حیائی پر کیوں اتر آتے ہیں؟

بہر حال ان حضرات نے اپنی کتب واشتہارات وغیرہ میں شیعیان علی کو علماء حق سے دور کرنے کے لئے جو الزامات ان علماء حقہ پر لگائے تھے یا لگائے جا رہے ہیں وہ کچھ اس طرح کے ہیں کہ یہ یاعلی مدد کے منکر ہیں، سعودی عرب کے ایجنٹ ہیں، وہابی ہیں، مقصر ہیں، عزاداری امام مظلوم علیہ السلام کے دشمن ہیں وغیرہ وغیرہ

ان لوگوں نے تحریر و تقریر کے ذریعہ کیا کچھ نہیں لکھا اور کیا کچھ نہیں کہا؟۔ لیکن کچھ دیر بعد جب حقائق سے کچھ پردہ اٹھا تو قوم کے باہوش اور بابصیرت افراد کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ ایجنٹ اور شیخیت کے مروج کون ہیں؟ اور صحیح تعلیمات اہلبیت کی نشرواشاعت کے جرم میں ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے اور گالیاں کھانے کے باوجود اپنے وظیفہ کو انجام دینے والے کون ہیں؟ اور خصوصاً جب کتاب گلدستۂ مودت چھپ کے مارکیٹ میں آئی تو ان بڑے بڑے مبلغین پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہونے لگی اور اب انہیں سر چھپانے کی جگہ بھی نہ ملتی تھی۔ لیکن واہ رے قوم کی غفلت کہ تھوڑے ہی عرصے بعد قوم ان باتوں کو بھول گئی۔ اس سادگی کا کیا علاج کیا جائے کہ بھرے مجمع میں عدالت کے سامنے مجرم جرم کا اقرار کرے اور قوم اس کے مدافعین سے کہے کہ نہیں تم ہمارے مبلغ ہو اور یہ ہمارا محسن ہے

ع خدایا تو ہی بتا تیرا یہ بندہ کس سے شکایت کرے

بہر حال جیسا کہ عرض کیا ہے کہ مجالس وغیرہ کی اصلاح کرنے والوں کے ساتھ اہل منبر حضرات کیا کرتے ہیں۔ وہ آیۃ ا... العظمی سید محسن امین عاملی کے حوالہ سے لکھا جا چکا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آخر آیۃ ا... نجفی صاحب نے کیا لکھا تھا کہ اہل منبر حضرات اتنے بگڑ گے اور پھر علی الاعلان لعن طعن شروع کر دی اور پھر اس بازار بدتمیزی کی لپیٹ میں ہر وہ شخص آیا جس نے بھی آیۃ ا... نجفی صاحب کی حمایت کی یا ان سے مجلس پڑھوائی۔

فصل سوم

مجالس ومنابر کی اصلاح کی کوششیں

اور رسالہ اصلاح المحافل والمجالس کی تصنیف نیز اس رسالہ کی اشاعت کے بعد کیا ہوا؟ ہم یہاں پر بات کو آگے بڑھانے سے قبل پاکستان میں منبر حسینی کی زبوں حالی سے اپنے قارئین کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ بات اچھے طریقہ سے واضح ہوسکے کہ جس زمانے میں علماء حق نے اصلاح احوال کی تحریک چلائی تھی اس زمانے میں منبر کی صورت حال کیا تھی اور یہ صورت حال ہم اپنی طرف سے نہیں بلکہ طرفین کی طرف سے مورد قبول شخصیت یعنی مفسر قرآن حضرت علامہ حسین بخش جاڑا صاحب مرحوم کے قلم سے لکھنا چاہتے ہیں،

منبر اور اہل منبر کی زبوں حالی علامہ حسین بخش جاڑاؒ کے قلم سے

SIBTAIN.COM

اس سلسلہ میں علامہ اپنی کتاب لمعۃ الانوار میں تحریر فرماتے ہیں کہ (...... بیماری کا علاج چار طریقوں سے ہوسکتا ہے،، منبر،، مصلی،، درس وتدریس قلم" ان سب سے مؤثر اور آسان ترین طریقہ پہلا ہے، اور ظاہر ہے کہ ہمارے ہاں یہ ذریعہ تبلیغ کافی عرصہ سے کالعدم ہے، کیوں کہ منبر پر نااہل افراد کا تسلط ہے اور ایسے لوگ اس منبر پر سوار ہیں جن کی شکل وصورت اور عمل وکردار سب کا سب دین سے بیگانہ ہے اور ان کے وجود سے ہر وقت دین دشمنی کا دھواں اٹھتا رہتا ہے، اور خلوت وجلوت میں دشمنی دین ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔...... پس کلمہ حق کی آواز نصیحت وخیر خواہی کی صدا اور تبلیغ احکام دین کا بیان منبر سے رخصت ہوگیا ہے، اور منبر ان لوگوں کا کھلونا بن کر رہ گیا ہے جو پیشہ ورانہ طور پر اس کو استعمال کرتے چلے آئے ،انہیں کلمہ حق کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے جو خود کلمہ حق کو اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے لئے پیغام موت کے مترادف سمجھتے ہیں مدت سے عوام کے کان انہی لوگوں کے بیانات کے عادی بن گئے تو اب ان کیلئے کلمہ حق ایک تلخ گھونٹ ہے، سوچنا پڑتا ہے کہ کیا منبر کی بے کسی پر رویا جائے یا عوام کے طور وطریقہ پر ماتم کیا جائے، یا دین کا لبادہ اوڑھ کر دین کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والوں کی خود فریبی پر آنسو بہائے جائیں؟ ایسے لوگوں کا تذکرہ ہی فضول ہے جو اعلانیہ فسق وفجور کے ارتکاب کو باعث فخر سمجھتے ہیں اور منبر کو عیاشی کا اکھاڑہ سمجھ کر تضحیک دین کا موجب بنتے ہیں، یہ درد گننے سے ختم نہیں ہوتے بلکہ طوفان کی صورت

میں ان کا سلسلہ ذہن کے لئے ایک مسلسل پریشانی کا موجب بنتا جا رہا ہے، بس محافظین دین کو ہمت ہارنے کے بجائے میدان جہاد میں اتر آنے کی ضرورت ہے اور جس حد تک ہوسکے منبر کی لاج رکھنے اور اس کے تقدس کے عہد قدیم کی یاد تازہ کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد اور محنت وکاوش کی ضرورت ہے۔)

(لمعۃ الانوار ص ۳۰)

جاڑا صاحب قبلہ ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"اہل کے بجائے نااہل کثرت سے منبر پر آگئے عدالت بلکہ شرافت کو پائے تحقیر سے ٹھکرا دینے والے بعض حضرات بھی منبر کے اجارہ دار بن گئے، جس کے نتیجہ میں منبر غیر ذمہ دارانہ بیانات خود ساختہ خیالات اور عامیانہ توہمات کی نشر واشاعت کا اڈا بن گیا، اور حد ہوگئی کہ اسلامی ابتدائی اور ضروریات مسائل سے تہی دامن لوگ اپنی چرب لسانی کے بل بوتہ پر مذہب کے ٹھیکہ دار متصور ہوئے، جو بات دل میں آئی اسے عقیدہ ،مذہب کہ کر انہوں نے منبر پر اچھالنے کی ناکام کوشش کی اور جس بات پر عوام کی جانب سے داد مل گئی خواہ کتنی بے تکی ہی کیوں نہ ہو اسے مسلمات مذہب میں سے شمار کیا جانے لگا حتی کہ غیر متشرع لوگ جن کا منبر پر قدم رکھنا منبر کی توہین ہے مان کو منبر کی زینت کہا جانے لگا، جب مذہب ان مصائب سے دوچار ہوا تو درد دین رکھنے والا گروہ تڑپ اٹھا، علماء نے ان دھاندلیوں کے خلاف آواز بلند کی منبر کی حرمت کی دہائی دی قلم ہاتھ میں لیا اور اخبارات ورسائل کے ذریعے سے مذہبی حقائق کی اشاعت کی، لیکن لادینیت کا بڑھتا ہوا سیلاب روز افزوں بڑھتا چلا گیا، اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ عوام جری ہو گے، اور انہوں نے اپنے خیالات اور جذبات کو حقیقی مذہب کا نام دینا شروع کر دیا، وہ علماء اعلام...... جن کی طرف رجوع کرنے کا عوام کو آئمہ نے حکم دیا تھا۔ ایسے علماء پر عوام اپنے خیالات کو مسلط کرنا ضروری سمجھتے ہیں، پس ان کے نزدیک وہ عالم گردن زدنی ہے جو ان کی ہاں میں ہاں نہ ملائے، غیر ذمہ دار خطیب حضرات جو عوام میں غلط سلط خیالات کا بیج بو کر ان کو مذہب کے حقائق سے دور رکھے ہوئے تھے، انہوں نے علماء پر زیادہ سے زیادہ کیچڑ اچھالنے میں اپنی بہتری سمجھی، کیوں کہ انہیں خطرہ تھا کہ اگر منبر کو صرف اہل تک محدود کر دیا گیا تو ہمارے حلوے مانڈے خطرے میں پڑ جائیں گے، پس انہوں نے عقائد کو زیادہ سے زیادہ زخمی کرنے کے اقدامات شروع کر دیئے تا کہ عوام جذبات کی رو میں بہہ کر ان کے پیچھے رہیں اور علماء سے ان کا تنفر بڑھتا جائے"

(لمعۃ الانوار ص ۱۶)

علامہ صاحب ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"......اپنی حدود سے آگے بڑھ کر عقائد کی دھجیاں اڑانا اور علماء کے خلاف زبان کشائی کرنا نہایت غیر ممدوح طرز عمل ہے جو صرف تخریب ہی تخریب ہے، فضائل آل محمدؐ کے بہانہ سے توحید باری کے دامن کو تار تار کرنا خدمت مذہب نہیں اسی طرح ولائے آل محمدؐ کے بیان میں اعمال اور فروع مذہب سے دست کش ہونا اور گناہوں پر لوگوں کو جرات دلانا ایسی غیر ذمہ دارانہ حرکات ہیں جن کو آل محمدؐ کبھی معاف نہیں کریں گے۔" (لمعۃ الانوار ص ۱۸)

علامہ صاحب ایک اور جگہ بہت ہی درد انگیز اور رقت خیز انداز میں دین کے مصائب کہ جو بے دینوں کے ہاتھوں دین کو پہنچے ہیں کا ذکر کرتے کرتے ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"علماء اگر زبان و قلم سے کلمہ حقہ کی تبلیغ کی جرات کریں اور دین کی دہائی دیں تو دین سے اصولاً و عملاً جو طبقہ باغی ہو چکا ہے، بلکہ اعلانیہ فسق و فجور جن کا معمول زندگی ہے، وہ کھلے مجمع میں منبروں پر چلا چلا کر علماء عاملین کا تمسخر اڑا کر اپنی مذہب پرستی کا اعلان کرتے ہیں (الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے)......چنانچہ بے دین، دین والوں کو ڈانٹ کر کہتے ہیں کہ ہم دین دار ہیں اور تم دین کے دشمن ہو اور سننے والے ان کی بے دینی سے واقف ہونے کے باوجود ان کو داد دیتے ہیں اور انکی صدا پر واہ واہ کرتے ہیں، اور دین والوں کو حق کا پاسبان جاننے کے باوجود ان سے الگ ہیں۔ آج علانیہ طور پر جاہل عالم کو سکھانے کے درپے ہے۔ بے دین متدین کو دین کا درس دینے کے لئے بے تاب ہیں بدعمل صاحب عمل کے لئے اصلاح کی دعوت لئے پھرتے ہیں، خدا کی قسم اقوام عالم میں کہیں اور کسی دور میں یہ مثال نہیں ملے گی کہ جاہل نے عالم کے علم کا محاسبہ کیا ہو اور جن لوگوں کو عقیدۃ کا معنی تک نہیں آتا وہ بھی ببانگ دہل کہتے ہیں کہ علماء کو عقیدہ ہم سے سیکھنا چاہیے" (لمعۃ الانوار ص ۲۵)

اسی طرح وہ ایک اور جگہ پر رقم طراز ہیں کہ

"وہ لوگوں کو اپنا ہمنوا بنا کر دین حق کی طرف نہیں لاتے بلکہ ان کے ہمنوا بن کر خود غلط کار بننے کی کوشش کرتے ہیں واعظ بن کر ان کو حق کی طرف نہیں کھینچتے بلکہ فن کار بن کر انکے رنگ میں نہاتے ہوئے ان سے داد لیکر خوش ہوتے ہیں، اور غضب بالائے غضب یہ کہ بایں ہمہ اپنے تئیں واعظ کہلانا فخر سمجھتے ہیں، مجھے ناموس توحید کی قسم منبر کو کبھی اسقدر نااہل خطیب شاذ و نادر ہی ملے ہوں گے جو اس دور پر فریب میں اسے نصیب ہوئے ہیں، اگر کوئی ایک آدھ خطیب کلمہ حق کہنے کی جرات بھی کرے تو نااہل فوراً اس پر نکتہ چینی کر کے اس

کے وقار کے دشمن بن جاتے ہیں، بہر صورت شریعت بے وارث ہے علماء کے منہ میں لگام ہے، حق والوں کے ہاتھ آزاد نہیں اور عدل وانصاف کے دفتروں کو قفل لگے ہوئے ہیں، آج بے حیالوگ حیا والوں کا تمسخر اڑاتے ہیں جن کا ایمان سے دور کا تعلق نہیں، وہ ایمان والوں کو بے ایمان کہنا اپنا حق سمجھتے ہیں، دنیا کے جاہ وجلال طالب، دولت وزر کے پجاری اور روپیہ وپیسہ کے دیوانے، مخلص ومتدین طبقہ پر آوازے کستے ہیں، جہلاء علماء کو سکھانے اور پڑھانے کے لئے بے تاب ہیں، جو ضروریات دین کو نہیں سمجھتے وہ عارفین کو معرفت کا درس دینے کے لئے مچل رہے ہیں، اور جنہیں صرف عقیدہ کا لفظی ترجمہ نہیں آتا، وہ بھی علماء طبقہ کو عقائد کی تعلیم دینے کے لئے بے قرار ہیں اس سے زیادہ اندھیر اور کیا ہوگا اور کب ہوگا؟"

(لمعۃ الانوار ص ۲۸۶)

اس قسم کے کئی دیگر بیانات علامہ کی مختلف کتب میں موجود ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر ہم انہیں چند بیانات پر اکتفا کرتے ہیں اور اس سے بھی تفصیل دیکھنے کے شائقین۔ مولانا قمر عباس زیدی صاب کی کتاب احترام منبر کی طرف رجوع فرمائیں جس میں بڑی تفصیل کے ساتھ پاکستانی منبر اور اہل منبر کے حالات پر تبصرہ کیا گیا ہے زیدی صاحب کی کتاب پر آل محمد رزمی صاحب نے جو گفتار مقدم لکھی ہے کتاب کے افادہ میں چار چاند لگا دیے ہین رزمی صاحب علماء کے حوالہ سے چند احادیث تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ

"ان احادیث کی روشنی میں ہمیں اپنی اور اپنے رہبروں کی سمت کا اندازہ لگانا ہوگا، بلکہ فیصلہ کرنا ہوکہ ہم کس سمت جارہے ہیں، اور ہمارے رہبر ہمیں کس سمت لے جارہے ہیں، کہیں ہم دین فروشوں کو رہنما اور بے خبروں کو علماء کی صف میں تو نہیں بٹھارہے ہیں، کہیں یہ گندم نما جو فروش تضاد مادیت ومذہب کے اس دور میں اپنے مفاد واغراض کے لیے ہمیں عمداً صحیح دین سے دور تو نہیں کررہے ہیں"

(احترام منبر ص ۱۷)

"کیا ہم منبر رسول پر بے علم اور بے عمل ذاکرین کو بٹھا کر تقدس منبر کو پامال تو نہیں کررہے"

(احترام منبر ص ۱۹)

زیدی صاحب لکھتے ہیں کہ

"اگر بے علم اور بے عمل ذاکرین کی پذیرائی کا یہی عالم رہا اور قوم ان رقاصان منبر کو یوں ہی سراہتی رہی تو وہ دن دور نہیں کہ جب ہمارے یہاں علماء، فقیہ، دانشور، مورخ اور مصنف بننے کے بجائے صرف فنکار ہی بنا کریں گے یا پھر فن کار ہی مجلس پڑھا کریں گے" (احترام منبر ص ۳۹)

زیدی صاحب نے اہل منبر کی بارہ شرائط ذکر کر کے انہیں اصلاح احوال اور ان شرائط کی رہنمائی کے لے مندرجہ ذیل کتب کی طرف رہنمائی کی ہے۔

"میں نے احترام منبر کے پیش نظر ذاکرین کے لے مندرجہ زیل بالاشرائط بحوالہ کتاب، کبریت احمر در شرائط منبر، وکتاب لؤ لؤ والمرجان، وکتاب اصلاح المحافل والمجالس وکتاب منتہی الامال وغیرہ تحریر کردی ہیں، جو یقیناراہ نما کا کام دیں گی" (احترام منبر ص ۱۱۵)

جی ہاں یہ وہی زمانہ تھا کہ جب کتاب اصلاح المحافل والمجالس تحریر کی گئی اب یہ رسالہ کیوں لکھا گیا اس کی وجہ معلوم ہوگئی اور یہ کہ اس رسالہ میں کیا ہے؟ اس کے لئے عرض ہے کہ اس مختصر مگر جامع رسالہ میں عزاداری امام حسین علیہ السلام کے حوالہ سے جہاں اہل منبر حضرات کو انکی ظاہری ذاتی خامیوں سے آگاہ کیا گیا کہ براہ کرم آپ حضرات داڑھی رکھ کر منبر پر آئیں نماز وقت پر پڑھیں وغیرہ وغیرہ۔ وہاں پر محافل ومجالس کی اصلاح فرامین معصومین علیہم السلام کی روشنی میں کی گئی اور بتایا گیا کہ معصومین علیہم السلام کس قسم کی محافل ومجالس کو پسند فرماتے ہیں لہٰذا ان مجالس سے مربوط تینوں گروہوں یعنی سامع، بانی اور خطیب حضرات کو اس حوالہ سے انکی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا، یہ رسالہ اگر چہ حجم کے اعتبار سے چھوٹا سا ہے لیکن مجالس امام حسین علیہ السلام کو سونے کی چڑیا سمجھ کر دونوں ہاتھوں سے لوٹنے والوں کیلئے ایک آہنی گرز کے طور پر انکے مغرور سروں پر پڑا۔ جس کی وجہ سے اس رسالہ کی اشاعت کے بعد ان لوگوں نے اس اصلاحی کتاب کے خلاف تحریر وتقریر کے ذریعہ ایک محاذ کھڑا کر دیا اور اس طرح قوم کو علماء سے دور کرنے کی تمام تر کوششیں کی گئیں۔ اس بات کے ثبوت کے لیے باب مراسلات میں ان خطوط کو دیکھا جا سکتا ہے۔ جن میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ اب ان لوگوں کی باتوں میں صرف وہ لوگ آرہے ہیں جن کا تعلق مدارس یا مساجد سے ہے۔ یعنی ہمارا تعلق نہ تو مدارس سے ہے اور نہ ہی مساجد سے ہے۔

اس مختصر رسالہ میں فقط ان چند باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی

SIBTAIN.COM

مجلس کے تین اساسی ارکان ہیں :۔(۱) بانی مجلس (۲) سامع (۳) اور خطیب

اور ہر ایک کی مجلس امام مظلوم کے حوالہ سے کچھ نہ کچھ ذمہ داریاں بنتی ہیں اور پھر ہر ایک کو انکی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا۔ جن میں سے دس عدد ذمہ داریاں یا وظائف کا تعلق خطباء و ذاکرین کرام کے ساتھ ہے اور اسی طرح دس عدد وظائف کا تعلق بانیان مجالس اور سامعین عظام سے ہے پھر ان سب وظائف کو قرآن وسنت اور کلام علماء سے ثابت کیا گیا ہے۔

اس ضمن میں تینوں گروہوں کی بعض حرکات وسکنات کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں انکو ایسا کرنے سے منع کیا گیا وہاں پر کچھ دلائل وشواہد اس بات پر بھی پیش کیے گئے کہ یہ حرکات وسکنات اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ ان حضرات کا دامن دولت اخلاص سے خالی ہے۔ لیکن چونکہ کچھ باتیں ان میں تلخ اور کڑوی تھیں اس لیے بعض نازک مزاجوں پر گراں گزریں۔ ان میں سے کچھ کا یہاں تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) بانی مجلس: اس حوالہ سے فقط علامہ کا زور اس بات پر تھا کہ بانی مجلس کو لوگوں کی خوشنودی نہیں بلکہ خدا کی رضا اور معصومین کی خوشنودی کے لیے مجلس کرانی چاہیے۔ لہٰذا اس حوالہ سے بانی کو چاہیے کہ ایک تو وہ تیری میری مجلس کی تفریق سے اجتناب کرے اور دوسرا یہ کہ وہ یہ نہ دیکھے کہ لوگ کس کی مجلس میں زیادہ آتے ہیں بلکہ یہ دیکھے کہ قرآن واہلبیت علیہم السلام کی صحیح تعلیمات سے لوگوں کو کون آگاہ کرتا ہے۔ اگرچہ زیادہ تعداد میں لوگ شریک نہ بھی ہوں۔

(۲) سامعین کرام: کے بارے میں علامہ مدظلہ نے تحریر فرمایا کہ سامعین حضرات لچھے دار تقاریر اور مجالس میں فلمی گانوں کی سُروں پر پڑھے جانے والے قصائد سننے کو ترجیح دینے کے بجائے ایسے خطباء کی مجالس میں شرکت کریں جو صحیح فضائل ومصائب اہل بیت علیہم السلام بیان کرنے کے علاوہ عقائد حقہ اور اصلاح احوال کے حوالہ سے بھی کچھ نہ کچھ گفتگو کریں۔

(۳) ان مجالس کا سب سے بڑا بنیادی رکن خطیب ہے: ۔اس سلسلہ میں خطیبوں سے فقط یہ خواہش کی گئی تھی کہ ایک تو وہ غلط روایات نہ پڑھیں۔ دوسرا غنا اور فلمی گانوں کے انداز میں مرثیہ وقصیدے نہ پڑھیں۔ تیسری بات یہ کہ وہ مجالس کو عبادت سمجھ کر پڑھیں۔ ہزاروں و لاکھوں میں ٹھک' چکا، ٹنک مُکا نہ کریں۔ اور ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی تعلیمات اہلبیت علیہم السلام سے آگاہ کریں اور خود بھی اپنی حالت حسینیوں جیسی بنائیں یعنی نماز وقت پر پڑھیں۔ داڑھی رکھیں اور اصلاح شریعت کی پابندی کریں

وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی کچھ اور باتیں بھی تھیں جو نرم اور نازک مزاجوں پر گراں گزریں۔

جن کی وجہ سے ان لوگوں نے اس کتاب اور اس کے مصنف اور انکے ہم فکر اور ہم مزاج علماء اعلام کے خلاف وہ کچھ کیا جو کہ ایک شریف و نجیب انسان نہیں کرسکتا۔ البتہ یہ عین ممکن ہے کہ بعض احباب سے یہ حرکات غلط فہمی یا مغرضین کے پروپیگنڈا کی وجہ سے سرزد ہوئی ہوں، خداوند کریم سے دعا ہے کہ رب کریم بحق محمد وآل محمد ہم سب کی حالت پر رحم کرے کیوں کہ حالات بہت نازک ہیں اور زمانہ علیؑ اور محبان علیؑ کا دشمن ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ کتاب آیۃ ا... نجفی مدظلہ کے قلم سے سرزمین پاکستان میں لکھی جانی والی کتابوں میں سے پہلی کتاب تھی جس کے جواب میں ''ذاکری کا شرعی مقام'' اور ''نصرت الذاکرین'' وغیرہ جیسی کتابیں تحریر کی گئیں۔ نصرت الذاکرین کے مصنف کا سارازور اس بات پر ہے کہ عزاداری میں غنا اور فیس کا طے کرنا جائز ہے۔ اور آیۃ ا... نجفی مدظلہ کی اس تحریر کہ مجلس میں اخلاص ضروری کے جواب میں صفحہ ۱۸ پر تحریر کرتے ہیں کہ

''یعنی ان چند علماء کرام، مولانا محمد حسین صاحب قبلہ، مولوی سید گلاب شاہ ملتانی مقصر، مفتی جعفر حسین صاحب خشک، حافظ سیف اللہ وہابی، مولوی محب حسین صاحب واعظ، وغیرہ جو آج کل تفریق بین المومنین اور مخالفت ذاکرین کے قائد اور شیعہ میں وہابیت پھیلانے کے امام ہیں محبت کو ختم اور زہد خشک لانے کے پیشوا ہیں ان کے سوا کوئی اور عالم نہ مخلص ہے نہ صحیح العقیدہ ہے''

اور اول الذکر کتاب کے فاضل مصنف کی ایک عبارت تذکرہ علماء امامیہ کے ص ۳۰۱ اور برصغیر کے امامیہ مصنفین جلد ۲۔ ص ۲۴۶ کے حوالہ سے ذکر کی جاتی ہے۔ ان دونوں کتابوں کے فاضل مصنف قبلہ سید حسین عارف نقوی مدظلہ تحریر ماتے ہیں کہ

''حضرت مولانا محمد حسین نجفی نے اصلاح المحافل والمجالس کے عنوان سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اور باتوں کے علاوہ اس بات پر خصوصی طور پر زور دیا گیا تھا کہ دین کو تجارت نہ بنایا جائے حضرت علامہ انصاری مدظلہ نے اس کتاب کا نام لئے بغیر اس کتاب کا جواب لکھا بعنوان **ذاکری کا شرعی مقام** جس میں فتویٰ دیا کہ اگر مجالس پڑھوانے والے بخوشی نذرانہ نہ دیں تو ان سے جبرانہ وصول کیا جائے''

فاعتبروا یا اولی الابصار

لیکن یہ کہ اب یہاں پر علماء حق کی کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آیا تہمتوں کے ڈر سے چپ ہو

جائیں یا نہیں۔انہیں اس میدان میں قدم رکھ دینے چاہیں یا نہیں۔اس جگہ پر ہم علامہ حسین بخش جاڑا صاحب" کا فرمان تحریر کرتے ہیں، علامہ فرماتے ہیں کہ

"بہر کیف یہ ایک مسلمہ دعوت حق پر کمر بستہ ہونے کے لئے عوام سے پہلے قوم کے ملا یعنی وہ لوگ جوائی مرضی کے خطیب وواعظ ہوں سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔اور یہ لوگ اپنی آمدنیوں کے پیش نظر کبھی دعوت حق کے لئے کان دھرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔......پس دور حاضر کی بے راہ روی اور بعض نا اہل اور نا خدا ترس اہل منبر مقرر وخطیب حضرات کی دھاندلی سے گھبرانے کے بجائے علماء اعلام کو اعلاء کلمہ حق اور ابطال باطل کے لئے اپنی ہر ممکن جدو جہد کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔خواہ وہ گالیاں دیں خواہ گمراہ کہیں اور خواہ اس سے بھی زیادہ ستانے کی کوشش کریں۔ غضب ہے اگر کہا جائے کہ حسینی منبر ایک مقدس منبر ہے اس پر آنے والے اپنے خدوخال کو حسینی سیرت میں رنگ کر پیش ہوں تو فوراً اس کی تردید میں کہا جاتا ہے کہ یہ کہنے والا عزاداری کا دشمن ہے، آل محمد کا مخالف ہے" (لمعۃ الانوار ص ۵۱)

قارئین ہم نے تمام اقتباسات بلا تبصرہ ہر جگہ تحریر کیے ہیں چونکہ ان سے نتیجہ نکالنا آپ کے ذمہ ہے، خلاصہ یہ کہ آیۃ ا... نجفی صاحب قبلہ مدظلہ نے عزاداری کے حوالے سے اس رسالہ میں اپنے وظیفہ شرعیہ کو انجام دیا۔ جس کی وجہ سے اکثر ذاکرین چونکہ ان پڑھ ہوتے ہیں یا جو پڑھے لکھے بھی ہیں ان کا بھی مبلغ علم بھی سنی سنائی باتیں ہوتی ہیں بھلا سچی اور جھوٹی روایات کو پرکھنے سے ذاکرین کا کیا واسطہ؟ اسی طرح جب تک چک چکا اور مک مکانہ ہو اور رونے رلانے، واہ واہ کرانے کیلئے جب تک جھوٹی روایات اور فلمی گانوں کی طرز میں قصیدے نہ پڑھے جائیں اور خطیب حضرات اپنی خطابت چمکانے کے لئے جب تک ادھر ادھر کی نہ ہانکیں تو گاڑی نہیں چلتی اور مجلس پڑھوانے کے لیے کوئی بلاتا ہی نہیں۔لہذا آیۃ ا... نجفی صاحب قبلہ کی اس کتاب کے مطالب ان حضرات پر ناگوار گزرے جس کا پہلا ری ایکشن یہ ہوا کہ اکثر ذاکر اور خطیب حضرات، آیۃ ا... نجفی صاحب قبلہ کے مخالف ہو گئے اور چونکہ شیخیت کے مروجین آیۃ ا... نجفی صاحب کے تیور دیکھ کے تو پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ یہ آدمی ہمارے لئے بہت خطرناک ثابت ہوگا۔لہذا انہوں نے بھی ذاکروں کو اپنا ہمنوا بنالیا۔

لیکن دوسری طرف علم وعمل کے ذریعے قوم وملت کی اصلاح کرنے والے اور مصائب ومشکلات کا سینہ سپر ہو کے مقابلہ کرنے والے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ان اولی العزم سپاہیوں یعنی آیۃ ا... نجفی مدظلہ اور انکے حامی علماء اعلام نے مزید اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے کہ ابھی تک تو

صرف ذاکروں اور خطیبوں اور مجالس عزاء کی روایات اور رسومات کی اصلاح کے حوالہ سے اپنی ذمہ داریوں کو انجام دے رہے تھے۔ لیکن عقائد شیعہ اثناء عشریہ کہ جو بنیاد بھی ہے اور ضروری بھی ان کی اصلاح ابھی تک باقی تھی۔

اس سلسلہ میں آیۃ ..... نجفی مدظلہ نے چند ایک مقالات ورسائل لکھنے کے بعد اعتقادات کے حوالہ سے مذہب شیعہ کو سرزمین پاکستان میں سربلند کرانے والی کتاب یعنی فخر قوم شیعہ حضرت ابوجعفر شیخ صدوق علیہ الرحمہ متوفی ۳۸۸ھ کی "کتاب الاعتقاد" کی سات سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل شرح بنام "احسن الفوائد فی شرح العقائد" لکھ ڈالی اس کتاب کے لکھے جانے کی دیر تھی کہ ہر طرف سے اس کتاب کے فاضل مصنف کو اس عظیم کارنامے پر دادو تحسین پیش کرنے کے لئے علماء حق کے خطوط آنے شروع ہو گئے۔

SIBTAIN.COM

فصل چہارم

شیخیت کی رد میں لکھی گئی کتاب احسن الفوائد اور اصول الشریعہ کے بارے میں علماء کے تأثرات

احسن الفوائد کے حوالہ سے بعض بزرگ علماء اعلام پاکستان کے تاثرات ان الفاظ میں تھے

۱) استاد العلماء حضرت علامہ محمد باقر ہندی چکڑالوی" (متوفی ۱۹۶۶ء) نے کتاب عظیم احسن الفوائد فی شرح العقائد کی ان الفاظ میں تائید فرمائی۔

"تسلیم بصد تعظیم کتاب مستطاب پہنچ گئی بے حد شکر گزار ہوں۔ خداوند کریم تربیت ایتام آل محمد علیہم السلام و افادہ و اعانت سادات و مومنین کے لئے تا دیر زندہ و سلامت رکھے، بحرمت حبیبہ محمد و آل الطاہرین علیہم افضل صلوٰۃ المصلین۔ میں نے آپکی کتاب مستطاب کو حرف بہ حرف سنا تھا (چونکہ علامہ بزرگوار آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے) لیکن اس وقت اجمالی طور پر اس قدر یاد ہے کہ کتاب نہایت مفید ہے اور اس سے میری معلومات میں کافی اضافہ ہوا" دعا گو محمد باقر۔

SIBTAIN.COM

بدھ رجھانہ یکم ستمبر ۱۹۶۵ء (بحوالہ احسن الفوائد ص ۱۰۷)

استاد العلماء حضرت علامہ محمد باقر ہندی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ جن دیگر علماء اعلام اور فضلاء کرام نے اس کتاب عظیم کو خراج تحسین پیش کیا ان میں سے بعض کے فقط نام یہاں لکھے جا رہے ہیں لیکن ان علماء کرام کے تاثرات آپ آیۃ ا... نجفی مدظلہ کی تصنیفات اور علماء کے بیانات کی فصل میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

۲) قائد ملت جعفریہ علامہ سید محمد دہلوی صاحب قبلہ مرحوم صدر مطالبات کمیٹی آل پاکستان

۳) قائد ملت جعفریہ حضرت علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم (مترجم نہج البلاغہ و صحیفہ سجادیہ)

۴) مجاہد ملت حضرت علامہ مرزا احمد علی صاحب قبلہ مناظر اور شاگرد خاص آیۃ ا... السید علی حائری مرحوم، صاحب تفسیر لوامع التنزیل

۵) استاد العلماء حضرت علامہ محمد یار شاہ صاحب قبلہ مرحوم کہ جو آیۃ ا... نجفی مدظلہ کے استاد بھی تھے اور محسن و مربی بھی۔

قبلہ علامہ یار شاہ صاحب مرحوم کے اس کتاب کے بارے میں یہ الفاظ ذہن نشین کرنے سے تعلق رکھتے ہیں ..." یہ ایسی کتاب ہے جسے پسند نہیں کرتا مگر مومن اور ناپسند نہیں کرتا مگر منافق"۔

۶) مفسر قرآن حضرت مولانا سید امداد حسین کاظمی صاحب مرحوم۔

۷) شمس الواعظین ادیب اعظم علامہ سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہی مرحوم۔ کہ جو دو صد سے زیادہ کتب کے مصنف و مترجم ہیں۔

اس کتاب احسن الفوائد جو کہ ۴۵ ابواب پر مشتمل ہے کے فقط باب تفویض جو کہ اس کتاب کا ۳۷ واں باب ہے۔ کا جواب سید محمد عارف (متوفی ۱۹۸۸ء) نے کاشف الحقائق نامی کتاب میں دیا ہے۔ لیکن برصغیر کے امامیہ مصنفین جلد ۲ ص ۱۶۷ کے فاضل مصنف کے بقول کتاب مذکور پر ناشر اور پریس کا نام درج نہیں ہے۔ اس کتاب کاشف الحقائق پر شمس الواعظین ادیب اعظم جناب علامہ سید ظفر حسن امروہی صاحب مرحوم نے ایک تنقیدی تبصرہ تحریر فرمایا تھا کہ جسے باب مراسلات میں دیکھا جاسکتا ہے۔

"اصول الشریعہ" کی اشاعت کے بعد کیا ہوا؟

SIBTAIN.COM

ہم یہاں پر اپنی طرف سے کچھ لکھنے کے بجائے سرزمین پاکستان کے چند دیگر جید علماء اعلام کے تاثرات قارئین محترم کی خدمت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں فاتح شیخیت جناب مولانا سید محمد حسین زیدی برتی صاحب مدظلہ اپنی کتاب " پاکستان میں شیخیت کا شیعیت اور شیعہ علماء سے ٹکراؤ" کے صفحہ ۲۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

"بہر حال مولانا محمد بشیر انصاری اور انکے ساتھ لگے ہوئے ذاکرین مجالس عزا کا خوب اچھی طرح استحصال کرتے ہوئے اپنا مذہب ظاہر کئے بغیر مذہب شیخیہ اور عقیدہ تفویض یعنی آئمہ علیہم السلام کے خالق و رازق محی و ممیت اور مدبر کائنات ہونے کے عقیدہ کی برملا تبلیغ و نشر و اشاعت کرتے رہے اور پاکستان کے بے خبر کم علم بلکہ لاعلم سادہ لوح شیعہ عوام کو گمراہ کرتے رہے اور رئیس و سربراہ مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت کی زیر سرپرستی قائم مدارس سے تربیت یافتہ مبلغین شیخیہ سٹیج حسینی پر آ کر شیخیت کی تبلیغ کرتے رہے۔ پاکستان کے شیعوں کو کیوں کہ شیخیت کا کچھ علم نہیں تھا۔ لہذا وہ شیخی مبلغین کو شیعہ واعظین سمجھ کر ان کے بیان کردہ مذکورہ نظریات کو فضائل آل رسول اور فضائل آئمہ اطہار سمجھ کر مانتے رہے اور گمراہی کے گرداب میں پھنستے رہے۔ نہ یہاں انہیں کوئی روکنے والا تھا نہ انہیں کوئی ٹوکنے والا تھا۔ کہ نجف اشرف سے

فارغ التحصیل ہو کر آنے والوں میں سے ایک مرد مجاہد نے جب یہ دیکھا کہ یہاں تو مجالس حسینی میں برملا مذہب شیخیہ اور عقیدہ تفویض کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ تو انہوں نے اپنی پہلی فرصت میں شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب اعتقادیہ شیخ صدوق پر بڑی تفصیل کے ساتھ شرح لکھی اعتقادیہ شیخ صدوق شیعوں کی ایک مستند کتاب ہے۔ جس کے ۴۵ باب ہیں اس کتاب کا سینتیسواں ۳۷ باب غلو و تفویض کی رد میں ہے۔ بزرگ مبلغین شیخیہ نے اس کتاب کو اپنے لئے خطرہ کا ایک الارم سمجھا۔

حالانکہ اس کتاب میں جو احسن الفوائد کے نام سے شائع ہوئی۔ عقائد شیخیہ اور مذہب شیخیہ کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ مگر چونکہ فی الحقیقت مذہب شیخیہ، مفوضہ کا ہی دوسرا نام ہے۔ جو نئے دلائل کے ساتھ سامنے آیا ہے لہذا اس کتاب احسن الفوائد کے شائع ہوتے ہی شیخیت کا لاوا پھٹ پڑا۔ اور احسن الفوائد کے فاضل مصنف کو بر سر منبر گالیاں دی جانے لگیں۔ مجالس میں لوگوں سے ان پر لعنت و تبرا کرایا گیا اور چونکہ وہ عقیدہ تفویض کو فضائل آئمہ اطہار کے عنوان سے بیان کر رہے تھے لہذا عقیدہ تفویض کے ابطال پر انہیں منکر فضائل آئمہ اطہار کا لقب دیا گیا۔ اور جاہل سے جاہل ذاکر بھی منبر پر چڑھ کر اس عالم جلیل پر یوں تنقید کرتا تھا کہ ڈھکو ان ہستیوں کو بشر کہتا ہے ڈھکو ان ہستیوں کو انسان بناتا ہے ڈھکو معجزہ کو خدا کا فعل بتاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض انہوں نے ڈھکو کے لفظ کو ایک گالی بنا دیا اور اس قسم کا تاثر دیا جیسے وہ کوئی نیا مذہب لایا ہے۔

مگر واہ رے ہمت اور واہ رے جرات گالیاں کھائیں، تبرے سنے، جاہلوں کے خرافات سنے مگر پاؤں میں لغزش نہ آئی۔ ثبات قدم میں جنبش نہ ہوئی۔ اور بڑے دھڑلے کے ساتھ پاکستان کے شیعہ عوام کو اصول الشریعہ لکھ کر یہ بتلایا کہ یہ سب عقائد جو یہ مجلس خوان مقررین اور ذاکرین مجالس میں بیان کر رہے ہیں مذہب شیخیہ کے عقائد ہیں اور اس کتاب کے فاضل مصنف نے نہ صرف ان عقائد فاسدہ و باطلہ کا قرآن و حدیث و فرامین آئمہ اطہار علیہم السلام اور اقوال علماء شیعہ کی روشنی میں بطلان پیش کیا۔ بلکہ شیخی عقائد کو بھی مجمل طور پر اس کتاب کے دسویں باب میں بیان کیا مگر چونکہ پاکستان کے اکثر سادہ لوح شیعہ عوام کو نہ تو عقیدہ تفویض کا کچھ علم تھا نہ مذہب شیخیہ سے کچھ آگاہی تھی ایک عرصہ تک انہیں باتوں کو ممبروں پر سنتے سنتے ان کے ذہن پختہ ہو چکے تھے اور ان باتوں کو وہ فضائل کے رنگ میں دیکھتے تھے۔

لہذا وہ اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد اور بھی ان کے مخالف ہو گئے اور مبلغین شیخیہ نے پاکستان کے ان سادہ لوح شیعہ عوام کی اس بے خبری سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور سارے شیخی مبلغین ان

کے خلاف ڈٹ گئے اصول الشریعہ کے شائع ہوتے ہی تمام مبلغین شیخیہ لنگر لنگوٹ کس کر میدان میں نکل آئے اور اصول الشریعہ کے جواب میں کتابوں پر کتابیں لکھی جانے لگیں جو بھی جواب شائع ہوتا دوسرا شیخی مبلغ اسے ناکافی سمجھتا اور اپنی طرف سے ایک نیا جواب لکھتا اس طرح اصول الشریعہ کے کئی جواب لکھے گئے مگر وہ سب کے سب گالیوں کی بوچھاڑ تھے"

(پاکستان میں شیخیت کا شیعیت اور شیعہ علماء سے ٹکراؤ، ص ۲۶)

بقول صاحب تذکرہ علماء امامیہ ص ۳۲۰ کے کہ "اصول الشریعہ نے پاکستان میں شیخیت کی تبلیغ روک دی" اس کتاب کی علماء اعلام کے نزدیک کیا عظمت ہے اسے تو ہم آیۃ ا... نجفی مدظلہ کی تصنیفات میں ذکر کریں گے لیکن سردست یہاں پر فقط سرزمین پاکستان کے عظیم محقق اور صاحب قلم جناب علامہ سید ظفر حسن امروہی صاحب کے ایک نامہ سے اقتباس تحریر کرتے ہیں کہ جو علامہ مرحوم نے آیۃ اللہ نجفی کو تحریر کیا تھا فرماتے ہیں کہ

"میں نے اصول الشریعہ کے ابھی کچھ ہی مقامات دیکھے ہیں آپ کے تبحر علمی نے مسحور کر دیا اول احسن الفوائد کے ہی تمام استدلالات نہایت قوی اور تسکین بخش تھے اور اس کتاب نے تو دلائل و براہین کے پہاڑ کھڑے کر دیئے ہیں ہر ہر مسئلہ پر ایسی سیر حاصل بحث ہے کہ اس سے زیادہ ہو نہیں سکتی۔ آپ کی بے مثل تحقیق اور ان تھک تلاش کی کس زبان سے داد دوں۔ آپ نے یہ دونوں کتابیں لکھ کر مذھب حقہ کی بڑی خدمت کی ہے۔ اور شیعوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ ایسے دقیق مسائل کو ایسی خوبی سے بیان کرنا آپ کا ہی کام ہے۔ اس زمانہ میں نام نہاد مولویوں نے کیچڑ اچھالنا اپنی زندگی کا محبوب مشغلہ بنالیا ہے وہ اس میں اپنی شہرت و عزت سمجھتے ہیں"

سید ظفر حسن مورخہ ۱۹۶۷-۹-۲۰۔

اس قسم کے مزید تاثرات دیگر علماء اعلام و مجتہدین عظام کے آیۃ ا... نجفی مدظلہ کی کتب کے بارے میں اپنے مقام پر ذکر کیے جائیں گے انشاء اللہ۔ لیکن دوسری طرف سے جو تاثر پیش ہوا وہ یہ تھا کہ اس کتاب یعنی اصول الشریعہ کے وجود میں آنے کی دیر تھی کہ ہر طرف سے ہاہو شروع ہو گئی۔ شیخیت کے مروجین تو پہلے سے علماء کے خلاف زبان درازی اور قلم و بیان سے کام کرنے کے لئے تیار تھے اور بعض پس پردہ اور بعض اعلانیہ یہ سب کچھ کر بھی رہے تھے لیکن انہیں عوام کو بھڑکانے کے لئے موزوں الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ لیکن اصول الشریعہ تو ان کے پرانے خوابوں کی تعبیر تھی جس سے انکو علماء اعلام کے خلاف

بھڑکانے کا موقع ملا کیونکہ ان کی زندگی ان علماء حق نے اب اجیرن کر رکھی تھی کیوں کہ جن باتوں کو وہ دین و مذہب حقہ کے نام سے پیش کر رہے تھے۔ اب وہ باتیں علماء اعلام کے پرزور قلم کی نوک پر تھیں اور ان روایات پر ان علماء اعلام نے ادلہ وبراہین کے ذریعے خط کھینچ دیا تھا۔ صاحبان بصیرت ان سے ان باتوں کے ثبوت پر دلیل مانگتے اور یہ حضرات دلیل کے بدلے ان علماء کو برا بھلا کہتے۔ لہذا اپنی خفت کو مٹانے کی خاطر وہ فقط موقع کی تلاش میں تھے کہ ان کے قلم سے کچھ ایسے الفاظ یا علمی اصطلاحات ہاتھ آ جائیں جنہیں عوام نہ سمجھ سکیں لیکن وہ انہی اصطلاحات کے ذریعہ عوام کو علماء کے خلاف بھڑکا سکیں اس جگہ پر ایک مثال دے کر ہم مطلب کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں

﴿ کہتے ہیں کہ کسی جگہ مناظرہ ہو رہا تھا ایک مولوی صاحب نے دوسرے صاحب سے کہا کہ پہلے آپ یہ روایت پڑھیں۔ بعد میں میں مناظرہ کروں گا۔ چنانچہ اس مولوی نے روایت کو ان الفاظ سے پڑھنا شروع کیا اور کہا قال قال رسول اللہ۔ طرف مقابل نے فوراً عوام کو قاضی بنا کر کہا کہ دیکھو ہم کئی سالوں سے لڑتے آ رہے ہیں کہ رسول اللہ نور ہیں اور یہ کہتا ہے کہ قال قال رسول اللہ عوام کہ جو اکثر ہوا کے رخ کے ساتھ چلتے ہیں اور جنہیں عموماً علمی اصطلاحات سے قطعاً کوئی آشنائی نہیں ہوتی جب انہوں نے یہ الفاظ سنے تو۔ انہوں نے اس بیچارے پر چڑھائی کر دی اس نے لاکھ شور مچایا کہ میں فقط روایت پڑھ کے کہہ رہا ہوں قال قال رسول اللہ لیکن عوام نے ایک نہ سنی اور دھوا بول دیا کہ ہمارا رسول تو نور ہے کالا ہو تمہارا منہ ﴾

یہ ایک کہاوت ہے یا حقیقت یہ بات ہمیں معلوم نہیں ہے لیکن جناب آیۃ ا... العظمی مرزا قمی صاحب قوانین الاصول (۱۱۵۰ھ، ۱۲۳۱ھ) جو کہ قم کے شیخین نامی قبرستان میں مدفون ہیں کے ساتھ اس سے ملتا جلتا واقعہ پیش آیا تھا اور چونکہ قاضی حضرات عوامی لوگ تھے اس لیے لوگوں نے مرزا قمی رضوان اللہ تعالی علیہ جیسی عظیم ہستی کو علاقہ سے نکال دیا واقعہ اور مناظرہ کی تفصیل سید نعمت اللہ حسینی کی کتاب مردان علم در میدان عمل میں دیکھی جا سکتی ہے یہی حال پاکستانی عوام سے شیخی مبلغین نے کرایا ہے اصول الشریعہ جو کہ فقط دس ابواب پر مشتمل ہے جس کے ہر ہر باب کو پہلے آیات قرآنی، پھر فرامین معصومین علیہم السلام اور آخر میں اقوال علماء سے مزین کرتے ہوئے ہر ہر مسئلے کی مکمل تنقیح کر کے مذہب اہل بیت کے بابصیرت حضرات کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ جہاں جسے پڑھ کر ہزاروں روحوں نے صحیح عقائد کو اپنایا وہاں پر کئی قلم جواب دینے کے لیے حرکت میں آ گئے۔ اگر چہ ہم علمی مباحث میں نقد و تبصرہ اور علمی طریقہ

SIBTAIN.COM

سے ان پر نقض وابرام کرنے کے نہ فقط موافق ہیں بلکہ اسے قوم کے ارباب قلم کے لیے علمی ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ لیکن اصول الشریعہ کے خلاف ہونے والی کاروائی اس سے مختلف ہے یہ کاروائی وہ نہ تھی جسے ہر صاحب علم پسند کرتا ہے بلکہ یہاں مسئلہ کچھ اور صورت اختیار کر چکا تھا کثرت جوابات کے علاوہ اکثر کی زبان نامانوس تھی جسکی بعض مثالیں ہم درج کر چکے ہیں اور باقی وضاحت حصہ دوم میں پیش کی جائے گی انشاء اللہ کثرت جواب کی حد تو یہ تھی کہ ایک آدمی جواب لکھتا تو دوسرا کہتا کہ یہ جواب کسی کام کا نہیں ہے اور پھر خود جواب لکھنے بیٹھ جاتا جب دوسرا لکھتا تو تیسرا آدمی قلم ہاتھ میں لیکر کھڑا ہو جاتا حتی کہ بقول مولانا حسین عارف نقوی مدظلہ کے کہ فقط اصول الشریعہ کے ایک سو جوابات لکھے جا چکے ہیں یا تو یہ ایک سو کا عدد محاورۃً لکھا گیا ہے یا حقیقت یہی ہے ہمیں معلوم نہیں شائد اس سے مراد تمام چھوٹے بڑے پمفلٹ وغیرہ ہوں جو چیز ہمیں معلوم ہے وہ یہ ہے کہ اصول الشریعہ اتنے سارے جوابات کے باوجود ابھی تک لاجواب ہے ہماری معلومات کے مطابق چھوٹے بڑے ۲۵ کے لگ بھگ جوابات منظر عام پر آچکے ہیں اتنے کثرت سے جوابات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ صدر اسلام سے لے کر آج تک اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ آیۃ اللہ... محمد حسین نجفی کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے کہ جس کے اتنے سارے جوابات لکھے جا چکے ہیں مگر اس کے باوجود بھی وہ آج تک لاجواب ہے اور طرف مقابل آج یہ کہہ کر کف افسوس ملتا ہے کہ اگر اصول الشریعہ کا بروقت صحیح و کامل جواب دیا جاتا تو بہت اچھا ہوتا لیکن یہ مرد الٰہی ہے کہ ۱۹۶۰ء سے مسلسل احقاق حق وابطال باطل کا علم ہاتھ میں لیے آگے بڑھ رہا ہے۔ کرمانیوں اور کویتی شیخیوں کی اتنی کثیر اور خطیر تعداد میں رقم خرچ کرنے اور ہر ہر حوالہ سے علماء حق کو قسم قسم کی تہمتوں سے بدنام کرنے کے باوجود بھی یہ لوگ اس عظیم کاروان کا، جس کا مقصد احیاء معارف اہلبیت علیہم السلام ہے راستہ نہ روک سکے اب رہا اس بات کا ثبوت کہ اصول الشریعہ کی مخالفت میں جواب لکھنے والوں کی خاصی اکثریت شیخی ہیں یا شیخیت مروج۔ اگرچہ کسی حد تک اب یہ بات واضح ہو چکی ہے لیکن مزید وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل چند خطوط ملاحظہ فرمائیں ہم نے یہ چند خطوط گلدستہ مودت نامی کتاب سے نقل کیے ہیں۔ اور یہ تمام خطوط تقریبا ۱۹۷۵ء کے ہیں۔

شیخی مبلغین کے گلدستہ مودت سے چند خطوط کے اقتباسات

اس سے قبل کہ یہ خطوط آپ کی خدمت میں پیش کئے جائیں ہم چاہتے ہیں کہ اس کتاب اور ان خطوط کا پس

منظر آپکو بتا دیا جائے ہوا یوں کہ شیخ احمد احسائی (۱۱۶۶ھ، ۱۲۴۱ھ) کے مرنے کے بعد اس کا شاگرد سید رشتی اس کا جانشین بنا اور اسکے مرنے کے بعد شیخیت دو حصوں میں بٹ گئی اس کی تفصیل کا وقت نہیں ہے، لیکن مختصر یہ کہ اس کی ایک شاخ کویت میں موجود ہے جس کی سرپرستی احقاقی صاحب کے ذمہ تھی کہ جو احقاقی گروپ کے نام سے مشہور ہے اور ایک شاخ ایران کے شہر کرمان میں ہے جس کی سرپرستی عبدالرضا ابراہیمی کرمانی کے ذمہ تھی جس کی ذیلی شاخ پاکستان کے شہر کراچی میں کاظم علی رساء کے حوالہ کی گئی کہ جو کرمانی گروپ کے نام سے مشہور ہے اور یہ دونوں گروپ ایک دوسرے کے شدید مخالف ہیں اور بشیر انصاری صاحب اور مولانا اسماعیل صاحب نے دو رخہ لگا کر دونوں ہاتھوں سے کویتی دینار اور ایرانی ریالوں سے استفادہ کر رہے تھے کہ یکا یک نجفی صاحب مدظلہ کی شکل میں قہر خدا ان کے سروں پہ آپڑا جس سے تمام شیخی مبلغین بدحواس ہو کر شیخیت سے برات کا علان کرنے لگے، جب کاظم علی رسا نے انہیں شیخیت کی تبلیغ سے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو ان کے پرانے خطوط گلدستہ مودت نامی کتاب کی صورت میں نشر کر دیئے، اسکے بعد کی کہانی کے لیے آپ کچھ دیر انتظار کریں پہلے ان خطوط کو پڑھیے۔

مولانا محمد بشیر انصاری صاحب مرحوم فاتح ٹیکسلا شیخی مبلغ کاظم علی رسا کو ان الفاظ میں خط تحریر کرتے ہیں

SIBTAIN.COM

۱) علماء شریعت ظاہرہ مفتی و مجتہد علوم باطنیہ کے فہم و ادراک سے قاصر ہیں

(گلدستہ مودت صفحہ ۵۔ ۱۴ مارچ ۱۹۷۵ء)

۲) پاکستانی شیعہ علماء میں بیشتر قشری ہیں شیخ الاوحد طاب ثراہ کے افادات علمیہ تک رسائی مشکل ہے۔ (گلدستہ مودت صفحہ ۴، ۸ مئی ۱۹۷۵ء)

۳) اس نے (ڈھکو صاحب نے) اپنی دونوں کتابوں احسن الفوائد اور اصول الشریعہ میں نہایت بے رحمی سے شیخ احمد اور سید رشتی پر حملے کیے ہیں یہ پاکستانی فتنہ جو شیخ خالصی کی سیرت کا احیاء ہے، نہایت قوت و شدت اختیار کر گیا ہے۔ اس کا دفاع نہایت ضروری ہے۔ گلدستہ مودت صفحہ ۷۔ تاریخ ۲۲ مئی ۱۹۷۵ء۔۴) حقائق الوسائط جلد دوم روانہ کر رہا ہوں۔ اگر اسکا فارسی میں ترجمہ ہو جائے اور ایران میں نشر و اشاعت ہو تو علماء قشریین کو معلوم ہوگا کہ اس مکتب فکر کے افراد پاکستان میں بھی ہیں۔ (گلدستہ مودت صفحہ ۶ تاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۷۵ء)

۵) مولانا محمد اسمعیل نے جو رسالہ تحریر فرمایا ہے اور شیخ وسید کی تائید کی ہے اسکا مشورہ میں نے دیا

تھا۔ کیوں کہ مذہب شیخی یا عقائد شیخیہ کو بغیر علم و فہم کے باطل سمجھا جا رہا ہے۔

(گلدستہ مودت صفحہ ۸۔ تاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء)

مبلغ اعظم مولانا محمد اسمٰعیل دیوبندی صاحب شیخی مبلغ کاظم علی رسا کو نامہ ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں

۱) جہاں تک آپ آل محمدؐ کے فضائل باطنیہ کی ترویج فرما رہے ہیں میں متفق اور معاون ہوں۔ آج کل مقصرین کے خلاف ایک بہت بڑی مہم چلا رہا ہوں۔ اور ہمیشہ شیخ الاوحد شیخ احمد احسائی کے معتقدین میں سے ہوں۔ شرح زیارت جامعہ سے کوئی تیس سال سے استفادہ کر رہا ہوں۔ سید الامجد کاظم رشتی اعلی اللہ مقامہ سے بھی عقیدت ہے۔ ایک فارسی رسالہ بنام تحفہ علمیہ بجواب اصول الشریعہ بھی لکھ رہا ہوں۔ اس میں ان اعتراضات کے جوابات ہیں جو انہوں نے شیخ الاوحد، سید الامجد یا نور [illegible] پر کئے ہیں آپ ہمیشہ مجھے اپنے معاونین میں تصور فرمائیں۔

(گلدستہ مودت صفحہ ۱۹۔ تاریخ ۳۰-۲-فروری ۱۹۷۶ء)

چنیوٹ کے مقدمہ کے حوالے سے حمایت کا یقین دلاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

SIBTAIN.COM

۲) حکمت مآب دانا پر نور معرفت مومن ممتحن شیعہ آل محمدؐ جناب ڈاکٹر کاظم علی رسا صاحب آپکی حمایت میں خون کا آخری قطرہ تک بہاؤں گا آپ شیخ الاوحد شیخ احمد احسائی کی حمایت میں ماخوذ و مطعون ہوں اور میں خاموش رہوں یہ کہاں کی دوستی ہے (اس خدمت گذاری کے بدلہ میں فقط آپ یہ کام کریں کہ) مستبصرین علماء اور کتب خانہ ابراھیمیہ اور حجۃ الاسلام آقای عبد الرضا ابراہیمی کرمان (اصل مروج مذہب شیخیہ شاخ کرمان) کو میری ان خدمات سے مطلع فرمائیں کہ شیخ الاوحد اور السید السند کاظم رشتی کی حمایت انکی کتب کی نشر و اشاعت انکی ترویج میں مصروف جہاد ہوں۔ تنہا لڑ رہا ہوں اب میرا ہاتھ پکڑو اور تمام مستبصرین جمع ہو جاؤ۔ میں انشاء اللہ ان تمام مقصرین سے نمٹ لوں گا۔ خمس خوروں عمامہ بندھوں سے بیزار ہوں اور عرصہ تیس سال سے شرح زیارت جامعہ شیخ الاوحد شیخ احمد احسائی سے استفادہ کرتا آرہا ہوں۔ مولوی محمد حسین نے اصول الشریعہ میں شیخ الاوحد احسائی کا نام لیا ہے...... پاکستان میں انکے عزائم بہت خطرناک ہیں اور شیخ الاوحد کی ذات پر رکیک حملے کر رہے ہیں۔

(گلدستہ مودت صفحہ ۲۱۔ تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۵ء)

فصل پنجم

مقدمہ چنیوٹ کا پس منظر اور شیخیت کی ترویج کا اقرار

ہم اس مقدمہ کو سیادت مآب جناب مولانا سید محمد حسین زیدی برتی کی کتاب "پاکستان میں شیخیت کا شیعیت اور شیعہ علماء سے ٹکراؤ" کے صفحہ نمبر 33 تا 38 سے اقتباس کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اور اگر کسی کو اس مقدمہ کی تمام تر تفصیلات اور جزئیات معلوم کرنی ہوں تو وہ حضرات مذکورہ کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔ اگر ہم اس کتاب کے پڑھنے کے بعد اپنی قوم کے حوالے سے یہ نتیجہ اخذ کریں کہ یہ کتاب در حقیقت ہماری شیعہ قوم کی سادگی یا دوست اور دشمن، مخلص اور ایجنٹ، مغرض اور مصلح کی تمیز و معرفت نہ رکھنے اور ان حقائق سے غافل ہونے کی بین دلیل ہے۔ تو شائد یہ نتیجہ بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ جس قوم کے سامنے عدالت پاکستان نے مجرم کو حاضر کر دیا ہو اور وہ مجرم اپنے تحریری بیان سے اقرار کرے کہ واقعاً میں مجرم ہوں اور اس قوم میں ایک مخصوص مذہب رائج کرنا چاہتا تھا لیکن بعض مخلصین نے بروقت گرفت کر کے سارا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ اس اقرار جرم کے باوجود بھی قوم انہیں اپنا خیر خواہ سمجھ بیٹھے اور الٹا ان مجرموں کو پکڑنے والوں کو اپنا اور اپنے مذہب کا دشمن تصور کرے اور وہ بھی انہیں مجرموں کے کہنے پر۔ تو اس سے زیادہ سادی اور غافل قوم کہاں سے ڈھونڈی جا سکتی ہے؟۔ بہر حال اب ہم مزید سید بزرگوار کے بیانات اور اپنے قارئین محترم کے درمیان حائل ہونا نہیں چاہتے۔ آئیں اور اس مقدمہ کا پس منظر ملاحظہ فرمائیں کہ جس کی خاطر مبلغ اعظم مرحوم اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کو تیار تھے اور جس مجرم کو مبلغ اعظم صاحب مومن ممتحن اور شیعہ آل محمدؐ سے یاد کرتے ہیں برتی صاحب لکھتے ہیں کہ

"مولانا محمد بشیر انصاری اور ان کے ساتھی بڑی دلیری بلکہ بڑی ڈھٹائی کے ساتھ شیعہ امامیہ اثنا عشری کے علماء کے لباس میں منبروں پر جلوہ نما ہوتے رہے۔ اور علامہ محمد حسین ڈھکو صاحب کی کتابوں احسن الفوائد اور اصول الشریعہ کے شائع ہونے کے باوجود جن میں واضح طور پر یہ لکھا تھا کہ یہ عقائد جو منبروں پر بیان ہو رہے ہیں۔ یہ شیعہ عقائد نہیں ہیں۔ بلکہ یہ شیخی عقائد ہیں ان مبلغین شیخیہ کا شیخی ہونا نہ کھلا۔ اگر چہ کچھ حق جو حق پسند اصل حقیقت کو سمجھ گئے تھے لیکن سادہ لوح شیعہ عوام کے سامنے وہ بدستور شیعہ علمائے محققین کہلاتے رہے۔ اور بڑے دھڑلے کے ساتھ وہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے علماء بنے رہے اور

صحیح شیعہ عقیدہ رکھنے والوں کو، دوسرے فریب خوردہ سادہ لوح شیعہ عوام سے مقصر، قشری، خالصی، ڈھکو پارٹی وغیرہ کہلواتے رہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کوئی شیعہ ہمت کر کے ہی صحیح شیعہ عقیدہ کا اظہار کرتا تھا۔ بلکہ بعض صحیح شیعہ عقیدہ رکھنے والوں اور بہت سے شیعہ علمائے حق کا حال یہ تھا کہ، علامہ ڈھکو صاحب کو بلانا یا ان سے ملنا یا ان کی تقریر سننے جانا، انہوں نے ترک کر دیا تھا۔ کہ کہیں لوگ انہیں ڈھکو پارٹی کا نہ سمجھ لیں"

بہر حال اس قدر شور وغوغا کے باوجود ان مبلغین شیخیہ کا شیخی ہونا نہ کھلا اور وہ بدستور شیعہ علماء محققین بنے رہے۔ لیکن ایک واقعہ ایسا رونما ہوا جس نے ان تمام مبلغین شیخیہ کو ننگا کر دیا۔ اور انہوں نے تحریری طور پر یہ تسلیم کر لیا کہ وہ مذہب شیخیہ رکھتے ہیں اور شیخ احمد احسائی کے پیرو ہیں۔ اور وہ آج تک پاکستان میں شیخی عقائد کی اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے تبلیغ کرتے رہے ہیں اور یہ واقعہ اس حقیر پر تقصیر سید محمد حسین زیدی برتی کا وہ کارنامہ ہے۔ جسے شیخیت کو پاکستان میں ننگا کرنیکی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ کراچی کے ایک شخص نے جس کا نام کاظم علی رسا تھا ہفت روزہ رضا کار میں ایک اشتہار دیا کہ انہوں نے مکتبہ ابراہیمہ کی شاخ پاکستان میں کھولی ہے۔ اور وہ حجۃ الاسلام آیت ا...... العظمیٰ الشیخ احمد احسائی اور مجدد مذہب امامیہ حجۃ الاسلام آیت ا...... السید کاظم رشتی کی کتابیں ہمارے پاس آ گئی ہیں۔ لہذا شائقین ان کتابوں کا مطالعہ کرنے کے لیے مکتبہ میں تشریف لائیں۔ اس حقیر نے اپنی طالبعلمی کے زمانے میں شیخیہ کے بارے پڑھا تھا اور مجھے ان کے فاسد و باطل عقائد کا علم تھا، اور میں جانتا تھا کہ ایران و عراق کے بزرگ ترین شیعہ علماء مجتہدین نے ان کے فاسد و باطل عقائد کی بنا پر انہیں کافر قرار دیا تھا اور شیخ احمد احسائی کے عقائد کی پیروی کرنے والوں کا نام شیخی اور مذہب شیخیہ رکھا تھا۔

لہذا میں نے مدیر محترم رضا کار شیخ محمد صدیق صاحب کو ایک خط لکھا کہ آپ نے مذہب شیخیہ کی کتابوں کا اشتہار شائع کر کے اچھا نہیں کیا۔ پاکستان کے شیعہ عوام اس اشتہار سے گمراہ ہو نگے۔ شیخ محمد صدیق صاحب مدیر رضا کار نے میرے خط کا یہ جواب دیا کہ مجھے تو مذہب شیخیہ کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے اگر آپ اس سلسلہ میں کوئی مضمون بھیجیں تو میں اسے اخبار میں ضرور شائع کردوں گا۔ چنانچہ میں نے ایک مضمون لکھ کر بھیجا۔ جس کا عنوان یہ تھا

ہوشیار اے قوم شیعہ ہوشیار   شیخیوں رشتیوں سے ہوشیار

میرا یہ مضمون ہفت روزہ رضا کار میں چار اقساط میں شائع ہوا۔ جس پر کاظم علی رسا نے مجھ پر اور مدیر محترم رضا کار پر زیر دفعہ 295-500 کراچی کی فوجداری عدالت میں مقدمہ کر دیا۔ اور ساتھ ہی ایک رسالہ

SIBTAIN.COM

تحریر کیا۔ جس میں مجھے اور شیخ محمد صدیق کو اور تمام بزرگ شیعہ علماء و مجتہدین ایران وعراق کو، جنہوں نے شیخ احمد احسائی کو کافر قرار دیا تھا، اور اس کی پیروی کرنے والوں کو شیخی اور اسکے فاسد اور باطل عقائد کا نام شیخیہ رکھا تھا۔ گالیاں دیں۔ ان کی شان میں نہایت ہی نازیبا اور توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ لہذا میں نے بھی۔ کاظم علی رسا کیخلاف چنیوٹ میں اے سی کی عدالت میں زیر دفعہ 295A-298'501 فوجداری مقدمہ دائر کر دیا۔

جب پاکستان کے شیخی مبلغین یعنی محمد بشیر انصاری اور ان کی پارٹی کو اس اشتہار کا علم ہوا جس میں کاظم علی رسا کی طرف سے حجۃ الاسلام آیت اللہ العظمی شیخ احمد احسائی اور مجدد ملت امامیہ السید الامجد کاظم رشتی کے ان القابات کے ساتھ، ان کی کتابوں کے مکتبہ ابراہیمیہ شاخ پاکستان کراچی میں آنے کا بیان تھا اور انہوں نے اس کی طرف سے میرے خلاف مقدمہ کا حال سنا تو پاکستان کے اکثر بڑے بڑے شیخی مبلغین کاظم علی رسا کے ساتھ وابستہ ہو گئے اور انہوں نے اس کے ساتھ خط وکتابت کا سلسلہ شروع کر دیا اور اپنے ان خطوط میں ان مبلغین شیخیہ نے اس پر واضح کیا کہ ہم بھی مذہب شیخیہ رکھتے ہیں اور عرصہ سے یہاں پر پاکستان میں عقائد مذہب شیخیہ کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور آج کل ان کتابوں کے جوابات دینے میں مشغول ہیں جو محمد حسین ڈھکو نے ان دونوں بزرگوں کے عقائد اور مذہب شیخیہ کے خلاف لکھی ہیں۔

ان مبلغین شیخیہ نے علی الخصوص مولانا محمد بشیر انصاری اور مولوی محمد اسمٰعیل دیوبندی نے کاظم علی رسا پر اپنا شیخی ہونا ظاہر کرنے کے علاوہ اسے مقدمات کے سلسلہ میں ہر قسم کی امداد کا یقین دلایا۔ چنانچہ چنیوٹ میں میری طرف سے کاظم علی رسا کے خلاف دائر کردہ مقدمہ میں خود مولانا محمد اسمٰعیل دیوبندی تاریخ پر پیش ہوا کرتے تھے۔ اور کاظم علی رسا خود کبھی چنیوٹ نہیں آیا۔ مگر میں نے کاظم علی رسا کی طرف سے اپنے خلاف مقدمہ تنہا لڑا۔ اور تقریباً ایک سال تک تاریخیں بھگتنے کے لئے کراچی جاتا رہا۔ میں نے اس مقدمے کے سلسلہ میں کتنی تکلیفیں جھیلیں، قوم شیعہ پاکستان کو اس کی کچھ خبر نہیں ہے لہذا ان میں کسی قسم کا احساس پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا کا فضل و احسان ہے اور اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے کراچی میں کاظم علی رسا کے دائر کردہ مقدمہ میں بھی کامیاب کیا۔ کاظم علی رسا نے راہ فرار اختیار کی اور اسکی طرف سے عدم پیروی کی وجہ سے مقدمہ داخل دفتر ہو گیا۔ مگر چنیوٹ میں میری طرف سے دائر کردہ مقدمہ اس کے خلاف بدستور چلتا رہا۔ اس کو سمن پر سمن جاتے رہے مگر وہ حاضر نہ ہوا بلکہ مولانا محمد اسمٰعیل

دیوبندی اس کی طرف سے حاضر ہوتے رہے اور اسے یہ یقین دلاتے رہے کہ چنیوٹ کے تمام ایم این اے اور ایم پی اے میرے ساتھ ہیں اور چنیوٹ کے سارے شیعہ میری بغل میں ہیں میں جلد اس مقدمہ کو خارج کرادوں گا۔ اس زمانے کے اے سی صاحب چنیوٹ بھی مولانا محمد اسمٰعیل دیوبندی صاحب کے معتقد تھے۔ جب مولوی محمد اسمٰعیل دیوبندی تاریخ پیشی پر اے سی آفس پہنچتے تو اے سی صاحب ان کا احترام کرتے اور انہیں کرسی پر بٹھاتے اور یہ حقیر آواز پڑنے کے انتظار میں باہر کھڑا رہتا اور جب آواز پڑنے پر اندر جاتا تو اگلی تاریخ پڑ چکی ہوتی تھی لیکن........

ع لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مذہب شیخیہ کاظم رشتی کے بعد دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ ایک شیخیہ رکنیہ کرمان اور دوسرے شیخیہ احقاقیہ کویت۔ کاظم علی رسا شیخیہ رکنیہ کا نمائندہ تھا اور مولانا محمد بشیر انصاری اور ان کی پارٹی شیخیہ احقاقیہ کویت سے تعلق رکھتے تھے۔

لہذا مولانا محمد بشیر انصاری صاحب کے یہ لکھنے کے باوجود کہ انہوں نے اپنی کتاب حقائق الوسائط جلد دوم میں ان بزرگوں کے عقائد کی تائید اور دلائل عقلیہ سے تسدید کی ہے وہ اچھی طرح سے سمجھ گیا کہ یہ لوگ مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت کے ساتھ وابستہ ہیں کیونکہ احقاق الحق رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت کی تالیف ہے اور مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت احقاق الحق کی طرف خود کو منسوب کر کے ہی احقاقی کہلاتے ہیں سا اور شیخیہ رکنیہ کرمان اور شیخیہ احقاقیہ کویت دونوں خود کو ہی شیخ احمد احسائی کی تعلیمات کا سچا پیرو کہتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کو شیخ احمد احسائی کی تعلیمات سے منحرف قرار دیتے ہیں اور دونوں خود کو ہی شیخ احمد احسائی کی جانشینی کا صحیح حقدار سمجھتے ہیں اور دونوں اس کی جانشینی کے دعویدار ہیں۔

پس کاظم علی رسا نے ان کے خطوط سے اچھی طرح معلوم کر لیا کہ پاکستان کے سارے مبلغین شیخیہ، مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت کے عقائد کے مبلغ ہیں لہذا پہلے تو اس نے انہیں شیخیہ احقاقیہ کویت سے وابستگی ختم کر کے شیخیہ رکنیہ کرمان کی پیروی کی دعوت دی مگر جب اس نے یہ دیکھا کہ یہ سب کے سب شیخیہ احقاقیہ کویت ہی کے پیرو ہیں اور شیخیہ رکنیہ کرمان کی طرف آنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ جیسا کہ مولانا محمد اسمٰعیل دیوبندی کے مکتوب مورخہ ۷۵۔۰۵۔۱۵ سے ظاہر ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ مگر اب یہ تکلیف ہو رہی ہے کہ کرمانیوں اور احقاقیوں میں چند مسائل میں اختلاف ہے اور مجھے فی الحال ان مسائل میں معرفت نہیں ہے لہذا فیصلہ مشکل ہے۔ اس خط میں انہوں نے یہ بھی لکھا کہ احقاقیوں اور کرمانیوں کے

اختلاف اپنے مقام پر میں حضرت شیخ الاوحد اور سید الامجد کے علوم باطنیہ کی روشنی میں درس چلاؤں گا لہذا جب کاظم علی رسا کو ان مبلغین شیخیہ کے خطوط سے اور حالات وواقعات اور قرائن وشواہد سے یہ معلوم ہوگیا کہ یہ پکے شیخیہ احقاقیہ کویت کے عقائد کے مبلغ ہیں اور شیخیہ احقاقیہ کویت کا ساتھ چھوڑ کر شیخیہ رکنیہ کرمان کی طرف آنے کے لیے تیار نہیں ہیں اور مقدمہ کے سلسلہ میں بھی وہ ان سے بدظن ہوگیا کیونکہ اسے ثمن پر ثمن جارہے تھے۔ اور یہ ہر دفعہ اسے یہی یقین دلا رہے تھے کہ بس اس دفعہ یہ مقدمہ ختم ہوجائے گا آخر جب وہ ثمن پر ثمن وصول کرتے کرتے تنگ آگیا تو اس نے ان مبلغین شیخیہ کے وہ خطوط جوانہوں نے اسے اظہار محبت ومودت کے طور پر لکھے تھے "گلدستہ مودت" کے نام سے شائع کردیئے انہی خطوط میں سے ایک خط میں اے سی چنیوٹ کے ریڈر کو مثل ملاحظہ کے لئے رشوت دینے کا حال بیان کیا گیا تھا اور حسن طلب کے طور پر یہ لکھا تھا کہ یہاں تو رشوت کے بغیر کوئی ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا یہ خط مولانا محمد اسماعیل دیوبندی کے داماد خادم حسین کا تھا اس خط نے میرے کاظم علی رسا کے خلاف مقدمہ کے سلسلہ میں بڑا کام کیا۔

میں نے یہ خط اے سی چنیوٹ کے سامنے پیش کردیا لہذا وہ اے سی جو مولانا محمد اسماعیل کا بہت احترام کرتا تھا انہیں کرسی پر بٹھاتا تھا اور ہر دفعہ اگلی تاریخ دیتا تھا اور ہمارے بار بار کے اصرار کے باوجود وارنٹ گرفتاری جاری کرنے پر تیار نہیں ہوتا تھا خط پڑھ کر آگ بگولہ ہوگیا اور فوراً حکم دیا کہ اس کے خلاف بلاضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کیے جائیں ہماری کوشش سے کراچی میں اسکے وارنٹ گرفتاری کی تعمیل ہوئی لیکن اس نے بھاری نقد ضمانت داخل کرا کر تاریخ پر حاضر ہونے کا اقرار کرلیا مگر اس نے چنیوٹ میں حاضر ہونے کی بجائے لاہور ہائیکورٹ میں مسٹر جسٹس جاوید اقبال صاحب کی عدالت میں رٹ دائر کردی ۔ یہ رٹ بھی کافی عرصہ چلی، میرا کوئی وکیل نہیں تھا عدالت نے مجھے رٹ کی نقل مہیا کردی تھی لہذا میں نے خود ہی اس رٹ کا اردو زبان میں جواب لکھا۔ اس جواب کی اصل کاپی عدالت میں داخل کی اور اس کی ایک فوٹو کاپی کاظم علی رسا کے وکیل عبدالرحمٰن صاحب کو دی اور ایک نقل خود اپنے پاس رکھی جو ابھی تک میرے پاس موجود ہے اگرچہ یہ جواب بہت طویل ہے اور اس سے کتاب کی ضخامت میں اضافہ ہوگا لیکن شیعیان پاکستان کی آگاہی کے لیے اسے اگلے صفحات میں پیش کررہا ہوں...... انتہی

قارئین محترم یہاں پر برقی صاحب کا کلام تمام ہوگیا اور یہ مذکورہ جواب اسی کتاب "پاکستان

میں شیخیت کا شیعیت اور شیعہ علماء سے ٹکراؤ" کے صفحہ نمبر 39 تا 86 تک تفصیل کے ساتھ درج ہے شائقین مذکورہ کتاب کی طرف رجوع فرمائیں

یہ چند ایک حوالہ جات اور محبت ناموں سے اقتباسات اس لئے تحریر کئے ہیں کہ قارئین محترم جان لیں کہ شیخی مبلغین آیۃ ا...... محمد حسین نجفی صاحب اور انکے ہم فکر و ہم خیال اور حامی علماء اعلام کو اپنی امیدوں کی برآوری کی راہ کا کانٹا سمجھتے تھے اور اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لیئے ان علماء پر طرح طرح کے الزامات لگاتے۔

بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ جب اصول الشریعہ اردو زبان میں لکھی گئی ہے اور آپ پاکستانی عوام کو اس کتاب سے دور رکھنے کے لئے جوابات لکھ رہے ہیں تو پھر فارسی زبان میں جواب لکھنے کا کیا تک بنتا ہے اور اس سے بھی زیادہ قابل غور بات یہ کہ جناب مبلغ اعظم مولانا محمد اسمعیل نے ایک اور رسالہ بنام هدیۃ المستبصرین فی ردشبہات المقصرین جس کے پہلے دو صفحات پر شیخ احمد احسائی اور مرزا احقاق کی تصویریں لگی ہوئی ہیں فارسی میں تحریر فرمایا کہ جو تحفہ علیہ سے قبل لکھا گیا اور اس کی وجہ تصنیف ان الفاظ میں تحریر کی کہ این رسالہ ایست مختصر کہ در رو مقصرین پنجاب مینویسم قبل از اشاعت رسالہ تحفہ علمیہ کہ تا حال ناتمام است وجہ عجلت این است کہ این مقصرین پنجاب روز و شب در گمراہ کردن شیعان پنجاب بلکہ پاکستان مشغول اند لہذا اندرین ایام جملہ مشاغل راگزاشتہ ہمہ تن در انسداو فتنہ تقصیر مشغول ہستم۔

(بحوالہ کتاب مذکور صفحہ ۱۷)

ترجمہ۔ "یہ مختصر رسالہ مقصرین پنجاب کے رد میں لکھ رہا ہوں تحفہ علیہ کی اشاعت سے پہلے کہ جو ابھی تک نا تمام ہے۔ اور اس عجلت کی وجہ یہ ہے کہ مقصرین پنجاب دن رات پنجاب بلکہ پاکستان کے شیعوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں لہذا میں نے بھی اپنی تمام مصروفیات کو ایک طرف کر کے اس فتنہ کے انسداد کے لئے کمر ہمت باندلی ہے"

پھر آگے جا کے لکھتے ہیں کہ

" شیعیان مخلصین توجہ فرمایند وامداو فرمایند کہ درس آل محمد را محکم کنم"

ظاہر ہے کہ فارسی عبارت لکھ کے پاکستانی شیعہ قوم سے تو مدد کی اپیل کی نہیں جارہی۔ ہمارے خیال میں یہ

اپیل ان لوگوں سے کی گئی ہے کہ جن کے بارے میں اسی کتاب میں یہ الفاظ لکھے ہیں کہ۔

ترجمہ عبارت فارسی چند کلمات قبیلہ احسائی کی مدح میں کہتا ہوں کیوں کہ اسی قبیلہ میں شیخ الاوحد پیدا ہوئے اور پرورش پائی ہے۔ صفحہ ۳۵ سے ۳۹ تک فقط اس قبیلہ احسائی کہ جو اس وقت کویت میں مقیم ہے اور مرزا احقاقی کے ذریعے تمام شیخیوں کی سرپرستی کر رہا ہے کی مدح ہی مدح ہے۔

محققین اصل کتاب پڑھ کر بہت سے ظریف نکات حاصل کر سکتے ہیں جنہیں ہم نے اختصار کی خاطر چھوڑ دیا ہے۔ لطف کی بات یہ کہ پنجاب کی قوم شیعہ کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ فوری کام بھی تمام کا تمام فارسی زبان میں کیا گیا۔ باوجود اسکے کہ مولانا صاحب اپنی دوسری کتاب **نصرت الذاکرین** کے صفحہ ۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

"کیوں کہ ان کی کتابیں اردو زبان میں عام ہیں اور عوام ان کو پڑھ کر گمراہ ہو رہے ہیں اور تقریروں میں بھی روزانہ عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ جب کتابیں عام ہیں تقریریں عام ہیں تو مناظرہ چھپ کر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اب مولوی محمد حسین صاحب ڈھکو اور مولوی سید گلاب شاہ ملتانی اور جعفر حسین مفتی، حافظ سیف اللہ صاحب وہابی اور مولوی محمد حسین صاحب مقصر بہاولپوری کو عام اجازت ہے کہ وہ جس مشہور مقام میں چاہیں ہم سے مناظرہ کر سکتے ہیں۔ اب ان کی تحریروں اور تقریروں کا جواب برملا عام دے دیا جائے گا۔ بہت صبر ہو چکا اب ہماری خاموشی گناہ ہوگی"۔ (نصرت الذاکرین، ص ۸)

اس کے باوجود بھی کتابیں فارسی زبان میں کیوں لکھی تھیں ہم تو اس سے یہی نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ چونکہ اس خدمت کا صلہ مال دنیا کی صورت میں وصول کرنا تھا اور وہ آقا بیچارہ بھی کسی اور بڑی طاقت سے سرمایہ لے کر آگے تقسیم کر رہا تھا جیسا کہ بعض خطوط کے احکامات سے بات بالکل واضح و روشن ہے جسے آپ باب مراسلات میں احقاقی کا خط ساقی کے نام میں یہ احکامات ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

لہذا اپنی خدمات دکھانے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ عزاداری سید الشہداء علیہ السلام کے جلسوں کے اشتہارات کی پیشانی پر بانی شیخیت کا نام لکھ کر کس لئے مرحوم مولانا محمد اسماعیل دیوبندی صاحب، شیخی ایجنٹ کاظم علی رسا کو ان الفاظ میں خط تحریر فرماتے ہیں کہ

"اس سال جلسہ کے بڑے اشتہار کی پیشانی پر شیخ الاوحد اور سید الامجد کے اسماء گرامی لکھ دیئے گئے ہیں اور شیخی کے مفہوم کا اعلان بھی عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ رات دن کتب کرمانیہ درس میں پڑھا رہا ہوں۔

اگر چہ معاصرین سے ۱۵ سال سے جنگ جاری ہے لیکن کتب کرمانیہ ابراہیمیہ نے ایمان کو روشن بلکہ درجہ ایقان تک پہنچا دیا ہے۔ میری غذا و اب سب کچھ یہی ہیں"۔

(گلدستہ موودت صفحہ ۲۲۔ تاریخ ۷۵۔۸۔۱۵)

(اللہ اللہ، مبلغان اسلام فقط مادی دنیا کے حصول کی خاطر یہ کیا لکھ رہے ہیں؟)

اصل مقصد کے اثبات کے لئے اس سے مزید اقتباس تحریر کر کے نقل کرنا میرے خیال میں وقت کا ضیاع ہے۔ قارئین محترم پر اب بات واضح ہو چکی ہوگی کہ یہ ساری بات کن کے اشاروں پر ہو رہی تھی اور اب بھی ہو رہی ہے۔ لیکن یہ کہے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے کہ قارئین محترم ان چند باتوں پر خوب بیدار مغزی کے ساتھ توجہ دیں اور سوچیں کہ ہم کیا پڑھ رہے ہیں اور وہ کیا لکھ رہے ہیں؟ اور ہمیں کیا کرنا چاہئے؟۔ وہ باتیں یہ ہیں: ا۔ انصاری صاحب تحریر کرتے ہیں کہ۔

"علماء شریعت ظاہرہ مفتی و مجتہد علوم باطنیہ کے فہم و ادراک سے قاصر ہیں)۔ یہ علمائے شریعت ظاہرہ و مفتی و مجتہد کون ہیں؟ وہی نا کہ جن میں شہید ثالث محمد تقی برغانیؒ آیۃ اللہ العظمیٰ سید مہدی بن سید محمد علی صاحب ریاض المسائل، آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ محمد حسن نجفیؒ، صاحب جواہر کلام، آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی، آیۃ اللہ العظمیٰ امام خمینیؒ، آیۃ اللہ العظمیٰ شہید باقر الصدرؒ، آیۃ اللہ العظمیٰ سید شہاب الدین مرعشی نجفیؒ آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد رضا گلپائگانیؒ وغیرہ وغیرہ شامل ہیں جنہوں نے شیخی کتب کی نشر و اشاعت کو حرام، شیخی فرقہ کو گمراہ اور ان کے بانیان شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کو اکثر نے دائرہ اسلام سے اور بعض نے دائرۂ تشیع سے خارج کیا ہے؟

آیا یہ علماء جن کے اسماء تحریر کئے گئے ہیں اور ان کے علاوہ دیگر سینکڑوں علماء اعلام کہ جنہوں نے اس قسم کے فتاویٰ تحریر کئے ہیں اور شیعہ علماء اعلام کی شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی کتب کی تعداد ایک سو سے بھی زیادہ ہے جن میں سے بعض کے نام ہم اس کتاب میں ذکر کریں گے انشاء اللہ اور بعض علماء نے تو کئی کئی جلدیں ان شیخیوں کی رد میں تحریر فرمائی ہیں۔ ان فتووں کی تفصیل اور انکے متون کو مولانا محمد حسین اکبر کی کتاب "استعمار شیخیت کے روپ" میں اور مولانا نعمت علی سدھو کی کتاب "تحفہ شیخیہ" میں اور مولانا سید محمد حسین زیدی برستی نے ایک "پراسرار جاسوسی کردار" میں درج کیا ہے، اگر یہ علماء اعلام شیخ احمد احسائی کی تحریر کردہ عبارات کو نہیں سمجھ سکتے تو پھر کون سے علماء شیعہ ہیں جو ان کی عبارات کو سمجھیں گے یا پھر یہ

SIBTAIN.COM

کتابیں کس کو سمجھانے کے لیے لکھی گئی ہیں؟۔ اگر یہ سارے علماء اعلام شیخ کی عبارات کو نہیں سمجھ سکتے تو پھر یہ مولوی ان کتابوں سے تیس تیس سال سے استفادہ کر کے پاکستانی عوام کو کیا سمجھا رہے تھے؟ مذہب شیعہ کے یہ اساطین شیخ احمد احسائی کی عبارات سمجھنے سے قاصر ہیں لیکن فیصل آباد کے درس آل محمد کے مولوی اسماعیل اور ملتان کے جامعہ الثقلین کے مولوی محمد حسنین ساقی نہ فقط ان کتب کو سمجھتے ہیں بلکہ ان کی ترویج کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہیں۔ ع اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت

۲)۔ عراق وایران کے وہ کون سے قشری علماء ہیں جن کو انصاری صاحب بتانا چاہتے ہیں کہ اس مکتب فکر کے لوگ پاکستان میں بھی رہتے ہیں. فتامل۔

۳) یہ پاکستانی فتنہ جو شیخ خالصی کی سیرت کا احیاء ہے نہایت شدت وقوت اختیار کر گیا تھا۔ یہ شیخ خالصی کی سیرت کیا تھی؟ جسے یہ فتنہ سے تعبیر کر رہے ہیں کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ خالصی مرحوم نے عراق کے مقامات مقدسہ نجف کربلا اور بالخصوص کاظمین میں شیخیوں کا داخلہ حرام قرار دے دیا تھا اور شیخیوں کے حوالہ سے کہا تھا کہ وہ میری لاش سے گزرے بغیر حرم میں داخل نہیں ہو سکتے۔ آیا خالصی کی سیرت یہی نہ تھی کہ وہ شیخیوں کو نجس جانتے تھے اور کہتے تھے کہ کفار کی نجاست تو اپنی جگہ پر ثابت ہے لیکن یہ لوگ ایمان کی عبا کے نیچے مومنین کے ایمانوں کو خراب کرنا چاہتے ہیں اور کئی ایک ضروریات دین کے منکر ہونے کی وجہ سے خارج از اسلام ہیں ان امور کی تفصیل آپ شیخ خالصی کی شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی کتب بالخصوص "ارشادالعوام" کی رد میں لکھی جانے والی کتاب میں دیکھ سکتے ہیں اور اسی وجہ سے پاکستان میں ان لوگوں نے خالصی خالصی کا اتنا شور مچایا کہ بالآخر لوگ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ خالصیؒ ہے کون؟ اور اسکی سیرت کیا تھی؟۔ خالصی کی سیرت کیا تھی اسکی جھلک تو آپ نے ملاحظہ فرمالی ہے لیکن یہ بات کہ خالصی کون ہے؟ اس سلسلے میں ہم موضوع سے باہر چلے جائیں گے شیخ خالصی کے حالات زندگی معلوم کرنے کے شائقین مندرجہ ذیل کتب کی طرف رجوع فرمائیں

۱ الامام المجاهد الشیخ محمد الخالصی، ۲ دو جلدیں مولف هاشم الدباغ

۲ علماء مجاہد

۳ آفتاب پنہان (یہ مقالہ ہے کہ جو مجلہ کیہان اندیشہ صد کے شمارہ میں نشر ہوا ہے)

باب سوم

اصلاح احوال کی خاطر وجود میں آنے والی تحریکیں اور انکا انجام

فصل اول

اصلاح احوال کی خاطر وجود میں آنے والی تحریکیں اور انکا انجام

فصل دوم

حق کی فتح شیخیوں کا شیخیت سے اعلان برائت

فصل سوم

SIBTAIN.COM

بمقام جھنگ شیعہ علماء کا باہمی معاہدہ

فصل چہارم

نظم کی صورت میں اس معاہدہ کی منظر کشی

فصل اول

اصلاح احوال کی خاطر وجود میں آنے والی

اصلاحی تحریکیں اور انکا انجام

جب آیۃ ا... نجفی مدظلہ کی کتاب اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ واحسن الفوائد فی شرح العقائد اور آیۃ ا.. حسین بخش جاڑا صاحب کی کتاب لمعۃ الانوار اور تفسیر انوار النجف کی اشاعت کے بعد اور دیگر صحیح العقیدہ علماء اعلام وغیرہ کی تقریروں وتحریروں کے ذریعہ عوام کو عقائد حقہ سے آگاہی حاصل ہوئی تو شعوری یا لاشعوری طور پر ان شیخی مبلغین کی ہاں میں ہاں ملانے والے دوسرے خطیبوں اور ذاکروں نے سرزمین پاکستان کے ان مذکورہ جید علماء اعلام کے خلاف ایک طوفان کھڑا کر دیا۔ جس سے قوم ومذہب کا تقدس پامال اور محبت والفت کی فضاء مخدوش ہونے لگی تو اس صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے قوم کے چند مخلص افراد طرفین کے درمیان افہام وتفہیم اور صلح کی نیت سے آگے بڑھے۔ لہٰذا احسن طریقہ سے اصلاح احوال کی خاطر اس زمانے میں دو تحریکیں وجود میں آئیں۔ ایک سرگودھا سے اور دوسری مظفر گڑھ سے۔ دونوں کا مقصد ایک ہی تھا کہ علماء وذاکرین کے دونوں دھڑوں کو متحد کر کے روزانہ کی اس ہاہو کو ختم کیا جائے۔ تاکہ منبر حسینی کے تقدس کو پامال ہونے سے محفوظ رکھا جاسکے۔ لیکن ایک فریق کی ہٹ دھرمی یا مفاد پرستی کی وجہ سے یہ اصلاحی تحریکیں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ بعد میں ان دونوں تحریکوں اور ان کے انجام کو رسالہ کی شکل میں قوم کے سامنے پیش کیا گیا کہ اب قوم خود ہی فیصلہ کر لے مغرض، مفسد اور مفاد پرست کون ہے اور مصلح مخلص کون ہے؟ لہٰذا اس نیک کام کی خاطر سرگودھا سے اٹھنے والی، پہلی تحریک جو کہ جناب سید بشیر حسین بخاری صاحب نے شروع کی تھی اس کا کیا انجام ہوا اسے آپ ایک مخلصانہ تحریک اور اسکا انجام نامی رسالہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں جو چھپ چکا ہے اور حق واہل حق اور باطل واہل باطل میں امتیاز کر چکا ہے۔

دوسری تحریک مظفر گڑھ کی تحریک جو کہ جناب محمد بشیر خان مگسی صدر انجمن شباب الشیعہ نے شروع کی

تھی اسکا انجام کیا ہوا اور کیوں ہوا؟ اس کی تفصیلات ایک قومی خواہش جسکی تکمیل نہ ہو سکی نامی رسالہ میں جمع کی جا چکی ہیں اگر چہ اس دوسری تحریک کی روداد ابھی چھپ کر معرض وجود میں نہیں آئی ہے مگر ہم نے اس مسودہ کے قلمی نسخہ سے خوب استفادہ کیا ہے بلکہ یہی مسودہ بندہ کی اس کاوش کو پیش کرنے کا ایک لحاظ سے موجب بنا ہے مگسی صاحب نے دونوں گروپ میں سے چھ چھ علماء کا انتخاب کیا اور پھر ان کو خطوط تحریر کیے جن میں یہ تحریر تھا کہ بجائے اسکے کہ آپ حضرات ایک دوسرے کے خلاف مجمع عام میں کچھ بولیں آپ سے التماس ہے کہ ان متنازع مسائل کو حل کرنے کے لیے کوئی معقول حل تلاش کریں اور پھر اپنی طرف سے ان مسائل کے حل کیلئے دونوں گروہوں کے سر برآوردہ علماء کرام کو خطوط لکھ کر دو تجاویز پیش کیں۔

۱) اس دور کے اعلم العلماء، مرجع جہان تشیع حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید محسن الحکیم الطباطبائیؒ کی طرف رجوع کیا جائے اور پھر جن عقائد کی آیت اللہ حکیمؒ تائید کردیں کہ یہ قرآن وسنت کے مطابق صحیح شیعہ عقائد ہیں تو دونوں گروپ اسے قبول کریں۔ یا پھر

۲) علمی سطح پر فریقین مل بیٹھ کر گفتگو کریں اور علمی دلائل سے احقاق الحق اور ابطال الباطل کریں۔

SIBTAIN.COM

یہ تھا خط وکتابت کا خلاصہ اس تحریک کے بانی جناب مگسی صاحب نے جن علماء کا انتخاب کیا تھا۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

طرفین کے علماء کے اسماء گرامی

الف) اس گروہ کے علماء کے اسماء جو طرف مقابل کو مقصر وہابی اور سعودی ایجنٹ، عزاداری کا دشمن وغیرہ کے القاب سے یاد کرتا تھا

اس گروہ کے سربراہ یا قائد دراصل علامہ بشیر انصاری صاحب تھے

۱) جناب علامہ محمد بشیر انصاری صاحب مرحوم، فاتح ٹیکسلا (۱۹۰۱ء، ۱۹۸۳ء)

۲) علامہ مرزا یوسف حسین صاحب مرحوم، لاہور (۱۹۰۱ء، ۱۹۸۸ء)

۳) مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم دیوبندی، فیصل آباد (۱۹۰۱ء، ۱۹۷۶ء)

۴) مولانا سید ضمیر الحسن صاحب مرحوم، احمد پور سیال (۱۹۱۶ء)

۵) مولانا امیر محمد تونسوی صاحب مرحوم، تونسہ (۱۹۰۶ء، ۱۹۷۳ء)

(تونسوی صاحب موجودہ منحرف وغالی غضنفر عباس تونسوی کے والد ہیں)

۶) مولانا غلام شبر شاہ صاحب مرحوم (آف خوشاب)

ب) علماء کے اس گروپ کے اسماء جو طرف مقابل کو شیخی اور شیخیت کے مبلغین کے نام سے یاد کرتے تھے اس گروہ کی سربراہی علامہ شیخ محمد حسین نجفی ڈھکو کو حاصل تھی جو کہ موتمر علماء شیعہ پاکستان کے صدر گرامی قدر تھے اور اسی لئے طرف مقابل ان سب کو ڈھکو گروپ یا ڈھکو پارٹی کے نام سے یاد کرتا تھا۔

۱) علامہ محمد حسین نجفی ڈھکو صاحب مدظلہ، سرگودھا (۱۹۳۲ء)

۲) قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین صاحب مرحوم، گوجرانوالہ (۱۹۱۴ء، ۱۹۸۳ء)

۳) استاد العلماء علامہ سید محمد یار شاہ صاحب مرحوم علی پور (۱۳ مئی ۱۹۱۵ء)

۴) استاد العلماء علامہ سید گلاب شاہ صاحب مرحوم، ملتان (۱۹۱۴ء، ۱۹۹۲ء)

۵) استاد العلماء علامہ حسین بخش جاڑا صاحب مرحوم، دریا خان (۱۹۲۰ء، ۱۹۹۰ء)

SIBTAIN.COM

۶) علامہ حافظ سیف اللہ جعفری صاحب مرحوم، چونیاں (ربیع الاول ۱۳۴۴ھ، ۱۴۰۰ھ)

مگسی صاحب نے ان سب علماء کرام کو متنازعہ مسائل کو افہام وتفہیم کے ذریعہ سے حل کرنے کے لئے خطوط لکھے اور بعض کو کئی کئی مرتبہ خطوط لکھے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس مخلصانہ تحریک کا انجام بھی پہلی تحریک سے مختلف نہ تھا۔ ایک گروہ نے ہٹ دھرمی سے کام لیا اور اس عظیم کام کو پورا نہ ہونے دیا یعنی کبھی کہتے تھے اصول دین میں تقلید جائز نہیں اور کبھو کہتے تھے کہ جب تک ہم جوابی کتب نہ لکھ لیں آرام سے نہیں بیٹھیں گے یا یہ کہتے تھے کہ طرف مقابل اپنے عقائد سے تائب ہو جائے اور کبھی کہتے تھے ہم کھلے عام کربلا گامے شاہ میں مناظرہ کریں گے جبکہ دوسرا گروپ بغیر کسی قید وشرط کے معقول حل کو قبول کرنے کے لئے تیار تھا۔ ہم اس ساری کارروائی کو تو اختصار کی خاطر اپنے قارئین محترم کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ لیکن چند ایک اقتباس دیگر طرفین میں سے ایک ایک خط باب مراسلات میں پیش خدمت کریں گے تاکہ کسی حد تک بات سمجھ میں آسکے جس سے باآسانی فیصلہ کیا جاسکے کہ اصل بات کیا تھی اور کس طرح پیش کی گئی؟ البتہ ہم قارئین کرام کو اس خط وکتابت سے مطلع کرنے سے قبل یہ بات بتانا چاہتے ہیں کہ اس نزاع کو ختم کرنے کے لیے آیۃ ا...... لنجفی صاحب مدظلہ نے بنفس نفیس اپنے مخالفین کو خطوط لکھے تھے جن

میں سے ایک کا متن کچھ اسطرح کا ہے۔

آیۃ... محمد حسین نجفی ڈھکو صاحب قبلہ نے مستقیماً مولانا بشیر انصاری صاحب، مولانا محمد اسماعیل دیوبندی صاحب، مولانا مرزا یوسف حسین صاحب، اور مولانا ضمیر الحسن صاحب کو دارالعلوم محمدیہ سرگودھا سے ان الفاظ میں دعوت نامہ تحریر فرمایا۔

باسمہٖ تعالیٰ

مولانا محمد بشیر انصاری، مولانا ضمیر الحسن، مولانا محمد اسماعیل، مولانا مرزا یوسف حسین اور انکے حواریوں کے نام۔

سلام مسنون۔ استعلام مزاج کے بعد

کچھ عرصہ سے آپ حضرات اور آپکے حواری ذاتیات پر دینیات کا لبادہ ڈال کر مذہبی مسائل کی آڑ میں تمام علماء حق کے خلاف بالعموم اور اس راقم آثم کے خلاف بالخصوص محاذ قائم کر کے جس طرح قومی فضاء کو مکدر کرنے کی سعی مذموم کر رہے ہیں وہ عالم السرائر والخفایا کے علاوہ قوم کے سنجیدہ طبقہ بلکہ عوام سے بھی مخفی ومستور نہیں ہے۔ این ہمہ راز است کہ معلوم عوام است۔ یہ بات الگ ہے کہ آپ کی یہ تمام کوششیں اکارت ہو رہی ہیں۔ ع وہ شمع کیوں بجھے جسے روشن خدا کرے

بہرحال آپ حضرات نے قولی وعملی طور پر ایذاء رسانی، افتراء پردازی اور فتنہ سامانی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ آپ کی اس روش ورفتار کے پیش نظر رفع اختلاف کی خاطر ذیل میں چند تجاویز درج کی جارہی ہیں امید واثق ہے کہ اگر آپ فی الواقع تحقیق حق کے طلبگار ہیں اور قوم کو مزید تشتت وافتراق کا شکار ہونے سے بچانا چاہتے ہیں تو فرصت اولیٰ میں ان معقول تجاویز سے اتفاق رائے فرما کر اور ان پر عمل درآمد کر کے ہمیشہ کے لئے اس ناخوشگوار فضاء کا خاتمہ کر دینگے۔ ہاں اگر آپ کی دنیوی فلاح وبہبود اس میں مضمر ہے کہ قوم اختلاف کی آماجگاہ بنی رہے اور اس میں جوتم پیزار ہوتا رہے۔ تو یہ اور بات ہے کیونکہ رموز مصلحت خویش مولویاں دانند۔ وہ تجاویز یہ ہیں

۱) اس سلسلہ میں سب سے **پہلی تجویز** تو یہ ہے کہ اس وقت شیعی دنیا کے مرجع اکبر سرکار آیت اللہ السید محسن الطباطبائی الحکیم مدظلہ العالی ہیں ان اختلافی مسائل میں انکو حکم تسلیم کریں انکی طرف رجوع کیا جائے اور انکے ہر فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا جائے وبس۔ مزید برآں ہندوستان کے سرکار مفتی احمد علی صاحب،

اور علامہ علی نقی صاحب اور ایران کے سرکار آقائے مرعشی اور آقائے خمینی دامت برکاتہم اور نجف اشرف کے سرکار آقائے خوئی، سرکار آقائے زنجانی مدظلہم وامثالھم موجود ہیں انکی طرف رجوع کر کے اس قیل و قال کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

۲) میں ذاتی طور پر علماء شیعہ کے باہمی مناظرہ کا بوجوہ سخت مخالف ہوں اور اسے مخالفین کی تضحیک اور مذہبی تحقیر کا باعث سمجھتا ہوں۔لہذا کربلا گامے شاہ جیسے عمومی مقامات پر عوام کے اژدھام کے سامنے اہل علم کے مناظرہ کرنے کی تجویز سراسر غلط اور محض ایک سازش ہے۔اس سلسلہ میں میری تجویز یہ ہے کہ اگر آپ حضرات واقعا احقاق حق وابطال باطل کے خواہش مند ہیں تو کوئی مناسب جگہ تجویز کریں تاریخ کا تعین کریں وہاں مقررہ تاریخ پر آپ مع اپنے تمام حوارئین کے تشریف لے آئیں۔میں ادھر بفضلہ تعالیٰ اکیلا حاضر ہو جاؤں گا انشاء اللہ پھر باہم بیٹھ کر خواہ جتنا بھی وقت صرف ہو قرآن کریم، احادیث معصومینؑ، تحقیقات علماء متقدمین ومتاخرین اور عقل سلیم کے ذریعہ تمام متنازعہ فیہ مسائل پر سیر حاصل گفتگو کریں تاکہ حق وباطل کا فیصلہ ہو جائے پھر عقائد حقہ کے بارے میں ایک متفقہ تحریر سب کے دستخطوں سے شائع کی جائے۔

SIBTAIN.COM

۳) یہ علمی گفتگو صرف فارسی یا عربی زبان میں کی جائے اور اگر اسکے قلمبند کرنے کا بھی انتظام ہو جائے تو اوانسب ہوگا۔اس علمی گفتگو میں سوائے بعض خواص کے (اور وہ بھی خاص حالات میں) دیگر عوام کو شرکت کی ہرگز اجازت نہ ہو۔

میں اپنی طرف سے مقام گفتگو کے لئے دار العلوم محمدیہ سرگودھا تجویز کرتا ہوں قیام وطعام کا انتظام میرے ذمہ ہوگا۔تاریخ کا تعین آپ کریں آپ اگر کوئی اور متبادل جگہ تجویز کریں تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

نوٹ تاریخ ارسال کے بعد کامل ایک ماہ تک آپ حضرات کے جوابات کا انتظار کیا جائیگا

فقط والسلام خیر الختام

منجانب احقر محمد حسین نجفی

صدر المدرسین دار العلوم محمدیہ سرگودھا

اس خط کا عکس باب مراسلات میں موجود ہے

آیۃ...... نجفی مدظلہ کا دوسرا خط

۱) اس سلسلہ نزاع کو معقول انداز میں ختم کرنے میں جو کردار آیۃ...... نجفی مدظلہ نے ادا کیا ہے اسکی ایک جھلک آپ حضرات نے ملاحظہ کی اور مزید وضاحت اور اس سلسلہ میں آیۃ...... نجفی کا موقف آپ نکسی صاحب کے اس خط میں کہ جو مبلغ اعظم جناب مولانا محمد اسماعیلؒ کے نام تحریر کیا گیا ہے ملاحظہ فرما سکتے ہیں لیکن سردست ہم یہاں پر آیۃ ا... نجفی صاحب مدظلہ کے اس خط سے اقتباس نقل کرنا چاہتے ہیں کہ جو آپ نے ۲۶ مارچ ۱۹۷۰ء میں خان (نکسی) صاحب کے اس خط کا جواب دیتے ہوئے کہ مولانا اسمٰعیل صاحب اور مولوی شبر شاہ صاحبان نے کہا ہے کہ اگر ان متنازعہ فیہ مسائل اور بالخصوص اصول الشریعہ کے مندرجات کی تصدیق آیت اللہ العظمی آقای سید محسن الحکیم کردیں تو ہم ان لوگوں کو حق پر مان لیں گے اس سلسلہ میں جو جواب آپ نے تحریر فرمایا وہ کچھ اس طرح سے ہے کہ

﴿محترم المقام ہمدرد قوم وملت جناب نکسی صاحب زید مجدکم......

سلام علیکم! مزاج شریف! بموجب نیا جال لایا پرانا شکاری...... اگر ان حضرات کو سرکار آقائے حکیم مدظلہ علی روس المومنین کے فیصلہ پر اتنا ہی اعتماد ہے جتنا کہ انہوں نے ظاہر کیا ہے تو خود ہماری اولین تجویز کے مطابق کیوں نہ تمام اختلافی مسائل لکھ کر انکی خدمت میں بھیج دیئے جائیں اور جو جواب باصواب آئے اس کے سامنے سر تسلیم خم کردیا جائے۔

(۲) اگر ان لوگوں کو سرکار موصوف کا فیصلہ منظور ہے تو کیا اس بحث کے شدت اختیار کرنے سے کچھ عرصہ پہلے جناب مولانا سید گلاب شاہ صاحب نقوی آنجناب کا فیصلہ ان مسائل کے متعلق ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع نہیں کرچکے ہیں......

(۳) نیز کیا حاجی غلام شبر شاہ صاحب کو معلوم نہیں کہ جب گذشتہ سال ہمارا گیارہ آدمیوں کا قافلہ (جن میں پیر سید نوازش علی شاہ صاحب، سردار محمد نواز خان، خان غلام شبیر خان وغیرہ شامل تھے) سفر حج سے واپسی پر زیارات آئمہ عراق کیلئے نجف اشرف پہنچا تو جناب آقائے حکیم مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوکر میری کتابوں کے متعلق انکی رائے معلوم کی تو انہوں نے حرف بحرف انکی تصدیق فرمائی اور میری تعریف اور تحسین میں بھی بہت کچھ فرمایا چنانچہ بعض حضرات (حاجی

احمد خان آف موضع مچھر کھادی ضلع سرگودھا) نے موصوف سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے منہ بناتے ہوئے کہا کہ سرکار آقا صاحب اردو جانتے نہیں وہ ان کتابوں کی کیوں کر تصدیق کر سکتے ہیں...... عرض کیا گیا کہ کیا وہ مترجم کے ذریعہ کتابوں کے مندرجات معلوم نہیں کر سکتے تو صاف صاف کہہ دیا کہ پھر ہم آقا کی تصدیق بھی نہیں مانتے۔

(۴) اولا   اگر تصدیق کا مطلب تقریظ لکھوانا ہے جس کا کئی مصالح کے پیش نظر جناب موصوف نے بطور کلی سدباب کیا ہوا ہے۔

ثانیا۔ اگر آپ اس میں مداخلت کریں گے تو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکہ الٹا انکو گالیاں دی جائیں گی۔ چنانچہ پچھلے سال جب اخبار رضا کار نے مداخلت کرنے کی اپیل کی تھی تو انہوں نے (نجف اشرف میں) ملاقات کے وقت ہمارے قافلہ کے سامنے ان خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔

ثالثا، ویسے بھی آج کل جناب موصوف بیمار ہیں (اللہ تعالی بحق النبی وعترۃ الطاہرین انہیں صحت وعافیت دے) اور بغرض علاج انگلینڈ تشریف لے گئے ہیں (جیسا کہ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا) اس لئے بھی انکو یہ تکلیف دینا ممکن نہیں۔ بہر حال اب (بھی ہماری تجویز) یہی ہے کہ تمام متنازعہ فیہ مسائل لکھ کر انکی خدمت میں بھیجے جائیں اور دونوں فریق انکو یقین دلائیں کہ ان کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے گا اور جو فریق کسی قسم کی چوں چراں کرے گا وہ جھوٹا متصور ہوگا۔

قارئین محترم ہم طرفین کے تمام خطوط کے اقتباسات بلا تبصرہ آپ کی خدمت میں پیش کریں گے نتیجہ اور فیصلہ آپ حضرات خود اخذ کریں

طرفین کے خطوط سے اقتباسات

۲) علامہ حسین بخش جاڑا صاحب مرحوم کے تاثرات۔

علامہ صاحب کا نامہ کافی طولانی ہے اس میں انہوں نے بہت سے مسائل پر گفتگو کی ہے اور رفع نزاع کے لئے راہ حل بھی بتایا ہے۔ اور ہمارے خیال میں علامہ صاحب مرحوم کا یہ خط موجودہ دور کی بہت سی مشکلات کا حل بھی بن سکتا ہے بشرطیکہ اس پر عمل کیا جائے اس سلسلہ میں علامہ مرحوم تحریر فرماتے ہیں کہ

SIBTAIN.COM

جناب محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

غیبت امامؑ سے اب تک فرقہ حقہ شیعہ کے علماء اعلام میں اس امر پر اتفاق رہا ہے کہ خدا اپنی ذات وصفات میں یکتا وتنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ دور حاضر کے بعض مقررین ونیم خواندہ مولوی صاحبان نے محمد وآل محمدؐ کو بعض صفات میں خدا کا شریک ماننا شروع کر دیا ہے۔ اور خدا انکی کسی بات کو رد نہیں کر سکتا لہذا مارنا جلانا، رزق دینا انہیں کا کام ہے وغیرہ وغیرہ اور علماء اعلام مذہب شیعہ کے نزدیک یہ عقیدہ شرک صریح ہے اور لا الہ الا اللہ کے منافی ہے۔ علاوہ ازیں فقہی مسائل میں بھی ان لوگوں نے خود ساختہ چیزوں کو داخل کرنا شروع کر دیا ہے مثلاً تشہد نماز میں شہادت ولایت کو شامل کرنا اور درود کو کافی نہ سمجھنا تازہ ترین ایجاد ہے۔ ان مسائل مختلفہ کے قطعی فیصلہ کے لئے آقای حکیم مجتہد اعلم کا فرمان کافی تھا لیکن صاحبان اغراض نے اس کو تسلیم نہ کیا۔ آپکی تجویز پانچ پانچ علماء کو دعوت دینا بھی نتیجہ خیز ہو سکتی ہے اگر نیت صحیح ہو اور ایسی تجویز اس سے پہلے کی جا چکی ہے اور آزمائی جا چکی ہے سرگودھا کے درد دل رکھنے والے غیر جانبدار لوگوں نے کوشش کی لیکن طالع آزما لوگوں نے قوم کو کھلونا بنانے کی خاطر اسے ٹھکرا کر رکھ دیا آپ سرگودھا سے بشیر حسین بخاری کی جانب سے چھپنے والے پمفلٹ ایک مخلصانہ تحریک اور اسکا انجام منگوا کر پڑھیں اور خود اندازہ فرمائیں کہ آپ کی تحریک کیوں کر کامیابی سے ہمکنار ہو سکے گی۔ بے شک طرفین سے پانچ پانچ علماء باب العلوم ملتان یا مخزن العلوم شیعہ میانی، دار العلوم سرگودھا یا جامعۃ المنتظر لاہور یا جامعۃ الغدیر احمد پور سیال جیسے قومی اداروں میں جمع ہو جائیں مجلس کے لئے مخصوص آدمیوں کے علاوہ اور کوئی دخیل نہ ہو۔ اور علماء کے علاوہ کسی کو بولنے کا حق نہ ہو اور علماء سے وعدہ لیا جائے کہ جب تک مسائل مختلفہ پر ایک فیصلہ نہ ہو جائے کوئی بھی اس علمی مباحثہ کو چھوڑ کر نہ جائے علماء و مدرسین میں مولانا سید محمد یار شاہ صاحب قبلہ مولانا سید گلاب شاہ صاحب قبلہ، مولانا حافظ سیف اللہ صاحب قبلہ، مولانا مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ اور مولانا محمد حسین صاحب پرنسپل دار العلوم محمدیہ سرگودھا کی شرکت ضروری ہے اور دوسری طرف مولانا محمد بشیر صاحب، مولانا مرزا یوسف حسین صاحب، مولانا ضمیر الحسن صاحب، مولانا محمد اسماعیل صاحب اور مولانا سید محمد عارف صاحب کو ضرور شریک کیا جائے خدا کرے آپکی کوشش کامیاب اور محنت ثمر آور ثابت ہو آمین

والسلام حسین بخش ۶۹/۱۱/۱۵

(اس نامہ کا عکس باب مراسلات میں ملاحظہ فرمائیں)

اس گروہ کے باقی تمام افراد نے بھی چونکہ بلا قید و شرط ڈھکو صاحب کی تجاویز کو قبول کیا ہے لہذا ان کے خطوط کے اقتباسات اختصار کے پیش نظر نقل نہیں کئے جائیں گے اب ہم طرف مقابل کے افراد کے تاثرات ذکر کرتے ہیں۔

مولانا محمد بشیر انصاری صاحب قبلہ کے تاثرات

صدر محترم انجمن شباب الشیعہ ......

سلام جمیل

گرامی نامہ پیش نگاہ ہے ڈھکو صاحب نے اپنے عقائد اپنے کتب اور رسائل میں شائع کر دیئے ہیں جسکے بعد ان سے گفتگو کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی کیا وہ گفتگو کر کے اپنے عقائد تبدیل کرنا چاہتے ہیں اگر ایسا ہے تو انہیں اخبارات و رسائل میں بیان دینا چاہئے اور اپنے عقائد سابقہ کے بطلان کا اعلان کر دینا چاہیے اور اگر وہ اپنے سابقہ عقائد پر قائم ہیں تو انکے کتب و رسائل کی رد کتب و رسائل ہی کی شکل میں شائع کرنا اہم فریضہ ہے جناب علامہ مرزا یوسف صاحب نے حقائق العقائد میں انکی یہ خواہش بھی پوری کر دی ہے کہ علماء نجف خصوصاً آقای حکیم مدظلہ سے فیصلہ لیا جائے چنانچہ کتاب مذکور میں فیصلہ بھی درج ہے لہذا میری نظر میں کسی گفتگو کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

والسلام ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹

انصاری صاحب مرحوم ڈھکو صاحب کو ایک دوسرے نامہ میں ان الفاظ میں جواب دیتے ہیں۔

"اگر باطل کی اشاعت سے پہلے یہ تجویز پیش کی جاتی جواب فرمائی ہے تو نہ قوم میں اشتعال پیدا ہوتا اور نہ ان چند افراد کو مورد لعن طعن قرار دیا جاتا اور نہ فتنہ تحریر و فساد تک نوبت پہنچتی جبکہ باطل کی اشاعت ہو چکی ہے اور حق کی اشاعت کا جوابی سلسلہ ابھی جاری ہے جسکی تکمیل منزل وجوب رکھتی ہے۔ اس لئے علماء حق جب تک باطل کی اشاعتی حدود میں حق و صدق کی اشاعت کا فریضہ ادا نہ کر لیں اس وقت تک گفتگو بے محل ہوگی ۔ میں پہلے اس قسم کی تحریک کا یہی جواب دے چکا ہوں۔ اسکے علاوہ بند کمرہ کی گفتگو اس وقت مناسب ہوتی جب باطل بند کمرہ میں محدود ہوتا مگر یہ وقت گذر چکا ہے۔ لہذا اب یہ گفتگو کسی مرکزی مقام پر علی الاعلان ہونا چاہئے جس کا علماء حق چیلنج دے چکے ہیں"

SIBTAIN.COM

ان دونوں خطوط کے عکس اور مزید جو کچھ مولانا نے تحریر فرمایا ہے باب مراسلات میں ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا ضمیر الحسن رضوی کے تاثرات

محترم ومکرم السلام علیکم تحفہ یا علی مدد۔۔۔۔۔۔۔

ارادہ آپ کا نیک ہے خداوند عالم کامیاب فرمائے۔ میرے خیال میں پانی سر سے اونچا ہو گیا ہے کیونکہ اختلافات طشت از بام ہو چکے ہیں اور تحریری شکل میں آچکے ہیں۔ اگر یہ علماء سوء اپنی بد اعتقادی چیز تحریر میں نہ لاتے تو اتنی خرابی نہ پیدا ہوتی نہ اب یہ تحریری بد اعتقادی ضبط ہو سکتی ہے اور نہ یہ اختلاف دور ہو سکتے ہیں۔ البتہ ایسے لوگوں کو قوم نے اپنا عالم سمجھ لیا ہے اور اس خیال میں ہے کہ یہ ہمارے علماء ہیں۔

جو ہماری اعتقادی یک جہتی کو پارہ پارہ کرنے کے لئے پوشیدہ مخالف طاقتوں نے انہیں ہمارے مذہب کے روپ میں داخل کیا ہے۔ تاکہ ہمارے پورے چودہ سو سال کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیں اگر قوم ان چند علماء سے دستبردار ہو جائے اور انکو اپنے مدارس سے نکال دے اور ان جراثیم کو نشو ونما کی مہلت نہ دے تو اب بھی وقت ہے ورنہ ہمیں حضرت صاحب الزمانؑ کا انتظار ہے اور انہی کی تلوار انہیں ختم کرے گی تحریروں کے ذریعہ اور باہمی گفتگو کے ذریعہ ممکن نہیں ہے کہ حجروں میں کئی دفعہ طے کرنیکی کی کوشش ہوئی لیکن یہ بات حجروں میں طے نہیں ہوئی۔ اسی لئے انہیں عام مجمع میں کہا گیا ابھی تک وہ آئے نہیں مدارس اس لئے انہوں نے اپنے قبضہ میں لئے ہیں کہ ہم اس خیال کے بچے پیدا کر لیں گے۔ اس لئے عوام جن کا مدارس اور مساجد سے استار بط نہیں انکے ہم خیال نہیں جنکی اکثریت ہے اور جسے ذرا سی مدرسہ اور مسجد سے الفت ہے انکی ہم نشین ہے اور ہمیں اپنے سانچے میں ڈھال رہے ہیں، میرے خیال میں اگر ایسے لوگوں سے مسجد اور مدرسہ پاک ہو جائے تو ہماری یہ زبوں حالی ایک حد تک درست ہو جائے گی۔ ان وباؤں کا یہی مرکز ہے اور یہی انکے جراثیم ہیں اسی لئے جب تک یہ مدرسے نہیں کھلے تھے ہماری قوم کی مجالس امام حسین علیہ السلام کے صدقہ میں اعتقادی یک جہتی قائم تھی۔

(فقط والسلام احقر ضمیر الحسن احمد پور سیال ۶۹/۱۱/۲۲)

(اس نامہ کا عکس باب مراسلات میں ملاحظہ فرمائیں اور ایسی فکر اور سوچ پر ایک بار فاتحہ بھی پڑھ لیں)

مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحبؒ کے تاثرات

جناب محمد بشیر صاحب

سلام علیکم

آپ کا خط آیا جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے بالکل درست ہے حالات ناگفتہ ہیں اسکا مجھے احساس اور علم ہے اول تو میں ان جدید اختلافات کا بانی نہیں ہوں بلکہ حافظ سیف اللہ، مولوی محمد حسین ڈھکو، مولوی گلاب شاہ اور مولوی حسین بخش صاحب جاڑا وغیرہ ہیں۔ اسکے دو محرک ہیں داخلی وخارجی۔ خارجی تو حکومت سعودی عرب ہے جو اپنا پیسہ وہابیت پھیلانے میں صرف کر رہے ہیں۔ داخلی طور پر یہ لوگ سابقہ واعظین اور ذاکرین کے خلاف حسد کا شکار ہیں۔ خمس اور زکواۃ کی رقوم سے اپنی جائدادیں بنا رہے ہیں۔ یہ غلام اللہ کی وہابیت حافظ سیف اللہ کی معرفت ہم میں آئی ہے۔ بعض مدرسین حضرات نے نادانستہ طور پر انکی تائید کی مولوی گلاب شاہ نے کچھ مضامین لکھے ہیں نے آج سے چار سال قبل انکے نام ایک کھلی چٹھی شائع کی تھی کہ آؤ مل کر تصفیہ کرلیں۔ مگر صدا بر نخواست۔ آخر یہ علماء ہیں۔ ان کی صحبت اور تبلیغ سے اب عوام بھی اسکا شکار ہو گئے ہیں دو پارٹیاں بن گئیں اسکے لئے دو مناظرے داخلی طور پر ہو چکے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوا کیوں کہ اب یہ لوگ اس فتنہ کو کتابی صورت میں مدون کر چکے ہیں۔ بعض مساجد اور امام بارگاہوں پر قبضہ کر چکے ہیں بدھ ضلع مظفر گڑھ میں انکی معرفت جو کچھ ہوا وہ آپکو معلوم ہے۔ لہذا انکو مجبور کرو کہ لاہور کربلا گامے شاہ کھلے میدان میں تصفیہ منظور کرلیں۔ تا کہ غلط غلط اور صحیح صحیح ہو جائے اس کے بغیر یہ فیصلہ مشکل ہے ﴿۶۹/۱۱/۱۴﴾

قارئین محترم سے التماس ہے کہ احقاق حق کی خاطر بڑی باریک بیں نگاہوں سے ان خطوط کا مطالعہ فرمائیں کہ اس طرح شاید اگر تعصب نہ ہو تو کسی نتیجہ تک پہنچا جا سکتا ہے لہذا خطوط کے اسلوب تحریر اور انداز بیان پر خصوصی توجہ فرمائیں۔

اسکے جواب میں نکسی صاحب نے لکھا تھا کہ قبلہ صاحب پہلے آپ انہیں سعودی ایجنٹ ثابت کریں پھر انہیں مدارس سے باہر کیا جائے گا اور دوسری بات یہ کہ اگر یہ لوگ خمس وزکواۃ سے جائدادیں خرید رہے ہوتے تو پھر تو انہیں چاہئے تھا کہ ذاکروں اور خطیبوں سے بنا کے رکھتے تا کہ یہ لوگ منبر پہ جا کر خوب ان لوگوں کی تعریفیں کریں اور لوگوں کو خمس وزکواۃ کی ترغیب دلائیں جبکہ اسکے برعکس یہ لوگ غلط قسم کی ذاکری کرنے والے ذاکر کی مخالفت کرتے ہیں اور لوگوں کو اس قسم کی مجالس سے منع کرتے ہیں اور ذاکروں اور خطیبوں کو بھی غلط روایات پڑھنے سے روکتے ہیں۔

اختصار کے پیش نظر ہم نے فقط مگسی صاحب قبلہ کے تمام خطوط میں سے جوانہوں نے طرفین کے علماء کو علیحدہ علیحدہ لکھے تھے فقط اسی ایک خط کا کامل عکس باب مراسلات میں شامل کیا ہے کیوں کہ جہاں پر یہ خط کافی تفصیلی ہے وہاں پر عام حالات کی کسی حد تک عکاسی بھی کرتا ہے اور ساتھ ساتھ طرفین کے اکثر احباب کے تاثرات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے البتہ مولانا محمد اسماعیل صاحب نے اس خط کا جواب بھی تحریر فرمایا تھا کہ۔

"مختصر عرض یہ ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب قبلہ یا تو کھلے میدان میں مناظرہ کرلیں جیسا کہ میں نے لکھا ہے یا پھر لاہور کربلا گامے شاہ میں ایک مجلس علمیہ منعقد کرلی جائے جس میں سو سو آدمی جانبین سے خاص الخاص بلالیا جائے جس میں لیڈران قوم، اخباروں کے صحافی، قوم کے مومن رؤسا شامل کرلئے جائیں مولانا محمد بشیر انصاری صاحب قبلہ کو میں لے آؤں گا یا پھر مولانا محمد حسین صاحب قبلہ اپنی کتاب اصول الشریعہ پر آیت اللہ حکیم الامت مجتہد اعلم آقای محسن الحکیم صاحب قبلہ کی تصدیق لکھادیں اگر آقا صاحب اس کتاب کی اور اس کے مسائل کی تصدیق فرمادیں تو میں ضرور ہتھیار ڈال دوں گا اور مولانا محمد حسین صاحب قبلہ کو ان مسائل میں برحق مان جاؤں گا۔ ورنہ خدا اپنے دین کا خود محافظ ہے"

SIBTAIN.COM

۱۴/۱/۷۰　　(اس خط کا عکس بھی باب مراسلات میں ملاحظہ فرمائیں)

اب آئیں اور مگسی صاحب قبلہ کے خط کا متن پڑھیں۔

بشیر حسین خان مگسی کا خط مولانا محمد اسماعیل کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالی جناب تقدس مآب حضرت مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب

السلام علیکم زاد شرفکم!

حضور کا جوابی شفقت نامہ مورخہ ۲۷/۱۱/۶۹ کو موصول ہو کر کاشف رازہائے سربستہ ہوا اور آپکا ارسال کردہ رسالہ بنام ایک منصفانہ تصفیہ بمیدان عام موصول ہوا آپ نے اپنے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ جدید اختلافات کا بانی میں نہیں ہوں بندہ نے حضور کو مصلح قوم سمجھ کر ہی خط ارسال کیا تھا اور اختلافات کو ختم کرنے کی عاجزانہ التجاء کی تھی نہ کہ بانی اختلافات سمجھ کر۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ بھی خندہ پیشانی سے ہماری اس التجا کو شرف قبولیت بخشتے اور قوم کو اس خلفشار سے نجات دلاتے تاکہ رہتی دنیا تک آپ کا احسان

قوم شیعہ پر رہتا۔ جیسا خط آپکو پہلے مورخہ ۱۳؍۱۱؍۶۹ کو ارسال کیا گیا تھا ویسے ہی خطوط حرف بحرف طرفین کے علماء کرام کو ارسال کئے تھے۔ فریق اول کے تمام علماء کرام کی جوابی تحریر سے عیاں ہوتا ہے کہ وہ حضرات مجلس علمیہ کے انعقاد کے حق میں نہیں ہیں۔ علامہ محمد بشیر صاحب قبلہ کتب بینی اور جوابی کتب کی اشاعت پر زور دیتے ہیں۔ آغا ضمیر الحسن صاحب قبلہ نجفی قوم شیعہ کو تلقین فرماتے ہیں کہ فریق ثانی کے علماء سے دست بردار ہو جائیں۔ اور ان کو دینی درس گاہوں سے نکال باہر کریں۔ تب حالات کسی حد تک سدھر سکتے ہیں۔ مولانا حاجی غلام شبّر شاہ صاحب قبلہ نے آپ کی طرح کھلے عام مناظرہ کی تجویز پیش کی ہے۔ مولانا امیر محمد صاحب قبلہ تونسوی نے تحریر فرمایا ہے جورائے علامہ محمد بشیر صاحب قبلہ تحریر فرمائینگے ہم بلا معذرت اقدام عمل کرینگے۔ یہ ہیں علمائے فریق اول کی آراء مبارکہ

فریق ثانی کی طرف سے جو جوابی تحریریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے منکشف ہوتا ہے کہ وہ تمام حضرات ہماری پیش کردہ تحریک کے مطابق مگر معمولی ترمیم کے ساتھ مجلس علمیہ کے انعقاد کے پر زور حامی ہیں۔ حضور نے فریق ثانی کے چند علماء کرام پر یہ الزام عائد کیا کہ یہ لوگ حکومت سعودی عرب کی طرف سے وہابیت پھیلانے پر مامور ہیں اور اس کے عوض حکومت مذکورہ سے بھاری اجرت وصول کرتے ہیں۔

اول تو آپ کا الزام اس وقت تک دائرہ اعتبار سے خارج ہے جب تک آپ اسے پایۂ ثبوت تک نہ پہنچائیں، ثانیاً اس الزام کا ہماری تحریک سے کوئی رابطہ نہیں۔ کیونکہ مجلس علمیہ میں قرآن، حدیث اور فرمائشات علمائے متقدمین کی روشنی میں فیصلہ کرنا ہے نہ کہ حکومت یا پیسہ کے ذریعہ

دوسرا الزام حضور نے یہ عائد کیا ہے کہ یہ لوگ داخلی طور پر سابقہ واعظین وذاکرین کے خلاف حسد کا شکار ہیں۔

تیسرا الزام یہ ہے کہ یہ لوگ خمس اور زکوٰۃ وصول کر کے اپنی جائیدادیں بنا رہے ہیں اگر انصاف کو بروئے کار لا کر غور کیا جائے تو آخری دونوں الزامات ایک دوسرے سے متضاد ہیں کیونکہ حسد کا شکار تب ہونگے جب وہ خمس اور زکوٰۃ کو اپنے ذاتی اور ناجائز تصرف میں نہ لا سکتے ہوں بلکہ صحیح مصرف پر خرچ کرتے ہوں یعنی وہ سمجھتے ہوں کہ ذاکر اور واعظ لوگ تو مجالس کے ذریعہ مقدور بھر قوم وصول کرتے ہیں۔ اور ہمیں مدرسہ سے صرف معمولی تنخواہ ملتی ہے یہ تھی انکے حسد کی صورت مگر جب بقول آپ کے وہ حضرات خمس اور زکوٰۃ کی رقم وصول کر کے ہضم کر رہے ہیں تو عقل کا تقاضا یہ ہے کہ وہ واعظین اور ذاکرین

حضرات کی خوشامد کریں تا کہ وہ انکے اجتہاد اور علمیت کا پرچار کریں اور خمس و زکوۃ کی رقوم زیادہ وصول ہوں۔ چہ جائیکہ وہ ان سے ٹکر لیکر اور حسد کر کے اپنی آمدنی کو خطرہ میں ڈالیں۔ کیا وہ حضرات نعوذ باللہ عقل سے اتنے عاری ہیں کہ اتنی معمولی بات بھی سمجھ میں نہیں آئی؟

فریق ثانی کے علمائے کرام تب اس طبقہ واعظین اور ذاکرین سے حسد کرینگے بلکہ حق بات کہنے میں باک نہیں کرینگے جبکہ وہ اپنے دامن کو ہر قسم کی آلودگی سے بچاتے ہونگے اور خود زکوۃ اور خمس کو درست مقام پر صرف فرمائینگے۔ تا کہ اس حسد یعنی حق گوئی کے بدلے وہ مورد الزام نہ ہوں۔ میری سمجھ میں تو آتا نہیں کہ فریق ثانی کیوں حاسد اور سابقہ واعظین وذاکرین کیوں محسود ہیں! اسکی تشریح جناب ہی فرمائیں۔ کافی سوچ بچار کے بعد میرے فہم میں یہ بات آئی ہے کہ

علامہ محمد حسین صاحب قبلہ نے اصلاح مجالس کی مقدس تحریک شروع فرمائی اور فیس طے کر کے مجلس پڑھنے کی مذمت فرمائی تھی۔ اور فلمی طرز میں قصائد پڑھنے کو حرام فرمایا تھا۔ شاید اسی چیز کو حسد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہو۔ آپ بھی عالم دین ہیں آپ خود انصاف فرمائیں کہ ان کا یہ فرمان غلط اور شریعت کے خلاف ہے!؟ یقیناً نہیں۔ تو پھر حسد کیسا؟ اسکے بعد آپ تحریر فرماتے ہیں کہ،

غلام اللہی وہابیت حافظ سیف اللہ کی معرفت ہم میں آئی ہے۔ حضرت اسی لئے تو مجلس علیہ کا انعقاد کیا جا رہا ہے تا کہ پتہ چلے کہ یہ واقعی وہابیت ہے یا شریعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (امی وابی لہ الفدا) کی صحیح صورت ہے؟ یہ تب ہی معلوم ہوگا جب چند اہل علم باہم بیٹھ کر خوشگوار علمی ماحول میں تبادلہ خیال کریں۔ اور قرآن، حدیث اور فرمائشات علمائے متقدمین کی روشنی میں مدلل فیصلہ کر پائیں کہ یہ وہابیت ہے یا درست دین! آپ نے تصفیہ کا جو طریق کار فرمایا ہے وہ یقیناً نامناسب ہے اور ان نامساعد حالات کی اصلاح کی بجائے فساد کی تقویت کے مترادف ہے۔

کیونکہ ہمارے عوام کی اکثریت تعیش دماغی کا شکار ہے۔ اور وہ اس مناظرہ کو بھی تعیش دماغی سے زیادہ وقعت نہ دینگے۔ اور بے شعوری میں نعرہ ہائے تحسین بلند کر کے اصل مقصد کو فوت کر دینگے۔ ہاں اگر آپ لوگ صرف اسی وجہ سے اس طریق کار یعنی کھلے عام مناظرہ کو اپنا رہے ہیں کہ عوام کی اکثریت چونکہ بے شعور ہوتی ہے اور وہ ذاکرین حضرات کی ہر بات کو قرآن اور حدیث سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ اور قصائد کے دلدادہ ہیں۔ اور ذاکرین حضرات فریق ثانی کے علمائے کرام کے خلاف سب وشتم آمیز قصائد سنائینگے اور

عوام بے شعوری میں نعرہ ہائے تحسین بلند کرینگے اور اس طرح نعروں کی گونج میں فریق اول کی فتح کا اعلان ہو جائیگا۔ تو پھر اس مقصد کے لئے یہ طریق کار یقیناً کامیابی کا علمبردار ہے۔ مگر بندہ کو یقین ہے کہ آپ لوگوں کی منشاء ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے۔ بلکہ آپ کی منشاء و ما ارید الا الاصلاح کی حامل ہے خدا کے لئے اس طریق کار کے تباہ کن نتائج سے بچئے ورنہ یہ نزاعی مسائل جوں کے توں تصفیہ طلب رہ جائینگے اور قوم شیعہ ہمیشہ کے لئے دو گروہوں میں تقسیم ہو کر رہ جائیگی۔ اور انکے درمیان سد سکندری کھڑی ہو جائیگی اور تا قیام قیامت قائم رہیگی۔ یہ ہے آپ کے پیش کردہ طریق تصفیہ کا انجام اور نتیجہ!

(خط کی تحریر کو آگے بڑھاتے ہوئے نکسی صاحب، نجفی مدظلہ کی تجاویز کو ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں)

اب علامہ محمد حسین صاحب قبلہ کی تجاویز پر منصفانہ غور فرما کر نتیجہ اخذ کریں اور اپنے خیالات سے نوازیں

علامہ صاحب اپنے والہ نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہم نے ہمیشہ ہر سطح پر اور ہر میدان میں غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا ہے اور آج ایک بار پھر اس کا اعادہ کئے دیتے ہیں کہ اگر یہ حضرات دیانتداری سے کوئی دینی اختلاف سمجھتے ہیں اور جن کے لئے یہ سب ہا ہو ہو رہی ہے (اور اس میں انکی کچھ مخصوص دنیوی مصلحتیں کار فرما نہیں ہیں) تو ان نزاعی مسائل کا وہ طریق کار یقیناً غیر مستحسن بلکہ قوم و ملت کے لئے تباہ کن ہے۔ جسے یہ حضرات اپنا رہے ہیں۔ بلکہ اسکے صحیح حل دو ہی ہیں۔ پہلا اور سب سے اچھا حل تو یہ ہے کہ ان تمام اختلافی مسائل میں شیعیان جہان کے مرجع اکبر حضرت آیت اللہ آقائے السید محسن الطباطبائی الحکیم مدظلہ العالی علی رؤوس المومنین کو حکم تسلیم کر کے انکی طرف رجوع کیا جاوے اور وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں جو مدلل فیصلہ صادر فرمائیں اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا جاوے۔ اور

دوسرا حل وہی ہے جو آپ نے بھی پیش کیا ہے (یعنی وہ حل جو راقم کیطرف سے پیش کیا گیا تھا) کہ مجلس علمیہ کا انعقاد کیا جائے جسمیں فریقین کے پانچ پانچ اہل علم باہم بیٹھ کر علمی اور خوشگوار ماحول میں تمام نزاعی مسائل پر قرآن، حدیث اور تحقیقات علمائے حققدمین کی روشنی میں تبادلہ خیال کر کے کسی مرکزی نقطہ پر جمع ہو جائیں۔ تا کہ ہمیشہ کیلئے اس قیل و قال کا خاتمہ ہو جائے۔ مگر اس تجویز میں اس قدر ترمیم ضروری ہے کہ ان اہل علم کے علاوہ قوم کے چند اکابرین جو دانش و بینش کے علاوہ قومی و ملی درد بھی رکھتے ہوں اور غیر جانب دار ہوں جنکی تعداد پندرہ میں سے کسی طرح زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ اس مجلس علمیہ میں موجود ہونے

چاہئیں۔ تا کہ فریقین کے رویہ ورفتار اور کردار وگفتار کا بچشم خود ملاحظہ کر سکیں۔ نیز ٹیپ ریکارڈ کا انتظام بھی لازمی ہے۔ تا کہ فریقین کی تمام گفتگو محفوظ ہو جائے اور بعد میں کوئی فریق غلط بیانی کی جرأت وجسارت نہ کر سکے۔ یہ ہیں علامہ صاحب کی طرف سے پیش کردہ تفصیلی حل جو کہ نہایت مدلل اور نتیجہ خیز معلوم ہوتے ہیں۔ آخر انصاف بھی کوئی چیز ہے اب اگر تعصب کی عینک اتار کر دیکھا جائے تو ایسی حق وانصاف سے لبریز تجویز وہ شخص ہرگز پیش نہیں کر سکتا جو حکومت سعودی عرب کی طرف سے معتد بہ رقم کے بدلے وہابیت پھیلانے پر مامور ہو۔ بقول آپکے اگر علامہ صاحب حکومت مذکور کی جانب سے اس مذموم کام پر تعینات ہوتے تو انکو یہ خدشہ لاحق ہوتا کہ اگر قوم نے میرے پہلے حل کو اپنایا تو یقیناً مجتہد اعظم صاحب قبلہ دامت برکاتہ مجھے جھوٹا اور کذاب ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیں گے

کیونکہ وہ اس ڈیوٹی یعنی ایجنٹی میں شریک نہیں ہیں بلکہ حق گو اور بے باک ہیں اور تقدس مآب ہیں اگر دوسرا حل اپنایا گیا تو نہ ٹیپ ریکارڈ میری حمایت کریگا اور نہ ہی عمائدین قوم بھی وہابیت پھیلانے میں علامہ صاحب کے شریک ہیں (نعوذ باللہ) بلکہ علامہ صاحب کا یہ خط اس قسم کے تمام شکوک وشبہات کا قلع قمع کرنے کے لئے کافی ووافی ہے۔ یہ خط ثابت کرتا ہے کہ وہ حق کے حامی ہیں نا کہ حکومت مذکور کے ایجنٹ اور اجیر! آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ دو مرتبہ داخلی طور پر مناظرے ہو چکے ہیں

یہ درست ہوگا مگر اس وقت غیر جانبدار عمائدین قوم موجود نہ تھے۔ ٹیپ ریکارڈ کا انتظام نہ تھا اس لئے وہ بقول آپ کے شکست کھانے کے باوجود اپنی ضد پر قائم ہیں۔

اگر مجلس علمیہ کے ذریعے بیس عمائدین قوم کے سامنے دس علمائے کرام کی موجودگی میں اور ٹیپ ریکارڈ کی موجودگی میں ان نزاعی مسائل پر سیر حاصل بحث ہو جائے تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کوئی فریق بعد میں غلط بیانی سے کام لے سکے اور طے شدہ فیصلے سے منحرف ہو سکے اس کے برعکس مناظرہ عام میں یہ باوثوق طور پر کہا جا سکتا ہے کہ مقصد حاصل نہ ہوگا بلکہ الٹا جلتی پر تیل کا کام ہوگا ہاں اگر آپ لوگ آپس میں کوئی تصفیہ بوجہ کم علمی یا ذاتی رنجش نہیں کر سکتے تو اعلم دوران حضرت آیت اللہ آقاء السید محسن الحکیم مدظلہ العالی علی رؤس المومنین کی طرف رجوع فرمائیں کیونکہ وہ حضرت اعلم ہیں اور آپ لوگ عالم ہیں۔ وہ حضرت حسد ، ایجنٹی ، کذب اور افترا جیسی قبیح اور ایمان ضائع کرنے والی باتوں سے یقیناً مبرہ ومنزہ ہیں اگر آپ لوگ واقعی درد دین رکھتے ہیں اور اس تفریق کو برا سمجھتے ہیں تو میدان عمل میں تشریف لایئے اور باطل کو گھر تک

پہنچایئے ان لوگوں یعنی فریق ثانی کو آپ باطل ثابت کریں

اگر وہ حضرات راہ راست پر آگئے تو فھو المراد ورنہ آپ دیکھیں گے کہ قوم ان کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتی ہے اور کیسے انکی باطل نواز کتب ضبط نہیں ہوتیں بشرطیکہ آپ لوگ مجلس علمیہ کے ذریعہ یا آقائے حکیم محسن مدظلہ العالی کی طرف راجع ہو کر ان سے ان کا بطلان ثابت کریں۔

آخر میں آپ نے اپنے ارسال کردہ رسالہ کے متعلق بندہ کو اپنے تاثرات کی اطلاع دینے کا حکم دیا ہے جہاں تک کمترین نے آپ کے رسالہ کے مطالعہ سے نتیجہ اخذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ جناب نے کافی حد تک مبالغہ سے کام لیا ہے کیونکہ جو مطالب آپ نے کتاب اصول الشریعہ کے اخذ کیے ہیں انکا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ نے انکے رسالہ سواء السبیل (جسکا آپ نے اپنے اس رسالہ میں ذکر کیا) اور انکی تحریک اصلاح مجلس کے خلاف انتقامی کاروائی کرنے کے لئے یہ رسالہ تحریر فرمایا ہے تو بے جانہ ہوگا۔

اگر آپ اپنے ضمیر سے مخاطب ہو کر سوال کریں کہ جو مطالب میں نے اس رسالہ میں تحریر کیے ہیں کیا واقعی وہی مطالب کتاب اصول الشریعہ سے اخذ ہوتے ہیں؟ تو یقیناً آپکا ضمیر آپ کو نفی میں جواب دیگا کیونکہ جو عالم قوم شیعہ کی نظروں میں مبلغ اعظم ہو اس سے یہ توقع کرنا بعید از قیاس ہے کہ وہ کتاب مذکورہ اردو کے صحیح مطالب سمجھنے سے قاصر رہا ہے اور اگر ہم یہ کہیں کہ آپ نے دانستہ طور پر غلط پہلو اختیار کیا ہے تو یہ بات آپ کے پیش کردہ دعویٰ و ما ارید الا الاصلاح کے منافی ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اصلاح کے خواہاں ہیں مگر کسی غلط فہمی کا شکار ہیں

آپ نے اپنے رسالہ کے ص ۲۶ پر لکھا ہے کہ حوالے نقل کرنے میں (اصول الشریعہ) میں قطع و برید سے اور خیانت سے کام لیا گیا ہے۔اس لئے بھی مجلس علمیہ کا انعقاد لازمی ہے تاکہ آپ مفصل حوالہ جات پیش کر کے ان کا بطلان ثابت کریں۔آپ ص ۲۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ اگر

اگر مولوی محمد حسین صاحب قبلہ فتنۂ تقصیر کو ہوا نہ دیتے اور آل محمد علیہم السلام کی شان میں تقصیر نہ کرتے تو مرجع خلائق ہوتے اور مدرسہ محمدیہ پاکستان کا مرکزی مدرسہ ہوتا

آخر حق بات زبان پر آ ہی گئی حضور کی تحریر سے واضح طور پر عیاں ہوتا ہے کہ آپ علامہ محمد حسین صاحب قبلہ کو اتنا جید عالم فاضل اور مجتہد سمجھتے ہیں کہ وہ مرجع خلائق ہونے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں۔اور

حضور بھی خلائق میں شمار ہیں۔ نا کہ مرجع خلائق! اور حضور بھی نزاعی اور اختلافی مسائل میں انکی طرف راجع ہوتے مگر انکو یہ درجہ صرف اس لئے حاصل نہ ہو سکا کہ انہوں نے اعتقاد یہ حضرت شیخ صدوقؒ کی مکمل اور واضح شرح قرآن وحدیث اور تحقیقات علمائے متقدمین کی روشنی میں فرمادی جو آپ لوگوں کے مزاج تقاریر اور مواعظ سے مختلف معلوم ہوئی اور اس طرح ایک محاذ قائم ہو گیا اگر حقیقت اور انصاف کو بروئے کار لایا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور آشکار ہو جاتی ہے کہ اگر وہ حضرت دنیا طلب ہوتے تو آپ لوگوں کی ہاں میں ہاں ملاتے اور آپ لوگوں کے پرچار سے مرجع خلائق بن کر دولت میں خوب ہاتھ رنگتے۔ مگر اس بات کے خلاف جھوٹی شہرت اور مردود دنیا کو لات مار کر حقائق کا اظہار فرمادیا اور اپنے خلاف کفر وارتداد کے فتویٰ کی بھی پرواہ نہ کی اور لاطاعت للمخلوق فی معصیت الخالق پر عمل پیرا ہوئے جن لوگوں نے آپ لوگوں کی ہاں میں ہاں ملائی چاہے وہ ناخواندہ اور جاہل ہی کیوں نہ ہوں آپ نے ان کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملادیئے اور جو آپ کے مزاج گرامی کے خلاف ہوں چاہے عالم ازل ہوں مرقع انسانیت ہوں مرجع خلائق ہونیکی اہلیت بدرجہ اتم رکھتے ہوں، مجتہدین عظام کی دعائیں انکے حق میں گونج رہی ہوں انکو وہابی اور مقصر کا نام دیکر انظار خلائق میں گرانے کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑا افسوس بر حال قوم حالانکہ ہمیں حکم تو یہ ہے کہ جو حضرات آئمہ علیہم السلام کا محب اور دوست ہو چاہے آپ کے باپ کا قاتل ہو مگر اسکو اپنا دوست بنا کر رکھو اور جو ہمارا دشمن ہو چاہے آپ کے باپ کا بیٹا کیوں نہ ہو اسکو اپنا دشمن سمجھو۔ ہماری کسی سے دوستی یا دشمنی تو صرف محبت آئمہ علیہم السلام کے ماتحت ہونی چاہئے نہ کہ اپنی مرضی پر علامہ محمد حسین صاحب وغیرہ تو بقول آپکے حکومت سعودی عرب کے ایجنٹ ہیں اور انکی طرف سے وہابیت پھیلانے پر مامور اور اجیر ہیں۔ کیا مرجع اکبر تقلید شیعیان جہاں سرکار آیت اللہ السید محسن الحکیم قبلہ مدظلہ العالی علی روس المومنین کے متعلق حضور کا کیا خیال ہے؟ سرکار استاذ العلماء حضرت مولانا محمد باقر صاحب مجتہد قبلہ اعلی اللہ مقامہ کے متعلق حضور کا خیال مبارک کیا ہے۔؟ انہوں نے انکی کتاب مستطاب احسن الفوائد کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ "اس کتاب سے میری معلومات میں اضافہ ہوا ہے" حالانکہ حضرت خود بحر العلوم تھے اللہ اکبر! مجاہد ملت ضیغم پاکستان مناظر بے بدل حضرت مولانا مرزا احمد علی صاحب قبلہ جنہوں نے قبلہ محمد حسین صاحب کو درِّ بے بہا اور مدرسہ محمدیہ کو سرتاج المدارس لکھا ہے اور کتاب احسن الفوائد کے متعلق لکھا ہے کہ ایسی ضخیم شرح ایک ہزار سال میں نہیں لکھی گئی ان حضرات کے متعلق حضور کا کیا خیال ہے۔ مولانا سید کاظم رضا صاحب جعفری، حضرت علامہ السید محمد یار شاہ صاحب قبلہ، امداد

الملت والدین حضرت سید امداد حسین صاحب کاظمی، شمس الواعظین ادیب اعظم حضرت مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی (جو تقریباً دو صد ۲۰۰ کتب کے مصنف بھی ہیں) اور دیگر انکے ہم عقیدہ علمائے کرام کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے؟

کیا یہ حضرات بھی حکومت سعودی عرب کے اجارہ دار اور وہابیت پھیلانے میں ایجنٹ ہیں؟ یا غلام اللہ وہابی کے شاگرد ہیں؟ یا سابقہ واعظین وذاکرین کیخلاف حسد کا شکار ہیں؟ کیا آپ سے یا آپ کے ہم خیال علمائے کرام سے علم میں کم ہیں؟ یا آپ لوگوں جیسا فہم وادراک نہیں رکھتے؟ کیا حضرت سرکار علامہ محمد باقر مجلسیؒ جیسے مجتہدین عظام اور علمائے کرام بھی اس موذی مرض کا شکار ہی رہے ہیں؟۔

(نعوذ باللہ۔ استغفر اللہ۔ عیاذاً باللہ)

اگر خدانخواستہ یہ تمام حضرات علماء کرام مذہب شیعہ کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں تو پھر آپکے مذہب کا خدا حافظ! سچ ہے اس حالت ابتر میں قوم شیعہ کے سادہ لوح اور سیدھے سادے مومن کہاں جائیں؟ جہاں جائیں وہیں علمائے کرام پر سب وشتم کی بارش ہے۔ اگر قبلہ محمد حسین صاحب نے ذرا سخت کلامی سے کام لیا ہے تو آپ لوگ بھی ذاکرین حضرات کے ذریعہ مجالس میں روزانہ ان پر غیظ وغضب اور سب وشتم کا اظہار فرماتے ہیں۔ جو فریقین کے لئے تباہ کن ہے ان حالات کو مدنظر رکھ کر برائے خدا اپنا محاسبہ کیجئے اور اپنے نظریات پر نظر ثانی فرمائیے شاید کہیں مدح اہلبیتؑ کی بجائے قدح اہلبیتؑ تو نہیں کر رہے۔ ثواب کے امیدوار ہو کر عذاب ابدی کے مستحق تو نہیں ہو رہے یوم الحساب قریب ہے زندگی کا بھروسہ نہیں ایسا نہ ہو کہ (خدانخواستہ) سرکار قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ ہمیں اپنے سایہ عاطفت میں لینے کی بجائے اپنی زہر آلود تلوار سے واصل جہنم کریں (استغفر اللہ ربی واتوب الیہ) کیونکہ آپکو معلوم ہے کہ حضور اپنے نام لیواؤں کے کردار بد پر روزانہ اشک باری فرماتے ہیں کیا آپ کو علم نہیں کہ راگ اور غنا حرام ہے؟ حتیٰ کہ راگ میں قرآن مجید اور فضائل اہلبیت علیہم السلام پڑھنا بھی حرام ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ فیس طے کر کے مجالس پڑھنا ثواب کو ضائع کر دیتا ہے؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ مجالس عزا میں ذاکرین حضرات کا بناؤ سنگار کر کے مجالس پڑھنا موجب گناہ ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں مجالس عزا میں من گھڑت اور اہل بیتؑ کی توہین آمیز اور غلط واقعات پڑھنا گناہ کبیرہ ہے؟ کیا یہ تمام باتیں بعض واعظین وذاکرین میں نہیں پائی جاتیں؟ کیا یہ باتیں خود ہی طور پر اصلاح طلب نہیں ہیں؟ اگر یہ سب کچھ درست ہے تو پھر اصلاح مجالس کے کوشاں علماء

کرام کو سابقہ واعظین وذاکرین کے خلاف حسد کا شکار ہیں کہنا چہ معنی دارد؟

یہ ہیں آپکے تحریر کردہ رسالہ کے اور ارسال کردہ خط کے تاثرات جنہوں نے بندہ کو اتنا لکھنے پر مجبور کیا۔ ورنہ اگر آپکا رسالہ موصول نہ ہوتا تو شاید یہ درہائے سربستہ نہ کھلتے اور بندہ اتنا دل برداشتہ نہ ہوتا افسوس اس بات کا ہے کہ دعویٰ تو وماارید الا الاصلاح کا ہے مگر علمی مذاکرات سے نفرت ہے اتنا ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ فریقین میں سے تمام علمائے کرام غیر معصوم ہیں لغزش عین ممکن ہے مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالا جائے اور الزامات تراشی کی جائے حالانکہ یہ بات فریقین کیلئے موجب تباہی ہے اس سے اجتناب لازمی ہے آپس میں علمائے کرام بیٹھ کر ایک دوسرے کی غلطی کی نشاندہی کریں۔ اس طرح فریقین اپنی غلطی کو دیانتداری سے تسلیم کریں اور اسکے ازالہ کی کوشش کریں اسکے بعد تمام علمائے کرام متحدہ طور پر اصلاح قوم میں کما حقہ حصہ لیں۔ اور اپنے مقدس فریضہ کی انجام دہی میں مشغول ہو جائیں ورنہ اس باہمی چپقلش کا لازمی نتیجہ پوری قوم وملت کی تباہی وبربادی ہے

جس طرح فریق ثانی کے تمام علمائے کرام خوشگوار ماحول میں تبادلہ خیالات کیلئے تیار ہیں آپ لوگ کیوں تیار نہیں ہوتے؟ کیوں علمی مذاکرات کی بجائے کھلے عام مناظرہ کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اسکے بُرے نتائج سے بندہ کی نسبت حضور زیادہ واقف ہیں

یہی وجہ ہے کہ جس نے بندہ کو اتنا لکھنے پر مجبور کر دیا ورنہ بندہ علمائے کرام کی کفش برداری کو فخر سمجھتا ہے۔ آخر میں ایک شبہ کا ازالہ کئے دیتا ہوں۔ شاید حضور کو شبہ لاحق ہو کہ یہ تحریک بھی جناب بشیر حسین صاحب بخاری کی تحریک کی نقل ہے کیونکہ کافی حد تک دونوں تحریکوں کے مقاصد اور پروگرام مطابقت رکھتے ہیں اور شاید آپ سمجھیں کہ قبلہ محمد حسین صاحب کی ہمنشینی اور صحبت اور مواعظ کا اثر ہے۔ جیسے آپ نے بشیر حسین صاحب بخاری کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں میرا یہ بیان حلفی کافی ووافی ہے کہ یہ بندہ عاصی وناچیز حلفیہ کہتا ہے کہ اگر ان دونوں تحریکوں میں کوئی مماثلت ہے تو وہ محض اتفاقی اور قدرتی ہے (یہ ہماری تحریک کے خالص اور صحیح ہونے کی دلیل ہے) قسم ہے اس پروردگار عالم کی جس نے حضرت محمد صلعم کو مبعوث بہ رسالت کیا اور آئمہ اثنا عشر کو کل مخلوقات کا ہادی، پیشوا اور رہبر بنا کر بھیجا کہ مورخہ ۱۳/۱۱/۶۹ تک بندہ مکرمی بشیر حسین بخاری صاحب کی تحریک سے کلیتاً بے خبر تھا موجودہ تحریک اس بندہ اور دیگر اراکین انجمن کے خیالات کی پیداوار ہے جو حالات حاضرہ سے متاثر ہو کر چلائی گئی ہے

SIBTAIN.COM

جیسا کہ حضور کو انجمن کی طرف سے پہلا خط ارسال کیا گیا تھا ویسے ہی حرف بحرف خطوط تمام علماء کرام کو روانہ کیے گئے تھے اسکے جوابی خط میں پہلے علامہ حسین بخش صاحب قبلہ نے اس تحریک کا تذکرہ فرمایا اور رسالہ ایک مخلصانہ تحریک اور اسکا انجام سرگودھا سے منگوا کر پڑھنے کا مشورہ دیا۔ مورخہ ۱۸/۱۱/۶۹ کو علامہ محمد حسین صاحب قبلہ کا جوابی خط بمعہ رسالہ مذکورہ موصول ہوا۔ جب اسکو پڑھا تو اتفاقاً ہماری موجودہ تحریک کے تقریباً مطابق تھا۔ یہ محض اتفاقی امر ہے باقی رہا قبلہ محمد حسین صاحب کی ہمنشینی اور مواعظ کا اثر تو اسکے متعلق بھی اسی خدائے واحد کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ آج مورخہ ۲۶/۱۲/۶۹ تک نہ علامہ صاحب کی صورت مبارکہ کی زیارت ہوئی ہے اور نہ انکی زبانی مجلس ان گنہگار کانوں سے سنی ہے میں نہیں جانتا کہ ان کا حلیہ مبارک کیسا ہے؟ اس بات میں شاید تقریباً ہماری انجمن کے تمام اراکین شامل ہونگے (واللہ اعلم بالصواب) میں حلفیہ کہتا ہوں کہ ۱۳/۱۱/۶۹ سے پہلے میں نے علامہ صاحب سے دینی یا دنیوی کسی قسم کی خط و کتابت بھی نہیں کی۔ جس سے یقیناً یہ کہا جاسکتا ہے کہ علامہ صاحب بھی بندہ سے قطعی ناواقف ہونگے یہ تحریر محض فریقین کی کتب کے مطالعہ اور اس تحریک کے ذریعے خط و کتابت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ہر انسان حق بات کہنے پر مجبور ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا ضمیر زندہ ہو۔ امید ہے کہ اس حلفیہ بیان سے آپ کی تسلی ہوگئی ہوگی۔

اب بندہ نہایت عاجزانہ طور پر ملتجی ہے کہ ہماری اس پرخلوص آرزو کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے میدان عمل میں تشریف لائیں اور مجلس علمیہ کے ذریعے خوشگوار ماحول میں علمی گفتگو کریں۔ ایک مرکز پر قائم ہو کر احسان برقوم کریں۔ کیونکہ اسوقت تمام تر ذمہ داری فریق اول پر عائد ہوتی ہے۔ فریق ثانی چاہے غلطی پر ہو اس وقت بری الذمہ ہے کیونکہ وہ علمی مذاکرات کیلئے تیار ہیں خدا کیلئے اپنے دعوئ و ما ارید الا الاصلاح پر عمل پیرا ہوں ورنہ قوم کی گمراہی اور غلط راہ روی کی تمام تر ذمہ داری آپ لوگوں پر عائد ہوگی اور ہم لوگ آپ کے اور آپکے ہم خیال علماء کرام کے دامن گیر ہو کر بارگاہ خداوند قہار و جبار میں فریادی ہونگے کہ ہم نے ان علماء کرام کو بار بار اصلاح احوال کی دعوت دی تھی مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور قوم تباہ و برباد ہو کر رہ گئی

آخر میں خدائے قدوس کی بارگاہ عالی میں دعا ہے کہ وہ ذات بطفیل چہاردہ معصومین علیہم السلام ہماری اس حقیر خدمت کو منظور فرمائے۔ آمین۔ اور تحریک کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین یا رب

العالمین۔ بحق آل طہ و یس۔ نیز بندہ حضور سے اور دیگر علمائے کرام سے دلی طور پر معافی کا خواستگار ہے۔ کیونکہ یہ سخت الفاظ دشمنی پر مبنی نہیں بلکہ جلے ہوئے دل کو پھپھولے ہیں کیا کروں فریقین کے علمائے کرام کے حق میں عوام الناس سے بیہودہ اور فحش گالیاں سننا برداشت نہیں کرسکتا۔ امید ہے کہ اس مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ رنجش محسوس نہ فرمائینگے اور مجلس علمیہ کے انعقاد کا جلد ہی اعلان فرما کر مشکور فرمائینگے۔ اس خط کا جواب فوری طور پر ارسال فرمادیں تا کہ زیادہ دیر انتظار کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑے خط ملتے ہی جواب تحریر فرمائیے۔

والسلام

خاکپائے علمائے کرام

محمد بشیر خان جعفری عفی عنہ

صاحبان بصیرت کے لیے مگسی صاحب کے اس خط میں کشف حقائق کی خاطر بہت کچھ مواد موجود ہے جسے ہم نے بلا تبصرہ من وعن قارئین کی خدمت میں پیش کردیا ہے

اس تحریک کی ظاہری ناکامی کے بعد آیۃ... محمد حسین نجفی صاحب نے مگسی صاحب کو اس قسم کی تجاویز پر مشتمل خط لکھا کہ

"بہر حال اس فتنہ کو مٹانے اور اصلاح احوال کرنے کے لئے آپ نے جو بھرپور مخلصانہ کوشش کی ہے آپکو بطفیل سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام بارگاہ رب العزت سے ضرور اسکی جزا ملے گی۔ اب آپکی ذمہ داری ختم ہوگئی ماسوا اسکے کہ ان حقائق کو زیادہ سے زیادہ پبلک تک پہنچانے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس تمام خط وکتابت کو سابقہ مخلصانہ تحریک کی طرح من وعن قوم کے سامنے پیش کر دیا جائے"۔ (۱۴/۱/۷۰ یہ خط باب المراسلات میں موجود ہے)

مگسی صاحب کی تحریک اور خطوط کے بعد قارئین پر کافی حد تک بات روشن ہو چکی ہوگی۔ لیکن مزید وضاحت کے لئے اس دور کی دیگر تحریکوں کی فعالیت کیطرف بھی قارئین کی توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں تا کہ حقیقت حال مزید روشن ہوسکے۔

آل پاکستان شیعہ انقلابی محاذ

بظاہر اگرچہ یہ تحریکیں عملی طور پر ناکام ہوئی میں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان تحریکوں نے اپنا اثر بالآخر

SIBTAIN.COM

دکھایا ہے ان تحریکوں سے قبل شیخیت کے خلاف پمفلٹ بازی بھی بہت ہو چکی تھی اور علامہ محمد حسین نجفی مدظلہ نے اسی اثناء میں دو پمفلٹ بنام "مفارقات الشیعہ والشیخیہ" اور "عقائد الشیعہ" لکھ کر شائع بھی کئے تھے ان پمفلٹوں کی تشہیر اور دیگر کارہائے مہمہ کو شیخیت کے خلاف انجام دینے کے لئے اندرون موچی دروازہ لاہور سے ایک محاذ قائم ہو گیا جس کا نام انہوں نے آل پاکستان شیعہ انقلابی محاذ رکھا۔ اس انقلاب کے اساسی رکن طاہر حسین بٹ، علامہ نجفی کو ان الفاظ میں نامہ تحریر فرماتے ہیں

بخدمت اقدس جناب صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان جناب مولانا محمد حسین صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اور احباب نے موتمر علماء شیعہ پاکستان جس مقصد کیلئے قائم کی ہے اللہ تعالیٰ آپکو اس میں کامیاب فرمائے اس دور میں ایسی تنظیم کا بننا وقت کی آواز تھی جو آپ نے پوری کر دی اور فرقہ شیعہ کے بارے میں جو آپ نے دو پمفلٹ بنام مفارقات الشیعہ و الشیخیہ اور عقائد الشیعہ لکھ کر قوم شیعہ اور مذہب حقہ اثنا عشریہ کی بہت بھاری خدمت کی ہے خداوند کریم دنیا و آخرت میں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے ہم بھی محاذ ہذا کی طرف سے عنقریب مذکورہ باطلہ فرقہ سے متعلق ایک بہت بڑا اشتہار شائع کر رہے ہیں جو مولوی محمد اسماعیل دیوبندی کے اجلاس سے پہلے لائل پور (فیصل آباد) اور دیگر شہروں میں مومنین کو (عبارت مٹی ہوئی ہے) شیخیہ میں داخل کرنے کی سازش جو مولوی محمد اسماعیل کر رہا ہے اسے آگاہ کرنے کے لئے چسپاں کیا جائے گا آمدم برسر مطلب ہمیں آپکے چند پمفلٹ جناب صادق علی شاہ صاحب نجفی خطیب جامع مسجد گلبرگ لاہور اور مولانا صفدر حسین صاحب نجفی پرنسپل جامعۃ المنتظر سے ملے تھے۔ مومنین لاہور برابر ہم سے مانگ رہے ہیں۔ لہذا برائے مہربانی آپ یہ مذکورہ دونوں پمفلٹ جتنی تعداد میں زیادہ سے زیادہ ارسال کر سکیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما دیں بین نوازش ہوگی۔ ہم عنقریب مومنین لاہور کو فرقہ شیخیہ باطلہ کے بارے میں آگاہ کرنے کے لئے محاذ ہذا کے زیر اہتمام جلسہ بھی منعقد کر رہے ہیں۔ جس کی تاریخ وجگہ کا اعلان عنقریب کیا جائے گا۔ اطلاع دیجئے گا کہ آپ بھی اس میں شمولیت فرما کر مومنین لاہور کو مذکورہ فرقہ کے باطل عقائد سے آگاہ فرمائیں گے

فقط

خادم طاہر حسین بٹ رکن شیعہ انقلابی محاذ پاکستان لاہور

(اس خط کا عکس ملاحظہ فرمائیں)

قارئین محترم آپ نے مولانا محمد اسماعیل مرحوم کے جلسے کے بارے میں انکی اپنی تحریر سے آگاہی پہلے سے

حاصل کرلی ہے جسمیں جلسے کے اشتہار کی پیشانی پر سید امجد رشتی اور شیخ احمد احسائی کے نام لکھے ہوئے تھے مومنین پاکستان کو اسی جلسے کی سازش سے مومنین لاہور نے آگاہ کیا خدا انہیں جزائے خیر عطا فرمائے کہ اس محاذ کے ذریعہ سے بہت بڑے فتنہ سے مومنین کو آگاہ کیا۔ کاش آج بھی ایسے مومن پیدا ہوتے اور غالیوں ،جشن شاہیوں، انحرافی تقریریں کرنے والوں کی سازشوں سے مومنین کو آگاہ کرتے اگرچہ کافی حد تک بات روشن ہو چکی ہے اور اگر اب بھی کوئی اندھیرے میں رہے اور حق و حقیقت کو نہ سمجھ سکے تو اسکی قسمت لیکن پھر بھی مزید حقائق معلوم کرنے کیلئے یہ بھی پڑھیں۔

حق کی فتح شیخیت کے مبلغین کا شیخیت سے اعلان برائت

بالآخر علماء حق کی شب و روز کی محنتوں اور مخلص مومنین کی کوششوں سے یہ نتیجہ نکلا کہ باطل کے طرف داروں کو اب منہ چھپانے کی جگہ نہیں ملتی تھی ایک دوسرے پر کیچڑ اور گندگی اچھال رہے تھے اور علمائے حق کی للکار کے سامنے دم دبائے بھاگ رہے تھے اور جگہ جگہ شیخیت سے برائت کا اعلان کر رہے تھے ۔اسکی کچھ اور جھلکیاں مولانا حسین عارف نقوی کی کتاب تذکرہ علماء امامیہ پاکستان اور ماہ نامہ دقائق اسلام نومبر ۱۹۹۹ء بعنوان انکشاف حقیقت از قلم سید ممتاز حسین نقوی آف ہیڑھ ،سیالکوٹ میں دیکھی جا سکتی ہیں ہم یہاں پر مولانا بشیر انصاری صاحب کا خط کہ جو انہوں نے جناب سعادت مآب سید ممتاز حسین شاہ کے خط کے جواب میں تحریر کیا تھا یہاں درج کرتے ہیں۔

جناب مستطاب سعادت مآب سید ممتاز حسین شاہ صاحب دامت اقبالکم

سلام جمیل

مکتوب گرامی پیش نگاہ ہے آپکی دعاؤں کا متشکر ہوں اب الحمد للہ زخم مندمل ہو رہے ہیں۔ ٹیکوں کا کورس ختم ہو گیا ہے دعاؤں کا متمنی ہوں میں فرقہ شیخیہ سے برائت کا اظہار قومی اخبارات میں کر چکا ہوں۔ میں نے مولانا محمد اسماعیل صاحب کو اس کی حمایت سے شدت کے ساتھ روکا تھا جس کا جواب انہوں نے ایک پمفلٹ میں دیا جو میرے نام کے ساتھ میرے خط کا جواب ہے۔ اس کے آخری صفحہ میں میرے خط کا مضمون قبول کرلیا ہے۔ میں نے اب اسی ہفتے ایک بیان دیا ہے

جس میں صاف طور پر فرقہ شیخیہ سے اظہار بیزاری کیا گیا ہے جبکہ ہم نے فرقہ اثناعشریہ کو حق تسلیم کرلیا ہے۔ تو اس کے علاوہ تمام فرقوں سے برائت ضروری ہے میں نے مولانا حسین بخش صاحب کو لکھا تھا کہ وہ مولانا

سے اظہار برائت کرالیں جس کا جواب مندرجہ ذیل جھنگ سے وصول ہوا محررہ (۱۰۱ / ۱۱ / ۷۵)

میں کوشش کروں گا کہ مولانا محمد اسماعیل مکمل طور پر شیخیت سے دستبردار ہو جائیں تاکہ یہ فتنہ ڈھکو کی ترویج کا باعث نہ بننے پائے۔ مجھے ابھی تک عقائد شیخ وسید کی مطبوعہ کتاب نہیں ملی انتہائی کوشش کر رہا ہوں تاکہ مطالعہ کے بعد استدلالی بیان دے سکوں آپ نے مولانا محمد حسین صاحب اور میرے درمیان گفتگو مسئلہ نوع پر تجویز پیش کی ہے مجھے اس میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی مجھ سے گفتگو کر لیتے تو یہ فتنہ ختم ہو گیا ہوتا۔ انہوں نے اپنی کتب میں جا بجا اس کا اظہار کیا ہے کہ حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کی خلقت اولیہ روحانیہ و نورانیہ تمام کائنات و مخلوقات سے اول ہے۔ جبکہ کوئی شئی مرحلہ وجود میں نہیں آئی تھی نہ عرش نہ کرسی نہ لوح نہ قلم نہ آسمان نہ زمین نہ آدم نہ حوا وغیرہ اس اقرار و اظہار کے بعد نوع جداگانہ خود بخود قہراً ثابت ہے اگر تسلیم کرلیں تو میں گلے لگانے کو تیار ہوں۔ کیوں کہ باقی مسائل اسی پر متفرع ہیں مولانا حسین بخش نے جو اعتقادیہ شائع کیا ہے مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

قارئین کرام اس نامہ کا عکس آپ باب مراسلات میں ملاحظہ فرمائیں

یہاں پر ہم جناب سید ممتاز حسین شاہ صاحب کی تحریر سے جو انہوں نے دقائق الاسلام کے مذکورہ شمارہ میں لکھی ہے کا ایک اقتباس یہاں نقل کرنا چاہتے ہیں چنانچہ موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ۔

(مولانا سید آغا مہدی صاحب مرحوم لکھنوی بہائی میگزین کراچی کالم سطر ۵ مئی ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں لکھتے ہیں کہ۔

ایک طبقہ اثنا عشری کا دعویدار ہو کر شیعی نظریہ کے خلاف مولوی محمد حسین ڈھکو کی رد پر تلا ہوا ہے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یقیناً ہمارا جوشیلا شیعہ ہے مگر تحریروں کے پوسٹمارٹم کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ سید کاظم رشتی اور انکے استاد شیخ احمد احسائی سے ان کے زمانے کے تمام علماء بیزار تھے جو طبقہ اس وقت لاتعداد مرتبا اپنے شیعہ ہونے کا ثبوت دے کر رشتی اور احسائی کو آیۃ ا...... العظمی کہتا ہے اور اپنی شیعیت اور جوش مذہبی کے اثبات میں علامہ محمد حسین ڈھکو کی رد پر تلا ہوا ہے وہ اس عقیدہ کی استقامت کا ثبوت پختہ او رشیعیت پر دلیل قوی نہیں ہو سکتا ملک میں آئے دن ایسے واقعات ہوا کرتے ہیں کہ قاتل خود رپورٹ کرتا ہے قتل کر کے مقتول کے دفن کفن میں عملاً حصہ لیتا ہے مقدمہ قتل کی پیروی کرتا ہے مگر مجسٹریٹ واقعات کھلنے پر اسے قاتل قرار دیتا ہے۔ میں پہلی فرصت میں اس جماعت کا پہلا سیاسی نامہ رشتی

اوراحسائی کی غیر مقدس روحوں کی خدمتیں دیکھ کر طے کر چکا تھا کہ مدح خوان کون ہے)

(شیعہ اخبارات)

اس ضمن میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ اس زمانے میں چند شیعہ اخبارات نے بھی خوب اثر دکھایا تھا چنانچہ اخبار رضا کار جو تقریباً علماء حق کے بیانات نشر کیا کرتا تھا جس کی وجہ سے دوسرے گروپ کے علماء اسے وہابی افکار کا ناشر اخبار کے عنوان سے یاد کرتے تھے (حوالہ کے لئے ضمیر الحسن صاحب کی کتاب انتباہ المومنین کی طرف رجوع فرمائیں)

اوراخبار در نجف نسبتاً شیخی مبلغین کی گرفت میں آ گیا تھا۔

اخبار در نجف کے حوالہ سے شیخی مبلغ کاظم علی رسا علوی صاحب کو تحریر کرتے ہیں جس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ (مولانا بشیر انصاری ۔ مولوی اسماعیل صاحب کے ساتھ رہ کر جو وقت مولوی بشیر صاحب صرف کرتے تھے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اخبار در نجف کی اعانت کروں تا کہ وہ رضا کار کے مقابلہ پر ہمارا ساتھ دے چنانچہ فوراً سو روپیہ کے دس خریدار بنا کر چندہ بھیج دیا گیا اور ان سے پوچھا کہ اخبار کو پابندی کے ساتھ نکالنے کے لئے انہیں کس قدر مالی امداد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے جواباً لکھا کہ ۳۵۰ روپے ماہوار مہیا کرنے کا مولوی بشیر صاحب نے وعدہ کیا تھا، لیکن وہ خاموش ہو گئے۔ آپ اگر امداد کر سکتے ہیں تو میں اخبار پابندی سے نکالنے کا وعدہ کرتا ہوں اس دوران میں مولوی بشیر صاحب نے اسماعیل صاحب کا ساتھ چھوڑ دیا۔ جس کی بنا پر میں نے در نجف سے پوچھا کہ اگر وہ حق (یعنی شیخیت) کا ساتھ دینے کا وعدہ کرتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے اور اسماعیل صاحب کے مضامین پابندی سے شائع کرتے رہیں گے تو میں مطلوبہ رقم بھیج سکتا ہوں...... الخ

(اس خط کا عکس باب مراسلات میں ملاحظہ فرمائیں)

فصل دوم

﴿بمقام جھنگ شیعہ علماء کا باہمی معاہدہ﴾

بالآخر خدا خدا کر کے چند درد دل رکھنے والے مخلص وخداترس علماء کرام نے دونوں گروپ کے علماء کو جمع کرنے کی کوشش کی جو بحمد اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ اس معاہدہ کی کارکردگی کا سہرا محسن ملت حضرت علامہ السید صفدر حسین نجفی مرحوم اور جناب مولانا شبیہ الحسنین محمدی صاحب مرحوم کے سر ہے اس معاہدہ کی تحریر اس طرح ہے۔

۲۰ مئی ۱۹۷۶ء کو جھنگ شہر میں افہام وتفہیم کے بعد شیعہ علماء کا حسب ذیل معاہدہ پر اتفاق ہوا۔ شق نمبر ۳ اس معاہدہ کا اہم ترین نکتہ ہے۔ یعنی اختلاف صرف تعبیر میں ہے حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں

عالیجناب مولانا سید صفدر حسین صاحب کی تحریک اور عالیجناب مولانا شبیہ الحسنین صاحب محمدی کی تائید کے مطابق بالاتفاق آرا طے کیا گیا کہ

(۱): تمام شیعہ علماء کرام آج کے بعد مذہبی اور قومی امور میں متحد و متفق ہو کر باہمی تعاون فرمائیں گے۔

(۲) ایک دوسرے کے خلاف تحریر و تقریر کے ذریعے کسی قسم کا پروپیگنڈا نہیں کریں گے۔

(۳) اگر بعض نظریات کی تعبیر میں کچھ باہمی اختلاف ہے تو اس کو صرف مثبت اور مہذب پیرائے میں پیش کریں گے۔

(۴) اس معاہدہ کے بعد اگر بعض اختلافی امور کے متعلق طرفین کوئی باہمی گفتگو کرنا چاہیں گے تو دوستانہ اور علمی سطح پر کر سکیں گے۔

(۵) آج کے بعد سے باہمی دوستانہ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری کریں گے اور اسے جاری رکھیں گے اور ایسے مواقع ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ انشاء اللہ

۲۰ مئی ۱۹۷۶ء اس معاہدہ پر حسب ذیل علماء کرام نے دستخط ثبت فرمائے تھے

SIBTAIN.COM

(۱)۔ مولانا سید محمد عارف صاحب آف لاہور

(۲)۔ مولانا محمد بشیر صاحب آف ٹیکسلا

(۳)۔ مولانا سید صفدر حسین صاحب (۴) مولانا شبیہ الحسنین محمدی

(۵)۔ مولانا اختر عباس صاحب کوٹ ادو (۶) مولانا محمد حسین ڈھکو آف سرگودھا

(۷)۔ مولانا مرزا یوسف حسین صاحب لاہور

(۸)۔ مولانا ملک اعجاز حسین خوشاب

(۹)۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب لائل پور

(۱۰)۔ مولانا آغا سید ضمیر الحسن صاحب احمد پور سیال

(۱۱)۔ مولانا الشیخ جواد حسین صاحب ہنگو

(۱۲)۔ مولانا کاظم حسین صاحب اثیر جاڑوی جامعہ حسینیہ جھنگ

(۱۳)۔ مولانا غلام قاسم خان صاحب کورائی دریا خان

(۱۴)۔ مولانا حافظ سید ریاض حسین صاحب لاہور

SIBTAIN.COM

(۱۵)۔ مولانا سید مرتضی حسین صاحب صدر الافاضل لاہور

(۱۶)۔ مولانا تاج الدین حیدری صاحب گوجرانوالہ

(اس معاہدہ کا عکس باب المراسلات میں ملاحظہ فرمائیں)

اس صلح سے مولانا بشیر انصاری صاحب کو بہت نقصان پہنچا کیونکہ جب یہ معاہدہ وصلحنامہ شائع ہوا تو انصاری صاحب شبیہ الحسنین محمدی سے ناراض ہو گئے اس بارے میں ہم محمدی صاحب رضوان کے اپنے الفاظ سے آپکو مطلع کرتے ہیں چنانچہ اس سلسلہ محمدی صاحب مرحوم لکھتے ہیں ,,جھنگ کی صلح سے مولانا انصاری کو بڑا نقصان پہنچا ہے اسلئے مجھ سے ناراض ہیں (کیوں کہ صلح کرانے میں محمدی صاحب پیش پیش تھے) بھلا مجھے کیا پتہ تھا کہ مولانا نے شیخیوں سے اندرونی روابط قائم کر رکھے ہیں اور صلح نامہ کی اشاعت ان کے زیاں مالی کا باعث ہوگی۔ مجھ سے فرما دیتے کہ اسے شائع نہ کرو مجھے نقصان ہوگا تو شائد میں نہ شائع کرتا۔ شیخیوں سے ناجائز رقم وصول کرنے کے مقابلہ میں مجھ سے جائز رقم وصول کر لیتے 12-1-1977 جب انصاری صاحب نے اخباری بیان دے کر شیخیت سے برائت کا

اعلان کر دیا اور مولوی اسماعیل صاحب بھی پیچھے ہلنا شروع ہوئے تو ڈاکٹر کاظم علی رسا نے جو خط لکھا وہ کچھ اس طرح سے تھا

ڈاکٹر کاظم علی رسا کے خطوط کے کچھ اقتباسات ملاحظہ فرمائیے۔

"بھائی جان کیا عرض کروں ان دونوں ایمان فروشوں (اسماعیل اور بشیر صاحبان) نے مجھے خواہ مخواہ ہی الجھا لیا اور میں علماء کرمان کے پاس روسیاہ ہو گیا۔ مولوی اسماعیل روپیہ کھاتے رہے اور منافقانہ انداز میں لڑاتے رہے۔ مجھے لکھتے رہے کہ مدرسہ میں شرح زیارت جامعہ اور الفطرۃ السلیمہ درس میں داخل کر دی گئی ہیں۔ ادھر سے روپیہ کھایا اور مجھے بے وقوف بنایا اظہار بیزاری فرما رہے ہیں وہ ایمان فروش فاتح انصاری صاحب انہوں نے بھی اقرار کیا تھا کہ وہ آقائے شیخ کی شرح زیارت جامعہ سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔"

SIBTAIN.COM

فصل سوم

اس معاہدہ کی نظم کی صورت میں منظر کشی

اس معاہدہ سے قبل کی صورتحال کا نقشہ جناب سید محمد علی شاہ صاحب بخاری آف فروکہ ضلع سرگودھا نے بہت عمدہ پیرائے میں شاعری کے انداز میں کھینچا تھا جسے ہم قارئین محترم کی جلا ایمانی اور انکی تھکاوٹ دور کرنے کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

علماء کرام کی باہمی چپقلش سے قومی زبوں حالی

وہ بارہ سالوں کی تلخیوں سے
وہ نخوتوں سے کدورتوں سے

نفاق ملت میں پڑ چکا تھا
فراق ملت میں پڑ چکا تھا

خطیب ملت کو کوستے تھے
ادیب ملت کو کوستے تھے

نہ فکرِ ملت تھا عالموں کو
نہ درد ملت تھا عالموں کو

نہ کوئی مرکز تھا قومیت کا
ہر ایک پجاری تھا مادیت کا

نفاق ملت کو کھا رہا تھا
مفاد دشمن اٹھا رہا تھا

تھا کتنا تاریک اپنا ماضی
کہ جس میں ملت کی تھی تباہی

یہ قوم منزل سے ہٹ چکی تھی
فضول طبقوں میں بٹ چکی تھی

تھا ایک طبقہ غالیوں کا
تو دوسرا تھا وہابیوں کا

یا ایک طبقہ تھا مومنوں کا
تو دوسرا تھا مقصروں کا

غرض یہ دونوں عظیم طبقے
فضول بحثوں میں پڑ چکے تھے

انہی دو طبقوں کے واعظوں کا
بنا تھا محور مباحثوں کا

قرینہ بدلا تھا زندگی کا
شعور کس کو تھا آگہی کا

نہ شرف کوئی تھا سادگی کا
نہ وصف کوئی تھا آدمی کا

نہ درد ملت رہا کسی کو
نہ خوف عقبیٰ کا تھا کسی کو

نہ کوئی کردار ذاکروں کا
نہ کوئی کردار واعظوں کا

SIBTAIN.COM

کہیں سیاسی فریب کاری　　خوشی سے بغلیں بجا رہی تھی

کہیں ڈرامے تھے نقویوں کے　　کہیں بہانے تھے شمسیوں کے

کہیں تھے مشتاق لیڈری کے　　کہیں تھے مجاور قلندری کے

بڑا بھیانک تھا یہ نظارہ　　کہ ایک طوفان اٹھ رہا تھا

نظر نظر میں فریب دھوکا　　نگر نگر میں فساد برپا

زباں زباں پر تبرا بازی　　ادا ادا میں تھی حیلہ سازی

تھے مولوی اور خطیب ذاکر　　بنے تھے ملت میں فتنہ پرور

نہ کوئی منزل نہ کوئی رہبر　　نہ کوئی مرکز نہ قومی لیڈر

کوئی صدائے حسین بن کے　　کوئی گدائے حسین بن کے

کوئی بشیر و نذیر ہو کے　　تو کوئی شبر و شبیر ہو کے

کہیں مولانے فقیہ بن کے　　کہیں پہ قومی ضمیر بن کے

متاعِ ملت کو لوٹتے تھے　　لہو غریبوں کا چوستے تھے

SIBTAIN.COM

نہ پریس تھا قومی کوئی ہمارا　　نہ سیاست میں کوئی یارا

نہ کوئی تنظیم کارگر تھی　　اگر تھی کوئی تو بے اثر تھی

غرض کہ ایسے میں قوم ساری　　گڑھے میں ذلت کے جا رہی تھی

چند ہمدردانِ ملت کی عملی کوششیں

مگر تھے مومن خدا رسیدہ　　ہے جن کا راسخ بڑا عقیدہ

ہیں مذہب و ملت سے پیار کرتے　　ہیں دین پر جانیں نثار کرتے

انہیں یہ صورت نہ تھی گوارا　　کہ قوم و ملت کو ہو خسارا

انہیں تھا مقصود قومیت کا　　رہے ہمیشہ وقار اونچا

اٹھے وہ عزم و عمل کے پیکر　　وہ مرد مومن عظیم لیڈر

تمام شیعہ اکابریں کو　　تمام قومی مجاہدوں کو

تھا شہر جھنگ میں کیا اکٹھا　　جہاں پہ ہونا تھا ایک جلسہ

کہ جسمیں علماء دین سارے
تھے پیار والفت میں مل کے بیٹھے

وہ دن مبارک تھا ۲۰ مئی کا
بڑا کٹھن دن تھا زندگی کا

غرض یہ وحدت نواز مجمع
سعید گھڑیوں کا منتظر تھا

طرح طرح کے خیال آئے
ہزاروں رنج وملال آئے

ہزاروں راہ میں رکاوٹیں تھیں
نفاق پرور منافقتوں کی

تمام علمی مباحثوں کا
وہ اختلافی عقائدوں کا

تبادلوں کا حقیقتوں کا
وہ قوم وملت کی عظمتوں کا

خلوص دل سے کیا گیا تھا
کمال فکرونظر سے جائزہ

علماء دین کے روح پرور مناظر

سماں مبارک تھا روح پرور
زمیں معطر فضا معطر

تھیں نیک گھڑیاں سعید لمحے
برائے ملت مفید لمحے

تھے سارے دانشوران ملت
وہ جان ملت زبان ملت

ہزاروں مومن بھی راہنما بھی
سفینہ ملت کے ناخدا بھی

رئیس ملت، نواب ملت
کثیر عزت، مآب ملت

کنارے جوئے چناب آئے
فضا نے خوشیوں سے گیت گائے

فلک نے شوق نگاہ سے دیکھا
قمر نے چہرہ چھپا کے دیکھا

وہ شہر جھنگ کی گلی گلی میں
گلوں گلوں میں کلی کلی میں

جلوس عشرت کا تھا تلاطم
خلوص والفت کا تھا تلاطم

نظر نظر سے چھلک رہے تھے
ہزار چشمے مسرتوں کے

دیار جھنگ کی حسین وادی
وہ رشک خلد برین وادی

نگارشوں کی امین وادی
بحسن زہرا جبین وادی

ترانے عشرت کے گا رہی تھی
نکھار اپنا دکھا رہی تھی

وہ کالی کالی حسین قبائیں
وہ شان صدق وصفا عبائیں

SIBTAIN.COM

وہ نورِ ملت طراز شملے | جلال و عظمت نشان عمامے
تھے محوِ عشرت نگار بن کر | مثال فصل بہار بن کر
وہ کہکشاں کے حسین نظارے | وہ ننھے ننھے فلک کے تارے
بشوق شرکت مچل رہے تھے | ادائیں اپنی بدل رہے تھے
تھا عزم علم و عمل نمایاں | حسین تکلم بیاں فروزاں
مزاج محفل تھا یوں درخشاں | فلک پہ جیسے ماہ تاباں
غرض کہ ایسا عظیم منظر | نہ دیکھا تھا میں نے زندگی بھر
سرور ملتا تھا زندگی کو | شعور ملتا تھا آ-گہی کو

علماء دین اور زعماء قوم

کہیں مولانا محمدی (۱) کی | عظیم کوشش کی عرق ریزی
کمال اپنا دکھا رہی تھی | جلال اپنا دکھا رہی تھی
جواں نوازش علی (۲) کی ہمت | نشاط بن کے برائے ملت
شمیم گل کی طرح فضا میں | غزل سرا تھی ادا ادا میں
کہیں پہ صفدر حسین نجفی (۳) | وجود ملت کا حسین نجفی
نجابتوں کے شرافتوں کے | عظیم لنگر سخاوتوں کے
جلال و عزم و عمل کے رستم | مثال کوہ گراں مجسم
برنگ ساون کے بادلوں کے | خلوص بن کے برس رہے تھے
کہیں پہ قبلہ تھے مرتضی (۴) | اپنی وہ جن کی ہر اک ادا مثالی
مزاج جن کا ہے لکھنویانہ | بیان جن کا ہے عالمانہ
نحیف پیکر مگر ارادہ | مثل ہمالیہ بلند و بالا
کمال شعلہ بیانیوں سے | نگارشوں سے عبارتوں سے
حسینیت کو ابھارتے تھے | یزیدیت کو پچھاڑتے تھے
جناب صادق علی معظم (۵) | شرافتوں کا بیاض محکم

SIBTAIN.COM

تقدسوں کی کرن کرن سے　　مثالِ انجم چمک رہے تھے
کسی جگہ پر بشیر (۶) صاحب　　مجاہدوں کی نظیر صاحب
عظیم فاتح جو ٹیکسلا ہیں　　بلند ہمت و حوصلہ ہیں
نشاطِ محفل کا بانکپن تھے　　وجودِ ملت کا چلن تھے
وجود جن کا، ورود جن کا　　فضا میں لہرا دکھا رہا تھا
کہیں تھے محمد حسین ڈھکو (۷)　　جلال و عظمت کے دین ڈھکو
زمانے بھر میں ہے جن کا شہرہ　　صداقتوں کا شرافتوں کا
کمالِ علمی نگارشوں کا　　اٹل اصولی مباحثوں کا
نوائے ملت کی جان بن کر　　وقارِ قومی کی شان بن کر
بساطِ محفل پہ جلوہ گر تھے　　نشاط و عشرت کی اک نوا تھے
کسی جگہ پر ضمیر نجفی (۸)　　مثالِ بدرِ منیر نجفی
فنِ خطابت کی جان ہو کر　　سیادتوں کی زبان ہو کر
سراپا حسنِ خلوص بن کے　　فروغِ حسنِ جلوس بن کے
بصد مسرت و شادمانی　　بصد نوازش و مہربانی
عروسِ محفل بنے ہوئے تھے　　مزاجِ ملت سنوارتے تھے
جناب اختر عباس صاحب (۹)　　فروغِ ملت کی آس صاحب
تھے وہ بیٹھے کسی جگہ پر　　نجابتوں کا وقار بن کر
وہ جن کی علمی بلندیوں کی　　ہو گئی ہے قائل یہ قوم ساری
بڑی دیانت سے دھیرے دھیرے　　چراغِ وحدت جلا رہے تھے
کہیں تھے بیٹھے محمد عارف (۱۰)　　وہ مردِ مومن سید عارف
بزرگ ہستی عظیم ہستی　　آثارِ ملت قدیم ہستی
جلال و عظمت کے آسمان پر　　چمک رہے تھے مثالِ اختر
کہیں پہ حافظ ریاض شاہ (۱۱) کی　　وہ مخلصانہ تھیں کوششیں بھی
برنگِ نمودِ سحر درخشاں　　بالطفِ ابرِ کرم برافشاں

SIBTAIN.COM

جناب یوسف حسین قبلہ (۱۲)
مثال یوسف حسین قبلہ

پیرانہ سالی میں ہمتوں کے
انتھک یہ پیکر وہ عظمتوں کے

نقیب بن کر خطیب بن کر
بلندیوں کا نصیب بن کر

شباب حسن بہار بن کر
نگارشوں کا خمار بن کر

لطافتوں سے نفاستوں سے
وہ شان ملت بڑھا رہے تھے

کہیں سراپا خلوص بن کے
وہ (۱۳) جاڑا صاحب بھی جلوہ گر تھے

عقابی نظریں اٹھا اٹھا کے
نشان منزل کو دیکھتے تھے

کسی جگہ پر مبلغ اعظم (۱۴)
مناظرانہ ادا کے محرم

وہ سربستہ غدر سپاہی
وہ حق کے حامی، وہ حق کے داعی

نفاق ملت کو ختم کرنے کے
پختہ وعدے کئے تھے بیٹھے

کہیں تاجدین (۱۵) دلبر مناظر
مناظروں کی سپاہ کے لیڈر

وہ مرد میدان، شجاع سپاہی
جسے ہے مطلوب خیر خواہی

نفاق ونفرت پہ ضرب کاری
لگا رہے تھے وہ حر وغازی

کسی جگہ پر اعجاز (۱۶) صاحب
فن خطابت کا راز صاحب

عظیم پیکر ایثار والفت
سدا حقیقت بیان خطابت

وہ جن کا کردار مخلصانہ
ہے جن کی سیرت مجاہدانہ

مفتیوں کی آواز بن کے
نفاذ وحدت کے ہمنوا بن کے

غرض کے ایسی حسین فضا میں
مسرتیں تھیں ادا ادا میں

کمال زہد وورع کے چشمے
نظر نظر سے چمک رہے تھے

ہزاروں علم وعمل کے سوتے
قدم قدم پہ تھے ہوئے نکلے

عجیب منظر، عجیب سماں تھا
کہ ذرہ ذرہ بھی ضوفشاں تھا

کہیں پہ عقل وخرد کے لہرے
کہیں پہ دانشوروں کے مجمعے

فصاحتوں کی زبان بن کے
سحر کی صورت امنڈ رہے تھے

یہ ساری جدوجہد کا سہرا
فلک کی نیلی فضا میں جھکا

SIBTAIN.COM

کمال عشرت نواز لہرا
جمال اپنا دکھا رہا تھا
عظیم ثمر تھا یہ کوششوں کا
عباس نجفی (ر،) کے ساتھیوں کا
کہ جن کی ہمت مخلصانہ
بطرز شفقت مہربانہ
نوید صبح بہار بن کے
بلندیوں کا وقار بن کے
نفاق ونفرت کے حامیوں کو
وہ قومی وحدت کے دشمنوں کو
سلام الفت کا دے رہی تھی
پیغام وحدت کے دے رہی تھی
یہ اجتماع عظیم گویا
خدا کی عظمت کا معجزہ تھا
جو تھے متحارب دو قومی طبقے
گلے ملے ایک دوسرے کے
گھٹائیں نفرت کی ٹل چکی تھیں
ہوائیں الفت کی چل چکی تھیں
فساد نفرت کا زور ٹوٹا
نفاق ونخوت کا زور ٹوٹا
اب دور گزرا رقابتوں کا
وہ حاسدوں کا، عداوتوں کا
ہوا مرتب جو عہد نامہ
وہ پنج نکاتی تھا صلح نامہ
تمام علماء دین نے مل کے
کیے تھے دستخط خلوص دل سے
وہ اختلافی جمیع مسائل
تھے جنکے دونوں یہ طبقے قائل
نہ بحث ان پر مزید ہوگی
نہ کوئی سازش جدید ہوگی
نہ کوئی واعظ، نہ کوئی ذاکر
نہ کوئی لیڈر، نہ قومی ورکر
کریگا کوئی نہ فتوی سازی
نہ ہوگی کوئی تبرا بازی
نہ افتراء کے بیان ہونگے
نہ انتقامی اعلان ہونگے
نہ ہوگی کوشش منافرانہ
نہ کوئی سازش منافقانہ
نہ کوئی تقریر جاہلانہ
نہ کوئی تحریر شومیانہ
ہر ایک کو مذہب کا پاس ہوگا
ہر اک کو قومی احساس ہوگا
اب اک فکری نظام ہوگا
اب اک وحدت میں کام ہوگا
جمود ٹوٹے گا بے حسی کا
شعور پھوٹے گا آگہی کا
وہ جذبہ علم وعمل بڑھے گا
وہ دینداری کا رنگ چڑھے گا

SIBTAIN.COM

ادائیں بدلیں گی ذاکروں کی — انائیں بدلیں گی واعظوں کی
خدا نے چاہا تو دور ہوں گی — تمام عملی وہ بخشیں بھی
یہ ختم سارا فتور ہوگا — یہ معجزہ پھر ضرور ہوگا
یہ قوم میری جو سوچکی ہے — وقار اپنا جو کھوچکی ہے
صراط کامل کو ڈھونڈ لے گی — نشان منزل کو ڈھونڈ لے گی

(۱) جناب مولانا شبیہ الحسنین صاحب محمدی، لاہور

(۲) جناب نوازش علی خان، جنرل سیکرٹری تحفظ تعلیمات آل محمد

(۳) جناب علامہ سید صفدر حسین نجفی، لاہور

(۴) جناب مولانا مرتضی حسین صدر الافاضل لکھنو، لاہور

(۵) قبلہ مولانا صادق علی شاہ صاحب، لاہور

(۶) جناب مولانا محمد بشیر انصاری صاحب، ٹیکسلا

(۷) جناب علامہ محمد حسین ڈھکو، سرگودھا

SIBTAIN.COM

(۸) جناب مولانا آغا ضمیر الحسن نجفی، احمد پور سیال

(۹) جناب علامہ اختر عباس صاحب، کوٹ ادو

(۱۰) جناب مولانا سید محمد عارف، لاہور

(۱۱) جناب علامہ سید حافظ سید ریاض حسین نجفی، لاہور

(۱۲) جناب مولانا مرزا یوسف حسین صاحب، لاہور

(۱۳) جناب مولانا کاظم حسین اثیر جاڑوی

(۱۴) جناب مولانا مبلغ اعظم محمد اسماعیل دیوبندی لائل پور

(۱۵) مولانا تاج الدین حیدری، گوجرانوالہ

(۱۶) جناب مولانا ملک اعجاز حسین، خوشاب

(۱۷) جناب مولانا غلام عباس صاحب نجفی ایم اے، جھنگ

باب چہارم

آیۃ اللہ ...... النجفی صاحب مدظلہ علماء اعلام کی نگاہ میں

فصل اول

اجازہ ہائے اجتہاد

فصل دوم

آیۃ ...... نجفی کے آثار خالدہ

SIBTAIN.COM

فصل سوم

احسن الفوائد اور اصول الشریعہ کے بارے میں علماء اعلام کے تاثرات

فصل چہارم

اصول الشریعہ کی رد میں لکھی جانے والی کتب کے مصنفین کے شیخی ہونے کا قطعی ثبوت

فصل پنجم

آیۃ ...... نجفی کی علم کلام و دیگر علوم سے متعلق دیگر کتب

فصل ششم

آیۃ ...... نجفی کے شاگرد

فصل اول

آیۃ ا...... النجفی کے اجتہاد پر فقہاء عظام کی تصریحات

یہاں پر ہم اختصار کے ساتھ علماء اعلام کی تحریروں سے اقتباس کرتے ہوئے آیۃ ا...... محمد حسین نجفی صاحب کی ذات کے حوالہ سے چند تاثرات نقل کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ علماء اعلام کی نگاہ میں آیۃ ا...... النجفی صاحب کا کیا مقام ہے۔

اس مقام پر ہم صرف علماء اعلام اور مجتہدین عظام کے ہاتھ سے تحریر شدہ ان عبارات کا اقتباس نقل کریں گے جن میں علامہ نجفی صاحب کو مختلف القاب سے یاد کیا گیا ہے اور ان کے اجتہاد پر تصریح کی گئی ہے لیکن علماء کے تمام خطوط اور اجازہ ہائے اجتہاد اور روایات، اثبات الامامت اور قوانین الشریعہ کے آخر میں موجود ہیں جنہیں دیکھا جا سکتا ہے اور بعض کو ہم باب مراسلات میں نقل کریں گے۔ انشاء اللہ!

علامہ صاحب کے اجتہاد پر علماء نجف اشرف کی تصریحات اور بیانات

SIBTAIN.COM

(۱) استاد الفقہاء والمجتہدین حضرت آیۃ ا...... العظمی السید محمد جواد الطباطبائیؒ (جو کہ علامہ صاحب کے نجف میں استاد بھی تھے) تحریر فرماتے ہیں کہ

حضرۃ العلامہ الحجۃفخر الفقہاء والمجتہدین فضیلۃ الشیخ محمد حسین الباکستانی المحترم ...... اس نامہ کو باب المراسلات میں قارئین دیکھ سکتے ہیں۔ اور اجازہ اجتہاد دیتے وقت فرماتے ہیں کہ ...... جناب العالم العامل العلام ...... محمد حسین الھندی ...... حضر ابحاثنا عند اقامتہ فی النجف الاشرف ...... فبلغ بحمداللہ فی اثر سعیہ مرتبہ الاجتھاد بما ینبغی لجنابہ (قوانین الشریعہ ج ۲ ص ۳۵۶)

(۲) استاد المجتہدین آیۃ ا...... آقای السید ابوالقاسم الرشتی النجفیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

فان جناب العالم الفاضل ملاذ الانام مروج الاحکام، فخر الاعلام، صفوۃ العلماء العظام، ذوالفکر الصائب و النظر الثابت الشیخ محمد حسین البنجابی الباکستانی ...... قد حضر ابحاثی الاصولیہ والفقہیہ حضور تدقیق وتحقیق حتی نال مناہ وبلغ مبتغاہ وفاز بحمداللہ مرتبۃ من الاجتھاد بالصلاح و السداد ...... (اس مرتبہ اجتہاد پر پہنچے

کے بعد اب اسے چاہیے کہ) فله العمل بما يستنبطه من الادلة الشرعيه على النهج المالوف بين العلماء الاماميه......(قوانين الشرعيه ج ۲ ص ۳۵۷)

(۳) اعلم العلماء الکاملین سرکار آقائی میرزا عبدالکریم الزنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجازہ اجتہاد دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"العالم العامل والكامل الفاضل، فخر المحققين العظام، عمدة العلماء الاعلام، ركن الاسلام الشيخ محمد حسين البنجابى الباكستانى دامت توفيقاته وفقه الله تعالى للمهاجرة من تلك البلادوسهل له وسائل مجاور ة النجف الاشرف فى سنين كثيره لتكميل العلوم الدينيه والمعارف اليقينيه فلم يزل كان يجدو يجتهد فى الترقى الى مدارج العلم والعمل مستمدامن بركات باب مدينة العلم ......حتى حاز قصب السبق من الاقران و سبقهم فى هذا الشان و بلغ بحمد ه تعالى مرتبه الاجتهاد ونال المراد (اب مرتبہ اجتہاد پر پہنچنے کے بعد انہیں چاہیے کہ) فليحمدالله تعالى على هذه النعمة العظمى و المنحة الكبرى......" (قوانين الشريعه ج ۲ ص ۳۵۷)

SIBTAIN.COM

(۴) عماد المجتہدین سرکار آیۃ اللہ...... آقائی نجم الدین الشریف سامرائی اجازہ اجتہاد دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

"المولى الاجل والعالم الفاضل التقى ،عمدة الفضلاء المتقين والعلماء الصالحين مولانا الاكرم الامجد الشيخ محمد حسين ابن المغفور له العبد الصالح رانا تاج الدين البنجابى الباكستانى .قد صرف ايامه ولياليه فى تحصيل العلم والكمال و اكمل جده وجهده فى تكميل المنقول والمعقول حتى فاز درجة الاجتهاد (اب اجتہاد کے مقام پر پہنچنے کے بعد چاہیے کہ) فله يعمل بما يستنبط من الاحكام الشرعيه عن القواعد المرعيه ......" (قوانين ج ۲ ص ۳۶۰)

(۵) قدوۃ المجتہدین سرکار آیۃ اللہ آقائی السید محمد مہدی الکاظمینی اعلیٰ اللہ مقامہ

علامہ نجفی صاحب کو تفصیلی اجازہ اجتہاد میں کہ جو دو صفحات پر مشتمل ہے تحریر فرماتے ہیں کہ نجف کی طرف ہجرت کر کے علم دین حاصل کرنے والوں میں سے ایک

"العالم اللمعى والفاضل اللمعى الاديب الاريب والوافر النصيب ......الفقيه النبيه

والمحقق الوجيه والثقة الامين والجوهر الثمين ......الشيخ محمد حسين البنجابي الباكستاني نزيل النجف الاشرف دار العلم ...... سنين عديده (علم دین حاصل کرنے کے بعد) حتى بلغ درجة الاجتهاد و فاز ملكة الاستنباط ......و صارمن اهل الارشاد و عد فى عداد الفقهاء الامجا (فقیہ ہونے کے علاوہ انھوں نے چند کتب بھی قیام نجف کے دوران لکھیں) فالف و صنف كتباً جمة فى مواضيع مهمة و قد اطلعني على التحقيقات الفريقين فى حديث الثقلين و كتاب اثبات امامة الائمة الاطهار فى ضوء العقل و الايات والاخبار .(اور چونکہ یہ اردو میں تھی اسلیے اسکا خلاصہ عربی میں پڑھ کر سنایا اور ہم نے ان سے اجازہ اجتہاد دینے کے لیے امتحان بھی لیا اور ان سے مباحثہ بھی کیا، فرماتے ہیں) و نحن نتكلم معه فى ثلة من المسائل العقليه و النقليه والفقهيه و الاصوليه (ان سارے موضوعات پر گفتگو کرنے کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ) فرايته محيطا بذالک و اقفا على ماهنالک ......"

(قوانین الشرعیہ ج ۲ ص ۳۶۳)

تمام مجتہدین وعلماء اعلام اس بات پر متفق ہیں کہ کسی کے اجتہاد کے اثبات کے لیے دو اہل خبرہ کی گواہی کافی ہوتی ہے۔ہم نے تو پنج تن پاک کے ماننے والوں کے سامنے مذہب اہلبیت کے پانچ اساطین علماء اعلام و فقہاء عظام کی تصریحات اور واضح بیانات علامہ کے اجتہاد پر درج کر دیے ہیں اگر چہ انکے علاوہ دیگر فقہاء کرام کے بیانات بھی کتاب قوانین الشریعہ اور اثبات الامامت میں موجود ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر ہم باقی اعلام کی تصریحات پیش نہیں کرتے اور انہی پانچ عدد اسناد اجتہاد پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ

ع   اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

فصل دوم

آیۃ ا......شیخ محمد حسین النجفی صاحب کے آثار خالدہ

کسی پر یہ بات مخفی نہیں کہ علامہ بزرگوار ان خوش قسمت یگانہ روزگار بندوں میں شمار ہوتے ہیں جن پر مبداء فیض کی طرف سے بڑی فیاضی کی گئی ہے جہاں پر علوم ادبیہ وغیرہ کے منتخب زمانہ مدرس عالی ہیں وہاں پر معارف اسلامیہ کو سامعین کے ذہن میں مکمل اور مدلل انداز میں منتقل کرنے میں بھی مہارت تامہ رکھتے ہیں اور ان تمام خصوصیات کے علاوہ جو انکی امتیازی صفت ہے وہ انکے طاقتور قلم کی تحریر پر تاثیر ہے جس میں کم از کم پاکستان میں اس بزرگوار سے کوئی عالم وفاضل سبقت نہیں لے جاسکا اور یہی وہ خصوصیات ہیں کہ جو حاسدوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھتی رہتی ہیں لہذا ہم یہاں اس مرد عظیم کے پر زور قلم سے تحریر شدہ تالیفات وتصنیفات کا تعارف کرانا چاہتے ہیں ۔ ویسے تو علامہ صاحب کی تمام تصنیفات وتالیفات اور تراجم اپنے اپنے مقام پر اور اپنے اپنے موضوع کے اعتبار سے قابل تقدیر ہیں لیکن علامہ کی چند کتب بہت شہرت کی حامل ہیں جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سرزمین پاکستان سے لے کر ایران وعراق کے شیعی مراکز تک کے بزرگ علماء اعلام سے خراج تحسین حاصل کرچکی ہیں جس کی ایک جھلک آپ ابھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ انشاء اللہ!

(ا) علم کلام سے متعلق کتب وآثار

(۱) انہیں عظیم کتب میں سے ایک کتاب (احسن الفوائد فی شرح العقائد) ہے کہ جو حضرت ابوجعفر شیخ صدوق علیہ الرحمہ کے رسالہ "الاعتقادیہ" کی مفصل ترین ومحکم ترین شرح ہے جو کتاب اس وقت بندہ کے سامنے ہے اسکے خاتمہ کے علاوہ اصل کتاب کے صفحات کی تعداد (۷۰۰) اور تقریبا (۱۷۰۰۰) سطور، ساڑھے تین لاکھ کے قریب الفاظ پر مشتمل یہ عظیم وبسیط شرح موافق ومخالف غرضیکہ ہر ذی عقل سے اپنی اہمیت کا لوہا منوا چکی ہے۔

(۲) دوسری عظیم کتاب (اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ) ہے جسکے وجود نے ہمیشہ کے لیے بقول مولانا حسین عارف نقوی مدظلہ صاحب تذکرہ علما امامیہ پاکستان کے (سرزمین پاکستان میں شخصیت کی

بڑھتی ہوئی تبلیغ کے سامنے بند باندھ دیا ہے) جسکی وجہ سے انتقاما انھوں نے جو طوفان بدتمیزی مچایا اور اسکے لائق مصنف اور اسکے حامی علماء وغیر علما پر جو تہمتیں لگائیں انہیں سن کر ملائکہ بھی شائد تڑپ گئے ہونگے مگر بفضلہٖ تعالی الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ حسد نے کام کیا، مگر یہ کہ بالآخر تمام شیخی نوازوں نے مختلف انداز سے ظاہری طور پر شیخیت سے دست برداری کے بیانات دینا شروع کردیئے۔ وللہ الحمد

اب ہم انھی دو کتابوں کے بارے میں بعض علماء اعلام کے تاثرات قارئین محترم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں لیکن علماء اعلام کے ان دو کتب کے بارے میں تائیدی بیانات سے قبل اب ہم یہاں پر تھوڑی دیر اپنے اصل موضوع سے ہٹ کر قارئین محترم کی توجہ برصغیر پاک وہند کے عظیم عالم اور مجتہد جناب سید العلماء السید علی نقی نقن صاحب رضوان اللہ تعالی علیہ کی کتاب ﴿شہید انسانیت﴾ اور اسکے ساتھ ہونے والے سلوک کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں تاکہ قارئین محترم اور خصوصاً ہماری قوم کے نوجوان اور جدید نسل اس بات سے آگاہ ہوسکے کہ مفسدین اور مغرضین اہل منبر اور مفاد پرست لوگ اپنے مخالفین مگر قوم کے مخلصین کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں چونکہ ان دونوں ملکوں کی معنوی آب وغذا تقریباً ایک جیسی ہے اور فکری مزاج بھی ملتا جلتا ہے اس لیے آیۃ...... نجفی صاحب کی کتب کے ساتھ ہونے والے سلوک سے قبل بطور تمہید شہید انسانیت کے قضیہ کو پیش کررہے ہیں اس کے بعد یہ سمجھنا بھی آسان ہوجائے گا کہ کہیں ہم بھی تو ان مفاد پرست طبقہ کے ہاتھوں کھلونا تو نہیں بن رہے اس قضیہ شہید انسانیت کو ہم کتاب (سید العلماء، حیات وکارنامے) سے اختصار کے ساتھ نقل کررہے ہیں، صاحب کتاب تحریر فرماتے ہیں کہ

﴿قضیہ کتاب شہید انسانیت﴾

﴿سیزدہ صد سالہ یادگار حسینی ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء میں منائی گئی تھی اس یادگار کے منانے کے مقاصد میں ایک مقصد بلکہ سب سے بڑا مقصد واقعہ کربلا پر ایک مبسوط کتاب کا شائع کرنا تھا۔ چنانچہ اس کتاب کی تدوین کے لیے ایک آڈیٹوریل بورڈ کی تشکیل کی گئی اس بورڈ کی متعدد میٹنگوں کا انعقاد کیا گیا مگر ممبر حضرات نے کبھی زحمت نہیں فرمائی بالآخر ایک میٹنگ میں مرحوم مولانا عدیل اختر صاحب نے جو اس وقت مدرسۃ الواعظین کے پرنسپل تھے یہی کہوں کہ اتفاقی طور پر آگئے آڈیٹوریل بورڈ کے صاحبان علم کی بے توجہی کو دیکھتے ہوئے مولانا عدیل اختر صاحب نے سید العلماء سے فرمایا کہ آخر اس کے لیے کیا کرنا چاہیے اس پر سید العلماء نے فرمایا کہ صرف یہی ایک صورت ہے کہ میں کتاب لکھ کر بورڈ کی میٹنگ میں

استصواب رائے کے لئے پیش کردوں مولانا عدیل اختر صاحب مرحوم نے اس تجویز سے اتفاق فرمایا اور سید العلماء نے کتاب کو مرتب کرنا شروع کر دیا تا کہ واقعہ کربلا کے متعلق جو کتاب وجود میں آئے وہ تاریخی اعتبار سے اتنی صحیح ہو کہ ہر مکتبہ خیال کے افراد اس سے اتفاق فرمائیں اور اس میں کسی طرح کی خامی اور کمی نہ رہنے پائے۔ اس بنیادی خیال کو پیش نظر رکھ کر جب مسودہ کتاب شہید انسانیت شائع ہوا تو ٹائٹل پیج کی پشت پر سب سے پہلے بیان حال کی سرخی کے نیچے حسب ذیل عبارت لکھی گئی۔ (حقیقت حال سے ناواقف حضرات کو انتہائی غور کے ساتھ اس عبارت کو پڑھنا چاہیے)

"یادگار حسینی ۱۳۶۱ھ کے سلسلے میں واقعہ کربلا کے اسباب وحالات اور نتائج کے متعلق جس کتاب کا اعلان ہوا ہے اس کی ترتیب وتدوین کیلئے ایک آڈیٹوریل بورڈ کی تشکیل ہوئی تھی مگر عملی صورت سے یہ صورت غیر ممکن ثابت ہوئی کہ تمام ارکان مجتمع ہو کر اس کی ترتیب میں حصہ لیں۔ اس لئے تمام مضامین اور عناوین کو پیش نظر رکھتے ہوئے ادارہ کی جانب سے اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے۔ اور اب اس کو طبع کرا کر تمام اڈیٹوریل بورڈ کے ارکان اور منتخب اہل قلم کے پاس بھیجا جاتا ہے ان حضرات سے گذارش ہے کہ اس کتاب کے تمام اجزاء کا نظر غائر سے مطالعہ کریں۔ اور جس مقام پر اضافہ کی ضرورت ہو یا کمی لازم ہو۔ یا ترتیب کا بدلنا مناسب معلوم ہو وہاں اپنا نوٹ تحریر فرمادیں اور اس کتاب کے ان کے پاس پہنچنے کے بعد ایک ماہ کے اندر اپنی زریں رائے سے ادارہ کو مستفید فرمائیں تا کہ ان کے آرا اور قیمتی مشوروں کی روشنی میں اس کتاب کی آخری تدوین وترتیب کا کام انجام پائے اور پھر اس کتاب کی وسیع اشاعت کی جائے۔ والسلام"

مسودہ **شہید انسانیت** کے سرورق پر لکھا ہوا ہے کہ یہ مسودہ مخصوص آڈیٹوریل کے ارکان اور منتخب اہل قلم کے لئے ہے اسکا مطلب کیا اسکے علاوہ کچھ اور ہے کہ یہ مسودہ ابھی ادارہ کی حدود میں مقید ہے ابھی عام نہیں کیا گیا ہے۔

یہ ٹائٹل پیج والی عبارت ڈھکے چھپے انداز سے خفی خط میں بال جتنی باریک نہیں ہے یہ اتنے جلی حروف میں لکھی ہوئی ہے کہ ضعف بصر والے حضرات کو بھی پڑھنے میں کوئی تکلف نہیں ہوگا۔

ادارہ اور ناظم شعبہ تصنیف تو یہ لکھ رہے ہیں۔ مگر جماعت شیعہ کے بڑی بڑی عباء وقباوالوں نے بجائے اسکے کہ ادارہ کو اپنے مفید مشورہ سے مطلع کرتے جسکے لیے انہیں مفت کتابیں بھیجی گئیں۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ

SIBTAIN.COM

اس کے بھیجنے کا مقصد کیا ہے۔ انہوں نے اپنی طرف سے مسودہ کو فائنل کتاب قرار دے کر اس کے خلاف پروپیگنڈہ کر ڈالا۔ اس مقدس جماعت کے افراد جو اپنے کو نائب امام گردانتے ہیں، انکی نیک نفسی، پاک باطنی، راستگوئی، ایمانداری اور خوش نیتی کا کیسا عظیم مظاہرہ آنکھوں کے سامنے آیا ہے۔ کیا افراط تقدس کا تقاضا یہی ہے (چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی)

دل میں اگر بدی ہے تو اے شیخ و برہمن

یہ زحمت نماز و یہ پوجا فضول ہے

ادارہ یادگار حسینی کی مجلس عمل نے، ادارے کے صدر نے، ادارے کے سیکرٹری نے، ناظم شعبہ تصنیف نے، ادارے کے کسی ذمہ دار شخص نے، ادارہ کے کسی ممبر نے ارادتاً، سہواً، کنایتاً کسی اخبار کسی رسالہ، کسی ہینڈ بل، کسی پوسٹر یا خود مسودہ شہید انسانیت میں کہیں بھی لکھا ہے کہ یہ کتاب حرف آخر ہے۔ اس کا حرف حرف قرآن و حدیث ہے۔ یا یہ عام پبلک کے لیے شائع کی گئی ہے

ضمیر کی جو کثافت ہے اسکو دھوائے شیخ

وگرنہ مجھ کو بتا کہ مقصد وضو کیا ہے

ابھی تک حقیقتاً یہ بالکل پرائیویٹ اور نجی مسودہ تھا ادارہ کی منظوری کے بعد جب یہ تمام دنیا کیلئے شائع کی جاتی تو اس وقت ناقدین کو اسپر نقد کرنے کا پورا پورا حق ہوتا۔ اس بے محل تنقید سے عناد، کینہ، بغض، حسد، مخالفت بلکہ صاف صاف کہوں کہ دشمنی کا کھلا ہوا اظہار ہوتا ہے۔ جسے ظلم سے تعبیر کرنا بالکل صحیح ہوگا جب تک کوئی کتاب مسودہ کی شکل میں ہوتی ہے۔ اس وقت تک وہ نظیر کے طور پر پیش نہیں کی جاسکتی۔ مخالفت برائے مخالفت کرنے والوں کے علاوہ ہر صاحب عقل ناظم شعبہ تصنیف کے بیان حال کی عبارت پڑھنے اور سننے کے بعد کبھی بھی اس کتاب کو مجوزہ کتاب کی آخری اور مستند شکل نہیں سمجھے گا۔ اس کو چھاپا ہی اس لیے گیا تھا کہ اس کی خامیوں سے ادارہ کو مطلع کیا جائے اس مسودہ کے جتنے جتنے جزو چھپتے جاتے وہ آڈیٹوریل بورڈ کے ممبران اور اہل بصیرت کی خدمت میں روانہ ہوتے رہتے تھے۔ اس مسودہ کے چھپنے میں کئی مہینے لگ گئے تھے۔ معترض اگر نیک نیت ہوتے تو جتنا جتنا مسودہ ان کے پاس پہنچتا رہتا تھا وہ اپنی رائے سے ادارہ کو مطلع کرتے رہتے۔ مگر انہیں تو سید العلماء کے خلاف سازشی محاذ قائم کرنا تھا اسلئے سب چپ سادھے بیٹھے ہوئے تھے۔ جب مسودہ کتابی شکل میں آگیا تو اس وقت بہت ہی منظم طرح پر ہر گھات سے چوکس ہو کر پروپیگنڈہ مشینری حرکت میں لائی گئی

مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مرحوم کا ہندوستان میں اثر تھا اس اثر سے کام لیا گیا مجالس عزا میں شیعہ روسا مولانا ناصر حسین صاحب قبلہ مرحوم کے ذریعہ سے ذاکرین کو اپنے یہاں بلواتے تھے اس بنا پر ذاکروں کی تعداد کثیر اس خانوادہ سے منسلک تھی۔ ان ذاکروں کو آلہ کار بنایا گیا۔ شیعوں میں اخبار ہی کتنے ہیں۔ اس وقت کے جو چند اخبار تھے ان کے ایڈیٹروں کو رام کیا گیا۔ اب کیا تھا۔ تقریر و تحریر دونوں ذریعوں سے سید العلماء کے خلاف سارے ہندوستان میں آگ لگادی گئی۔ جرمنی کے سب سے بڑے پروپگنڈسٹ گوئی بلز کے قول کے مطابق جھوٹی اور بے بنیاد باتوں کو اتنا دہرایا جائے کہ دنیا اسے سچ سمجھنے لگے۔ چنانچہ یہاں یہی کیا گیا عوام وخواص سب اس جال میں پھنس گئے۔ ان دنوں ایک انکشاف یہ بھی ہو رہا تھا کہ جسے دیکھئے وہ مفتی اعظم بنا ہوا ہے خود ساختہ عالموں، نام کے مولویوں، پیشہ ور ذاکروں، تاجروں، شاعروں، وکیلوں اور نامعلوم کس کس طرح کے لوگوں کے فتوے سرفراز اخبار، میں شائع ہو رہے تھے۔ ان میں بیشتر تو ایسے ہوں گے جن سے اہم مسائل علمیہ تو درکنار بالکل ہی الف، ب، والی بات پوچھ لیجیے کہ واجبات وضو یا واجبات نماز کیا ہیں؛ تو بغلیں جھانکنے لگیں اور زبانیں گنگ ہو جائیں گے ہاتھوں اس گروہ کا ایک کارنامہ اور لکھ دوں۔ یہ وہ جتھا ہے جو بظاہر امام حسینؑ کی محبت کا دم بھرتا ہے اور اپنے کو حد درجہ مذہبی ظاہر کرتا ہے اس نے شیعوں کے ایک جلسہ عام میں، جو امام باڑہ [illegible] میں سید اصغر حسن جج کی صدارت میں ہوا تھا جسے نمائندہ جلسہ کہا گیا تھا۔ جس میں عوام کے ساتھ ساتھ خواص کی بھی اچھی خاصی تعداد بتائی گئی تھی۔ اس میں مسودہ شہید انسانیت پھاڑ کر اس کے کچھ پرزے ہوا میں منتشر کے گئے تھے۔ کچھ کو جوتوں تلے روندا گیا تھا اور کچھ کو نذر آتش کیا گیا تھا۔

یہ خولی، شمر اور یزید والا کام اس کتاب کے ساتھ کیا گیا جس میں قرآنی آیتیں تحریر ہیں جس میں خدا کے آخری رسولؐ اور ائمہ اہلبیتؑ کے ناموں کے ساتھ ان کے اذکار بلند درج ہیں جس میں اہلبیت رسول کی مخدرات عصمت وطہارت کے محیر العقول کارناموں کا تذکرہ ہے جس میں جاں نثاران حسین کی بلند کرداری اور ان کی عظیم الشان لاجواب قربانیاں منظر عام پر لائی گئی ہیں۔ جس میں امام حسینؑ کا حق بات پر قائم رہنے کا عدیم النظیر واقعہ دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ جس کی کوئی دوسری مثال صحن عالم میں نہیں دکھائی دیتی۔ خود مسودہ شہید انسانیت واقعہ کربلا پر ایک ایسی جید کتاب ہے۔ جیسی آج تک شاید ہی دنیا کی کسی زبان میں لکھی گئی ہو۔

جنوں کا یہ نہیں ایماں کہ گلشن ہی جلا ڈالو

محبان چمن دیوانگی کی بھی کوئی حد ہے۔

کیا ایسی کتاب کے ساتھ ایسا سلوک کرنا چاہیے تھا۔ کیا اختلاف ظاہر کرنے کا سب سے بہتر یہی طریقہ تھا؟ کیا رسولؐ اور آل رسول کے ساتھ محبت کے ظاہر کرنے کا یہی تقاضا تھا؟ کیا قرآنی آیتوں کا احترام اسی طرح کرنا چاہیے تھا؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس عمل کے کرنے والے اور اس عمل سے اتفاق رکھنے والے مسلمان اور خصوصیت سے صحیح معنوں میں شیعہ کہے جاسکتے ہیں؟ کیا انسانیت آدمیت، تہذیب، اخلاق، مذہب او راحکام الٰہی اس عمل کو حق بجانب قرار دے سکتے ہیں؟ ایسوں پر خدا آفرین اور ایسوں کی خدا ملامت ضرور کرے گا۔

متعدد مرتبہ یہ بات منظر عام پر لائی گئی کہ ذمہ دار حضرات ایک ساتھ بیٹھ کر کافی فکر اور تجسس کے بعد یہ طے کرلیں کہ واقعہ کربلا سے متعلق کیا لکھا جائے اور کیا نہیں لکھنا چاہیے اس انتہائی مناسب بات پر مقدسین کے سر کندھوں کی جانب داہنے سے بائیں اور بائیں سے داہنی طرف گھومتے ہی رہے۔ واقعہ کربلا سے متعلق کیا لکھا جائے اور کیا نہ لکھا جائے اس کی فکر کس کو ہے فکر کا مرکز تو بس ایک ہی ہے کہ سید العلماء کے خلاف کیا کیا جائے کہ وہ ساری قوم میں باایں علم ودانش غیر ہر دل عزیز ہو جائیں۔

بہر حال انتہائی ہنگامی حالات اور حد کی مکدر فضا میں ۲۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو ادارہ یادگار حسینی کی میٹنگ کا انعقاد محمود آباد ہاؤس قیصر باغ لکھنؤ میں کیا گیا۔ حالات پر ہول تھے، شدید ٹکراؤ کا یقین تھا۔ اس طوفان کو سکون میں بدلنے کیلئے سید العلماء نے مسودہ شہید انسانیت جس کو ادارے کیلئے مرتب کیا تھا۔ اسے واپس لے لیا۔ ادارے نے بھی اسے کالعدم قرار دے دیا۔ اس میٹنگ میں تکدر کی نوبت نہیں آئی۔ اب یہ مسودہ تنہا سید العلماء کی ملک ہو گیا۔

جیسا کہ مسودہ شہید انسانیت کے صفحہ دو پر تحریر ہے۔ اس کے مطابق مسودہ پر نظر ثانی کی گئی ملاحظہ ہو اصل کتاب شہید انسانیت کے سرورق کے پشت کا پیش لفظ۔

"بفضل الٰہی اب اس کی توفیق سے وہ ہنگام آگیا کہ شہید انسانیت اصل کتاب کی شکل میں منظر عام پر لائی جاسکی کتاب کے مسودہ کی بغرض استصواب اشاعت کے بعد جن افراد نے نرم گرم مختلف لہجوں اور تعمیری و تخریبی صورتوں سے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ وہ سب ہی شکریہ کے مستحق ہیں اور اس ایڈیشن میں اصل مقاصد کتاب اور نشر حسینیت کے اہم مفاد کا تحفظ کرتے ہوئے جہاں تک ممکن تھا ان سب کا لحاظ کیا گیا"

SIBTAIN.COM

والسلام

علی نقی النقوی عفی عنہ

اس تحریر کو لکھنے کا ایک مقصد تو یہ تھا کہ قارئین محترم یہ جان سکیں کہ اہل منبر حضرات اور مغرضین اور مفاد پرست عناصر نے ہر دور میں مصلحین و مخلصین کے ساتھ یہی برتاؤ برتا ہے اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ جس طرح شہید انسانیت کے ساتھ برتاؤ ہوا عینہ اسی طرح اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ کے ساتھ شیخی مبلغین نے کیا۔ اگرچہ کتاب کے لکھے جانے کے بعد آیۃ...... نجفی مدظلہ نے سب سے پہلے جید علماء کے علاوہ انصاری صاحب اور انکی پارٹی کو یہ کتاب ارسال کی تھی۔ اور انکی آراء مفیدہ کا ان سے تقاضا بھی کیا تھا لیکن انہوں نے الٹا محاذ کھڑا کر دیا، اور اصول الشریعہ و احسن الفوائد فی شرح العقائد کے خلاف وہ کاروائی کی اور مولویوں، ذاکروں، ملنگوں اور عوام کالانعام کے جاہل طبقہ سے وہ کاروائی کروائی کہ اس کے سامنے شہید انسانیت کے خلاف کی جانے والی کاروائی بھی ماند پڑ گئی حتیٰ کہ احمد پور شرقیہ میں ایک اجتماع کے اندر اسے نذر آتش کیا گیا جس میں قرآنی آیات سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کے فرامین اور خدا اور رسول اور آئمہ ھدیٰ کے اسماء مبارکہ بھی تحریر تھے اور سونے پر سہاگا یہ کہ یہ سب کچھ ایک سید کہلانے والے نے کیا اور پھر اپنی اس قابل مذمت حرکت پر فخر کیا، اس سلسلہ میں مولانا سید ضمیر الحسن مرحوم کی کتاب انتباہ المومنین کا صفحہ ۲۱ مطالعہ فرمائیں۔ (یاد رہے کہ اس کتاب کو اور اس کے ساتھ مولانا اسماعیل صاحب مرحوم و مولانا محمد حسنین ساجقی صاب مرحوم کی کتاب کو شیخیوں کی شاخ کرمانی گروپ کے ادارے کتابخانہ ابرھیمیہ کراچی نے ایک ہی جلد میں (جرس حق) کے نام سے چھاپ کیا ہے اس پر قوم کے سامنے دعوی یہ کہ ہمارا شیخیوں سے کوئی رابطہ نہیں ہے (لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم) اب رہی یہ بات کہ آقائے نجفی مدظلہ نے یہ کتب ان لوگوں کو ان کی مفید آرا حاصل کرنے کے لئے بھیجی تھیں اس بات کے ثبوت کیلئے باب مراسلات میں انصاری صاحب کا خط آیۃ...... نجفی کے نام ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ جس میں انصاری صاحب مرحوم نے تحریر کیا تھا کہ کتاب اصول الشریعہ وصول ہو گئی ہے جگہ جگہ احسن الفوائد کا حوالہ ہے اسے بھی دیکھنا ضروری ہے...... اور جن باتوں کی طرف آپ نے متوجہ کیا ہے انکا خیال رہے گا...... الخ اب آئیں اور ان دونوں کتابوں کے بارے میں علماء اعلام کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں

فصل سوم

آیۃ ا......نجفی مدظلہ کی دو عظیم کتب احسن الفوائد اور اصول الشریعہ پر علماء اعلام ومجتہدین عظام کی تقریظات اور ان کتب کے مطالب کی تائید

یہ بات اس وقت کی ہے کہ جن دنوں علامہ کی کتب احسن الفوائد فی شرح العقائد اور اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی مچا ہوا تھا اور بار بار یہ کہا جا رہا تھا کہ اگر ہمارے بزرگ علماء کرام ان کتب کی تصدیق کر دیں تو ہم ہتھیار ڈال دیں گے۔ان کے اس معقول بہانہ کی وجہ سے علماء حق اور مومنین نے علماء سے رابطے کیے جس کے جواب میں علماء اعلام نے یہ الفاظ تحریر کیے کہ

(۱) استاد الفقہاء والمجتہدین سرکار آیۃ آ......العظمیٰ آقای سید ابوالاعلیٰ سبزواری اعلی اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہیں۔

SIBTAIN.COM

جناب مستطاب فخر الاعلام وصدر الافاضل العظام وحجۃ الاسلام والمسلمین آقای حاج محمد حسین دامت تائیداتہ کئی سال تک نجف اشرف میں رہے اور علوم اسلام میں جدت تامہ واجتہاد کامل کر کے مراتب شامخہ اور مقامات عالیہ تک جا پہنچے مومنین دامت توفیقاتھم (کو چاہیے کہ) وجود محترم معظم لہ اور ان جیسے دیگر (علماء حق) کو غنیمت سمجھیں اور آداب واحکام شرعیہ کے حوالہ سے ان سے استفادہ کریں اور ہر جہت سے انکی خدمات کی قدردانی کریں جو انہوں نے کتب کی نشر واشاعت اور علوم اسلامی کے حوالہ سے کی ہیں خصوصاً معظم لہ کی تالیفات شریفہ مثل اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ واحسن الفوائد فی شرح العقائد کہ جو قدردانی کی لیاقت رکھتی ہیں......الخ

(اصل نامہ باب المراسلات میں ملاحظہ فرمائیں، یہ نامہ پہلی محرم الحرام ۱۳۸۹ھ کو لکھا گیا)

(۲) فخر الفقہاء والمجتہدین حضرت آیۃ ا......الحاج السید ابوالقاسم الرشتی الحائری اعلی ا......مقامہ تحریر فرماتے ہیں

جناب مستطاب مروج الاحکام عماد العلماء الاعلام فخر الانام آقای حاج شیخ محمد حسین دام عزہ نے اپنی عمر شریف کا ایک عرصہ علوم دینیہ کی تحصیل میں خرچ کر کے احکام شرعیہ حاصل کیے اور اس طرح مراتب

سامیہ تک پہنچ گئے۔ لہذا تمام مومنین کرام پر لازم ہے کہ انکی قدر کو جانیں اور احکام شرعیہ کو آنجناب سے حاصل کریں اور خصوصا ان کی تالیفات شریفہ مثل اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ و احسن الفوائد فی شرح العقائد کہ جو بہت ہی مہذب اور منقح انداز میں لکھی گئی ہیں۔ (اصل نامہ باب المراسلات میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ نامہ ۳ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ کو لکھا گیا۔)

(۳) سید المحققین عماد الاسلام حضرت علامہ السید ظفر حسن نقوی الامروہی

قبلہ ظفر حسن صاحب باوجود عمر میں بڑے ہونے کے علامہ نجفی صاحب کے بہت معتقد تھے اور علامہ صاحب کی ہر جگہ ہر حوالے سے بہت تعریف کرتے تھے۔ احسن الفوائد، اصول الشریعہ اور سعادت الدارین کی لومۃ لائم کی پرواہ کیے بغیر دل کھول کر تعریفیں کی ہیں اور انہیں بے نظیر کتب میں شمار کیا ہے بندہ کے پاس اس حوالہ سے بہت سے خطوط موجود ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر فقط چند ہی خطوط سے اقتباسات نقل کریں گے ادیب اعظمؒ کی علامہ سے محبت اور لگاؤ دیکھنے کیلئے شائقین علامہ سید ظفر حسن امروہی کی عظیم تالیف وترجمہ اصول کافی کی طرف رجوع فرمائیں جس میں اس عظیم کتاب کے لیے مفصل وضروری مقدمہ لکھنے کے لیے علامہ نجفی صاحب سے خواہش کی تھی اور پھر علامہ نے بھی تعمیل امر کرتے ہوئے ایک مختصر مگر جامعہ مقدمہ اصول کافی اور علم حدیث کے حوالے سے تحریر کیا تھا جو آج بھی اصول کافی کے ساتھ بار بار چھپ رہا ہے علامہ سید ظفر حسن امروہیؒ کہ جو سرزمین برصغیر کے وہ واحد عالم دین ہیں جن کی کثرت تالیفات کی حد یہ ہے کہ ۲۰۰ سو کتب فقط اس عظیم ہستی کے قلم سے مذہب اہلبیت کی سربلندی کیلئے معرض وجود میں آئی ہیں علاوہ دوسرے سینکڑوں مقالات کے ادیب اعظم علامہ سید ظفر حسن امروہی ۲۰ ستمبر ۱۹۶۷ء کو ان الفاظ میں نامہ تحریر کرتے ہیں۔

سرکار محترم سلام علیکم

کتاب مع صحیفہ مل گئی بہت بہت شکر گزار ہوں کشف الحقائق کے مصنف صاحب اور اس کتاب پر تائیدی تبصرے کن احمقوں نے کیے ہیں۔ مجھے انکے نام ضرور معلوم ہونے چاہیں میں نے اصول الشریعہ کے ابھی کچھ ہی مقامات دیکھے ہیں آپکے تبحر علمی نے تو مسحور کر دیا ہے۔ اول تو احسن الفوائد ہی میں تمام استدلالات نہایت قوی اور تسکین بخش تھے اور اس کتاب نے تو دلائل و براہین کے پہاڑ کھڑے کر دیئے ہیں ہر ہر مسئلہ پر ایسی سیر حاصل بحث ہے۔ آپ نے یہ دونوں کتابیں لکھ کر مذہب حقہ کی بہترین خدمت

کی ہے اور شیعوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ ایسے دقیق مسائل کو اس خوبی سے بیان کرنا آپ ہی کا کام ہے۔
اس زمانہ میں نام نہاد مولویوں نے کیچڑ اچھالنا اپنی زندگی کا محبوب مشغلہ بنالیا ہے۔ وہ اسمیں اپنی شہرت و
عزت سمجھتے ہیں۔ والسلام سید ظفر حسن عفی عنہ

ہمارے خیال میں یہاں پر قوم کے سامنے یہ بات یا بہانہ نہیں چلے گا کہ علامہ سید ظفر حسن کو تو اردو آتی نہیں ان کتب کو کیسے سمجھا اور یہ تبصرہ تحریر کیا

ایک دوسرے خط میں کہ جو ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو لکھا تھا میں تحریر فرماتے ہیں کہ

(یہ خط کافی طولانی ہے صرف یہ چند سطریں مطلب کے اثبات کیلئے تحریر کی جارہی ہیں)

مجھے یقین ہے کہ اصول الشریعہ کا جواب ان سے بن ہی نہیں پائے گا بہر حال یہ میدان سرکار عالی کے ہاتھ رہا کشف الحقائق کی حقیقت دو لفظوں میں کھول دی ہے آپ جو پیش بہا خدمت دین فرما رہے ہیں واللہ آپ کے لیے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ اس زمانے میں عالم نما جاہل بہت پائے جاتے ہیں...... الخ

دعا گو سید ظفر حسن ظفر منزل ناظم آباد نمبر ۲ کراچی اکتوبر ۱۹۶۷ء

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں

سرکار محترم دامت برکاتہم، سلام علیکم،

معلوم ہوا ہے کہ اصول الشریعہ کی کچھ جلدیں غریب طلباء کیلئے وقف کی گئی ہیں لہذا عرض ہے کہ چند جلدیں طلاب جامعہ امامیہ کراچی کے لیے بھی مرحمت فرمائیں طلباء تو یہاں سب ہی غریب ہیں رئیس ہوتے تو مذہبی تعلیم کیلئے یہاں آتے ہی نہیں لہذا جتنی جلدیں آپ بھیج سکتے ہیں بھیجیں۔ اس میں شک نہیں کہ اصول الشریعہ بے نظیر کتاب ہے آپ نے بڑی تحقیق و تفتیش سے کام لیا ہے۔ اس محنت و جانکاہی کی داد نہیں دی جاسکتی۔ میں نے کشف الحقائق کو منہ لگا کر بھی نہیں دیکھا۔ آپکا وجود اس زمانہ میں غنیمت ہے۔

دعا گو سید ظفر حسن

(۴) قائد ملت جعفریہ علامہ سید محمد دہلویؒ صاحب احسن الفوائد فی شرح العقائد پر تقریظ ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت حجۃ الاسلام نے اس مختصر عرصہ میں جو قلمی جہاد فرمایا ہے اور بلا خوف جس انداز سے مخالفین کے اعتراضات کو دفع فرمایا ہے وہ انہی جناب کا حصہ ہے جن مومنین کے دل محبت مذہب حقیقی میں

SIBTAIN.COM

سرشار ہیں جو معلومات مذہبی کو ذریعہ نجات تصور کرتے ہیں جو معصومین علیہم السلام کے بتلائے ہوئے مذہب کو عقل و علم قرآن کی روشنی میں دیکھنا چاہتے ہیں ان پر اس کتاب کا مطالعہ واجب ہے۔ جن میں ہر ہر عقیدہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور عقائد کا کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جس کو شمع تحقیق کی روشنی میں اجاگر نہ کیا ہو۔ شکر اللہ سعیہم (السید محمد دہلوی فردوس کالونی کراچی)

(۵) قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم احسن الفوائد پر ان الفاظ میں تقریظ تحریر فرماتے ہیں۔

(یہ تحریر بہت طولانی ہے چند اقتباسات درج کیے جاتے ہیں)

الحمدللہ کہ العلامہ الحجہ جناب مولانا محمد حسین صاحب دامت برکاتہ صدر مدرس مدرسہ محمدیہ سرگودھا نے اسطرح تمام اصول دین اور اس سے متعلقہ امور پر تفصیلی بحث فرمائی ہے اور ہر مسئلہ کو متعدد دلائل و براہین سے واضح کیا ہے خصوصاً غلو و تفویض کی رد احسن طریقے سے کی گئی ہے اور خطبہ البیان اور غالیوں کے دوسرے متمسکات کی پوری طرح تردید فرمائی ہے غرض یہ کتاب شیعی عقائد کی آئینہ دار ہے اور مذہب حقہ کی صداقت کی شاہکار ہے ہر پڑھے لکھے شیعہ کیلئے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنے معتقدات کو بدلائل جان سکے اور دوسرے طالبان حق کے لیے بھی اسکا مطالعہ ضروری ہے تاکہ تلاش منزل میں یہ صحیفہ ان کے لیے مشعل راہ ثابت ہو (قائد کے فرمان پر جان بھی قربان ہے کا کھوکھلا نعرہ لگانے والے قائد کے فرمان سے متمسک ہوں)

(۶) علامہ سید علی حائری فقیہ عظیم و مفسر قرآن کے عظیم المرتبہ شاگرد مناظر اسلام حضرت علامہ مرزا احمد علی صاحب مرحوم اپنے ترجمان حق قلم کی نوک سے اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ (خط کا ایک اقتباس)............ سرتاج دارالعلوم محمدیہ سرگودھا ہے جسکی سرپرستی شروع ہی سے حضرات سادات عظام جہانیاں شاہ فرما رہے ہیں۔ انہی کی سرزمین سے یہ دریا بہا نکلا۔ جس نے یہاں اور مرکز علوم نجف اشرف سے فیوض علوم پا کر دارالعلوم محمدیہ کو چار چاند لگا دیئے حضرت شیخ الجامعہ محمدیہ سرگودھا ان قابل قدر و لائق فخر وجودوں میں سے ہیں جن کے وجود ذی وجود پر موالیان اہلبیت جتنا فخر کریں کم ہے۔ آپ کے زیر سایہ کئی افاضل کرام جامعہ میں کام کر رہے ہیں اور آپ ان کے پرنسپل ہیں طلباء کی تعداد بہت کافی ہے حضرت شیخ الجامعہ نگرانی کے علاوہ خود بھی اہم علوم کے درس دیتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ

آپ صرف زبان مبارک ہی سے علوم دینیہ وعربیہ کی تعلیم نہیں دیتے بلکہ ترویج وتبلیغ دین حق میں آپ کا دست مبارک بھی چلتا رہتا ہے اور دارالعلوم محمدیہ کے ماہوار (عضو المبلغ) میں آپ کے علمی وتبلیغی شاہکار آتے رہتے ہیں۔ اس پر مزید یہ ہے کہ اتنی مصروفیات کے باوجود آپ نے حال ہی میں مذکورہ الصدر ضخیم کتاب شائع کی ہے۔ جس کا حجم ۵۲۰ صفحات ہیں۔ ابتداء میں ۸ صفحوں پر فہرست مضامین ہے۔ ہر صفحہ پر قریباً ۵۸۴ الفاظ کل کتاب میں قریباً ۳ لاکھ ساڑھے چار ہزار الفاظ ہیں۔ ترجمہ اعتقادیہ کامل جناب مولانا سید منظور حسین صاحب بخاری نے کیا ہے اور مکمل شرح کہف المومنین، صدر المحققین، سلطان المحکلمین، زین المحدثین، حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد مدظلہ علی رؤوس المومنین نے فرمائی ہے کتاب کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کتاب کے مواد کو جمع کرنے اور کتاب کو تالیف کرنے میں اپنے آرام وراحت کو قربان کر کے اپنا کتنا قیمتی وقت صرف کیا ہوگا

ے زسر تابپا ہر کجا کے مے نگرم

کرشمہ دامن دل می کشد کی جا اینجاست

اقل خدام دین

مرزا احمد علی ۲۰ جولائی ۱۹۶۵ء

اختصار کی خاطر باقی مندرجہ ذیل علماء اعلام کے تاثرات نہیں لکھ سکتے فقط نام لکھنے پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ اور وہ بھی صرف چند افراد کے اسماء۔ کیونکہ ان کی تائیدات اظہر من الشمس ہیں۔ کیونکہ ان تمام افراد کو شیخی مبلغین ڈھکو پارٹی کا جز اور ڈھکو کے عقائد کے ناشر بتاتے تھے اور اکثر جگہ ان ناموں کو مقصرین کی فہرست میں پیش کرتے رہے ویسے ان حضرات میں سے اکثر کی تقریظات احسن الفوائد کے خاتمہ پر درج ہیں شائقین مراجعت فرما کر اطمینان حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں استاد العلماء علامہ السید محمد باقر نقوی علیہ الرحمہ کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

(۷) استاد العلماء علامہ السید محمد یار شاہ صاحب قبلہ مرحوم (آف علی پور)

(۸) استاد العلماء علامہ السید گلاب علی النقوی مرحوم (آف ملتان)۔ آپ کی نگاہ میں اصول الشریعہ اس عظمت کی حامل تھی کہ بعض ثقہ افراد کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنے مدرسہ کے طلاب اور مومنین کو اصول الشریعہ نماز صبح کے بعد درسی طور پر بنفس نفیس پڑھاتے تھے۔ واللہ العالم

(۹) محسن ملت علامہ السید صفدر حسین نجفی صاحب قبلہ مرحوم (آف لاہور)

SIBTAIN.COM

(۱۰) مفسر قرآن علامہ سید امداد حسین کاظمی صاحب مرحوم قبلہ (آف گجرات)

جناب سید امداد حسین کاظمی صاحب کتاب اور اسکی شرح کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ......اس نادر روزگار کتاب کی بہت شرحیں لکھی جا چکی ہیں لیکن اردو میں کوئی شرح نہیں لکھی گئی اب جناب معلی الالقاب رئیس المتکلمین عمدۃ المحققین حضرت سرکار شریعت مدار علامہ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤوس الموالی پرنسپل مدرسہ محمدیہ سرگودہا نے......احسن الفوائد فی شرح العقائد تحریر فرما کر قوم شیعہ پر ایک احسان عظیم کیا ہے......

(۱۱)۔ استاد العلماء شیخ الجامعہ علامہ اختر عباس صاحب قبلہ مرحوم۔ آف کوٹ ادو

(۱۲)۔ علامہ حافظ سیف اللہ جعفری صاحب مرحوم۔ (آف چونیاں ضلع قصور)

(۱۳)۔ علامہ سید محب حسین شاہ صاحب مرحوم (آف بہاول پور)

(۱۴)۔ بابائے صحافت مولانا سید عنایت علی شاہ صاحب مرحوم (آف سیالکوٹ)

(۱۵)۔ قدوۃ السالکین جناب پیر سید فضل حسین شاہ صاحب مرحوم اعلی اللہ مقامھم اجمعین

ان مذکورہ علماء میں سے اکثر کے بیانات کتاب احسن الفوائد کے آخر میں کتاب کے خاتمہ کے طور پر ۸ صفحات پر درج ہیں۔ اوران کے علاوہ کئی دیگر علماء اعلام ان کتب کے اوران کے مطالب کے موید ہیں مثلاً

SIBTAIN.COM

۱) مولانا سید ثقلین کاظمی صاحب مدظلہ آف اسلام آباد

۲) مولانا سید شمیم السبطین صاحب مدظلہ مقیم لندن

۳) مولانا سید حسین عارف نقوی صاحب مدظلہ (صاحب تذکرہ علماء امامیہ پاکستان وغیرہ)

۴) مولانا اختر نسیم صاحب مدظلہ آف ملتان

احسن الفوائد اور اصول الشریعہ کی رد میں لکھی جانے والی بعض کتب کے نام

(۱) آئینہ حق نما (۲) تائید حق وتردید باطل (۳) تحفۃ الصیام

(۴) تحقیق حق (۵) تحقیق حق پر علماء حق کے تبصرے (۶) توضیح العقائد

(۷) حقائق العقائد (۸) حقائق الوسائط ۳ جلدیں (۹) دام ہم رنگ زمین

(۱۰) دعوت اتحاد (۱۱) صراط الایمان بضوء الحدیث والقرآن

(۱۲) موازنہ حق وباطل (۱۳) ہدیۃ المستبصرین فی رد شبہات المقصرین۔ وغیرہ وغیرہ

اصول الشریعہ اور احسن الفوائد فی شرح العقائد کے بعد والے ایڈیشنوں میں مندرجہ بالا کتب میں اٹھائے

جانے والے قابل ذکر سوالات کے محققانہ جوابات دیے گئے ہیں اور اس طرح الحمد للہ کوئی جوابی کتاب لاجواب نہیں رہی ہے بلکہ سب کے مختصر مگر دندان و ہمت شکن جوابات دے دیئے گئے ہیں۔ للہ الحمد ولہ الشکر

SIBTAIN.COM

فصل چہارم

اصول الشریعہ کے مخالفین کا شیخی ہونے کا ثبوت

اس بات کا ثبوت کہ اصول الشریعہ کی رد میں لکھی جانے والی کتابوں کے اکثر مصنفین شیخی العقیدہ اور پاکستان میں شیخیت کے مروجین تھے۔ان مصنفین میں سے جنہوں نے اصول الشریعہ کے جوابات لکھے ہیں بعض نے الشیخ احمد احسائی رئیس الشیخیہ کی حمایت میں نام لے کر قلم اٹھایا ہے جسکی تفصیل برصغیر کے امامیہ مصنفین کی مطبوعہ تصانیف ج نمبر ا کے باب العقائد کے مختلف صفحات پر موجود ہے۔

۱) مولانا حسنین سابقی مرحوم اصول الشریعہ کے جواب لکھنے میں پیش پیش رہے ہیں (جواہر الاسرار فی مناقب النبی والائمۃ الاطہار) جو کہ اصول الشریعہ کے جواب میں تحریر کی ہے۔اگرچہ سابقی صاحب آیۃ ا...... انہی کے شاگرد ہیں اور زمانہ طالبعلمی میں آیۃ ا...... نجفی مدظلہ کی مدح سرائی میں عربی میں کا قصیدہ بھی لکھا تھا جو ہم باب المراسلات میں پیش کریں گے ایک زمانہ تھا کہ وہ شیخیوں کے عقائد کے بارے میں اس نظریہ کے قائل تھے کہ

(۱) شیخیہ کے عقائد فاسدہ مومنین پر مخفی نہیں جو کہ امیر المومنین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استاد اور ان سے افضل مانتے ہیں۔

(۲) شیخیہ قرآن میں وارد ہونے والے لفظ اللہ سے حضرات آئمہ اطہار مراد لیتے ہیں۔

۳) شیخیہ آئمہ اطہار کو خالق ورازق ومحی وممیت سمجھتے ہیں۔

۴) شیخیہ کے نزدیک آئمہ اطہار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ہی عبادت کرتے تھے

۵) عقائد شیخیہ اور عقائد شیعیان میں آسمان وزمین کا فرق ہے۔

بحوالہ (برصغیر کے امامیہ مصنفین ج ا ص ۱۴۵)

اور جب ان سے شیخیت کی حمایت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا (میں اس قدر کورانہ ذہن کا آدمی نہیں ہوں کہ کسی کے کہنے پر طوفان مجادوں اور قوم ملت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں مذموم کردار ادا کروں اگرچہ شیخیت پرستوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے مگر میں دین فروش نہیں ہوں۔

(خط محررہ ۲ فروری ۱۹۷۶ء بحوالہ دقائق الاسلام ص ۲۷)

لیکن دیکھتے ہی دیکھتے شیخی عقائد کو کفریہ عقائد لکھنے والا ایک دم اس طرح بدل جاتا ہے کہ اس کے قلم سے شیخ احمد احسائی بانی شیخیت کے بارے میں یہ الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

شیخ عارف الجلیل القدر آقائی احمد بن زین الدین احسائی......الخ

الغرض ساجی صاحب نے شیخیت کی حمایت میں مندرجہ ذیل کتب تحریر کیں۔

(۱)۔احکام شیعیان: یہ کتاب سربراہ شیخیہ کویت مرزا حسن احقاقی کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ بحوالہ امامیہ مصنفین ج۱ص۱۲۲

(۲) تبصرۃ الشیعہ من فوائد الرضویہ کے صرف اس حصہ کا ترجمہ ہے جس میں شیخ احمد احسائی اور انکے شاگردوں کا تذکرہ ہے۔ بحوالہ امامیہ مصنفین ج۲ص۴۶۲

(۳) عبقریہ شیخ اوحد عربی میں شیخ احمد احسائی کے حالات زندگی یہ ساری تبدیلی کیوں آئی؟ اس سوال کے جواب میں شائد یہ جواب مناسب ہوگا کہ کیوں کہ فیصل آباد جڑانوالہ روڈ پر بڑی قیمتی زمین گیارہ کنال جو ساجی نے احقاقی کی دی ہوئی رقم سے خریدی ہے۔ اور اس کے عوض احقاقی کی یہ خدمت سرانجام دی ہے۔ اب ہم اپنے قارئین محترم کو مولانا محمد حسین اکبر کی کتاب ,,استعمار شیخیت کے روپ میں" سے پاکستان میں شیخیت کے دو بڑے اڈے دکھانا چاہتے ہیں۔ (احقاقی کا خط ساجی کے نام) احقاقی کویتی کا خط حسنین ساجی کے نام کو ہم مولانا محمد حسین اکبر کی کتاب استعمار شیخیت کی روپ میں ص ۵۸ سے من وعن اصلی تعبیرات والفاظ کے ساتھ بغیر کمی اور زیادتی کے قارئین محترم کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں تا کہ مومنین دیکھیں اور اندازہ لگائیں کہ زیر زمین کیسے سودا بازی ہو رہی تھی؟ مولانا محمد حسین اکبر اپنی کتاب ,,استعمار شیخیت کے روپ میں،، اس سرخی سے بات شروع کرتے ہیں۔

﴿پاکستان میں شیخیت کے دو بڑے اڈے مکتوب احقاقی بنام ساجی﴾

اگر چہ اس وقت (جب کتاب لکھی گئی تھی) کی ترویج کے کئی اڈے قائم ہو چکے ہیں اور مزید قائم ہو رہے ہیں تاہم دو مشہور و معروف مرکزی اڈوں کے بارے میں آقائی احقاقی نے اپنے ایک ورکر شیخ محمد حسنین ساجی کو ایک مکتوب کے ذریعہ جو ہدایات جاری کی ہیں اس خط کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جس کے مطالعہ سے قارئین کو علم ہو جائے گا کہ وہ کون سے دو مرکزی اڈے ہیں جو پاکستان میں شیخیت کے لیے کام کر رہے ہیں۔ احقاقی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

SIBTAIN.COM

"برادر محترم و فاضل مکرم جناب مولوی الشیخ محمد حسنین الساجی النجفی

فاضل عراق دامت توفیقاتہ العالیہ

السلام علیکم: عرض خدمت یہ ہے کہ جب چاہو اسی وقت تمہارا مقصود و مطلوب پورا کر دیا جائے گا اور وہ رقم جسکا تم نے اسلیے مطالبہ کیا تھا کہ اس سے اپنی سکونت کے لیے گھر خرید سکو وہ کویت میں مقیم احسائی برادران کے صندوق خیریہ سے حاصل کیا جائے گا اولا (تمہیں آرڈر دیا جاتا ہے کہ) کتاب ہدیۃ المستبصرین (جو فارسی میں ہے اور محمد حسین ڈھکو صاحب کے جواب میں ہے اور اس کے اول صفحہ پر شیخ احمد احسائی کا فوٹو بھی لگا ہے) جو مرحوم مبلغ اعظم مولوی محمد اسمٰعیل نے لکھی ہے اور پھر کتاب ولایت از دیدگاہ قرآن کا عربی زبان میں ترجمہ کرو اور پھر ان پر اپنی طرف سے حاشیہ لکھو اور پھر ہمیں ارسال کرو اس کام کے کرنے سے گویا تم نے دوستوں کو بھی خوش کیا اور اپنے مطلب کو بھی حاصل کر لو گے۔ (کیسے انداز میں سودا بازی ہو رہی ہے قارئین بخوبی تجزیہ فرمائیں) اردو زبان میں کیا ہوا ترجمہ ہمارے کسی کام کا نہیں ہے یہ ترجمہ عربی دوستوں کو قانع کرنے سے قاصر ہے (یعنی ایسے عرب جو استعمار کی طرف سے خود احقاقی پر متعین کیے گئے ہیں جب تک وہ لوگ قانع نہیں ہوں گے تو ظاہر ہے کہ وہ کیوں سرمایہ خرچ کریں گے) ہاں البتہ اردو دان شیعوں کیلئے ضروری ہے اور لازمی ہے لہذا میں اجازہ دیتا ہوں کہ وہاں کے دولت مند حضرات سے سہم امام علیہ السلام سے رقم خرچ کر کے چھپوا دیں ...... سید خادم رضا رضوی کا کہنا ہے کہ پاکستان میں بنام شیخی ہمارے بہت مرید ہیں اسی طرح مرحوم مبلغ اعظم کے بھی جن کا مرکز درس آل محمد ہے (اور آج بھی شیخیوں کا مرکز ہے) آپ نے اور مولوی ناصر حسین ناصر نے ہم سے ملاقات کی تھی بتایا تھا کہ سید خادم حسین رضوی منافق ہے اور ہمارے اسرار (خطرناک خفیہ پروگرام) کو لوگوں کے سامنے فاش کرتا ہے۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ آقائی رضوی اور ناصر حسین ناصر (مولوی اسمٰعیل کے شاگرد خاص جو اسوقت درس آل محمد میں ہیں) کی آپس میں چپقلش جاری ہے اور قم کے طلاب کے سامنے ایک دوسرے کو شیخی بیان کرتے ہیں اور آقائی رضوی برائت اور دوری کا اعلان کرتا ہے۔ جو اپنے خط میں تم اسکے کہنے کا انتظار کر رہے ہو۔ بہر حال جو بھی ہو کویتیوں کے نزدیک تمہاری سرخروی اور کامیابی اس بات میں ہے کہ تم ان دونوں کتابوں کا فصیح عربی زبان میں ترجمہ کر کے اس پر ایسے حاشیہ لکھو کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ تم مولفین کتاب اور ان کتابوں کو حد سے زیادہ چاہتے ہو (ہدایت سے واضح ہو رہا ہے کہ خود احقاقی صاحب بھی ان نگرانوں کے سامنے مجبور ہیں جب تک ان کے اشارے پر نہ چلے اسی طرح چیلے کو

بھی ہدایت جاری فرمائی ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ کویت اور احساء وعطاء کے احسائی مرحوم کرمانی اور اس کے اخلاف کو شیخ کا مخالف خیال کرتے ہیں (کرمانی سے مراد محمد خان کرمانی ہے جو شیخ احمد احسائی کی خلافت کی دوسری کڑی کا فرد اعلیٰ تھا) (جسکی شاخ کراچی میں تھی اور کاظم علی رساء اسکی نمائندگی کر رہا تھا اور عبد الرضا ابراہیمی کرمانی کی طرف سے ان لوگوں کے روابط ان کرمانیوں کے ساتھ تھے اور گلدستہ مودت نامی کتاب اس بات کا ثبوت ہے) احقر

لہٰذا اسی لیے (احقاق حق) کتاب میں اس مخالفت کو واضح کیا گیا ہے۔

لہٰذا درس آل محمد کے بہت سے ارکان سے مل کر مشورہ سے جو دو جگہ پر کرمانیوں کا نام آیا ہے اس کو مٹا دیا جائے یعنی کتاب ہدیۃ المستبصرین میں سے (احقاق کے اس اعتراف سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ایک تو کرمانی بھی شیخ کی خلافت کے دعویدار ہیں اور خود احقاق بھی دوسرا ان کے درمیان اختلاف موجود ہے اور یہ خود شیخ احمد احسائی کے صحیح اور حقدار خلیفہ خیال کرتے ہیں قارئین انصاف کرتے جائیں

(اس سے پہلے گذر چکا ہے کہ کاظم رسا مولوی اسماعیل کو یہ حکم دیتے تھے کہ کویتیوں کے گیت گانا بند کریں) مرحوم مبلغ نے اس نکتہ کو بے توجہ سے بھلا دیا تھا جبکہ مرحوم اسمٰعیل صاحب کے خطوط جو میرے پاس محفوظ ہیں وہ کرمانیوں پر تنقید پر مبنی ہیں لیکن اس (محمد خان کرمانی) کے نام کو غفلت کی بنا پر جوڑ کر بیٹھے تھے مجھے اس پر افسوس ہے حالانکہ اس کی خدمات ہمارے نزدیک قابل قدر ہوں گی لہٰذا مقصد یہ ہے کہ (آپ اس انداز سے کام کریں کہ کویت میں ہمارے نگران اور سرپرست) آپکو اپنے علماء (کارندوں) میں سے ایک جانیں جسطرح مولوی اسماعیل کو اپنے مددگاروں اور مخلص کارندوں اور اس سلسلہ جلیلہ (شیخیہ احقاقیہ) اور طائفہ مظلومہ کے محافظوں میں سے خیال کرتے ہیں اس لیے (مرحوم کی کارکردگیوں کے ثمرہ کے طور پر) یہ لوگ اس درس آل محمد کی طرف متوجہ ہیں

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ...... الحائری الاحقاق ۱۴ شوال ۱۳۹۷ھ

اس کے بعد جناب اکبر صاحب تبصرہ لکھتے ہیں کہ یہ خط زیر زمین ہونے والی کاروائیوں کے لئے ایک قیمتی ثبوت ہے، ایک اڈا درس آل محمد کے نام پر فیصل آباد میں اور دوسرا جامعۃ الثقلین کے نام سے ملتان میں قائم ہے اور پھر اسکی ذیلی شاخیں قائم کی جا رہی ہیں...... قوم شیعہ کو ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

(استعمار شیخیت کے روپ میں ص ۵۸ تا ۶۰)

اس خط کا عکس باب المراسلات میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲) **مولانا محمد بشیر انصاری مرحوم** نے اصول الشریعہ کی رد میں بہت کردار ادا کیا تھا حقائق الوسائط ۳ جلدیں اصول الشریعہ کی رد میں تحریر کیں۔ انصاری صاحب چونکہ پاکستان میں پہلے شیخی مروج ہیں اور آیۃ ...... نجفی صاحب قبلہ پاکستان میں پہلے شیخی عقائد کے مخالف ہیں اسلئے مقابلہ بہت سخت تھا۔ انصاری صاحب نے شیخیت کی ترویج کی تمام ممکنہ کوشش کی۔ جسکے ثبوت کے لیے گلدستہ مودت کے خطوط گواہ ہیں لیکن بمطابق الحق یعلو و لایعلی علیہ بالاخر انصاری صاحب مرحوم نے اخباری بیان دے کر شیخیت سے برائت کا اعلان کیا اور سید ممتاز شاہ صاحب قبلہ کو خط لکھ کر اسکا اظہار بھی کردیا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ انصاری صاحب مرحوم نے جو خط جناب سید ممتاز شاہ صاحب کو لکھا تھا اس میں تحریر تھا کہ میرے پاس شیخیت کی کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ لیکن اس سے پہلے جب کاظم علی رسا کو خط لکھا تو کہا کہ میرے پاس شرح زیارت جامعہ شیخ احمد احسائی اور انکے ایک شاگرد کی کتاب احقاق الحق موجود ہے۔ اس دوغلی پالیسی کی کیا وجہ تھی؟

۳) **مولانا محمد اسماعیل دیوبندی مرحوم** نے اصول الشریعہ اور دیگر علماء حقہ کے خلاف بہت زیادہ کام کیا جسکی وضاحت گذر چکی ہے۔ اصول الشریعہ کے جواب میں **تحفہ علمیہ بجواب اصول الشریعہ** اور علامہ حافظ سیف اللہ مرحوم اور قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم کے خلاف ایک کتاب بنام، (**ظہور علی بمقام قاب قوسین در رد حافظ سیف اللہ و مفتی جعفر حسین**) لکھی جس کا ناشر درس آل محمد ہے۔ البتہ مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم نے جتنی مخالفت علماء حقہ کی کی ہے اس سے کہیں زیادہ حمایت انصاری صاحب کے ایماء پر پاکستان میں شیخ احمد احسائی اور شیخیت کی ترویج کیلئے کی ہے۔ جسکے ثبوت کے لئے گلدستہ مودت کے خطوط اور مندرجہ ذیل کتب گواہ ہیں۔

1: **مقصرین کا غلط پروپیگنڈہ اور اسکا جواب**:۔ یہ کتاب شیخ احمد احسائی کی حمایت میں لکھی گئی ہے۔ امامیہ مصنفین ج ۲ ص ۴۹۹

2، **ھدیۃ المستبصرین فی رد شبھات المقصرین** فارسی زبان میں مولانا محمد اسماعیل صاحب نے اس کتاب میں اصول الشریعہ کا جواب کم بلکہ نہ ہونے کے برابر اور احقاقیوں اور احسائیوں کی مدح و تعریف

ڈھکو پارٹی ساری وہابی ہے ان کے ہم خیال ملاں سب وہابی ہیں۔ آپ کے پیڑھ کا وہابی شاہ بھی مقصر ہے یہ لوگ اپنے خمس و زکاۃ کی خاطر عزاداری کی مخالفت کر رہے ہیں۔ شیخ مرحوم کو نہ خود کافر کہیں اور نہ کہنے والوں کا ساتھ دیں۔ کیوں کہ ایک مومن کو بے تحقیق کافر کہنا معمولی بات نہیں ہے۔ شیخ مرحوم نے وہابیوں کے مقابلہ میں ایک سو پینتیس کتابیں آل محمد کی شان میں لکھیں ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا اس کے زمانے میں مقابلہ کیا ہے اور اپنے ملک کو وہابیت سے بچایا ہے اور شرح زیارت جامع آل محمد کے فضائل میں لکھی ہے۔) ص ۴۹

(حالانکہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ شیخ احمد احسائی نے کوئی ایک کتاب بھی وہابیت کی رد میں نہیں لکھی اور نہ ہی اپنے ملک کو وہابیت سے بچایا ہے) ھا توا برھانکم ان کنتم صادقین

شیخ احمد یا شیخ صدوق یا شیخ طوسی اعلی اللہ مقامہم سب مذہب شیعہ کے علماء تھے (ص ۵۰)

رہا ان کے زمانے کے بعض علماء کا ان کو کافر کہنا سو وہ بھی ایسا ہے جیسا کہ مجھ کو یہ لوگ کئی سال سے کافر و بے دین بنا رہے ہیں۔

SIBTAIN.COM

شیخ احمد احسائی بھی علما کے حسد کا شکار ہو گئے) (ص ۵۰)

یہاں تو مولانا اسماعیل صاحب شیخی فرقہ کو شیعیت سے جداگانہ اور اپنے لئے شیخی کا ٹائٹل قبول کرنے کے لے تیار نہیں ہیں لیکن جو خط کاظم علی رسا کو لکھا اس میں ہمیں یہ الفاظ ملتے ہیں کہ (اس سال سالانہ جلسے کے بڑے اشتہار کی پیشانی پر شیخ الاوحد اور سید امجد کے اسماء گرامی لکھ دیئے گئے ہیں اور شیخی کے مفہوم ہونے کا اعلان عنقریب شائع ہو رہا ہے...... کرمانیوں اور احقاقیوں میں چند مسائل میں اختلاف اور فی الحال ان مسائل کی معرفت نہیں لہذا فیصلہ مشکل ہے، اور دونوں شیخی ہیں) (خط ۱۵-۸-۷۵) بلا تبصرہ، (عکس باب مراسلات میں ملاحظہ فرمائیں)

اب بھی اگر انہیں کوئی پاکستان میں شیخ اور شیخیت کا مروج نہ مانے تو اس کی مرضی، بقول شاعر اہل بیت جناب قیصر بارہوی کہ ع نکلا ہوا ہے چاند مگر مانتے نہیں

(۴) مولانا مرزا یوسف حسین صاحب مرحوم نے اصول الشریعہ کی رد میں حقائق العقائد نامی کتاب لکھی اور اس کتاب میں ان کے بقول سات عدد باطل عقیدہ کے حامل علماء کے اسماء بھی درج ہیں۔ جو گذر چکے ہیں۔ شیخیت کی حمایت میں انکے خطوط گلدستہ مودت میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور انکے نام پر

آپ کا عقیدہ صحیح۔ (ص ۱۵)

(اب مولانا صاحب اسکے باوجود یہ بھی کہتے ہیں کہ) ہو سکتا ہے یہ میرے اس تحریری بیان سے مجھے مبلغ اعظم جناب محمد اسماعیل کی طرح شیخ احمد احسائی کا ہمنوا یا شیخیت کے جال میں پھنسانے کی سعی لاحاصل کی جائے۔ اس لیے میں نے حلفیہ بیان دے دیا ہے کہ اس کشمکش سے پہلے مجھے انکا تفصیلی علم نہ تھا۔ (ص ۳۶)

البتہ جس عالم کو بدنام کرنا ہو اس پر کفر وشرک کا فتوی لگانا ہو تو اسے سنی بھائی عبداللہ ابن سبا اور شیعہ علماء شیخی کرکے بدنام کرتے ہیں اور اس پر کفر وشرک کا فتوی لگا دیتے ہیں ایران کے کوائف ان واقعات سے پر ہیں۔ (ص ۳۶)

(اس کتاب کو کتابخانہ ابراہیمیہ کرمانی شاخ نے کراچی سے بنام چرخ حق چاپ کیا ہے)

(۶) مولانا پروفیسر علی حسنین شیفتہ مرحوم نے اصول الشریعہ اور اسکے حامی علماء کی رد میں درج ذیل کتب تصنیف کیں۔

(۱)۔ تائید حق وتردید باطل: اس کتاب پر کسی وجہ سے نام پروفیسر تصدق حسین بخاری کا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب شیفتہ صاحب کی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جب جناب شیفتہ صاحب اور پروفیسر عنایت حسین بخاری کے درمیان ماہنامہ پیام عمل لاہور میں بحث چلی تو آپ نے پروفیسر صاحب کو اپنی کتاب تائید حق وتردید باطل پڑھنے کا مشورہ دیا۔ (بحوالہ امامیہ مصنفین ج ا ص ۱۳۸)۔ اس کتاب کا دندان شکن جواب مولانا راجہ محسن علی صاحب نے توثیق حق نامی کتاب کی شکل میں دیا ہے۔

(۲) تحقیق حق۔ شیفتہ صاحب مرحوم بڑے خفیہ انداز میں شیخیہ کی کنال کرمان کے ساتھ وابستہ تھے لیکن تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ بالآخر راز فاش ہو گیا وہ اس طرح کہ شیفتہ صاحب نے اپنی یہ کتاب شیخیت کی شاخ کرمان کے رئیس وسربراہ عبدالرضا ابراہیمی کے پاس بھیج کر اپنے آپ کو شیخیت کا مروج ہونا ثابت کیا تھا۔ اس حوالہ سے جناب سیادت مآب سید محمد حسین برقی صاحب مدظلہ اپنی کتاب "پاکستان میں شیخیت کا شیعیت اور شیعہ علماء سے ٹکراؤ" کے صفحہ ۹۰ پر رقم طراز ہیں کہ۔

علی حسنین شیفتہ مؤلف تائید حق۔۔ پاکستان کے شیعوں میں دوسرے بزرگ مبلغین شیخیہ کی طرح خود کو پوشیدہ رکھ کر اور اپنا مذہب شیخیہ ظاہر کئے بغیر شیعہ مجلس خوان واعظ کے لباس میں عقائد مذہب شیخیہ کی

فضائل آل محمد کے نام سے تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ اگر پاکستان کے بے خبر شیعوں کو ان کے شیخی ہونے اور ان کی کتاب ,تائید حق، کے مذہب شیخیہ کے عقائد کی تائید میں لکھے جانے کا شبہ ہو تو وہ رئیس مذہب رکنیہ کرمان مرزا عبدالرضا ابراہیمی کی کتاب علل اربعہ اور اصول دین کا مطالعہ کرے جنہیں علی حسنین شیفتہ نے اپنی مذکورہ کتاب ,تائید حق بھیج کر اس بات سے آگاہ اور مطلع کیا تھا کہ وہ نہ صرف تقریر کے ذریعہ بلکہ اپنی تحریر کے ذریعہ بھی عقائد مذہب شیخیہ کی تبلیغ کر رہے ہیں اور اس بات کے ثبوت میں انہوں نے رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان کے پاس اپنی کتاب تائید حق ارسال کی تھی۔ چنانچہ رئیس مذہب رکنیہ کرمان مرزا عبدالرضا ابراہیمی مذکورہ کتاب وصول کرنے کے بعد اپنی مذکورہ کتاب علل اربعہ اور اصول دین کے پہلے ہی صفحہ پر خطبہ کے بعد لکھتے ہیں کہ کتاب مذکورہ کی فارسی عبارت اور اس کا ترجمہ برستی صاحب مدظلہ نے تحریر کیا ہے شائقین برستی صاحب کی مذکورہ کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔

(۷) مولانا سید ابوالحسن موسوی المشہدی نے بھی خریداران یوسف میں نام لکھوانے کی کوشش کی اور آیۃ ا...... نجفی مدظلہ اور دیگر علماء اعلام کے خلاف "برق طور اور احیاء الاموات" نامی دو عدد کتب تحریر کیں جو کہ فضولیات پر مشتمل ہونے کے علاوہ علمی لحاظ سے بہت بھی کم درجہ کی حامل ہیں انکا شیخی ہونا تو کسی پر مخفی نہیں ہے کہ اسلام آباد سے خرافات سے پر، ماہنامہ لسان الصدق کے سرورق پر اور اپنی کتب کی ابتداء میں احقاقی کویتی کی تصویر لگانا اور کویتیوں کی مدح وثنا کرنا روز روشن کی طرح واضح ہے۔

(۸) مولانا ضیاء حسین نے اصول الشریعہ کی رد میں ھدیۃ المستبصرین کا ترجمہ کر کے پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں مسلک شیخ احمد احسائی کو برحق ثابت کیا گیا ہے مولانا اسماعیل مرحوم فرماتے ہیں کہ آفرین بر قوم احساء آفرین...... امامیہ مصنفین ج ا ص ۱۸۱

(۹) چوہدری طفیل حسین نے ایک تین حصوں پر مشتمل کتاب تحریر کی بنام مرگ بر مقصرین حصہ دوم کے دو عنوانات تھے۔ ا۔ محمد حسین ڈھکو کے فاسدانہ عقائد۔ ب۔ حسین بخش جاڑا کے عقائد باطلہ ان مذکورہ افراد کے علاوہ جنہوں نے اصول الشریعہ اور اسکے فاضل مصنف اور انکے حامی علماء اعلام کے خلاف محاذ آرائی کی ہے ایک۔

(۱۰) مولانا ناصر حسین نجفی و (۱۱) مولانا عبدالحسین مبین سرحدی ہیں، انہوں نے شیخیت کی ترویج کے لیے مندرجہ ذیل کتب تحریر کیں۔

۱: رسالہ مختصر الاحکام۔ مرزا حسن احقاقی کے فتووں کی روشنی میں۔

۲: جواب الاستفتاءات مترجم مولانا ناصر حسین نجفی اور مولانا عبدالحسین سرحدی۔ یہ کتاب مرزا حسن احقاقی کی کتاب الدین المبین بین السائل والمجیب کا ترجمہ ہے۔

۳: تذکرہ شیخ الاوحد شیخ احمد احسائی مولانا عبدالحسین مبین سرحدی نے کتاب کو مرزا حسن احقاقی کے نام معنون کیا ہے۔

۴: مسائل واحکام روزہ۔ مرزا حسن احقاقی کے فتووں کے مطابق مولانا ناصر حسین نجفی نے مرتب کے ہیں

5: مصباح العقائد مولانا ناصر حسین یہ کتاب مرزا احقاقی کی کتاب نامہ شیعیان کا ترجمہ ہے۔

۶: مرزا حسن الحائری الاحقاقی سربراہ شیخیہ کویت کے حالات زندگی ان تمام مذکورہ کتب کو مبلغ اعظم اکیڈمی کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ ان سب کتب کا ذکر برصغیر کے امامیہ مصنفین کی دونوں جلدوں میں موجود ہے۔

SIBTAIN.COM

ان افراد کے علاوہ جن حضرات نے اس محاذ میں حصہ لیا یا تو وہ ذاکرین کرام تھے یا وہ مولوی صاحبان کہ جو بالواسطہ یا بلاواسطہ شیخیت کی اس شاخ سے وابستہ تھے۔ مرزا احقاقی کی طرف سے دی ہوئی رقم سے پاکستان میں تعمیر ہونے والے مدارس میں سے ۱۸ مدرسوں کا وجود اس بات کا زندہ ثبوت ہے البتہ یہ ضرور یاد رہے کہ یہ تمام کارستانی مولانا بشیر انصاری صاحب مرحوم اور مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم و جناب حسنین ساجی صاحب مرحوم کے فرمان کے تحت کی گئی اور یہ مدارس بھی انہیں کے اشاروں پر اپنی اپنی فعالیت دکھا رہے تھے ان مدارس میں سے اکثر میں بڑی بڑی تختیاں لگی ہوئی ہیں اور احقاقی صاحب وساجی صاحب کے اسماء درج ہیں۔ لیکن اختصار کے پیش نظر یہاں ان سب امور کی تفصیلات ذکر کرنے سے ہم معذور ہیں۔

بہر حال ہماری دعا ہے کہ ہم سب کو خداوند کریم بحق النبی وعترتہ الطاہرین حق کے سمجھنے اور حق کہنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق وجرائت عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین

فصل پنجم

آیۃ ا... نجفی مدظلہ کی علم کلام ومناظرہ سے متعلق اور دیگر موضوعات پر کتب

(۳) علامہ مجلسی کے رسالہ (اعتقادیہ لیلیہ) کا ترجمہ اور مختصر شرح بنام (اعتقادات امامیہ) جس کا مقدمہ مولانا حسین عارف نقوی مدظلہ نے تحریر کیا ہے۔

(۴) (اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار فی ضوٗ العقل والآیات والاخبار) تعداد صفحات

۴۵۲ علامہ بزرگوار نے اس عظیم کتاب کو نجف اشرف میں تحصیل کے دوران تصنیف کیا تھا۔ اس کتاب کا تذکرہ آقائی تہرانی نے (الذریعہ) میں کیا ہے۔ اس عظیم کتاب پر مندرجہ ذیل مراجع کرام اور مجتہدین عظام کی تقریظات موجود ہیں۔

(۱) آیۃ ا...... العظمیٰ سید جواد تبریزی طباطبائیؒ

(۲) آیۃ ا...... العظمیٰ سید عبدالاعلیٰ سبزواریؒ

(۳) آیۃ ا...... العظمیٰ الشیخ محمد محسن المعروف آقای بزرگ تہرانیؒ

(۴) آیۃ ا...... العظمیٰ الشیخ عبدالکریم زنجانیؒ

(۵) آیۃ ا...... العظمیٰ السید عبداللہ الشیر ازیؒ

(۶) آیۃ ا...... العظمیٰ شیخ محمد رضا اصفہانیؒ

(۵) تحقیقات الفریقین فی حدیث الثقلین

یہ کتاب بھی آیۃ ا... نجفی مدظلہ نے دوران تحصیل نجف اشرف میں لکھی تھی۔ ۳۵ سال بعد اب شائع ہوئی ہے اس کتاب میں جو بعد میں اضافہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ایک سنی عالم دین محمد نافع جھنگوی نے ایک کتاب لکھی بنام حدیث ثقلین جس میں اس نے بزعم خود جہان تشیع کی عالمی شہرت یافتہ کتاب عبقات الانوار جسے امام المتکلمین سلطان المحققین حضرت آیۃ...... العظمیٰ میر حامد حسین لکھنوی (۱۲۴۶ھ ۱۳۰۶ھ بمطابق ۱۸۳۰ء ۱۸۸۸ء) نے تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۵ھ کے باب امامت کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ جسکی تعداد تیں ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے جسکا

SIBTAIN.COM

حال ہی میں ایک جامع خلاصہ فقط احادیث سے مربوط جلدوں کا ۱۹ جلدوں میں عربی زبان میں آقای میلانی مدظلہ نے قم سے نشر کیا ہے۔ ہنوز آیات سے مربوط بحث والی جلدیں نہیں مل سکیں، ان دشمن علماء کوڑھ مغزوں کو کہ جو یہ کہتے ہیں کہ علماء نے کیا دین کی خدمت کی ہے، یہ بات یاد رہے کہ فقط اسی ایک انحرافی کتاب کے شیعہ علماء اعلام کی طرف سے ۵۰ سے زیادہ جوابات دیئے جا چکے ہیں، وللہ الحمد

الغرض اس عظیم کتاب کی دو ضخیم جلدیں حدیث ثقلین کے اثبات پر ہیں۔ اس سنی عالم نے انہیں رد کرنے کی کوشش کی ہے جس کے جواب الجواب کے عنوان سے آیۃ ا...... نجفی صاحب مدظلہ نے اپنے مخصوص انداز میں اس کا ایسا پوسٹ مارٹم کیا ہے کہ باطل ہمیشہ کے لیے خاموش ہو کہ رہ گیا ہے اس کتاب پر بھی مذکورہ مراجع کرام وفقہاء عظام کی تقریظات موجود ہیں اس کتاب کا تذکرہ بھی آقائی بزرگ تہرانیؒ نے الذریعہ میں کیا ہے۔ (الذریعہ ج ۲۶ ص ۸۷۲)

(۶) اقسام توحید

(۷) مختصر عقائد الشیعہ

SIBTAIN.COM

(۸) تجلیات صداقت بجواب آفتاب ہدایت

دو ضخیم جلدیں جس نے شیعیت کا سر بلند کر دیا ہے یہ وہ عظیم کتاب ہے جس کے جواب میں دشمن نے فقط آیۃ انجفی مدظلہ کا عظیم علمی کتابخانہ جلایا اور اسکے علاوہ دشمن کچھ جواب نہ دے سکا۔ آفتاب ہدایت کو ایک زمانہ تک مخالفین مناظرہ کی ایک لاجواب کتاب تصور کرتے تھے۔ لیکن آیۃ ا...... نجفی نے ۳۱۳ عنوانات پر مشتمل تجلیات صداقت لکھ کر ان کے تمام مزعومات کو باطل کر دیا اور ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا ۔۳۵ سال گزرنے کے باوجود بھی تجلیات ابھی تک اپنی علمی تجلیوں کے ذریعے مخالفین کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے۔ لیکن ان سے اس عظیم کتاب کا جواب نہیں بن پایا۔ اس جلیل القدر کتاب میں مخالفین کی طرف سے مذہب شیعہ پر کیے جانے والے تمام اعتراضات کے مکمل و مدلل جوابات دیئے گئے ہیں۔

(۲) کتب فقہ

(۹) قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ

دو ضخیم جلدیں۔ فقہ اہلبیت کے حوالہ سے اس عظیم کتاب میں مسائل حلال وحرام سے متعلق بحث اور توضیح المسائل کی روش سے ہٹ کر اکثر مسائل کی علت بھی بیان کی گئی ہے۔ جلد اول تقلید سے امر بالمعروف تک ۵۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل ابحاث موجود ہیں۔ تقلید، باب الطہارۃ و نجاسات، باب الصلاۃ، باب الصوم، باب الزکواۃ، باب الخمس، باب الحج، باب الجہاد، باب امر بالمعروف ونہی عن المنکر، اور جلد دوم جو کہ ۵۲۶ صفحات پر مشتمل ہے اس میں مندرجہ ذیل ابحاث تحریر کی گئی ہیں۔ باب التجارۃ، باب المضاربۃ، باب الشرکۃ، باب الشفعہ، باب القرض والدین، باب الرہن، باب الاجارہ، باب المزارعہ، باب الوکالۃ، باب النذر والیمین، باب الودیعہ والامانہ، باب النکاح والطلاق، باب المیراث، باب الدیات وغیرہ۔

(۱۰) خلاصۃ الاحکام رسالہ عملیہ (یہ قوانین الشریعہ کا جامع خلاصہ ہے)

(۱۱) حرمت غنا اور اسلام

(۱۲) حرمت ریش تراشی

SIBTAIN.COM

(۱۳) نماز جمعہ اور اسلام (یہ کتاب نماز جمعہ کے وجوب پر لکھی گئی ہے جسے قائد ملت جعفریہ سید محمد دہلویؒ نے ایجوکیشنل پریس کراچی سے چھپوایا تھا،

(۳) کتب احادیث

(۱۴) مسائل الشریعہ ترجمہ وحواشی وسائل الشیعہ : حضرت شیخ حر عاملیؒ کی عالمی شہرت یافتہ کتاب وسائل الشیعہ ۲۰ جلد کا شستہ وشائستہ ترجمہ ہے اور جگہ جگہ پر مفید حواشی لکھے گئے ہیں ۱۶ جلدوں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ جن میں سے چھ چھپ چکی ہیں۔

آیۃ ا..... نجفی صاحب سفر وحضر میں اسکے ترجمہ میں مشغول رہتے ہیں۔ حتی کہ ایک دفعہ کسی ضروری میٹنگ کی وجہ سے جامعۃ المنتظر گئے ہوئے تھے کہ اطلاع ملی کہ آپ کے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس جگہ پر صفدر ڈوگر نے لکھا ہے کہ آپ نے قومی مسائل کو ذاتی مسائل پر ترجیح دی اور جب تک میٹنگ شروع نہیں ہوئی وسائل الشیعہ کے ترجمہ میں مصروف رہے۔ ہم یہاں پر صفدر ڈوگر کے ہاتھ کی تحریر کو جو کہ القائم

فروری، مارچ ۱۹۹۳ء کے ص ۳۹ پر موجود ہے یہاں درج کرنا چاہتے ہیں:

(آیہ...... نجفی نے ہمیشہ قومی مسائل کو ذاتی مسائل پر ترجیح دی ہے)

ڈوگر صاحب نے اس عنوان سے سرخی قائم کی۔

(حجۃ الاسلام مولانا محمد حسین ڈھکو کو صدمہ اور قومیات میں ان کے ایثار کی عظیم مثال)

"حجۃ الاسلام مولانا محمد حسین ڈھکو کے حقیقی بھائی غلام رضا کا انتقال ۱۹ دسمبر کو ہوا، وہ نوجوان تھے غیر شادی شدہ تھے، اچانک انتقال کر گئے...... بھائیوں کی موت کے اثرات سے وہی واقف ہوتا ہے جو اس سے دوچار ہو اور اسلام میں پیغمبر اکرمؐ نے حضرت امیر حمزہ کا مرثیہ کہہ کر اور حضرت امام حسینؑ نے حضرت عباس کا مرثیہ کہہ کر اس کے اثرات سے آگاہ کیا ہے۔ جب ڈھکو صاحب کے بھائی کا انتقال ہوا وہ بہاولپور میں تھے اور فون کرنے پر گھر والوں کو پتہ چلا کہ وہ بہاولپور سے بذریعہ بس لاہور روانہ ہو چکے ہیں، ۲۰ دسمبر کو تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی ایک انتہائی اہم میٹنگ تھی جب مولانا محمد حسین ڈھکو صاحب لاہور پہنچے تو انہیں بھائی کی موت کی اطلاع دی گئی۔ سپریم کونسل کے کچھ ارکان حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر میں تشریف بھی لا چکے تھے۔ اور یہ میٹنگ قومی، مذہبی، ملی اور ملکی سیاست کیلئے تحریک کی ایک انتہائی اہم اور فیصلہ کن میٹنگ تھی تو انتہائی صدمے کی کیفیت میں تمام ارکان ڈھکو صاحب کو روک بھی نہیں سکتے تھے اور ان کی آراء اور تجاویز اس اجلاس میں انتہائی اہمیت کی حامل تھیں۔ قائد محترم نے خصوصی شرکت کرنا تھی ڈھکو صاحب نے کہا کہ میں نے اپنی ذات پر ہمیشہ قوم اور مذہب کو ترجیح دی ہے اسلئے میں اس اجلاس کے لیے ٹھہروں گا۔ سپریم کونسل کے ارکان اور دیگر احباب حیران ہوئے۔ یہ بات کہنا آسان ہے مگر عملی طور پر کر گزرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ انہوں نے عملی طور پر یہ مثال قائم کر دی کہ قوم اور مذہب کا مفاد کتنا عظیم ہوتا ہے۔ ہم اس غم میں ان کے برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بطفیل محمد و آل محمد ان کے بھائی کو جوار معصومین میں جگہ عنایت فرمائے اور انہیں صبر جمیل عنایت فرمائے۔ ایک علمی احساس اور عملی تحریری کام کرنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ڈھکو صاحب اپنے بھائی کی وفات کی خبر سننے کے بعد اور سپریم کونسل کے اجلاس کے جاری ہونے تک اداس اور مغموم حالت میں بھی وسائل الشیعہ کا ترجمہ کرتے رہے۔ انتہی

...... اس عبارت کو ہم خود ڈوگر صاحب اور ان کے ان ساتھیوں سے کہ جن کے ساتھ مل کر آج کل وہ صاحب

کام کر رہے ہیں۔ بار بار پڑھنے کی اپیل کرتے ہیں۔ کہ آیا واقعاً ڈھکو صاحب قبلہ نے عملی طور پر یہ مثال قائم کردی ہے۔ کہ انہیں قوم اور مذہب کا مفاد بہت عظیم ہے۔ اور ڈوگر صاحب نے القائم میں مولانا اثیر جاڑوی صاحب کی شہادت کے بعد لکھا کہ (میں ندائے شیعہ کے دفتر میں جناب جعفر علی میر ایڈیٹر اخبار کے پاس بیٹھا ہوں اور میر صاحب مجھے ڈھکو صاحب کے خطوط دکھا کر رہے ہیں،......

میر صاحب نے زندگی بھر ڈھکو صاحب کے خلاف لکھا اور دل کھول کر لکھا جارحانہ انداز میں لکھا لیکن جب میر صاحب نے قوم کے اتحاد کی بات کی تو ڈھکو صاحب نے بلا قید و شرط سب سے پہلے جعفر علی میر کو ۶ صفحات پر مشتمل خط لکھ کر اپنی ہر قسم کی حمایت کا یقین دلا کر حیران کر دیا۔

(بحوالہ القائم شمارہ ۵،۶ مئی، جون ۱۹۹۲ء اداریہ)

یہاں اپنے قارئین کو صفدر ڈوگر صاحب کا یہ جملہ سناتے چلیں کہ،

"جب بات حوالوں کی ہو تو القائم ہی ذہن میں آتا ہے"

ہم صرف اتنا عرض کریں گے کہ ڈوگر صاحب اپنے اس جملہ کو خود بھی یاد رکھیں اور اپنے حواریوں کو بھی سنائیں۔ ع ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

SIBTAIN.COM

(۱۵) کواکب مضیئہ ترجمہ و شرح الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ، محدث بزرگوار شیخ حر عاملی صاحب وسائل الشیعہ کی کتاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ کا ترجمہ و شرح ہے جو دو مرتبہ اردو میں چھپ چکی ہے ایک دفعہ سرگودھا سے اور ایک دفعہ بغیر متن کے ادارہ منہاج الصالحین لاہور کی طرف سے۔

(۴) کتب تفسیر

(۱۶) فیضان الرحمٰن فی تفسیر القرآن ۱۰ جلدیں مکمل ہو چکی ہے جو مکمل طور پر چھپ کر مارکیٹ میں آ گئی ہیں چونکہ آیۃ ا...... نجفی اس تفسیر لکھنے کے دوران بیمار ہو گئے تھے تو ان کے بقول اس عظیم تفسیر کی تکمیل کیلئے جو کہ درحقیقت خلاصۃ التفاسیر ہے اور عقلی و نقلی ہر لحاظ سے کم نظیر ہے اور اس میں نہ طول ممل ہے اور نہ اختصار مخل بلکہ ہر جگہ اعتدال کا دامن تھاما گیا ہے، اور متقدمین و متاخرین کی تحقیقات کا نچوڑ

ہے، جس کیلئے اپنی زندگی کی خصوصی دعا بارگاہ رب العزت سے مانگی تھی جو کہ الحمد للہ پوری ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ کئی مقالات تفسیر کے حوالے سے مجلّہ دقائق الاسلام میں چھپ چکے ہیں۔

(۱۷) آج کل قرآن مجید کے ترجمہ پر کام کر رہے ہیں۔ جس کے حاشیہ پر مختصر مگر جامع تفسیر بھی ہے، جو کہ فیضان الرحمٰن کی دس جلدوں کا خلاصہ ہے۔

(۵)　کتب ادعیہ وزیارات

(۱۸) عقد الجمان فی ترجمہ مفاتیح الجنان اس کا ترجمہ نجف اشرف میں تحصیل کے دوران کیا تھا لیکن بقول آیۃ ا......نجفی صاحب لاہور سے اس کا ترجمہ چھپ جانے کی وجہ سے میں نے اسے در کنو ں کی طرح رکھ دیا۔ اس کا ذکر بھی آقائی بزرگ تہرانیؒ نے الذریعہ میں اور آقائے حسینی صاحب نے کتاب زیارت میں کیا ہے۔

(۱۹) زاد العباد لیوم المعاد۔ یہ عظیم کتاب جو کہ شب وروز کے اور نماز ہائے پنجگانہ کے تعقیبات کے علاوہ سال بھر کے اعمال وعبادات اور زیارات پر بڑی جامع اور مکمل کتاب ہے جو کہ اس موضوع پر تمام متقدمین ومتاخرین علماء اعلام کی لکھی جانے والی کتابوں کو سامنے رکھ کر اور ارشاد معصومینؑ کی روشنی میں لکھی گئی ہے اور بفضلہ تعالیٰ بڑی آب وتاب کے ساتھ اسلام آباد سے چھپ چکی ہے۔

SIBTAIN.COM

(۶)　کتب مقاتل واصلاح

(۲۰) سعادت الدارین فی مقتل الحسین

واقعات کربلا پر ۳۰ باب ۴۴۱ عنوانات اور ۶۱۶ صفحات پر مشتمل مقتل کی مفصل جامع ومستند ترین کتاب ہے ،جس پر بزرگ علماء کی تقاریظ ہیں جن میں ادیب اعظم علامہ سید ظفر حسن نقوی امروہی مرحوم اور علامہ میرزا صفدر حسین مشہدی مرحوم (۱۹۰۱ء تا ۱۹۸۰ء) وغیرہ پیش پیش ہیں ان تمام تہنیتی خطوط اور تقریظات کے عکس بندہ کے پاس موجود ہیں اگر فرصت ملی تو درج کریں گے ورنہ کسی اور موقع پر یا پھر باب المراسلات میں انشاء اللہ درج کیے جائیں گے، لیکن سر دست یہاں پر یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ اس کتاب سے اہل منبر حضرات اور ذاکرین حضرات کی ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ علامہ صاحب نے مجالس میں پڑھی جانے والی

بعض جعلی وضعی روایات کی نشان دہی کی ہے اور یہ وہ کام ہے کہ جس کسی نے بھی مجالس میں اس قسم کی اصلاح کرنا چاہی معترضین ومفسدین اہل منبر کی طرف سے اسے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، جس کی بعض مثالیں اسی کتاب کے مقدمہ میں گزر چکی ہیں جیسے (۱) آیۃ اللہ العظمی سید محسن امین عاملیؒ (۲) خاتم المحدثین آیۃ اللہ العظمی آقائے میرزا حسین نوریؒ (۳) سید العلماء آیۃ اللہ سید علی نقی المعروف نقن صاحب قبلہؒ (۴) وشہید بزرگوار آیۃ اللہ شہید مرتضی مطہری کہ جن کی عظیم کتاب حماسہ حسینی کی وجہ سے بعض ثقہ افراد کے بقول کہ ہندستان کے بعض عالم نما جاہلوں نے شہید بزرگوار کا پتلا جلایا تھا، اس قسم کی اور مثالیں بہت ہیں، الغرض آیۃ...... نجفی صاحب قبلہ نے اس کتاب میں مندرجہ ذیل چند مشہور روایات کو مورد خدشہ قرار دیا ہے اس پر مفصل گفتگو ہم انشاء اللہ اس کتاب کے حصہ دوم میں کریں گے لیکن یہاں پر قارئین محترم کی اس پریشانی کو ختم کرنے کے لیے کہ اس کتاب میں کن کن روایات کو مورد بحث ونقد قرار دیا گیا ہے، فہرست وار صرف چند مشہور روایات کو ذکر کیا جاتا ہے، علامہ صاحب نے واضح طور پر تحریر کیا ہے کہ

(۱) حضرت بی بی فاطمہ صغری بنت امام حسینؑ کا مدینہ میں رہ جانے والی روایت صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ امام کی دو ہی بیٹیاں تھیں کہ جو کربلاء میں موجود ہیں۔

(۲) یہ کہ حضرت قاسم بن امام حسنؑ کی شادی کربلا میں ہوئی تھی یہ روایت پڑھنا صحیح نہیں ہے کیوں کہ فاطمہ کبری کا نکاح حسن مثنی سے ہو چکا تھا اور جناب سکینہ چھوٹی تھیں

(۳) حضرت بی بی شہربانو کی طوس یا تہران میں آنے والی روایت غلط ہے۔

(۴) یہ کہ حضرت سکینہ بنت امام حسینؑ کی وفات تین سال کی عمر میں زندان شام میں ہوئی ہے ثابت نہیں ہے، وغیرہ

(۲۱) فیض الرحمٰن ترجمہ لولو والمرجان، خطی

اس کا تذکرہ بھی الذریعہ میں آقائی بزرگ تہرانیؒ نے کیا ہے اور فرمایا ہے اس کا مقدمہ اور خاتمہ جو کہ حرمت غنا پر مشتمل ہے کافی مفید ہے۔

یہ کتاب بھی نجف اشرف میں دوران تحصیل لکھی گئی تھی لیکن بقول آیۃ ا...... نجفی صاحب کے جب سرگودھا سے اس کا ترجمہ جواہر البیان ترجمہ لولو والمرجان کے نام سے چھپ گیا تو میں نے اسے رکھ دیا، قارئین یاد رہے کہ آقائے محدث نوری کی یہ کتاب فارسی میں تو بارہا چھپ چکی ہے۔ اور جسے آیۃ اللہ شہید مرتضی

مطہریؒ نے اپنے موضوع کی بینظیر کتاب قرار دیا ہے، اردو میں اس کے دو ترجمے موجود ہیں ایک یہی جواہر البیان کے نام سے اور ایک آداب اہل منبر کے نام سے چند سال ہوئے ہیں دار الثقافہ کراچی سے چھپ چکا ہے۔

(۲۲) آداب المفید والمستفید ترجمہ منیۃ المرید

عالم ربانی فقیہ صمدانی حضرت شہید ثانیؒ صاحب شرح لمعہ کی عظیم کتاب بنام منیۃ المرید کا مفید حواشی کے ساتھ ترجمہ ہے یہ کتاب بھی دوران تحصیل نجف اشرف میں لکھی گئی تھی لیکن مولانا مفتی عنایت علی شاہ صاحب کے قلم سے ملتان میں چھپنے کی وجہ سے علامہ بزرگوار نے اسے بھی درمکنون کی طرح طاق نسیان میں رکھ دیا۔

یہ تمام باتیں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ آیۃ ا...... نجفی وقت کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر کوئی قدم اٹھاتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ معاشرہ اور قوم کی وہ ضرورت پوری ہوگئی ہے تو اپنی سالوں کی محنت کی پرواہ نہیں کرتے اگر چہ ہر پھول کی اپنی خوشبو ہوتی ہے۔ لیکن آیۃ ا...... نجفی صاحب اپنے کام کی نمائش نہیں کرانا چاہتے۔ بلکہ فی الجملہ اس ضرورت کے پورا ہو جانے کے بعد وہ اس سے زیادہ اہم کام کی انجام دہی میں مشغول ہو جاتے ہیں کیونکہ وقت کم ہے اور کام زیادہ ہے۔

ع　　یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

ان سب باتوں اور خطی کتابوں کا ذکر صفدر ڈوگر کو دیئے گئے انٹرویو بنام مولانا محمد حسین ڈھکو نجفی سے ۱۵۰ سوالات میں اور تذکرہ علماء امامیہ پاکستان والذریعہ الی تصانیف شیعہ میں موجود ہے۔

(۲۳) ختم نبوت بر ختمی مرتبت: ادارہ تبلیغ شیعہ راولپنڈی نے شائع کیا ہے۔

(۲۴) شہداء خمسہ کے حالات زندگی کا مختصر مگر جامع مرقع، یعنی

(۱) شہید اول محمد جمال الدین مکی العاملیؒ صاحب اللمعۃ الدمشقیہ

(۲) شہید ثانی زین الدین عاملیؒ صاحب شرح لمعہ

(۳) شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستریؒ صاحب احقاق الحق (متوفی ۱۰۱۹ھ)

(۴) شہید رابع مرزا محمد کامل دہلویؒ (متوفی ۱۲۳۵ھ) جنہوں نے سب سے پہلے تحفہ اثنا عشریہ کا ترکی بہ ترکی جواب مولف تحفہ اثنا عشریہ کی حیات میں دے دیا تھا کہ جو درحقیقت انکی شہادت کا سبب بنا۔

SIBTAIN.COM

(۵) شہید خامس آیۃ ا...... لعظمیٰ سید محمد باقر الصدر جنہیں صدام ملعون نے عراق نجف اشرف میں بے دردی سے شہید کیا تھا۔

(۲۵) اصلاح المجالس والمحافل اور اسکا خلاصہ بنام مختصر اصلاح المحافل والمجالس جسے جناب شیخ طاہر حسین آف اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ اصلاح المحافل والمجالس کے وجود میں آنے کے بعد کیا ہوا اسکی تفصیل گذر چکی ہے۔

(۲۶) اصلاح الرسوم الظاہرہ بکلام العترۃ الطاہرہ: جسکے چھپتے ہی یار لوگوں کی باسی ہانڈی میں ایک بار پھر ابال آ گیا اور ایک بار پھر ۱۹۶۵ء تا ۱۹۸۰ء تک کے حالات تازہ ہو گئے ایک دفعہ تو کافی ہاہو ہوئی لیکن چونکہ ان میں کوئی عالم فاضل نہ ہونے کی وجہ سے اکثر شور مچانے والے اور کتاب کا جواب لکھنے والے یا طالبعلم تھے یا محض ذاکرین کہ جنکے مفاد کو خطرہ لاحق تھا بہر حال اسکے بھی کئی جواب آئے ہیں اور شائد ابھی اور بھی آئیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کا جواب لکھنا اور ان ٹھوس حقائق کا جھٹلانا موجودہ شور مچانے والوں میں سے کسی کے بس کا روگ نہیں ہے، بر حال اس کتاب کے خلاف قلم اٹھانے والے اور سستی شہرت حاصل کرنے والے یا خریداران یوسف میں نام درج کرانے والے کچھ تو ایسے طالب علم تھے کہ جنہوں نے اپنے علم کی تشہیر ہی علامہ کی مخالفت سے کی اور ان میں ایک صاحب حقیر کے جاننے والوں میں سے ہیں ان کے اپنے بیان کے مطابق کہ نجفی صاحب کی مخالفت کے نتیجہ میں میرے تعلقات بہت بنے ہیں، اور یہی ان لوگوں کا مطلوب ہے نہ یہ کہ دین کا درد انہیں کھائے جا رہا ہے، اور اگر ہم چاہیں کہ موجودہ دور کے معترضین ومفسدین کی اور علماء حقہ کے خلاف شور مچانے والوں کی کتاب زندگی کے چند اوراق پریشان قوم کے سامنے تحقیقی دستاویز کے ساتھ پیش کر دیں واللہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی لیکن بعض وجوہ سے ہم ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ الغرض ان قلم اٹھانے والوں میں سے بعض ایسے طالب علم ہیں کہ جن کا اس حوالہ سے مطالعہ بہت ہی محدود ہے، یا پھر تاجران خون امام حسینؑ وہ ذاکرین اور اہل منبر کہ جن کے مفاد کو بہت خطرہ لاحق ہوا، یا تقریر میں کچھ بیان کرنے کے لئے تازہ مواد ملا، اور کئی تو علامہ صاحب سے چوٹ کھائے ہوئے پکے شیخی ہیں، چنانچہ اس کتاب کا ایک جواب

(۱) مولانا محمد حسنین سابقی صاحب مرحوم نے دیا جن کا شیخی ہونا واضح ہو چکا ہے۔

اسی طرح اصلاح الرسوم کے جواب میں قلم اٹھانے والے ایک۔

SIBTAIN.COM

(۲) ذاکر محمد عباس قمی صاحب ہیں جن کے علم کا حدودار بعہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔ امام زمانہ عجل ا...... فرجہ الشریف کی دعا خاص سے متولد ہونے والے محسن تشیع جناب ابو جعفر شیخ الصدوق علیہ الرحمہ کو اپنی کتاب میں شیخ کذوب لکھنے والا یہ گستاخ (بحوالہ۔ کتاب سوچنے کل کیلئے آپ نے کیا بھیجا۔ مصنف مولانا سید محمد حسین برتی) اور خون امام حسین کی تجارت کرنے والا اور حقائق سے ناآشنا نے بھی سستی شہرت حاصل کرنے کے لے اس کتاب کے خلاف قلم اٹھایا ہے، اس بات کا ثبوت کہ یہ کتاب اس نے شیخیوں کے ایماء پر لکھی، یہ ہے کہ اس کتاب کی تقریظ انکے استاد اور شیخیت کے مروج جناب حسنین ساقی صاحب نے تحریر کی ۔اور کتاب (استعمار شیخیت کے روپ میں) کے لکھنے والے اور جیسا کہ قارئین محترم اپنے صفحات گذشتہ میں ملاحظہ کیا کہ پاکستان میں شیخیت کے دو بڑے اڈوں کی نشاندہی کرنے والے جناب مولانا محمد حسین اکبر ہیں، بالآخر انھوں نے بھی ۔ بیا کہ پیر اندا ختم۔

کہا اور ساقی صاحب کے ساتھ ساتھ محمد عباس قمی کی ایضاح الموہوم کا حرف اول انہی صاحب نے تحریر کر ڈالا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار، اب ہم مجبور ہیں کہ یہاں پر انہیں کا یہ جملہ دوبارہ انہیں کی کتاب سے صرف انہیں صاحب کے لیے نقل کرتے ہیں جناب اکبر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ (بزرگان قوم ،نوجوانان ملت، علماء عظام ذاکرین کرام اور قومی جرائد کے مسئولین حضرات سے اپیل ہے کہ قوم کو تباہی سے بچانے کے لئے کام کیا جائے ...... ان حضرات کو برادرانہ مشورہ دوں گا کہ جو شیخیت میں پھنس چکے ہیں خواہ وہ اس کو غلطی سے یا حق وحقیقت جان کر یا صرف پیسہ کے لالچ میں اس کا پرچار کرنے پر مجبور ہیں اپنی آخرت کو دنیا کی قلیل وفانی دولت کے بدلے میں فروخت نہ کریں، کیوں کہ آپ کا یہ اقدام تعاونو علی الاثم والعدوان کے مترادف ہے اور یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ باطل کو دوام نہیں...... پاکستان میں بھی شیخیت اور اس کے ہمنواؤں کی شکست یقینی ہے)

(بحوالہ استعمار شیخیت کے روپ میں صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶)

قمی صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۲ پر چونکہ ان مندرجہ ذیل افراد کو علماء حقہ کی فہرست میں گنوایا ہے۔ جن کا شیخی ہونا ناقابل رد دلائل سے ہم ثابت کر چکے ہیں تو صاحبان بصیرت انکے بارے میں فیصلہ خود کر سکتے ہیں۔ قمی صاحب لکھتے ہیں کہ اصول الشریعہ جس کے کئی جوابات علماء حقہ نے تحریر فرمائے جن میں ثقۃ الاسلام علامہ محمد بشیر انصاری، مفسر قرآن علامہ مرزا یوسف حسین، استادی المکرم حجۃ الاسلام

مولانا محمد حسنین ساجی، علامہ آقا ضمیر الحسن نجفی اعلی ا...... مقامم ہیں اسکے بعد قمی صاحب نے تحریر کیا کہ مولانا ڈھکو صاحب کی کتاب اصول الشریعہ نے نمایاں کام یہ کیا کہ ملت جعفریہ پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کردیا ہے۔ جس کا مولانا موصوف نے خود بارہا اپنے حلقہ عقیدت مندان میں فخریہ اظہار فرمایا ہے، یہاں پر ہم قمی میاں سے صرف اتنا عرض کرنا چاہیں گے کہ ہر شخص اپنے ذہن کے مطابق ہر بات کا نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ اچھے ذہن والے اچھا اور گندے ذہن والے گندہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کے کسی مجتہد کے سامنے ایک چور کا ذکر ہوا کہ فلاں شخص نے آدھی رات کے بعد چوری کی تو اس مجتہد نے یہ پوچھا کہ اگر آدھی رات کے بعد وہ چوری کرتا رہا تو اس نے نماز تہجد کب پڑھی ہوگی؟۔ محترم قمی صاحب اس بات کا ثبوت دینے کی ضرورت نہیں ہے ہم خود بھی اس بات کے گواہ ہیں۔ بلکہ آیۃ ا...... نجفی نے ایران کے دورہ میں علماء کے مجمع میں انٹرویو دیتے ہوئے بھی اس بات کا تکرار کیا ہے لیکن اس تعبیر کے ساتھ کہ اب قوم کے افراد دو حصوں میں بٹ چکے ہیں۔ ایک گروہ کا ماء یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا ہے کہ یہ باتیں جو ڈھکو صاحب نے لکھی ہیں عقل ونقل کے مطابق اور بالکل صحیح ہیں اور اگر یہ غلط ہیں تو انکے غلط ہونے کی دلیل کیا ہے؟ صاحبان عقل وبصیرت کے سامنے گالیاں اور علماء حقہ پر لعن وطعن کسی صورت میں علماء کے دلائل کا جواب نہیں ہیں۔

SIBTAIN.COM

لیکن ایک گروہ ابھی تک آپ جیسے فنکاروں کی گرفت میں ہے اور اگر ڈھکو صاحب اصول الشریعہ یا دوسری کتب تحریر نہ کرتے تو آپ کے خود نوشت علماء حقہ کبھی بھی اخباری بیان دے کر شیخیت سے لاتعلق نہ ہوتے اور اس طرح وہ پاکستان میں شیخیت کی ترویج میں کامیاب ہوجاتے آیۃ ا...... نجفی کی بر وقت گرفت نے قوم کو بیدار کردیا۔ اور قوم کے غیور نوجوانوں نے ان شیخی مبلغین کا گھیراؤ کیا جس کی بنا پر انہوں نے حالات کو اپنے خلاف محسوس کرتے ہوئے ظاہری طور پر شیخیت سے بیزاری ظاہر کی۔ جیسا کہ مرزا یوسف صاحب نے اپنے خط میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ لہذا تمیں تمیں سال سے شیخیت کی ترویج کرنے والے اصول الشریعہ اور اس کی حمایت کرنے والے علماء کے سامنے نہ ٹھہر سکے اور ہم بھی اس بات کو فخریہ طور پر لکھ رہے ہیں کہ آیۃ ا...... نجفی کی تحریر نے قوم کے نوجوانوں کو بیدار کیا، اور انہیں سیدھا راستہ دکھادیا شیخیت اور شیعیت کی تفریق بتادی مخلصین اور مغرضین ومفسدین کی نشان دہی کردی۔ گالیاں کھا کر دین کی تبلیغ کرنے والوں اور لاکھوں میں چک چکا ونک مکا کر کے خون امام مظلوم کی تجارت کرنے والوں کی نشان دہی بھی کردی ہاں یہ اور بات ہے کہ منبر پر قبضہ چونکہ ان مغرضین اور جاہل لوگوں کا ہے۔ وہ منبر

سے قوم کو آیۃ ا...... نجفی اور انکے حامی علماء کے خلاف بھڑکاتے رہتے ہیں۔ اور حقائق سے ناواقف عوام کالانعام بھی اپنے مخلص علماء پر سب وشتم کرتے رہتے ہیں، لہذا اگر اصول الشریعہ نہ لکھی جاتی اور علماء بر وقت گرفت نہ کرتے تو آج پاکستانی شیعہ قوم کا علمی مرکز نجف اور قم کے بجائے کویت ہوتا، اور اس مرکز میں موجود مراجعین کی تقلید کے بجائے احقاقی کی تقلید ہوتی۔ اصلاح الرسوم کے خلاف لکھنے والوں میں سے ایک جناب۔

(۳) مولانا سید افتخار حسین نقوی آف ماڑی انڈس ہیں۔ نقوی صاحب کی آیۃ ا...... نجفی کے ساتھ مخالفت کا پس منظر کچھ اسطرح ہے جیسا کہ قارئین محترم جانتے ہیں کہ سرزمین پاکستان میں شیعیت کو کمزور کرنے کیلئے مختلف قسم کے فرق ومذاہب استعمار کے اشاروں پر وجود میں لائے گئے اور لائے جارہے ہیں۔ اور دوسری طرف مخلص علماء اعلام ہمیشہ انحرافی عقائد کے حاملین افراد کے پیشواؤں سے نبرد آزماہوتے رہتے ہیں۔ اور حتی المقدور ان کے عزائم سے نوجوان نسل کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ انہی منحرف فرقوں میں سے ایک منحرف ترین فرقہ شیعیت کی تضعیف کے لیے پنجاب کے علاقہ جمن شاہ ضلع لیہ میں وجود میں آیا۔ اس فرقہ کو جمن شاہی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جس کے بانی سید طالب حسین شاہ تھے اور باپ سے بھی کہیں زیادہ خطرناک انکے بیٹے سید جعفر زمان تھے۔ ان حضرات کے ہاں جہاں مال دنیا کی ریل پیل تھی وہاں عقائد کے حوالہ سے کجروی اور غلو میں آخری درجہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اتفاقا مولانا سید افتخار حسین نقوی صاحب بھی شعوری یا لاشعوری طور پر ان کے دام ہمرنگ زمین میں پھنس گئے اور ماڑی انڈس سے جعفر زمان شاہ کی کتب ضلال دھڑا دھڑ شائع کیں اور اسی طرح اس انحرافی فرقہ کی ترویج اس طرح بھی کی کہ اپنے ماہوار رسالہ پیام زینبؑ کو سید جعفر زمان کے انحرافی مقالات سے بھر دیا، اگر چہ خود مولانا نقوی صاحب کی تحریر کے مطابق جمن شاہی ایک گمراہ فرقہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس اقرار کے باوجود یہ کتب کیوں شائع کیں؟ بہر حال دوسری طرف آیۃ ا...... نجفی مدظلہ اور دیگر علماء حقہ کہ جنکا کام اور ہدف ہی انحرافی عقائد کی ترویج کرنے والے افراد کو للکارنا اور انہیں ہر مقام پر شکست دینا ہے۔ اس لئے وہ جمن شاہیوں کے سخت مخالف ہیں اور قوم کے غیور نوجوانوں کو جمن شاہیوں کے عزائم سے آگاہ کیا جس کی بناپر قوم کے بابصیرت افراد مولانا افتخار حسین نقوی سے جمن شاہیوں سے روابط کی بناپر قطع تعلقی کا اظہار کرنے لگے اور جب نقوی صاحب قبلہ نے دیکھا کہ کام خراب ہونے لگا ہے تو جہاں انہوں نے

انتقام لینے کی خاطر آیۃ ا...... نجفی مدظلہ کی مخالفت شروع کر دی قومی اخبار رضا کار میں اخباری بیان دیدیا کہ میں جمن شاہیوں کو ایک گمراہ فرقہ سمجھتا ہوں میں تو پیرو خط امام خمینیؒ ہوں۔ ہم یہاں پر ثبوت کے طور پر مولانا کے دیئے ہوئے بیان کی عبارت تحریر کر رہے ہیں۔ ۲۴ مئی ۲۰۰۹ء ہفت روزہ اخبار رضا کار میں مولانا کا جمن شاہیوں سے اعلان لاتعلقی کے حوالہ سے یہ بیان چھپتا ہے مولانا فرماتے ہیں کہ

"نظام مرجعیت کو اہل بیت علیہم السلام کے خط کا تسلسل سمجھتا ہوں...... جمن شاہ کا سلسلہ بھی میرے نزدیک ان دسیوں سلسلوں میں سے ایک ہے جو نظام مرجعیت اور ولایت فقیہ سے ہٹ کر ہیں، (اور جب یہی بیان ماہ نامہ درس عمل لاہور سے نشر ہوا تو اس میں یہ عبارت اضافہ تھی کہ) انہوں نے (یعنی جمن شاہیوں نے) اپنے لئے اہل بیت علیہم السلام کے فرامین اور شرعی احکام وصول کرنے کے لئے غیبت کبری کے دور میں نظام مرجعیت سے علیحدہ راستہ کا انتخاب کر رکھا ہے) اس بیان کا مقصد چندہ دینے والے افراد کو یہ باور کرانا تھا کہ میرا جمن شاہیوں سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ وہ تو ایک منحرف فرقہ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا ہم یہاں پر اسی بیان کی روشنی میں مولانا سے یہ عرض کر سکتے ہیں کہ"

(۱) آپ جس فرقہ کو نظام مرجعیت کا مخالف اور تعلیمات اہل بیت علیہم السلام سے ہٹا ہوا سمجھتے ہیں کیوں کہ آپ نے واضح تحریر فرمایا ہے کہ نظام مرجعیت ہی تعلیمات اہل بیتؑ ہیں ان کی کتب اپنے مدرسہ سے اور انکے مقالات اپنے ماہ نامہ میں کیوں چھاپے؟ کیا یہ بدعتی اور منحرف لوگوں کی ترویج اور انکی تشہیر کا سبب نہیں ہے؟

(۲) ہم مولانا صاحب سے یہ بھی عرض کرنا چاہیں گے کہ آیا ان جمن شاہیوں کا نظام مرجعیت اور تعلیمات اہل بیت علیہم السلام سے انحراف انکے مرنے کے بعد آپ پر واضح ہوا یا انکی زندگی میں ہی انکے عقائد ونظریات کو غلط ونظام مرجعیت وتعلیمات اہل بیتؑ سے ہٹا ہوا سمجھتے تھے؟

(۳) یہ بیان آپ نے انکی زندگی میں ہی کیوں نہ دیا؟ تا کہ آپ سے راہنمائی حاصل کرنے والے ان کے دام فریب میں نہ آتے اور آئے دن ہر لوفر، لفنگا، بدعمل، بے نمازی دشمن علماء ان جمن شاہیوں ہی کی تعلیمات اور آپ جیسوں کی تائیدات کی وجہ سے (قطب کون مکان حضرت حجۃ ابن الحسن العسکری علیہما السلام کی ملاقات کا اور حضرت سے احکام وصول کرنے کا دعوی نہ کرتا

SIBTAIN.COM

(۴) جمن شاہیوں کی غلط تعلیمات میں سے یہ بھی ہے کہ یہ لوگ اپنی مخصوص فکر کے مطابق خاندان عصمت وطہارت کی مخدرات عصمت کے نام لینا تحریراً اور تقریراً کسی بھی صورت میں جائز نہیں سمجھتے اور آپ کا بھی اپنا ماہ نامہ پیام زینب کہ جو جمن شاہیوں کے اثر ورسوخ سے پہلے اسی نام کے ساتھ چھپتا تھا اور بعد میں انکی تعلیمات کی وجہ سے پیام زی ان ب، کے مخصوص انداز سے چھپنے لگا اور انکے مرتے ہی دوبارہ اپنے اصلی نام پیام زینبؑ کے نام سے چھپنے لگا، کیا یہ انکی فکر کی ترویج نہیں ہے؟

(۵) اور اسی طرح آپ نے اپنے مدرسہ اور دیگر مقامات پر جمن شاہیوں ہی کی اس فکر کی ترویج نہیں کی کہ ایک مخصوص انداز اور خاص وقت میں یہ فلاں عمل کرنے سے امام زمانہ کی زیارت نصیب ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے امام زمانہ سے احکام وصول کیے جاتے ہیں اور جیسا کہ خود آپ نے بھی اپنے بیان میں اس بات کی تصریح کی ہے (غیبت کبریٰ کے دور میں احکام وصول کرنے کیلئے انہوں نے نظام مرجعیت سے علیحدہ راستہ انتخاب کر رکھا ہے) لیکن آپ نے بتایا نہیں کہ وہ راستہ کیا ہے، شائد اس لے کہ شعوری یا لاشعوری طور پر آپ خود اس غلط فکر کی اپنے مدرسہ کے طلاب میں بھی ترویج کر رہے ہیں،، کیا ان باطل نظریات کی ترویج اس منحرف گروہ کی ترویج اور انکی تائید نہیں ہے؟ قبلہ اگر ہمیں یہ اطمینان ہوتا کہ آپ ان دو مظلوم طلبہ کی طرح کہ جنہیں فقط اس جرم میں مدرسہ سے نکالا جاتا ہے کہ انہوں نے کالا باغ جا کے آیۃ ...... نجفی مدظلہ کی تقریر میں شرکت کی تھی اور ان طلبہ کی یہ حرکت آپ کے اور آپ کی طبع کے خلاف تھی،، اس خلاف عقل وخلاف شرافت حرکت کا اعادہ نہیں کریں گے تو ہم ان تمام افراد اور مدرسہ کے طلاب ومدرسین کے نام لکھتے کہ جنہیں آپ کے اس طریقہ سے اختلاف ہے، بہر حال ہماری تو خداوند کریم سے یہی دعا ہے کہ رب کریم ہمیں حق سمجھنے حق کہنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے،،، ہمیں چونکہ مولانا سے نیاز حاصل ہے اور ساتھ ہی مولانا کی دیگر بعض خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس لیے ہر ہر جملہ بڑی احتیاط سے لکھا گیا ہے،،، بہر کیف آیۃ ا...... نجفی ودیگر علماء حقہ نے انہیں بھی شیخیوں کے مروجین کی طرح اس حد تک مجبور کر دیا کہ جس طرح شیخی مروجین ساری زندگی شیخیت کی ترویج کرتے رہے لیکن جب راز فاش ہوا تو بعد میں ساری زندگی جگہ جگہ محفلوں میں اور اخباری بیانات دے کر شیخیت سے برائت کا اعلان کرتے رہے اسی طرح جناب مولانا سید افتخار حسین نقوی صاحب نے بھی ایک عرصہ تک تو جمن شاہیوں سے ارتباط رکھا اور انکی کتب ومقالات خوب نشر کیے لیکن جب راز فاش ہوا تو انہوں نے بھی

ظاہری طور پر اخباری بیان دے کر جمن شاہیوں کو نظام مرجعیت کا مخالف اور تعلیمات اہل بیتؑ سے ہٹا ہوا گروہ سے تعبیر کیا اور اپنے آپکو ان سے لاتعلق ظاہر کرنے کی کوشش کی ہمیں افسوس کے ساتھ ساتھ فکر اس بات کی ہے کہ یہ بیان انہوں نے انکی زندگی میں کیوں نہ دے دیا، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آپ ان کی گدی نشینی کے امیدوار تھے مگر جب جمن شاہی کی وفات کے بعد گدی کسی اور کو مل گئی اور آپ اس سے مایوس ہو گئے تو اب ان سے لاتعلقی کا بیان داغ دیا یعنی

ع جب رنج دیا بتوں نے تو خدا یاد آیا

بہر حال اب مولانا صاحب حقائق سے ناواقف لوگوں کو آیۃ ا...... نجفی کے خلاف بھڑکا رہے ہیں اور انکے چیلے چانٹے انکے سامنے آیۃ ...... نجفی کی تصاویر لوگوں کے گھروں سے اتار کر پھاڑ دیتے ہیں، امید ہے مولانا کو پنجاب کے علاقہ سکندر آباد میں کی جانے والی اس گھٹیا حرکت سے رونما ہونے والے واقعہ کے تاثرات یاد ہوں گے، ہمارے پاس تفصیل میں جانے کا نہ وقت ہے اور نہ ہی گنجائش، صاحبان عقل وبصیرت کیلئے اشارہ کافی ہے، اور مزے کی بات یہ ہے کہ آجکل نقوی صاحب کے ساتھ وہ افراد کام کر رہے ہیں جنہوں نے تمام زندگی مولانا افتخار حسین نقوی صاحب اور جمن شاہیوں کی مخالفت کی ہے اور اس مخالفت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا لیکن خدا برا کرے تعصب ولالچ کا۔ یہ وہ بری بلا ہے کہ جو اچھے خاصے انسانوں کو انسانیت کے دائرے سے نکال دیتا ہے اور انسان کو اندھا وبہرہ بنا دیتا ہے، (یاد رہے کہ ہم نقوی صاحب کو شیخیوں کی فہرست میں شمار نہیں کرتے کیوں کہ شیخیت کی تردید میں نقوی صاحب کے بیانات تحفہ شیخیہ میں چھپ چکے ہیں، اور ویسے بھی ہم قبلہ کو ان خرافات سے دور سمجھتے ہیں، لیکن جمن شاہیوں سے مولانا کا ارتباط اور انکی کتب ومقالات کی ترویج یہ آج بھی ہمارے لیے معمہ ہے)

(۶) اصلاح الرسوم کا جواب لکھنے والوں میں سے ایک ابوالحسن مشہدی موسوی ہیں جو حال حاضر ساقی صاحب کے بعد شیخیت کے مروج اور جناب حامد علی موسوی آف راولپنڈی کے ساتھ ملکر شیخیت کے مقاصد کی تکمیل کر رہے ہیں۔ اور شیخیت کے ترجمان ماہنامہ لسان الصدق کہ جس کے سرورق پر احقاق کو یتی کی تصویر ہوتی ہے، کے مدیر ہیں ان کا شیخی ہونا اور شیخی افکار کا مروج ہونا کسی پر مخفی نہیں لہذا اس بات کا ثبوت پیش کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، لیکن یہ بات یاد رہے کہ انصاری صاحب مرحوم کے بعد خفیہ طور پر پاکستان میں شیخی نواؤں کے اصل سرپرست حکومت واستعمار کے بنائے ہوئے قائد مولانا سید حامد علی

موسوی ہیں کہ جو ابو موسیٰ اشعری کی طرح اپنے خشک تقویٰ سے لوگوں کو متاثر کیے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کا آیۃ...... نجفی مدظلہ کی مخالفت کا سبب شیخی ہونے کے علاوہ یہ بھی ہے کہ نجفی قبلہ نے ان کے اس جعلی قیادت کے خلاف کھل کر بعض جگہوں پر تقریریں کی ہیں اور قوم کو شیعیت کی حقیقی قیادت کی معرفی کرائی اور اس کی طرف راہنمائی کی۔

ان کے علاوہ جن صاحبان نے اصلاح الرسوم کے خلاف قلم اٹھایا ہے ان میں سے اکثر کئی وجوہات کی بنا پر مرفوع القلم ہیں۔ مثلاً ڈوگر صاحب سے کوئی پوچھے کہ جس زمانے میں آپ آیۃ...... نجفی مدظلہ کے گیت گا رہے تھے اور اپنے رسالہ القائم میں علامہ کے قصیدے پڑھ رہے تھے کیا وہ زمانہ اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ، احسن الفوائد فی شرح العقائد، قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ، اور سعادت الدارین فی مقتل الحسین اور اس سے بڑھ کر یہ کہ تمام شیخیوں کی بھرپور مخالفت کے بعد کا زمانہ نہیں تھا، اور جب آپ نے علامہ نجفی کی حمایت سے دست برداری کی تو اس وقت تک ابھی اصلاح الرسوم لکھی نہیں گئی تھی، تو آپ کو علامہ سے کون سا اعتقادی ومذہبی اختلاف ہے، یہ وہ سوال ہے کہ جو ہر سوچنے والے ذہن میں آنا چاہئے، اور اگر ہم نے سابق کی طرح دستاویزی ثبوت کے ساتھ وجہ مخالفت لکھنا شروع کر دی تو کتاب کا حجم بڑھنے کا خطرہ ہے اور ویسے بھی ہم نے تمام رازوں سے پردہ اٹھانے کی ذمہ داری تو لے نہیں رکھی، کچھ تو آپ خود بھی سوچیں کہ آخر بات ہے کیا؟ اور ویسے بھی ڈوگر جیسے افراد کو علماء کی علمی ابحاث میں دخالت کا حق ہی کیا ہے؟ ہمارے خیال میں اکثر افراد کا اصلاح الرسوم کو بنیاد بنا کر اور اس کے خلاف شور مچانا دراصل اس پرانی عداوت کا نتیجہ تھا جو ان لوگوں کو آیۃ ا...... نجفی صاحب مدظلہ سے تھی چونکہ انہوں نے شیخیت کے خلاف تحریک چلا کر قوم کو بیدار کر دیا اور قوم کے غیور جوانوں نے بھی شیخیت کے مروجین کا گھیراؤ کر لیا تھا جس کی وجہ سے ساری زندگی شیخیت کی تبلیغ کرنے والے اور شیخ احمد احسائی کو آیۃ ا...... العظمیٰ فی العالمین اور انہیں پیر و مرشد کہنے والے اخباری بیان دے کر شیخ اور شیخیت سے لاتعلقی کا اظہار کرنے پر مجبور ہو گئے تھے اور ایک دوسرے کو مجرم ثابت کرنے پر زور لگاتے تھے ان بڑے بڑے شیخی مبلغین کی زبان اور قلم سے نکلے ہوئے کلمات جو انہوں نے ایک دوسرے کے بارے میں کہے تھے وہ صاحبان بصیرت کے لیے مایہ عبرت ہیں ان القاب کو دیکھنے کیلئے شائقین سید ممتاز حسین شاہ کے مقالہ انکشاف حقیقت کی طرف رجوع فرمائیں۔ یہ مقالہ انکشاف حقیقت کے عنوان سے (نومبر ۱۹۹۹ء ماہ نامہ دقائق اسلام میں ص ۲۳ تا ۳۳) چھپ چکا ہے، بہت ہی تاریخی اور تحقیقی معلومات کا حامل ہے،

لہذا اصلاح الرسوم کے خلاف بھی ہنگامہ کھڑا کرنا دراصل انہی پرانے شیخی مبلغین کے ایماء پر تھا لیکن چونکہ موجودہ نوجوان نسل ان حقائق سے پوری طرح آگاہ نہ تھی اور انکو اس مخالفت کا پس منظر معلوم نہ تھا اس لئے کچھ بھٹک گئی اور شیخی پروپیگنڈہ فیکٹری کی گرفت میں آ گئی اور اس طرح لاشعوری طور پر اپنے ہی مخلص علماء پر سب وشتم کرنے لگی، مگر الحمدللہ کہ علماء حقہ کی شبانہ روز کی محنت سے اب سارے حقائق نکھر کر سامنے آ رہے ہیں اور بابصیرت افراد جوق در جوق ان حقائق کو سمجھ کر حق وحقیقت کو قبول کر رہے ہیں، اور تمام تاجران خون امام حسینؑ اور دین فروش واعظین، حق اور علماء حق کی مخالفت کر کے کھسیانی بلی کی طرح کھمبا نوچ رہے ہیں، اور ڈھکو پارٹی، ڈھکو گروپ اور ڈھکو ازم کا ہوا کھڑا کر کے لوگوں کو منحرف کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں تو ہم نے چاہا کہ قوم کے غیور جوانوں کو بتا دیا جائے کہ ڈھکو صاحب کا شیعیت سے علیحدہ کوئی گروپ نہیں ہے بلکہ ان چند مخلص علماء حقہ کے گروہ کا نام ہے جو قوم کی صحیح راہنمائی کرتے ہوئے اسے صحیح راستہ دکھانا چاہتے ہیں علماء حقہ کے اس گروہ میں قوم شیعہ کے چاروں قائدین شامل ہیں یعنی،

قائد اول:۔ علامہ سید محمد دہلوی مرحوم

قائد دوم:۔ علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم

SIBTAIN.COM

قائد سوم:۔ علامہ سید عارف حسین الحسینی شہید رضوان اللہ تعالی علیہ

قائد چہارم:۔ علامہ سید ساجد علی نقوی مدظلہ العالی علی رؤس المومنین

اور انکے علاوہ اکثر دیگر بزرگ علماء اس میں شامل ہیں، جن میں سے بعض کے اسماء گرامی قبل ازیں گزر چکے ہیں انہیں الفاظ کیساتھ ہم یہ تحریر یہاں ختم کرتے ہیں، اور اب آیۃ...... نجفی مدظلہ کے بعض شاگردوں کے اسماء گرامی تحریر کرتے ہیں تاکہ موضوع کتاب ہر عنوان سے کامل ہو جائے،

فصل ششم

آیۃ...... نجفی مدظلہ کے شاگردوں کے اسماء گرامی

یوں تو آیۃ...... نجفی مدظلہ کے شاگردوں کی تعداد زیادہ ہے لیکن زمانے کی ستم ظریفی اور مصلحتوں کا شکار ہونے کی وجہ سے اکثر حضرات اپنے آپ کو علامہ کا شاگرد بتلاتے ہوئے خوف محسوس کرتے ہیں کہ کہیں ہماری روٹی پانی بند نہ ہو جائے، اور بعض اصلاً مادی دنیا کے حصول کی خاطر راستہ ہی بدل چکے ہیں اور اس پر ہمارے پاس کئی شواہد موجود ہیں مثلاً ساقی صاحب مرحوم علامہ صاحب کے شاگرد ہیں اور انہوں نے اپنے خط میں استاذی المکرم المحترم وغیرہ کے الفاظ لکھے ہیں لیکن تذکرہ میں ظاہر نہیں کیا۔

اور ان جیسے سبق حرام شاگردوں میں مولوی محمد عباس قمی، مولوی علی حسین قمی، مولوی اعجاز کاظمی اور مولوی اثیر جاڑوی وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ ۱۹۶۰ء تا ۱۹۷۱ء تک علامہ نجفی صاحب دارالعلوم محمدیہ سرگودھا کے مدرس اعلیٰ رہے، اور تذکرہ علماء امامیہ میں اس زمانے کے فارغ التحصیل حضرات کی فہرست لمبی ہے لیکن اکثر نے یہ بات ظاہر نہیں کی کہ ہم نجفی صاحب کے شاگرد ہیں۔ لہذا ہم ان دو نوں گروہوں میں سے کسی کا نام نہیں لکھیں گے بلکہ اپنے موقف کے مطابق کہ جب تک بات پایہ ثبوت تک نہ پہنچ جائے ہم اسے قلمبند نہیں کرتے۔ لہذا ہم یہاں پر صرف ان حضرات کے اسماء درج کریں گے کہ جنہوں نے ہر قسم کی مصلحتوں کو پس پشت ڈال کر تذکرہ علماء امامیہ پاکستان میں ڈنکہ کی چوٹ پر لکھا کہ ہم علامہ محمد حسین نجفی ڈھکو صاحب کے شاگرد ہیں، اور جن کے حالات تذکرہ میں موجود نہیں ہیں اور وہ علامہ کا شاگرد ہونا بھی قبول کرتے ہیں ان کے اسماء لکھنے سے ہم معذور ہیں کیونکہ انکی اطلاعات ہمارے پاس نہیں ہیں اور جن کو ہم جانتے ہیں اور ہمارے سامنے علامہ کے شاگرد ہونے پر فخر محسوس کیا ہے انکے اسماء ضرور تحریر کریں گے یہ ساری تمہید اس لئے لکھی گئی ہے کہ قارئین محترم یہ جان لیں کہ جھوٹے پروپیگنڈے کا کتنا اثر ہوتا ہے اور غلط مصلحت کے شکار افراد حقائق کو کس طرح چھپاتے ہیں

مخفی نہ رہے کہ اس سلسلہ میں آیت اللہ النجفی کے بعض شاگرد وہ ہیں جنہوں نے نجف اشرف کے قیام کے دوران آپ سے کسب فیض کیا اور کچھ وہ ہیں جنہوں نے دارالعلوم محمدیہ سرگودھا کی پرنسپلی کے دور میں کیا اور بعض نے سلطان المدارس الاسلامیہ سرگودھا میں آپ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اور پھر ان

میں سے بعض کا تذکرہ ہم نے تذکرہ علماء امامیہ میں پڑھا اور بعض کا اوروں سے سنا اور بعض کا تذکرہ خود آیت اللہ النجفی نے کیا۔

(بعض شاگردوں کے اسماء)

۱۔ حجۃ الاسلام مولانا سید صادق علی شاہ، خطیب دبئی عرب امارات

۲۔ حجۃ الاسلام مولانا ظہور حسین خان صاحب نجفی، خطیب بلاک نمبر ۷ سرگودھا

۳۔ حجۃ الاسلام مولانا سید شمیم السبطین الرضوی، مبلغ اسلام لندن برطانیہ

۴۔ حضرت مولانا سید غلام شبیر شاہ کاظمی، سابق خطیب قصر القائم سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

۵: مولانا خادم حسین جاوید ولد غلام حسین مرحوم، خطیب جامع مسجد ۷ بلاک سرگودھا

۶: مولانا راجہ دلدار حسین ولد راجہ محمد انعام، سکونت موضع دھرابی تحصیل چکوال ضلع جہلم

۷: مبلغ اسلام مولانا شمیم السبطین ولد غلام یسین، سکونت ماڑی شہر ضلع میانوالی

۸۔ مولانا آغا سید حسن حیدر نقوی ولد مولانا سید آغا محسن شہید، ۱۹۵۰ خطیب بھکر

۹۔ مولانا سید سجاد حسین نقوی آف گجرات حال مبلغ برمنگھم، برطانیہ

۱۰۔ مولانا سید غلام شبیر شیرازی، رینالہ خورد موسس مدرسہ فاطمیہ

۱۱۔ مولانا عبدالرزاق علوی سرگودھا مدرس عربیہ چونی ضلع قصور

۱۲۔ حجۃ الاسلام مولانا کاظم علی جھنگ آف مدرس جامعۃ الغدیر احمد پور سیال

۱۳۔ :مولانا ابوالعرفان عطاء محمد خان جتوئی ولد نبی بخش خاں خطیب جامع مسجد ڈیرہ غازیخان

۱۴۔ مولانا غلام جعفر نجفی ولد باز خان داماد علامہ اختر عباس مرحوم 310\c1 سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

۱۵۔ مولانا غلام حسین ولد ملک محمد بخش

۱۶۔ مولانا محمد امیر ادیب نجفی ولد شیر محمد، مدرس عربیہ چکوال

۱۷۔ مولانا نذر عباس اصغر خطیب، لاہور کچھ عرصہ مدرسہ محمدیہ بھلوال سرگودھا کے مدرس اعلی رہے۔

۱۸۔ مولانا سید عباس علی شاہ نجفی، گلگت

۱۹۔ مولانا شیخ محمد علی طاہری ولد عبدالعلی، گلگت

شیخیت کی رد میں خوب حصہ لیا اور ایک دو دفعہ سید ضمیر الحسن سے بحثیں بھی کیں

SIBTAIN.COM

۲۰۔ مولانا شیخ احمد علی ناصر ولد قنبر علی

۲۱۔ مولانا نصرت حسین مدظلہ (داماد شیخ الجامعہ علامہ اختر عباس نجفی) مدرس سلطان المدارس سرگودہا

۲۲۔ مولانا سید قلب حسین نقوی صاحب، مقیم قم المقدسہ ایران

۲۳۔ مولانا اختر عباس صاحب، آف خوشاب

۲۴۔ مبلغ اسلام مولانا سید محمد شاہ ناصر صاحب، سرگودھا

۲۵۔ مولانا سید حسنین کاظمی، خطیب دبئی عرب امارات

۲۶۔ مولانا سید ابوالحسن نقوی، علی پور مقیم قم

۲۷۔ مولانا سید غلام حسنین شیرازی مرحوم، چک ۲۱ سرگودھا

۲۸۔ مبلغ اسلام مولانا حامد علی صاحب، چک نمبر 8 سرگودھا

۲۹۔ مولانا سید محمد حسین شیرازی مرحوم سابق خطیب جہانیاں شاہ وغیرہ وغیرہ

۳۰۔ حجۃ الاسلام مولانا منظور حسین صاحب، خطیب لندن برطانیہ

SIBTAIN.COM

باب پنجم

آیۃ اللہ......النجفی صاحب مدظلہ کی تقریری، تدریسی اور قومی و ملی خدمات

فصل اول

سرکار آیۃ اللہ النجفی کی تقریری خدمات

فصل دوم

سرکار آیۃ اللہ النجفی کی تدریسی خدمات

فصل سوم

قومی و ملی خدمات

SIBTAIN.COM

باب پنجم

آیۃ ا......النجفی صاحب مدظلہ کی تقریری، تدریسی اور قومی وملی خدمات

یہ سچ ہے کہ ان اللہ اذا اراد امرا ھیا لہ اسبابہ کہ جب خدا کوئی کام کرانا چاہتا ہے تو اس کے اسباب خود مہیا کر دیتا ہے۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص اچھا مقرر ہوتا ہے مگر وہ اچھا مدرس نہیں ہوتا اور اس کے برعکس جو اچھا مدرس ہوتا ہے وہ اچھا مقرر نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک اچھا مقرر بھی ہوتا ہے اور اچھا مدرس بھی مگر وہ اچھا مصنف ومولف نہیں ہوتا۔

ع ومن ذالذی ترضی سجایاہ کلھا

مگر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب قادر مطلق کسی بندہ سے کوئی عظیم کام کرانا چاہے تو اسے بیک وقت ان تمام خوبیوں سے نواز دیتا ہے۔ چنانچہ ہمارے آیت اللہ النجفی مدظلہ ان خوش قسمت منتخب روزگار بندوں میں سے ایک ہیں چونکہ خداوند عالم نے ان سے گوناگوں قسم کے کام لینا تھے اس لئے اس علیم وحکیم اور قادر مطلق نے بڑی فیاضی کے ساتھ مختلف النوع اور متعدد خوبیوں سے ان کو نوازا ہے۔ چنانچہ آپ بیک وقت ایک قادر الکلام، شیوہ شیریں بیان خطیب ومقرر، علوم مشرقیہ واسلامیہ کے منتخب روزگار مدرس ومعلم اور مدلل شائستہ وشگفتہ اور ایک خاص اسلوب کے مالک مصنف ومولف ہیں۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ چنانچہ وہ ۱۹۶۰ء سے لے کر آج ۲۰۰۶ء تک اپنے مخالفین سے چومکھی لڑ رہے ہیں اور وہ ہر میدان میں خواہ وہ تقریر کا میدان ہو یا تحریر کا، تعلیم کا ہو یا تدریس کا اپنے مخالفین کی گردنیں جھکا رہے ہیں اور حق وحقیقت کا پرچم بلند — ب ہیں اور آپ کے مخالفین بڑے بڑے متحدہ محاذ قائم کر کے بھی انہیں مات نہیں دے سکے بلکہ ہر میدان میں پسپائی اور رسوائی کی ذلت اٹھا رہے ہیں اور ان کے بلند سر کو جھکانے کی حسرت دل میں لے کر کئی سورما دار فانی سے انتقال کر چکے ہیں اور باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں۔ خالق قدیر نے ان کو تقریر کا وہ ملکہ عطا کیا ہے کہ وہ ہزاروں کے مجمع کو مٹھی میں کر لیتے ہیں جو فضائل میں نعرے لگاتا ہے اظہار حقائق پر عش عش کرتا ہے اور مصائب پر گریہ وبکا کرتا ہے۔ والحمد للہ

نیز یہ حقیقت بھی تاریخ وتجربہ سے ثابت ہے کہ ایک عالم دین اسلامی علوم وفنون میں سے کسی

SIBTAIN.COM

ایک علم میں زیادہ ماہر ہوتا ہے مثلاً کوئی تفسیر میں تو کوئی حدیث میں، کوئی فقہ میں تو کوئی تاریخ میں اور کوئی منقول میں تو کوئی معقول میں۔ مگر آیت اللہ النجفی مدظلہ کی یہ خصوصیت بھی قابل ذکر ہے کہ وہ ہر فن مولا ہیں جس موضوع پر اور جس فن پر ان سے گفتگو کی جائے وہ اس طرح اس موضوع پر حاصل گفتگو کرتے ہیں گویا وہ اسی علم وفن میں متخصص ہیں جیسا کہ یہ حقیقت ان کی مجالس سے اور بالخصوص ان کے سینکڑوں علمی مذاکروں سے روز روشن کی طرح واضح وعیاں ہے۔

الغرض واقفان حال جانتے ہیں کہ ملک پاکستان کی مذہبی ودینی فضا ایسی ہے کہ اگر ایران وعراق کا کوئی مرجع اعظم بھی وہاں آجائے تو اسے بھی منبر پر جاکر مجلس ضرور پڑھنی پڑے گی۔ چنانچہ ہمارے آیت اللہ النجفی مدظلہ کو بھی نہ چاہتے ہوئے اس میدان میں قدم رکھنا پڑا۔ ورنہ وہ طبعی طور پر بنیادی اور پائیدار خدمت دین تعلیم وتدریس اور تصنیف وتالیف کو قرار دیتے ہیں۔

SIBTAIN.COM

فصل اول

سرکار آیۃ اللہ النجفی کی تقریری خدمات

خالق مہربان نے ان کو تقریر اور بیان کی ان تمام خوبیوں سے نوازا ہے جو ایک اچھے مقرر میں ہونی چاہییں یہی وجہ ہے کہ وہ تھوڑے ہی وقت میں ایک شیوہ بیان، قادر الکلام اور طلیق اللسان مقرر اور خطیب کے رنگ میں افق خطابت پر چھا گئے اور باوجودیکہ ملک کے شیخی العقیدہ مقررین اور بے لگام ذاکرین نے ان کے خلاف طوفان بدتمیزی کھڑا کر رکھا تھا مگر وہ بموجب "سنار کی ٹھک ٹھک اور لوہار کی ایک ہی سٹ" وہ جہاں گئے حق و حقیقت کے جھنڈے گاڑ دیئے اور باطل کے قلعے ڈھا دیئے۔

چنانچہ ۱۹۷۱ء تک مجالس کی اس قدر کثرت ہو گئی اور بار بار کے اس اعلان کے باوجود کہ مومنین کرام انہیں مدرسہ میں بیٹھ کر پڑھانے دیں مگر یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔ اور اصلاحی مجالس کے پروگرام اس قدر بڑھ گئے کہ رفتہ رفتہ مدرسہ کے منتظمین سے اختلاف پیدا ہو گیا اور اندرون ملک کے علاوہ بیرون ملک جیسے ابوظہبی، دبئی، شارجہ عرب امارات اور لندن، مانچسٹر، برمنگھم اور نیوپورٹ برطانیہ وغیرہ میں اس قدر مجالس پڑھیں اس قدر تقاریر کیں، اس قدر علمی مذاکرے کئے اور اس قدر لوگوں سے سوال و جواب کئے کہ اب پوری دنیا میں ایک ذہنی و فکری انقلاب برپا ہو چکا ہے اور سابقہ جمود ٹوٹ چکا ہے۔ مذہبی بیداری کی لہر دوڑ چکی ہے ہر جگہ اور ہر گھر بحث و تکرار جاری ہے جہاں بھی دو آدمی رہتے ہیں یا جس گھر میں میاں بیوی ہی رہتے ہیں وہ بھی باہم بحث و تمحیص کر رہے ہیں کہ عقیدہ وہ درست ہے یا یہ درست ہے، عمل وہ صحیح ہے یا یہ صحیح ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کسی بھی داعی حق اور مبلغ حقیقت کی سب سے بڑی کامیابی یہی ہوتی ہے کہ وہ دعوت فکر اس قدر عام کر دے اور اس موثر انداز میں پیش کرے کہ ہر شخص اس پر غور و فکر کرنے اور اپنے نظریہ پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہو جائے اس طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہیں اور بفضلہ وہ اپنی کامیابی کے آثار و نتائج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

نیز واضح رہے کہ واقفان حال جانتے ہیں کہ آیت اللہ النجفی مدظلہ پامال راستوں پر چلنے کے عادی نہیں ہیں بلکہ وہ اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کے عادی ہیں۔ لہذا انہوں نے جہاں تعلیم و تدریس میں

SIBTAIN.COM

اور تصنیف و تالیف میں تنوع پیدا کیا وہاں مجالس و محافل کی روش میں بھی بڑی خوشگوار تبدیلی لانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ عام روش یہ تھی اور اسی میں مجالس کی کامیابی سمجھی جاتی تھی کہ مولوی اور ذاکر پہلے چند جھوٹے یا سچے فضائل اہلبیت بیان کرے۔ جس پر چند نعرے لگ جائیں اور بعد ازاں گریز مار کر چند غلط یا صحیح مصائب اس رنگ میں پڑھے کہ کہرام ماتم برپا ہو جائے۔ یہ بیان کرنے والے کی بلا جانے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے اور یہ کہ قوم و ملت کی بیماری کیا ہے اور اس کا علاج کیا ہے اور ملک و ملت کی ضرورت و تقاضا وقت کیا ہے اور اصلاح احوال کے تقاضے کیا ہیں۔ سرکار آیۃ اللہ مدظلہ نے اصلاح عقائد و نظریات، اصلاح اعمال اور اصلاح معاشرہ کو اپنا مطمع نظر اور اپنا مقصد تقریر و تحریر قرار دیا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اس مقصد کے حاصل کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ بنایا۔ جس کی وجہ سے اب اندرون ملک اور بیرون ملک طرز کہن میں انقلاب برپا ہو چکا ہے اور مقررین اور خطباء آپ کے ہمنوا بن کر اس مشن کی تکمیل کی خاطر شب و روز کام کر رہے ہیں۔ روز بروز رقص منبری کرنے والے تفسیر بالرائے کرنے والے اور فلمی طرزوں کو منبر حسینی پر لانے والے اور لوگوں کے عقیدہ و عمل کو برباد کرنے والے تاجران خون حسین سے بیزار ہو رہے ہیں اس لئے اب سرکار علامہ مدظلہ اقبال کا یہ شعر گنگنایا کرتے ہیں۔

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں

یہاں اب میرے رازداں اور بھی ہیں

اب عقیدت مندوں اور حق پسندوں کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ سرکار علامہ کو ایک دن میں کئی کئی مجالس سے خطاب کرنا پڑتا ہے اور مبلغین کم پڑ رہے ہیں سرکار موصوف کی تقریروں میں کیا ہوتا ہے حق کی گھن گرج کے ساتھ قرآن کی آیات ہوتی ہیں، سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کی مستند روایات ہوتی ہیں، متقدمین و متاخرین علماء اعلام کی تحقیقات ہوتی ہیں، اعمال شرعیہ کی اہمیت کا تذکرہ ہوتا ہے، صحیح فضائل ہوتے ہیں اور مستند مصائب ہوتے ہیں، موقع و محل کی مناسبت سے عربی، فارسی اور اردو اشعار ہوتے ہیں جس سے بیان کے حسن کو چار چاند لگ جاتے ہیں مزید برآں حق کی پکار اور باطل اور اہل باطل کے خلاف للکار ہوتی ہے۔ والحمد للہ رب العالمین

SIBTAIN.COM

فصل دوم

حضرت مدظلہ آیت اللہ النجفی کی تدریسی خدمات

چونکہ سرکار موصوف طبعی اور ذہنی طور پر ایک مدرس و معلم ہیں وہ جس حال میں رہتے ہیں اور جس طرح بھی کام میں مشغول رہتے ہیں وہ اپنے بنیادی ذہنی کام سے غافل نہیں رہتے کیونکہ وہ حق الیقین کے طور پر جانتے ہیں کہ جہالت کے ازالے سے اور زیور علم سے آراستہ ہونے سے ہی کوئی قوم ترقی کرسکتی ہے اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے تین ذرائع ہیں

ا۔ تدریس وتعلیم ۲۔ تصنیف وتالیف ۳۔ اور تقریر وخطابت

بنیادی اور محکم ذریعہ تعلیم وتدریس ہی ہے۔ یہی وجہ ہے جب وہ پاکستان بننے کے بعد یہاں خود بڑی کلاسوں میں پڑھتے تھے تو چھوٹی کلاسوں کو پڑھاتے بھی تھے اور جب مرکز علم وعمل نجف اشرف میں گئے تو وہاں بھی اپنے درس کے ساتھ ساتھ تدریس کا مشغلہ بھی برابر جاری وساری رکھا اور جب بفضلہ فارغ التحصیل ہو کر واپس پاکستان تشریف لائے اور مدرسہ محمدیہ سرگودھا کی پرنسپلی سنبھالی تو برابر گیارہ سال تک انہیں ایتام آل محمد کی تعلیم وتربیت کا بڑا اچھا موقع ملا اور ملک کے کونہ کونہ سے آنے والے تشنگان علم کی علمی پیاس بجھائی اور درس نظامی کے ساتھ ساتھ تفسیر، حدیث اور فقہ کی بڑی کتابوں کی تدریس بھی فرمائی اور سلطان المدارس بننے کے بعد تو کچھ عرصہ تک کفایہ ورسائل اور مکاسب کی تدریس بھی فرمائی۔

SIBTAIN.COM

محمدیہ مدرسہ سے علیحدگی اور سلطان المدارس الاسلامیہ کی تعمیر اور اس میں تدریس

جیسا کہ اوپر اجمالا بیان کیا جاچکا ہے کہ رسالہ اصلاح المجالس والمحافل اور احسن الفوائد وغیرہ وغیرہ بعض کتب ورسائل کی تالیف اور ان کی نشر واشاعت کے بعد ملک میں مقررین وذاکرین کی غوغا آرائی سے مکدر شدہ فضا کی اصلاح کیلئے جب سرکار موصوف کو مجالس ومحافل سے خطاب کرکے حقیقت حال کی وضاحت کرنا پڑی اور اس طرح ان کی تقریر کے جوہر کھلے اور لوگ اصل حقائق سے آگاہ ہوئے تو

وز بروز مجلس خوانی میں اضافہ ہونے لگا اب مدرسہ کے منتظمین کا اصرار تھا کہ آپ بیٹھ کر پوری دلجمعی کے ساتھ پڑھائیں اور پبلک کا اصرار تھا کہ مجالس کیلئے بھی ضرور وقت نکالیں۔ سرکار موصوف نے حتی الامکان جمع بین الحقین کی کوشش تو ضرور کی مگر جب مجالس کم ہونے کی بجائے الٹا بڑھتی گئیں جبکہ وقت کا تقاضا بھی یہی تھا تو انجام کار آپ کو مدرسہ چھوڑنا پڑا جس کا آپ کو بھی قلق ہوا اور ہمدردان قوم وملت کو بھی افسوس ہوا مگر بعض اوقات نہ چاہتے ہوئے بھی قوم وملت کے مفاد کی خاطر ایسے فیصلے بھی کرنے پڑتے ہیں۔ چنانچہ اس علیحدگی کے بعد جہاں بکثرت مجالس ومحافل پڑھنے کا بھرپور موقع ملا جس سے بڑی اصلاح احوال ہوئی وہاں قومی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا زریں موقع بھی ملا۔ چنانچہ شیعہ مطالبات کمیٹی کے نام پر تحریک جاری تھی جس کے سربراہ خطیب اعظم سید محمد دہلوی مرحوم تھے ان کا بھرپور ساتھ دیا تھا اور ان کی وفات کے بعد جب جناب جسٹس جمیل حسین رضوی مرحوم اس کے سربراہ مقرر ہوئے تو قومی مفاد کے تحت ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا اور جب ۱۹۷۹ء میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے نام سے تحریک قائم ہوئی اور اس کے سربراہ حضرت مفتی جعفر حسین مرحوم منتخب ہوئے تو ان کے انتخاب سے لے کر ان کی وفات تک ان کا بھرپور ساتھ دیا اور ان کے بعد قائد شہید حضرت سید عارف حسین الحسینی مرحوم کی شہادت تک ان کا بھرپور طریقے سے ساتھ دیا اور ان کی شہادت کے بعد قائد ملت حضرت مولانا ساجد علی النقوی مدظلہ کے انتخاب سے لے کر اب دمِ تحریر ان کا ساتھ نبھا رہے ہیں

ع اینہا ہمہ راز است کہ معلوم عوام است

آپ کا مقولہ ہے ع وفاداری بشرط استواری اصل ایمان ہے

اور ایک بے لوث ہمدرد قوم وملت کا یہی کردار ہوتا ہے اور یہی اس کی روش ورفتار ہوتی ہے۔

بہر حال اس اثنا میں جہاں مختلف اسلامی موضوعات پر کتابیں لکھیں وہاں اپنے اصلی میلان طبع اور بنیادی خدمت دین یعنی تعلیم وتدریس کے جذبہ سے کبھی غافل نہیں رہے۔ چنانچہ ۱۹۷۸ء میں جناب راجہ ممتاز علی خان سلطان مرحوم نے تین ایکڑ رقبہ مدرسہ کیلئے اصرار کرکے دیا اور آپ نے علماء اعلام اور زعما کی موجودگی میں جامعہ علمیہ سلطان المدارس الاسلامیہ کے عقب جوہر کالونی میں سنگ بنیاد رکھا اور تعمیر کا سلسلہ شروع کیا اور اس سے اگلے سال اس میں تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع بھی ہوگیا جو برابر آج تک جاری ہے اور سرکار موصوف بھی اس میں وقتاً فوقتاً علم کلام فقہ اور اخلاق کا درس دیتے ہیں اور چار علماء کرام وفضلاء عظام تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

فصل سوم

سرکار آیۃ اللہ النجفی مدظلہ کے قومی و ملی خدمات

جب سرکار آیۃ اللہ النجفی مدظلہ ۱۹۶۰ء میں مرکز علم و عمل نجف اشرف سے فارغ التحصیل ہو کر سرزمین پاکستان میں تشریف لائے تو پاکستان ملکی و ملی مسائل کا مسائلستان بنا ہوا تھا اور ہمارے شیعی افق پر دو جماعتیں چھائی ہوئی تھیں۔

۱۔ شیعہ کانفرنس لاہور ۲۔ ادارہ تحفظ حقوق شیعہ لاہور

جبکہ ان کا نام زیادہ تھا اور کام کم لہذا قوم اپنے قومی و ملی مسائل کے مکمل طور پر حل نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھی چونکہ سرکار موصوف کے پہلو میں دل اور دل میں ملک و ملت کے سود و زیاں کا احساس تھا اس لئے انہوں نے جہاں تدریسی و تقریری خدمات کا آغاز کیا وہاں وہ قومی زبوں حالی پر بھی بار بار غور و فکر کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۶۴ء میں ان کی اور دوسرے بہت سے قوم و ملت کا درد رکھنے والے علماء کی کوشش و کاوش سے امام بارگاہ رضویہ کراچی پاکستان میں دو اڑھائی سو علماء و زعماء اکٹھے ہوئے اور دو دن تک قومی مسائل اور ان کے حل پر غور و خوض کیا گیا اور بالآخر "شیعہ مطالبات کمیٹی" کے نام سے ایک جماعت تشکیل دی گئی جس کے سربراہ خطیب اعظم حضرت مولانا سید محمد دہلوی مرحوم کو منتخب کیا گیا جو اپنی وفات تک برابر دس سال اس کے صدر و سربراہ رہے اور عظیم قومی و ملی خدمات انجام دیں اور حضرت علامہ نجفی مدظلہ نے ان کا بھرپور ساتھ دیا اور بڑھ چڑھ کر قومی معاملات میں حصہ لیا جس پر خطیب اعظم کے وہ خطوط شاہد عادل ہیں جو انہوں نے علامہ نجفی کو لکھے اور جب ان کی وفات کے بعد سید جمیل حسین رضوی مرحوم اس کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے تو آپ نے کے ساتھ بھی مکمل تعاون کیا۔ بعد ازاں ۱۹۷۸ء میں جب صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے پاکستان میں فقہ حنفی رائج کرنے اور اس کے مطابق دستور تشکیل دینے کا اعلان کیا تو شیعہ قوم کے علماء و زعماء نے سرزمین بھکر میں عظیم اجتماع کیا اور دو دن مکمل غور و خوض کے بعد " تحریک نفاذ فقہ جعفریہ " پاکستان کے نام سے ایک نئی جماعت تشکیل دی اور اس کے سربراہ قائد ملت جعفریہ حضرت علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم کو منتخب کیا گیا جنہوں نے پورے ملک میں جلسے جلوس کر کے یہ مطالبہ کیا اور منوایا کہ اگر پاکستان میں اسلامی قانون فقہ رائج کرنا ہے تو پھر ہر مسلک

کے نظریہ کے مطابق نافذ کیا جائے۔ لہذا شیعہ قوم کیلئے فقہ جعفریہ نافذ کیا جائے۔ سرکار علامہ نجفی اس جماعت کی تشکیل دینے اور مفتی صاحب کو صدر منتخب کرنے والوں میں سرفہرست تھے اور پھر مفتی صاحب کی وفات تک اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور ان کی سپریم کونسل کے روح رواں رہے اور جب ان کی وفات کے بعد پھر سرزمین بھکر میں ۱۹۸۲ء کو قوم جمع ہوئی اور قائد شہید علامہ سید عارف الحسینی کو اس جماعت کا سربراہ بنایا گیا اس میں بھی سرکار علامہ نے کلیدی کردار ادا کیا اور پھر قائد شہید کی شہادت تک برابر ان کے ساتھ مثالی تعاون کیا اور پھر ان کی شہادت کے بعد جب قوم ایک بار پھر ابتلاء کا شکار ہوئی تو سرزمین پشاور میں جمع ہوئی اور بڑے غور وفکر کے بعد اس تحریک کا سربراہ علامہ سید ساجد علی نقوی کو منتخب کیا تو ان کے انتخاب میں بھی سرکار علامہ نجفی نے مثالی کردار ادا کیا اور آج تک برابر قائد محترم کا ساتھ نبھا رہے ہیں اگرچہ تحریک پر پابندی لگ چکی ہے کیونکہ ان کا مقولہ ہے اور اسی پر عمل ہے۔

ع وفاداری بشرط استواری اصل ایمان ہے

آیت اللہ کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ فرنٹ لائن پر آنے کی بجائے پیچھے پیچھے رہ کر خدمت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

SIBTAIN.COM

مخفی نہ رہے کہ ۱۹۶۳ء میں کربلا گامے شاہ لاہور میں شیعی مدارس کے سربراہوں کا ایک اجلاس ہوا جس میں شیعی مدارس کو منظم اور باہم مربوط کرنے کیلئے ایک تنظیم بنام "تنظیم مدارس عربیہ شیعہ پاکستان" بنائی گئی جس کا سربراہ حضرت آیت اللہ النجفی مدظلہ کو منتخب کیا گیا۔ بعدازاں ۱۹۶۵ء میں چند چیدہ چیدہ علماء اعلام نے باہم مشاورت کر کے خالص علمی عقائد و مسائل کے حل کیلئے اور قوم کی علمی و عملی زبوں حالی کے ازالہ کیلئے ایک انجمن تشکیل دی گئی بنام "مؤتمر علماء شیعہ پاکستان رجسٹرڈ" جس کا صدر حضرت آیت اللہ کو منتخب کیا گیا جب کہ اس کے سرپرست علامہ مفتی جعفر حسین اور ارکان حضرت علامہ سید گلاب علی شاہ مرحوم، حضرت علامہ اختر عباس مرحوم، حضرت علامہ حسین بخش جاڑا مرحوم، حضرت حافظ سیف اللہ مرحوم، حضرت علامہ سید صفدر حسین مرحوم، حضرت علامہ مفتی سید عنایت علی شاہ مرحوم، حضرت علامہ سید محبت حسین مرحوم، علامہ حافظ سید ریاض حسین مدظلہ اور علامہ غلام حسن جاڑا مدظلہ و امثالہم علماء کرام تھے۔ اسی طرح جب مقامی مسائل کے حل کیلئے سرگودھا میں ایک جماعت بنام "تحریک تحفظ تعلیمات آل محمد رجسٹرڈ" کی تشکیل کی گئی تو اس کے سرپرست اعلیٰ بھی موصوف منتخب ہوئے جو کہ تا حال اس کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ اسی طرح جب "وفاق علماء شیعہ" کے نام سے ایک تنظیم

معرض وجود میں آئی تو برابر اس کی علمی وعملی سرپرستی کا حق ادا کیا اور جب سنی وشیعہ علماء نے ملک وملت کی بقا اور اس کی فوز وفلاح کیلئے پاکستان ملی یکجہتی کونسل، اسلام آباد میں تشکیل دی تو اس کی تشکیل وترقی میں بھی سرکار علامہ النجفی نے بھرپور کردار ادا کیا۔ الغرض ۱۹۶۰ء سے لے کر ۲۰۰۶ء تک وہ برابر ملکی وملی اور قومی امور میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں اور ہمیشہ اجتماعی کاموں کی انجام دہی میں ہراول دستہ میں نظر آتے ہیں اور ہمیشہ ذاتی مفاد پر ملک وملت کے مفاد کو مقدم جانتے ہیں۔

اللہ کرے جذبہ خدمت اور زیادہ

ع ایں دعا از من واز جملہ جہاں۔ آمین

آمین یارب العالمین بجاہ النبی وآلہ الطاہرین

SIBTAIN.COM

سرکار آیۃ اللہ النجفی کے انہی گوناگوں خصائل وشمائل کی بنیاد پر شاعر اہلبیتؑ جناب سید وزیر حسین شاہ شیرازی مرحوم ومغفور نے ۱۹۷۰ء کے عشرہ میں آپکی خدمت میں اس طرح خراج تحسین وآفرین پیش کیا تھا۔

نذرانہ عقیدت

بخدمت جناب صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین

سرکار علامہ الشیخ محمد حسین مجتہد العصر مدظلہ العالی

مداح خاص فاتح بدر وحنین ہیں
سرچشمہ علوم محمد حسین ہیں

ہے ربط ان کے دل کو رسالتمآب سے
کرتے ہیں اکتساب ضیائے بوتراب سے

فضل خدا سے علم کے ہیں بحر بے کنار
ہیں رزم گاہ فن خطابت کے شہسوار

جو تشنگان علم بھی آتے ہیں ان کے پاس
کرتے ہیں ان کو علم رسالت سے روشناس

بخشا ہے ان کو ذات مقدس نے وہ مقام
کرتے ہیں خاص وعام تہہ دل سے احترام

پابند ہیں اصول کے اس میں نہیں کلام
طے کرکے فیس پڑھنا سمجھتے ہیں وہ حرام

منبر پہ بیٹھتے ہیں بڑی آن بان سے
کرتے ہیں ذکر آل محمدؐ کا شان سے

وقت خطاب شعر بھی پڑھتے ہیں برمحل
تقریر ان کی ہوتی ہے بس سربسر عمل

فن مناظرہ میں ہیں یکتائے روزگار
کرتے ہیں لاجواب حریفوں کو بار بار

ڈٹ جاتے ہیں وہ حق وصداقت پر اس طرح
دیوار کوئی سیسہ پلائی ہو جس طرح

لکھی ہیں آج تک جو کتابیں، ہیں لاجواب
تصنیف میں بفضل خدا ہیں وہ کامیاب

کرتے ہیں جو بھی بات وہ ہوتی ہے بادلیل
خوش پوش وخوش مزاج ہیں وہ فاضل جلیل

کھنچ کچ مسودات میں کرتے ہیں اس قدر
ہوتے ہیں خوش نویس پریشان دیکھ کر

یارب وزیر عاصی کی منظور کر دعا
بہر ولائے حیدری فرزند کر عطا

SIBTAIN.COM

باب ششم

شیخ احمد احسائی اور شیخیت کے بارے میں

فصل اول

شیخیت کی تاریخ

فصل دوم

علماء شیعہ کی طرف سے شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی (۱۱۰) کتب کے اسماء

فصل سوم

شیخیت کی رد میں علماء اعلام و فقہاء عظام کے فتاوے

فصل چہارم

شیخیوں کے بعض وہ عقائد فاسدہ جن کی بناء پر وہ کافر اور ضال و مضل قرار پائے ہیں

SIBTAIN.COM

فصل اول

شیخ اور شیخیت کی تاریخ

چونکہ شیخیوں کے بارے میں اکثر گفتگو اس جلد میں ہو چکی ہے لہذا مناسب سمجھا گیا کہ شیخ اور شیخیت کے بارے میں سلسلہ گفتگو کو ہر حوالہ سے کامل کرنے کے لیے دوسری جلد کے بجائے اسی جلد میں کچھ لکھ دیا جائے تاکہ کے قارئین پر بات احسن طریقہ سے روشن ہو سکے: ہم اس سلسلے میں بہت اختصار کے ساتھ ان چند امور سے متعلق گفتگو کریں گے۔

(۱) شیخ احمد احسائی کون تھا؟

اس سلسلے میں علماء کی تحریرات مختلف ہیں بعض اسے شیعہ عالم دین شمار کرتے ہیں، اور بعض استعمار کی جاسوس اور بعض شیعہ عالم کے لباس میں عیسائی پادری اور بعض اسے مذہب اہلبیت علیہم السلام یعنی مذہب شیعہ میں نئے فرقہ شیخیت کا بانی جو کہ شیعیت سے منحرف ہے، جیسے کہ محمد بن عبدالوہاب سنی مذہب میں نئے فرقہ وہابیت کا بانی ہے، ویسے ان دونوں میں وجہ مشترک یہ ہے کہ، دونوں فوق العادہ انسان ہونے کے مدعی تھے، دونوں سعودی عرب کے رہنے والے تھے اور دونوں ہم عصر بھی تھے، اور آخر میں یہ کہ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ سعودی حکومت محمد بن عبدالوہاب کی وہابی مذہب کے بانی ہونے کے عنوان سے اس کی معتقد تھی، لیکن شیعیت کی دشمن اور بارہا کربلاء پر حملہ کرنے والی حکومت ایک شیعہ عالم کی کیوں معتقد تھی اور اس کے مرنے کے بعد اس کے جنازہ کو سعودی حکومت کا حکمران کیوں عزت واحترام سے اٹھا کے جنت البقیع میں لے جا کے دفن کرتا ہے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی اور محققین کے لیے ابھی تک ایک معمہ بنی ہوئی ہے۔

بہر حال ان سب حضرات نے اپنے اپنے دعوی کو ثابت کرنے کے لیے مفصل ومختصر بحثیں کی ہیں اور بعض نے اس موضوع پر مستقل کتب تحریر کی ہیں لہذا ان سب کی گفتگو اور انکے دلائل کا ذکر کرنا نہ ہمارا موضوع ہے اور نہ ہی اس کا وقت ہے ہاں البتہ بات کو واضح کرنے کے لیے آخر میں شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی کتب کی مختصر فہرست ہم قارئین محترم کی خدمت میں پیش کر دیں گے جن میں مذکورہ موضوعات پر کتب لکھی گئی ہیں۔ شائقین انہیں کتب کی طرف رجوع کر کے اطمینان حاصل کریں۔

(۲) شیخ احمد احسائی کی ولادت

شیخ احمد احسائی کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے حالات زندگی کے مطابق شیخ کی ولادت ماہ رجب ۱۱۶۶ھ میں ہوئی شیخ لکھتے ہیں کانت ولادتی فی سنۃ السادسۃ والستین بعد المائۃ والالف

(۳) شیخ کا مبلغ علم اور اسکے حصول کے ذرائع

۵ سال کی عمر میں شیخ نے قرآن پڑھا۔ اور خود شیخ کی تحریر کے مطابق انہوں نے عوامل جرجانی، اور اجرومیہ جو قواعد عربی کی ابتدائی کتب ہیں کے چند سبقوں کے علاوہ مزید تعلیم حاصل نہیں کی اس سلسلہ کے حوالہ سے شیخ لکھتے ہیں کہ (...... عندالشیخ محمد، قرائت العوامل، والاجرومیہ ورائیت فی المنام رجلا، کانہ من ابناء الخمس والعشرین سنہ ...... فا نتبهت، وانا منصرف الخاطر، عن الدنیاء وعن القراء ۃ التی یعلمنا ھا الشیخ لانہ انما یعلمنا، زید قائم، زید مبتداء وقائم خبرہ،) رسالہ حالات زندگی شیخ ص ۳۔

اور پھر اس نے مزید علم خوابوں اور الہامات کے ذریعہ سے حاصل کیا جس کے بعد اس نے اس خصوصی عطائی علم کی نشر واشاعت کے لئے آئمہ معصومین علیہم السلام سے اجازہ حاصل کیا، یہ سارے حقائق دیکھنے کے لئے شیخ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اپنی سوانح عمری اور اس کے بعد اس کے بیٹے کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اپنے والد کے حالات زندگی پر مشتمل رسالہ کی طرف رجوع فرمائیں، یہ رسالہ شیخ نے اپنے بیٹے علی نقی کی خواہش پر تحریر کیا اور چونکہ اس میں وہ باتیں شیخ نے لکھی تھیں کہ جسے کوئی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے چاہے وہ شیخ کا اپنا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اور شیخ کو بھی اس بات کا خطرہ تھا کہ میرے یہ دعوے قبول نہیں کیے جائیں گے تو اس نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ

(۴) شیخ کا حکماء اور متکلمین سے اختلاف

"اگر آپ میری ان باتوں کی تصدیق کرنا چاہتے ہیں تو میری حکمت کی کتب کی طرف رجوع کرو جن میں میں نے اکثر بڑے بڑے حکماء اور علماء متکلمین سے اغلب مسائل میں اختلاف کیا ہے اور جب تم میرے کلام میں غور وفکر کرو گے تو تم دیکھو گے کہ میری یہ تحریرات آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کی احادیث کے مطابق ہیں اور تم کوئی ایسی حدیث نہیں پاؤ گے جو میرے کلام کی مخالف ہو جبکہ ان حکماء اور متکلمین کی حالت

یہ ہے کہ ان کا بیان میرے اور آئمہ کی احادیث کے مخالف ہے اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ ان حکماء اور متکلمین میں سے اکثر آئمہ کے کلام کو سمجھتے ہی نہیں ہیں،

شیخ کی اصل عبارت یہ ہے:

(واذا اردت ان تعرف صدق كلامی فانظر فی كتب الحكمة فانی فی اكثرها وفی اغلب المسائل ،خالفت جل الحكماء و المتكلمين ، فاذا تأملت فی كلامی رأيته مطابقا لاحاديث ائمة الهدى عليهم السلام . ولاتجد حديثا ، يخالف شيئا من كلامی ، وترى كلام اكثر الحكماء و المتكلمين مخالفالكلامی ، ولاحاديث الائمة عليهم السلام حتى بلغ منهم الحال ، الى ان اكثر هم ما يعرفون كلام الامام

(رسالہ حالات زندگی خودنوشت شیخ احمد ص ۷، یہ رسالہ کئی بار جداگانہ چاپ ہوا ہے اور ایک دفعہ حال ہی میں لبنان سے شمس الھجر کے نام سے مکتبہ احیاء التراث شیخ الاوحد سے شائع ہوا ہے) اس شمس الھجر میں مذکورہ دونوں رسالے ہیں یعنی ایک شیخ کے اپنے ہاتھ کا اور ایک شیخ کے بیٹے عبداللہ کا لکھا ہوا جس نے بڑی تفصیل کے ساتھ اپنے باپ کے حالات زندگی درج کیے ہیں اور برقی صاحب مدظلہ نے بھی اپنی کتاب "ایک پراسرار جاسوسی کردار" کے ابتداء میں ان دونوں رسالوں کو من وعن چاپ کیا ہے)

SIBTAIN.COM

مزے کی بات یہ ہے کہ شیخ نے یہ لکھا ہے کہ میں نے اکثر حکماء اور متکلمین کے ساتھ اختلاف کیا ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ یہ حکماء آئمہ علیہم السلام کا فرمان نہیں سمجھ سکتے جبکہ شیخ اور شیخیت کے مروجین یہ لکھتے ہیں کہ شیخ نے چودہ سو سال کے شیعہ اعتقادات کو لکھا ہے اور کسی عالم سے اختلاف نہیں کیا ہے اور شیخ نے کہا کہ حکماء اور متکلمین آئمہ کی بات کو نہیں سمجھ سکتے انصاری صاحب کہتے ہیں کہ یہ مفتی ومجتہد شریعت ظاہرہ شیخ کی باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ...... اسی بنا پر شائد شیخ احمد بقول صاحب قصص العلماء ص ۵۳ کہ (آقائے ملا صدرا اور آقائے محسن فیض کاشانی کو کافر کہتا تھا، اور ساتھ ہی آقائے فیض کاشانی اور ابن عربی کو ان الفاظ سے یاد کرتا تھا (قال المسئى القاسانی تبعاً لامامه مميت الدين ابن العربی) قصص العلماء ص ۵۳۔

(۵) شیخ نے اپنے حالات پر مشتمل یہ رسالہ کب لکھا تھا؟

اگرچہ اس میں شیخ نے تاریخ نہیں لکھی کہ یہ رسالہ کب لکھا گیا ہے لیکن چونکہ شیخ نے بیٹے کو اپنی

حکمت کی کتب پڑھنے کا کہا ہے تو شیخ کی اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ رسالہ شیخ نے اپنی عمر کے آخری سالوں میں لکھا ہے کیونکہ حکمت کی عمدہ کتب شیخ نے ۱۲۳۰ھ سے ۱۲۳۶ھ تک لکھی تھیں اور شیخ کی وفات (۱۲۴۱ھ یا ۱۲۴۳ھ) میں ہے۔

(۶) شیخ احمد احسائی کے اساتذہ کون ہیں؟

شیخ نے اس پورے رسالہ میں کہیں پر بھی یہ نہیں لکھا کہ میں نے کس سے یہ تمام علوم حاصل کیے یا مجھے کس نے اجازہ اجتہاد دیا ہے؟ بلکہ شیخ نے تو یہ لکھا ہے کہ میں نے عوامل جرجانی اور اجرومیہ کے چند سبق پڑھے ہیں اور پھر خوابوں اور الہامات سے اور آئمہ معصومین کے خاص لطف سے مجھے یہ علوم حاصل ہو گئے اور چہاردہ معصومین نے اجازات مرحمت فرمائے تفصیل کے لیے شیخ کے رسالہ کی طرف رجوع کریں اور اس بات کو رئیس مذہب شیخیہ کرمانیہ مرزا ابوالقاسم خان نے اپنی کتاب فہرست کتب مشائخ عظام میں بصراحت لکھا ہے کہ اگر ہمیں شیخ احمد احسائی کے استادوں یا کسی خاص معین استاد کا علم ہوتا تو ہم ضرور اس کا اس رسالہ میں ذکر کرتے لیکن معتبر ترین مدرک یہی ہے جو شیخ احمد احسائی نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور جیسا کہ آپ نے مشاہدہ کیا ہے شیخ احمد احسائی نے مطلقاً اپنے کسی استاد کا ذکر نہیں کیا اگرچہ بعض نے شیخ کی تحریر کے حوالہ سے حاکم بصرہ کو فلسفہ میں شیخ کا استاد لکھا ہے (ایک پراسرار جاسوسی کردار ص ۱۶۹) اس صورت میں یہ (۱۲۱۲ھ تا ۱۲۲۱ھ) کا زمانہ ہے کیوں کہ اس زمانے میں شیخ بصرہ میں تھا اور شیخ کی عمر اس صورت میں ۴۶ سال سے ۵۵ سال تک کی بنتی ہے۔

SIBTAIN.COM

(۷) شیخ کے اجازوں کی حقیقت

جیسا کہ تحریر کیا گیا ہے کہ شیخ نے اپنی خودنوشت سوانح میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کیا کہ اسے کسی عالم نے اجازہ دیا ہے بلکہ اس کے برعکس شیخ نے یہ لکھا ہے کہ مجھے یہ اجازہ جات فقط معصومین نے عنایت فرمائے ہیں اس حوالہ سے شیخ لکھتا ہے کہ (فلما جاء الیل رائیت مولا ی علی ابن محمد الهادی ......فشکوت الیه حال الناس ، فقال علیه السلام اترکهم وامض فیما انت فیه ثم اخرج الی اوراقاً علی حجم الثمن ،وقال هذه اجازاتنا الاثناعشر فاخذتها ......)

جبکہ شیخ کے بیٹے نے لکھا ہے کہ شیخ کو آقائی سید مہدی بحرالعلوم متوفی (۱۲۱۲ھ) نے ۱۱۸۶ھ میں علامہ حلی کی

کتاب تبصرہ کی شرح کے چند اوراق دیکھ کر اجازہ تحریر فرمایا تھا جبکہ شیخ کی عمر اسوقت ۴۰ سال کی تھی۔ اور جب کربلاء معلی کے شیعہ علماء اعلام و مراجع عظام کی طرف سے شیخ کو کافر قرار دیا گیا ہے جس کی وجہ سے شیخ کربلاء سے سعودی عرب کی طرف فرار ہو گیا اور راستہ ہی میں اس کا انتقال ہو گیا، تو جب شیخ کے اس ناگہانی فرار اور اسے فقہاء اور مراجع عظام شیعہ کی طرف سے کافر قرار دیئے جانے کی شہرت ہندوستان تک پہنچ گئی تو کسی ہندوستانی نے ہندوستان سے شیخ کے شاگرد خاص اور اس کے علم و افکار کے وارث سید کاظم رشتی کو خط لکھ کر صورت حال معلوم کرنا چاہی (کیونکہ آقائے مرزا حسن عظیم آبادی متوفی ۱۲۶۰ھ شاگرد شیخ احمد احسائی اور کاظم رشتی کی وجہ سے ہندوستان میں بھی شیخیت وارد ہو چکی تھی) تو پہلی مرتبہ سید کاظم رشتی نے یہ بات تحریر کی کہ یہ فقہاء بلاوجہ شیخ کو کافر کہہ رہے ہیں جبکہ انکے بزرگوں نے اور دیگر بزرگ شیعہ مراجع نے شیخ کی کتب کو پڑھا انکو تو کوئی ایسی بات ان کتب میں نظر نہیں آئی جو کفر اور طعن کا سبب بنے بلکہ انہوں نے تو شیخ کی حکمت اور فلسفہ کی کتب کو پڑھ کر شیخ کو اجازات دیئے...... اس حوالہ سے سید کاظم رشتی دلیل المتحیرین میں لکھتا ہے کہ۔

مع انتشار رسائله واشتهار كتبه ومصنفاته واجوبة مسائله و شرحه على الزيارة الجامعة وشرحه على الحكمة العرشيه للملا صدرا و شرحه على الحكمة العلمية للملامحسن و سائر مصنفاته كلها بل اغلبها وصلت الى هولاء الابرار والنجباء الاطهار، ولم يطعن فيه احد ولم يذكر بعيب ابدا،

دلیل المتحیرین ص ۵۶ بحوالہ (تحفہ شیخیہ ص ۳۸، وایک پر اسرار جاسوسی کردار ص ۲۱۹)

(۸) رشتی اور شیخ کے بیٹے عبداللہ کے پیش کردہ یہ سارے اجازہ جات جعلی ہیں

کیونکہ عبداللہ نے جو فقط ایک اجازہ پیش کیا اس میں اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ یہ اجازہ ۱۱۸۶ھ میں آقائے مہدی بحر العلوم نے شیخ کو دیا تھا اور جو اجازات شیخ کے نام سے چھاپ ہوئے ہیں ان میں اجازہ پر تاریخ بروز جمعہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۰۹ھ ہے۔

(كتب ذالك فقير عفو ربه الغنى محمد بن مرتضى بن محمد المدعو بمهدى الحسنى الحسينى الطباطبائى ضحوه يوم الجمعه الثانى والعشرين من ذى الحجة الحرام من سنة

تسع و ماتین بعد الالف من هجرة سید الانام)

لہذا اس اجازہ کا جعلی ہونا تو قارئین کے سامنے روز روشن کی طرح واضح ہے کیونکہ دونوں تاریخوں میں ۲۳ سال کا فرق ہے اس لئے کہتے ہیں کہ نقل کے لئے عقل کی ضرورت ہے۔ البتہ اس اجازہ میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ شرح تبصرہ دیکھ کر اجازہ دیا جا رہا ہے، بلکہ اس کے برعکس شیخ کے بیٹے عبداللہ کا یہ کہنا کہ ۱۱۸۶ھ میں (شیخ جعفر بن شیخ خضر و میر سید علی را چنداں شہرت و ترقی نبود) تو جو اجازہ شیخ جعفر کبیر کا رشتی نے پیش کیا اس میں ہمیں یہ الفاظ لکھے ہوئے ملتے ہیں کہ،،

(قد عرض علی نبذة من اوراق تعرض فیها لشرح بعض کتاب تبصره المتعلمین لحجة الله علی العالمین) البتہ اس میں تاریخ موجود نہیں ہے

رشتی کے پیش کردہ اجازات تین وجوہ کی بنا پر جعلی ہیں

(۱) اولاً اس لئے کہ اگر ان اجازات کی کوئی حقیقت ہوتی یا ان کا کوئی وجود ہوتا تو شیخ کا بیٹا عبداللہ کہ جس نے اپنے باپ کے حالات کو بڑی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے انہیں بھی ضرور ذکر کرتا، بلکہ وہ تو ان بزرگوں کو اس پایہ کا عالم ہی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے، لہذا عبداللہ کا ان اجازات کو ذکر نہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس وقت نہ تو کوئی ان اجازات کا تذکرہ تھا اور نہ ہی ان کا کوئی وجود تھا۔ وهو المطلوب۔

(۲) اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جو ان اجازہ جات کے جعلی ہونے پر اس سے بھی معتبر اور قوی دلیل ہے بلکہ یہ ان کے جعلی ہونے کی واضح و روشن دلیل ہے وہ یہ ہے کہ رشتی نے بصراحت لکھا ہے کہ ان مراجع عظام نے شیخ کی یہ کتب پڑھ کر یہ اجازات عنایت کئے تھے، لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی حکمت کی کتب کہ جن کا سید کاظم رشتی نے ذکر کیا ہے کہ انہیں بزرگ علماء اعلام نے پڑھا اور انہیں کوئی ایسی بات ان میں نظر نہیں آئی کہ جو مورد طعن بن سکتی، انکا سن تالیف ہی ان بزرگ مراجع کی وفات کے بعد ہے تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ مرنے کے بعد ان بزرگوں نے یہ کتابیں پڑھیں کیسے؟

(شیخ احمد احسائی کی کتب حکمت کا سن تالیف)

آئیں اور پہلے یہ دیکھیں کہ ان مذکورہ کتب کا سن تالیف و تصنیف کیا ہے،

(۱) شرح الزیارت الجامعۃ الکبیرہ	۱۰ ربیع الاول، ۱۲۳۰ھ
(۲) شرح علی الرسالۃ العلمیہ	۱۵ ربیع الثانی، ۱۲۳۰ھ
(۳) شرح الفوائد فی الحکمت	۹ شوال، ۱۲۳۳ھ
(۴) شرح علی المشاعر در قواعد حکمت	۲۷ صفر، ۱۲۳۴ھ
(۵) شرح الحکمۃ العرشیہ	۲۷ ربیع الاول، ۱۲۳۶ھ

۱) شرح الزیا رۃا لجامعہ چاپ جدید بیروت جلد چہارم کے آخر میں یہ عبارت موجود ہے

(وفرغ من تسویدہ مولفہ العبد المسکین احمد بن زین الدین فی اللیلۃ التاسعہ عشرۃ من شھر ربیع المولود صلی اللہ علیہ و آلہ سنہ ثلاثین ومائتین والف من الھجرۃ النبویۃ)

۲)۔ شرح رسالہ علمیہ چاپ جدید کے آخر میں یہ عبارت شیخ نے تحریر کی ہے۔

(وقع الفراغ من ھذہ الکلمات ضحی یوم الجمعہ الخامس من شھر ربیع الثانی سنہ الثلاثین والمائتین والالف من الھجرۃ النبویۃ ......العبد المسکین احمد بن زین الدین ......فی البلد المحروسہ کرمان شاہ......)(شرح رسالہ علمیہ ص ۱۴۳) یہ کتاب جناب ملا محسن فیض کاشانی کے رسالہ کی شرح ہے جس میں علم خداوندی سے بحث کی گئی ہے)

۳). شرح العرشیۃ یہ کتاب جناب ملا صدرا کی کتاب عرشیہ کی شرح ہے کہ جو شرح العرشیہ کے نام سے مشہور ہے کے آخر میں شیخ نے یہ تاریخ لکھی ہے،

(وقع الفراغ ......العبد المسکین احمد بن زین الدین ......السابع والعشرین ربیع المولود سنۃ السادس والثلاثین بعد المائتین والالف من الھجرۃ النبویۃ ......بدار الامان کرمان شاہ......)(شرح العرشیہ چاپ رحلی تبریز ص ندارد) موضوع کتاب مبدا و معاد ہے، اختصار کے پیش نظر بقیہ کتب کی عبارات تحریر کرنے سے معذرت چاہتے ہیں، لیکن خصوصیت کے ساتھ جن کتب کا رشتی نے ذکر کیا تھا ان کی شیخ کے ہاتھ کی اختتامی تاریخ لکھ دی گئی ہے،

(شیخ کے مفروضہ مشائخ اجازات کے سن وفات)

اب آئیں اور یہ دیکھیں کہ جن علماء اعلام نے ان کتب کو پڑھ کر شیخ کو اجازہائے اجتہاد دیئے تھے انکی تاریخ وفات کیا ہے؟؟

(۱) آیۃ اللہ العظمی شیخ احمد بن حسن دستانی بحرائی
متوفی ۱۲۰۵ھ
(۲) آیۃ اللہ العظمی سید مہدی بحرالعلومؒ
متوفی ۱۲۱۲ھ
(۳) آیۃ اللہ العظمی مرزا مہدی شہرستانیؒ
متوفی ۱۲۱۶ھ
(۴) آیۃ اللہ العظمی شیخ حسین آل عصفورؒ
متوفی ۱۲۱۶ھ
(۵) آیۃ اللہ العظمی شیخ جعفر کبیر نجفی کاشف الغطاءؒ
متوفی ۱۲۲۷ھ
(۶) آیۃ اللہ العظمی سید علی طباطبائیؒ
متوفی ۱۲۳۱ھ

قارئین ان مراجع عظام کی تاریخ وفات میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے حتی کہ ان اجازات کے ناشرین اور مروجین بھی ان تاریخوں کو قبول کرتے ہیں۔

(۳) اور تیسری وجہ جو کہ ان اجازات کے جعلی ہونے پر پیش کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ ان سب اجازات کی تاریخ شیخ کے سفروں اور اس کے حالات زندگی کے ساتھ جو کہ شیخ کے بیٹے نے اپنے والد کی زندگی کا سال سال لکھا ہے کہ اس سال جناب شیخ کہاں تھے اور اس سال کہاں، سازگار نہیں ہے، بات لمبی ہوتی جارہی ہے اس لئے ہم صرف اشارہ کر کے گزر جائیں گے، شائقین تفصیل دیکھنے کے لئے مذکورہ کتاب اور شیخ کے اجازات کہ جو ہر دو اکٹھے چھپ چکے ہیں کی طرف رجوع فرمائیں،، شیخ کے سفروں کی یہ ساری تفصیلات کتاب کے باب چہارم میں موجود ہیں۔

۱)۔ سید مہدی بحرالعلومؒ ۱۲۱۲ھ کے اجازہ پر جیسا کہ عرض کیا ہے، ۱۲۰۹ھ درج ہے جب کہ کتاب میں لکھا ہے کہ شیخ ان دنوں یعنی ۱۲۰۸ھ تا ۱۲۱۲ھ میں بحرین میں تھے،

۲)۔ مرزا مہدی شہرستانیؒ ۱۲۱۶ھ، کے جازہ پر بھی یہی تاریخ یعنی ۱۲۰۹ھ درج ہے جس کا بطلان واضح کیا جاچکا ہے۔

۳)۔ شیخ احمد دستانی،، ۱۲۰۵ھ،، کے اجازہ پر تاریخ محرم الحرام ۱۲۰۵ھ درج ہے جب کہ کتاب کے مطابق شیخ احمد احسائی ان دنوں اپنے وطن میں موجود تھے۔

(۴)۔ شیخ حسین آل عصفورؒ (۱۲۱۶ھ کے اجازہ پر ۱۲۱۴ھ درج ہے جب کہ کتاب میں صراحت موجود ہے کہ شیخ ان دنوں یعنی ۱۲۱۲ھ تا ۱۲۲۱ھ پورے ۹ سال بصرہ اور اس کے اطراف میں تھے اور اس پورے عرصہ میں کربلاء نہیں گئے،، شیخ جعفر کبیرؒ اور سید علیؒ صاحب ریاض المسائل کے اجازہ پر تاریخیں موجود نہیں ہیں کہ

جو بجائے خود انکی روش تحریر کے خلاف ہے۔ ع بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی

لہذا اب ہم اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے یہ گڑ بڑ کہاں سے اور کیوں شروع ہوئی ہے اس بارے میں قارئین خود جو نتیجہ نکالیں وہی انکے لیے حجت ہے ہم تو صرف یہ کہیں گے کہ نقل اور جعل کے لئے عقل کی ضرورت ہے ورنہ کسی دن اور کسی وقت بھی راز فاش ہو سکتا ہے۔

بہر حال شیخ احمد احسائی کی ۷۵ سالہ زندگی ان چند حصوں میں تقسیم ہوتی ہے۔

(۱) شیخ کی زندگی کے پہلے ۴۲ سال یعنی ۱۱۶۶ھ تا ۱۲۰۸ھ تک کے حالات بالکل تاریکی میں ہیں یعنی بظاہر ان سالوں میں شیخ کی کسی قسم کی کوئی مصروفیت کسی نے نہیں لکھی، مگر یہ کہ انکے بیٹے نے ایک سفر ۱۱۸۶ھ میں کربلا کا لکھا ہے کہ جو تحقیق کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا اور بقول مولانا محمد حسین اکبر کہ:۔

(اگر اس کی زندگی کے اس حصے کی تفصیلات معلوم ہو جاتیں تو تمام حقائق مزید روشن ہو جاتے ہو سکتا ہے کہ جو کارنامے اس نے بعد میں انجام دیئے ان چند سالوں میں ان کارناموں کے پروگراموں کے بارے میں استعمار سے ہدایات حاصل کرتا رہا ہو ورنہ ایک شہرت یافتہ شیعہ عالم دین جس نے پچھتر سال تحصیل علم پر صرف کیے ہوں، ایسے خرافات ہرگز کہنے کو تیار نہیں ہو سکتا جو اس نے بیان کیئے ہیں اس کے تمام خرافات ونظریات افراد شیعہ کو عمل سے دور کرنے پر منتج ہوتے ہیں۔ (استعمار شیخیت کے روپ میں ص ۴۱)

پس جو کچھ معلوم ہے وہ یہ کہ شیخ نے ۲۰ سال کی عمر میں پہلی شادی کی اور پھر یکے بعد دیگرے آٹھ شادیاں کیں اور ان سے شیخ کے ۲۹ بچے (۱۸ بیٹے اور ۱۱ بیٹیاں) پیدا ہوئے۔ (اسے کہتے ہیں دنیا سے الگ تھلگ، خوف خداوندی میں غرق عارف) یہ ساری تفصیلات انکے بیٹے نے تحریر کی ہیں، فراجع

شیخ احمد احسائی کے پر اسرار سفر

(۲) شیخ کی حکمت کی کتب کی تشہیر سے اور شہزادہ محمد علی کی وفات سے قبل کی زندگی یعنی ۱۲۰۸ھ تا ۱۲۳۹ھ یہ زمانہ شیخ کی انتہائی مصروفیت کا زمانہ ہے، آپ اس بات سے اندازہ لگائیں کہ گدھے گھوڑے کے اس زمانہ میں شیخ نے، بحرین، سعودی عرب، ایران وعراق کے ۳۸ مختلف شہروں کے مختلف اوقات میں سفر کیے کہ جن کی تفصیل انکے بیٹے نے اپنی کتاب میں پیش کی ہے، شیخ (۱۲۰۸ھ تا ۱۲۱۲ھ) بحرین میں رہا اور پھر ۱۲۱۲ھ میں کربلا گیا اور پھر اسی سال کربلاء سے، بحرین کے بجائے بصرہ کو اپنا مرکز بنایا او (ر ۱۲۱۲ھ تا ۱۲۲۱ھ) تک بصرہ

میں رہا اور پھر بصرہ میں رہتے ہوئے، ذروق، جبارات، تنویہ، نشویہ، صفاوہ، شطالکار، شیوخ، وغیرہ شہروں کی گردش پر رہا، اور اس دوران اس نے نجف وکربلا کا سفر نہیں کیا، یاد رہے کہ تاریخ کی گواہی کے مطابق انہیں دنوں برطانیہ حکومت کا نمائندہ سرہارفورڈ جونز Sir Harfordjones بصرہ میں مقیم تھا اور ہم سابق میں عرض کر چکے ہیں کہ بعض حضرات نے حاکم بصرہ کو فلسفہ میں شیخ کا استاد لکھا ہے، اور ۱۲۲۱ھ بمطابق ۱۸۰۸ء سرہارفورڈ جونز حکومت برطانیہ کی طرف سے نمائندہ مقرر ہو کر ایران میں آیا، اور اسی سال شیخ کے بیٹے عبداللہ کی گواہی کے مطابق شیخ بھی ایران میں داخل ہوا، اور دوسری طرف ٹھیک اسی سال یعنی ۱۸۰۸ء بمطابق ۱۲۲۱ھ کے موسم گرما میں حکومت برطانیہ کی طرف سے کیپٹن جان میلکم نے ایک طاقت ور فوج کے ساتھ ایران کے شہر بوشہر میں پڑاؤ ڈال دیا، اس طرح شیخ احمد احسائی، سرہارفورڈ و جان میلکم نے ایک ساتھ ایران میں وارد ہوئے، اور یہ وہی جان میلکم ہے کہ جس کے بارے میں شیخیت کی شاخ کویت کے رہبر جناب علی احقاقی صاحب نے شیخیت کی شاخ کرمانیوں کے رہبر کریم خان کرمانی کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ کرمانی نے جان میلکم کے افکار کی پیروی کی ہے،، اس اجمال سے تفصیل معلوم کی جا سکتی ہے، یہ اقتباسات ہم نے برتی صاحب کی کتاب ایک پراسرار جاسوسی کردار سے اپنے الفاظ میں پیش کیے ہیں تفصیل کے شائقین کتاب مذکور کے صفحہ ۴۷۵ تا ۴۸۵ کی طرف رجوع فرمائیں۔

SIBTAIN.COM

شیخ احمد احسائی پر شیعہ مراجع کی طرف سے فتویٰ کفر

(۳) انہیں سفروں کے دوران جب شیخ کا قزوین سے گزر ہوا تو واقعہ تکفیر پیش آیا، جس کی تفصیل کا یہ وقت نہیں ہے، خلاصہ یہ ہے کہ شیخ جب قزوین میں داخل ہوا تو قزوین میں موجود مرجع تقلید حضرت آیۃ ...... العظمیٰ الشیخ محمد تقی برغانی المعروف بشہید ثالث جو کہ شیخ کے بعض عجیب وغریب نظریات سے پہلے سے آشناء تھے شیخ کے ساتھ بحث ومباحثہ کے بعد انہیں یقین ہو گیا کہ شیخ کے نظریات شیعیت اور اسلامی تعلیمات کے ساتھ سازگار نہیں ہیں۔ لہذا نتائج کی پرواہ کے بغیر شیخ کے کفر کا فتویٰ صادر کر دیا کہ جس کی وجہ سے شیخیوں کے ہاتھوں جناب کو جام شہادت نوش فرمانا پڑا۔ اس طرح جان دے کر آقائے برغانی نے ثابت کر دیا کہ ہم مر سکتے ہیں لیکن اسلامی تعلیمات کو مسخ ہوتا نہیں دیکھ سکتے بہرحال ایک دن انصاف کا ہے **وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون** "فتویٰ تکفیر کے بعد یہاں سے شیخ فرار ہو کر جب کربلا پہنچا اور شہید ثالث کی طرف سے شیخ کو کافر قرار دیے جانے کی اطلاع جب وہاں پہنچی تو لوگوں نے مرجع دوران حضرت

آیۃ ......العظمی سید مہدیؒ بن سید علی طباطبائی کے پاس شیخ کے متبعین کے حوالہ سے اپنی تکلیف شرعی معلوم کرنا چاہی تو چونکہ جناب سید شدت تقوی کی بنا پر فتوی کفر صادر کرنے سے گھبراتے تھے۔ اس لئے چند علماء جمع فرمائے اور انہوں نے شیخ احسائی کے شاگرد سید کاظم رشتی سے گفتگو کی جس کے بعد انہوں نے شہید ثالث کے فتوی کفر کی توثیق کی ہم یہاں قصص العلماء کی عبارت نقل کرنا چاہتے ہیں جناب میرزا محمد سلیمان تنکابنی تحریر فرماتے ہیں کہ (مردم از او درخواست نمودند کہ شیخ را شہید ثالث تکفیر کردہ است اکنون تکلیف ما با تابعین شیخ چیست آقا سید مجلسی ترتیب داد و شریف العلماء (استاد شیخ مرتضی انصاریؒ) و حاجی ملا جعفر استر آبادی و حاجی سید کاظم (یعنی کاظم رشتی) را احضار نمود ایشان باسید کاظم مناظرہ نمودند) اس مناظرہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ سب کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ ظاہر عبارت شیخ کفر آمیز ہیں، لیکن رشتی کہتا تھا کہ شیخ کی مراد کچھ اور ہے اگر چہ ظاہر عبارت کفر ہے، سید مہدی نے فرمایا کہ ہم ظاہر کے پابند ہیں، لہذا دو عادلوں کی گواہی پر فتوی کفر صادر فرمادیا اس کے بعد کی عبارت یہ ہے، (آقائے سید مہدی اگر چہ فتوی نمیگفت لیکن بشہادت این دو عادل کہ شریف العلماء و حاجی ملا محمد جعفر استر آبادی حکم بتکفیر شیخ و تابعین نمود و از اں پس بمسجد رفتہ و مردم را موعظہ نمود کہ دراین عصر گرگان چند بلباس میش در آمدہ و دین مردم را فاسد و کاسد ساختہ اند و ایشان شیخ احمد احسائی و متابعان او ہستند و ایشان کا فرند پس تکفیر ایشان شیوع یافت،

وعلماء کہ شیخ احمد احسائی و متبعان او را تکفیر کردند

(۱) اول ایشان حاجی مجاہد محمد تقی قزوینی (۱۲۶۴ھ)

(۲) دوم آقا سید مہدی

(۳) و حاجی جعفر استر آبادی (۱۱۹۷ھ، ۱۲۶۳ھ)

(۴) و آخوند ملا آقا دربندی (صاحب اسرار الشہادہ)

(۵) و شریف العلماء

(۶) و آقا سید ابراہیم استاد حقیر (۱۲۶۲ھ)

(۷) و شیخ محمد حسین صاحب فصول

(۸) و شیخ محمد حسن نجفی صاحب جواہر الکلام) (۱۲۶۶)

بلکہ اکثر از فقہاء عصر ایشان (تکفیر نمودہ اند، (قصص العلماء کی عبارت ختم ہوئی)

SIBTAIN.COM

ہم عبارت کا ترجمہ نہیں لکھتے کیوں کہ کتاب توقع سے زیادہ طویل ہو چکی ہے قارئین کی سہولت کے لئے اس مناظرہ کے بعد جن علماء اعلام و مراجع عظام نے شیخ اور شیخ کے متبعین کے کفر کا فتوی دیا تھا ان سب کے نام شمارہ کے ساتھ ترتیب سے لکھ دیئے ہیں قارئین محترم اب آپ ان بزرگ مراجع اور اساطین تشیع کی عظمت کو بھی سامنے رکھیں اور مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیلؒ کے اس فرمان کو بھی بار بار ان علماء کے نام دیکھ کر پڑھیں کہ جس میں مولانا نے فرمایا تھا کہ شیخ کے ہمعصر فقہاء نے شیخ پر فتوی کفر حسد کی بنا پر لگایا تھا لہذا جب ان حضرات کی تہمتوں سے ایسے اساطین مذہب اہل بیت نہیں بچ سکے تو دیگر علماء کو یہ حضرات تہمت وہابیت اور دشمن عزاداری جیسے اتہامات سے کیوں نہ نوازیں گے۔

ع　بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

شیخ کا سفر آخرت

شیخ احمد احسائی کے لے شیعہ مراجع کے فتوی کفر کے بعد چونکہ عراق کی زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو چکی تھی اور ویسے بھی شیخ کا مشن مکمل ہو چکا تھا لہذا شیخ کربلا سے فرار کر کے سعودی عرب چلا گیا اگرچہ شیخی حضرات یہ کہتے ہیں کہ چوں کہ شیخ کی کتاب شرح زیارت جامعہ کربلاء والوں نے بغداد کے والی داؤد پاشا کو دکھائی کہ دیکھیں شیخ احمد نے خلفاء کی اس کتاب میں کتنی توہین اور ان پر لعن طعن کی ہے۔ جس کی بناء پر داؤد پاشا نے کربلاء پر حملہ کر دیا اور شیخ اس وجہ سے کربلاء سے فرار ہوا لیکن سوال یہ ہے کہ خلفاء کی توہین کرنے والے کو شیعیت کے جانی دشمن مملکت عربیہ سعودیہ کہ جو شیعیان عراق پر مختلف اوقات میں کئی حملے کر چکی تھی، کیسے پناہ دی۔

SIBTAIN.COM

کربلا ہے لہولہو۔ سعود بن عبدالعزیز کے عراق پر حملات

پہلا حملہ ماہ مبارک رمضان ۱۲۱۳ھ میں کیا اور بقول صاحب تاریخ المملکۃ العربیۃ السعودیہ ص ۶۹ کے کہ یہاں کے اتنے لوگوں کو قتل کیا کہ جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا باقی ماندہ لوگ فرار ہو کر ... چند دریا میں ڈوب کر مر گئے، یاد رہے کہ اسی سال شیخ احمد احسائی بحرین سے کربلاء آیا اور واپسی پر بصرہ چلا گیا تھا اور ۱۲۲۱ھ تک بصرہ اور اسکے اطراف میں رہا۔

دوسرا حملہ ابن سعود نے ماہ ذیقعدہ ۱۲۱۶ھ میں کربلاء پر کیا اور فصیل کی دیواروں کو توڑ کر قتل عام کیا اور کثیر تعداد

میں مال غنیمت لوٹ کرلے گیا۔

تیسرا حملہ ابن سعود نے ماہ جمادی الاول ۱۲۲۳ھ میں کیا،

لہذا پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر واقعاً شیخ بغداد کی سنی العقیدہ حکومت کے ڈر سے کربلا سے فرار ہوا تھا تو پھر ایران کی شیعی حکومت کے پاس کیوں نہ گیا کہ جو شیخ کی معتقد بھی تھی لیکن شیخ کا سعودیہ کی طرف فرار یہ گواہی اس معاملہ کو مزید مشکوک بنا دیتی ہے کہ جب والی بغداد نے شرح زیارت جامعہ کی وجہ سے حملہ کیا تو عثمانی حکومت نے اعلان کیا کہ جو شخص شیخ احمد احسائی کے شاگرد خاص یعنی سید کاظم رشتی کے گھر جا کے پناہ لے گا اسے تو امان ملے گی لیکن حرم امام حسینؑ یا حرم ابوالفضلؑ کے اندر پناہ گزینوں کو کوئی پناہ نہیں، دال میں کچھ نہ کچھ کالا ضرور ہے، بہر حال شیخ یہاں سے فرار تو ہوا۔ لیکن راستہ ہی میں فرشتہ اجل پہنچ گیا اور اس طرح شیخ راستہ میں ہی ۱۲۴۱ھ میں فوت ہو جاتا ہے اور شیخ کے جنازہ کو لینے کے لئے سعودی عرب کا حکمران فوجی دستہ کے ساتھ حاضر ہو جاتا ہے، اور شیعوں کی عزت و احترام کا یہ ازلی دشمن شیخ کے جنازہ کو بڑی عزت و احترام سے جنت البقیع میں دفن کرتا ہے۔

ع تو حدیث مفصل بخوان از این مجمل

ان حقائق کی تفصیل دیکھنے کے شائقین ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں، استعمار شیخیت کے روپ میں، "ایک پر اسرار جاسوسی کردار"، آیۃ اللہ ہاشمی رفسنجانی مدظلہ کی کتاب امیر کبیر اور آقای محمد باقر نجفی کی کتاب بہائیان کا مقدمہ، شائد یہ راز اہالی کربلا پر واضح ہو گیا تھا کہ یہ لوگ کون ہیں جس کی گواہی رشتی نے اپنی کتاب دلیل المتحیرین میں ان الفاظ میں دی ہے رشتی لکھتا ہے کہ فاذا حضرنا مجلساً هم فيه يتفرقون ...... الخ (یعنی ہمارے ساتھ ان کی معاشرت اور ان کے سلوک کا حال یہ ہو گیا تھا۔ جب ہم انکی مجلس میں چلے جاتے تو وہ ہمیں دیکھ کر سب اٹھ کر چل دیتے ... وہ کافروں کے ساتھ، ناصبیوں کے ساتھ، فجار کے ساتھ اور اہل فسق و فجور کے ساتھ تو اٹھتے بیٹھتے تھے ...... لیکن اگر کوئی ہم سے ان کے پاس چلا جاتا تھا تو سب کے سب متفرق ہو جاتے تھے اور کوئی بھی بیٹھا نہیں رہتا تھا، اور اگر ان میں سے کوئی آدمی ہماری طرف گزرتا تھا تو منہ پھیر کر گزرتا تھا سلام نہیں کرتا تھا،)" ایک پر اسرار جاسوسی کردار ص ۳۰۵" اب سوچنے کا مرحلہ یہ ہے کہ اہالی کربلاء نے یہ رویہ فقط ان لوگوں سے کہ جو شیخ احمد احسائی کے حلقہ مریدین میں شامل تھے ہی کیوں اپنایا تھا۔

نجیب پاشا نے کربلا پر حملہ کر دیا۔

بالآخر شیخیوں کے ساتھ اہالی کربلاء نے یہ سلوک تو اپنایا لیکن اس کی پاداش میں انہیں بڑی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی اس کی داستان شیخیت کی کرمانی شاخ کے سربراہ کریم خان کرمانی کی کتاب حدایۃ الطالبین سے سنیں کہ جسے کرمانی بڑے فخریہ انداز میں پیش کرتا ہے، کرمانی کتاب مذکور کے صفحہ ۱۵۲ تا ۱۵۴ بڑی تفصیل کے ساتھ نجیب پاشا کے اس حملہ کے بارے میں تحریر کرتا ہے کہ جس کا خلاصہ ہم اختصار کے پیش نظر، کتاب ایک پراسرار جاسوسی کردار کے ص ۳۰۶ تا ۳۱۱ سے نقل کر رہے ہیں، اس کتاب میں کرمانی کی کتاب کی کامل عبارت درج ہے۔

(تا آنکہ یکسال قبل از وفات آں بزرگوار از بس بنا می بے انصافی و ہرزہ گی آں اعادی دین میں گزاروند خداوند را بغضب درآوردند و رسول خدا را صلواۃ اللہ علیہ و آلہ بخشم درآوردند و آئمہ طاہرین را سلام اللہ علیہم بانتقام داشتند و حکم از مصدر قضا و قدر نزول بلا بر آں قوم پر شور و شر صادر شد و نجیب پاشائی انگیختہ شد و کربلا را محاصرہ محصارہ کرد و مدت قریب چہار ماہ دہ روز آں بلد را محاصرہ کردہ و از قرار مذکور قریب بسی ہزار طوب بآں بلد زدند...... الخ ،، (کاظم رشتی) کی وفات سے ایک سال پہلے ان دشمنانِ دین نے ان بزرگوار کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ جس نے خداوند تعالیٰ کو غضب ناک کر دیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو خشم ناک بنا دیا اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کو ان سے انتقام لینے پر آمادہ کر دیا، اور اس قوم پر قضا و قدر سے نزول بلا کا حکم صادر ہو گیا اور نجیب پاشا والی بغداد کو برانگیختہ کیا گیا کہ جس نے کربلا کا محاصرہ کر لیا، اور تقریباً چار ماہ دس روز تک کربلاء کو محاصرہ میں رکھا اور تیس ہزار توپ سے کربلا پر گولہ باری کی اور اس شہر کے زیادہ حصہ کو تباہ و برباد کر دیا، اگرچہ سید کاظم رشتی نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح اس حملے کو ختم کرا دیں، لیکن حضرات معاندین نے کہا کہ ہم اس بات پر راضی ہیں کہ ہم قتل کر دیئے جائیں اور ہمارے زن و بچے رومیوں کے ہاتھ قیدی بنا لیے جائیں، لیکن تیرا احسان نہ اٹھانا پڑے خدا نے بھی اپنے غضب کو ان کے اوپر محکم کر دیا، اور یہودیوں کے لشکر کو ان کے اوپر مسلط کر دیا، اور طائفہ سنی کو ان کے اوپر غالب کر دیا، اور گیارہ ذی الحجہ ۱۲۵۸ھ کو بوقت صبح کربلاء پر قبضہ ہو گیا، تین گھنٹہ کے لئے اذن قتل عام ہو گیا، اور وہ لشکر جس کا ایک حصہ یہودیوں پر مشتمل تھا اور دوسرا حصہ سنی تھا قتل و غارت گری میں مصروف ہو گیا، اور ہر گلی میں ہر کوچہ میں ہر چوک میں اور ہر گھر میں جس کو بھی پایا قتل کر دیا یہاں تک کہ دس بارہ ہزار آدمی قتل ہوئے اور تمام مال و اسباب شہر کا لوٹ لیا گیا اور عورتیں اور بچے جو زندہ بچے

انہیں قیدی کر لیا گیا اور قیدی بنا کے لے گئے، لوگوں میں سے جس نے بھی سید کاظم رشتی کے گھر پناہ لے لی، اور جو جال بھی کسی نے سید کاظم رشتی کے گھر پہنچا یا وہ محفوظ رہا، خدا کی قوت وطاقت سے ان بزرگوار یعنی سید کاظم رشتی جانشین شیخ احمد احسائی کے اصحاب میں سے کسی کا بھی بال بیکا نہ ہوا، اور سب کے سب صحیح وسالم رہے، باوجود اس کے کہ وہ لوگ کہ جو روضہ مقدس حضرت عباس (علمدار کربلاء) میں پناہ لینے کے لئے داخل ہوئے ان کو بھی پناہ نہ ملی، اور وہ بھی قتل سے امان میں نہ تھے، یہاں تک کہ جو حرم میں تھا وہ بھی قتل کر دیا گیا یہاں تک کہ اگر کسی نے ضریح کے اندر ہی پناہ لی تو اس کو ضریح کے اندر بھی پناہ نہ مل سکی، اور ضریح کے اندر ہی اسے گولی ماری گئی، اور اس کو وہیں قتل کر دیا گیا اور نجیب پاشا گھوڑے پر سوار گھوڑے سمیت رواق مطہر سید الشہداء میں داخل ہو گیا۔

خلاصہ یہ کہ کوئی بھی فرد بشر اس حملہ میں امن میں نہیں تھا سوائے اسکے کہ جس نے سید کاظم رشتی کے گھر پناہ لے لی تھی، اس کو ذرا سا بھی نقصان نہ پہنچا، اور کوئی تکلیف اس کو نہ ہوئی اور یہ دلیل ہے ان بزرگوار کی جلالت شان پر کہ آئمہ طاہرین نے چاہا تھا کہ یہ کاظم رشتی سے ظاہر ہو، اور یہ فتنہ اس فتنہ کی نسبت جو شیخ کے فرار کے بعد داؤد پاشا کے ہاتھوں ہوا تھا ہزار درجہ اعظم تھا (کیوں کہ وہ کاظم رشتی نے شیخ کی وجہ سے انتقامی کاروائی کروائی تھی اور یہ اپنی وجہ سے) اور اس کا سبب یہ تھا کہ حجت خدا واضح تر ہو گئی تھی اور خدا کا غضب محکم تر ہو گیا تھا)، کرمانی کی عبارت کا ترجمہ ختم ہوا، یہ اس شخص کی تحریر ہے جسکی کتب مولانا اسماعیل صاحب کے لئے آب وغذا کا مقام رکھتی ہیں اس عبارت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ

(۱) یہودیوں اور سنیوں کے ہاتھوں کربلاء کی بے حرمتی اور شیعیان علی کا قتل عام خدا اور رسول اور آئمہ کی مرضی ومنشاء کے مطابق ہوا لہذا حملہ آور بے گناہ ہیں

(۲) کاظم رشتی حجت خدا تھے جس کا کربلاء والوں نے احترام نہ کیا جس کے نتیجہ میں خدا نے شیعوں سے یہ انتقام لیا اور یہ عذاب نازل کیا تھا۔

(۳) رشتی کے گھر کا احترام اور تقدس حرم سید الشہداء اور حرم حضرت عباس علمدار علیہما السلام سے زیادہ ہے، تبھی تو اس کا گھر کرمانی کے بقول جائے امن بنا، اور حرم حضرت امام حسینؑ اور حضرت عباسؑ کو یہ مقام حاصل نہ ہو سکا

(۴) کاظم رشتی نے اپنی آنکھوں سے حرمین کی یہ خون کے آنسو رلانے والی توہین دیکھی اور وہ حرمین کو اس توہین سے بچا سکتا تھا لیکن کوئی اقدام نہیں کیا،

(۵) فقہاء عظام نے جب شیخ احمد احسائی کو کافر قرار دے دیا اور وہ کربلا سے فرار ہوا تو اس کے فرار ہوتے ہی

داود پاشانے کربلا پر حملہ کر دیا، اس وقت بھی جائے امن رشتی کا گھر تھا، (۶) سوال یہ ہے کہ کربلا کے شیعوں کے قتل عام کے دوران دشمن کی نگاہ میں فقط کاظم رشتی کا گھر جائے امن کیوں بنتا رہا ہے؟

آیا اس کے باوجود بھی حجۃ الاسلام ہاشمی رفسنجانی مدظلہ کو اور دیگر علماء اعلام کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ، کاظم رشتی اپنے استاد سے بھی زیادہ خطرناک تھا، اور رشت میں اس کا کوئی حسب نسب نہیں ہے بلکہ یہ روس سے آیا تھا اور ہر وقت اس کے پاس پیسوں کی ریل پیل رہتی تھی، لہذا یہ شیعہ عالم نہیں ہے بلکہ آیۃ اللہ العظمی سید مہدی طباطبائی کے فرمان کے مطابق کہ (دراین عصر گرگان چند بلباس میش در آمدند ودین مردم را فاسد و کاسد ساختند وایشان شیخ احمد احسائی ومتبعان او مستند وایشان کافر اند) (قصص العلما)

اب ہم فیصلہ قارئین محترم پر چھوڑتے ہیں کہ آپ بتائیں کہ یہاں پر اگر آپ ہوتے تو کیا کرتے یعنی اگر آپ کے بس میں ہوتا کہ حرم امام حسینؑ اور حرم حضرت عباسؑ کو اس توہین سے بچاسکیں تو آپ نہ بچاتے اور اگر نہ بچاتے تو کیا آپ کو عاشق امام حسینؑ کہلوانے کا حق دیا جاتا؟

قارئین محترم حرمین کی توہین کرانے والوں کی کتابیں پڑھ کر اور انہیں اپنی آب وغذا سمجھنے والے لوگ لاشعوری طور پر مجرموں کو عارف اور آیۃ اللہ فی العالمین بنا کر پیش کر رہے ہیں، خدارا دوست اور دشمن کے درمیان تمیز کریں، مخلص اور مفسد کو پہچانیں۔ کتاب ضرورت سے زیادہ طول پکڑ رہی ہے لہذا اس سے زیادہ اس قسم کے مزید اقتباسات نقل کرنے سے معذرت چاہتے ہیں،

شیخیت کی شاخیں

بہر حال شیخ احمد احسائی کے بعد اس کا جانشین سید کاظم رشتی بنا، اور رشتی کے بعد یہ لوگ تین حصوں میں تقسیم ہو گئے۔

(۱) سید علی محمد باب فرقہ بابیہ کا بانی (۲) کریم خان کرمانی شیخیت کرمانی شاخ کا بانی

(۳) مرزا شفیع تبریزی اسکوئی احقاقی گروہ اس تیسرے گروہ کی حال حاضر میں کویت سے احقاقی صاحب کا بیٹا جس کی تصاویر لسان الصدق وغیرہ میں چھپتی رہتی ہیں شیخیت کی کمانڈ کر رہا ہے، اور بقول آقائے سید حسین موسوی خراسانی کے کہ، (شیخی ہای اسکو وتبریز شیخی ہا کرمانی را کافر ونجس می دانند وکرمانی ہا ہم آنہا را منحرف می دانند) یعنی کرمانی احقاقیوں کو نجس وکافر کہتے ہیں اور احقاقی والے انہیں منحرف مانتے ہیں،

بحوالہ (مذہب شیعہ ومذاہب ساختگی ص ۷۵)

فصل دوم

(شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی کتب کی فہرست)

(۱) آئینہ شیخیت

مولف، مولانا سید محمد حسین زیدی برتی مدظلہ

(۲) ابلیس اپنے عقائد ونظریات کے آئینے میں

مولف، مولانا اختر حسین نسیم مدظلہ

(۳) اجابۃ المضطرین

یہ کتاب بمبئی سے چاپ ہوئی ہے

(۴) ارجوزہ فی الرد علی الشیخیۃ = المنظومہ فی الرد علی الشیخیۃ

مولف علامہ علی بن احمد بن حسین آل عبد الجبار قطیفی ۱۲۸۷ھ

SIBTAIN.COM

آیہ اللہ جعفر سبحانی مدظلہ نے، جناب قطیفی کی ایک اور کتاب بنام۔ (ارجوزہ فی التوحید = المنظومۃ فی التوحید) کہ جس میں شیخیت کی رد کی گئی ہے کتاب مستطاب (معجم التراث ج ۱ صفحہ ۲۲۰) پر تحریر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ، اس کتاب کی شرح ان کے بھائی سلیمان (...... ۱۲۶۶ھ) نے کی ہے، جبکہ اول الذکر کتاب کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ اس کی شرح مولف کے بھتیجے سلیمان بن سلیمان بن احمد حسین قطیفی نے تحریر کی ہے، (معجم التراث ج ۴ صفحہ ۹۲) لیکن اس جلد میں اس دوسری شرح کا ذکر موجود نہیں ہے۔

(۵) ارشاد الخواص

مولف علامہ جمال الدین بن محمد تقی بن محمود ھیثمی عراقی تہرانیؒ (متوفی ۱۳۲۵ھ)

اس کتاب میں، ارشاد العوام، کرمانی کا جواب دیا گیا ہے، یاد رہے کہ فرقہ شیخیہ کی شاخ کرمانی گروپ کے سربراہ کریم خان کرمانی (۱۲۲۵ھ، ۱۲۸۸ھ) کی اس کتاب کا کئی دیگر شیعہ علماء اعلام نے جواب دیا ہے جن میں سے بعض کا ذکر اس مختصر فہرست میں موجود ہے، اسی گروہ کی ایک شاخ کراچی میں کھولی گئی جس کی سرپرستی کاظم علی

رسا کر رہے تھے۔

(۶) ارشاد المضلین (مخطوط)

مولف علامہ محمد حسین بن محمد رفیع اصفہانی رشتی قزوینیؒ (یہ کتاب ۱۲۸۴ھ میں لکھی گئی ہے)

(۷) ارغام الملحدین

مولف، علامہ ابراہیم بن عبدالمجید شیرازیؒ (.....تقریباً ۱۳۰۶ھ)

یہ کتاب کریم خان کرمانی کی کتاب (ارشاد العوام) کی رد میں لکھی گئی ہے

(۸) استعمار شیخیت کے روپ میں

مولف، مولانا محمد حسین اکبر۔

یہ وہ پہلی کتاب ہے جسے بندہ حقیر نے جامعۃ المنتظر ۱۹۸۵ء میں دورانِ تحصیل خریدا تھا اور اسے پڑھ کر شیخیت سے آشنائی حاصل کی تھی، جس میں شیخ احمد احسائی کے عقائد کو رد کیا گیا ہے اور انکے خلاف مجتہدین و مراجع کے فتوی کو جمع کیا گیا ہے، جسے پڑھ کر کئی نجیب روحیں راہ راست پر آئیں، لیکن افسوس کہ آج اس کتاب کا مولف انہی شیخی مبلغین کا ہم نوا بن چکا ہے، جنہیں مولف نے کتاب مذکور کے صفحہ ۵۸ پر بعنوان (پاکستان میں شیخیت کے دو بڑے اڈے، مکتوب احقاقی بنام ساجی) معرفی کرائے تھے، اگرچہ ہم اب بھی سابق حسن ظن کی بنا پر انہیں شیخی عقائد کا معتقد نہیں مانتے، جی ہاں اسی کتاب کے صفحہ ۶۲ تا ۶۵ پر احقاقی کے یہ چار فتوے موجود ہیں

(مرزا حسن احقاقی کے چار فتوے)

(۱) تشہد میں علیا ولی اللہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے (سرخی)

اسکے بعد جناب محمد حسین اکبر تحریر کرتے ہیں کہ تشہد میں شہادت ثالثہ نہ پڑھنے والوں کو غیر شیعہ اور ان کی نماز کو باطل کہنے والو اپنے مجتہد کا فتویٰ دیکھ کر ذرا شرم کرو۔

(۲) مرزا حسن احقاقی نے سیدزادی کا غیر سید سے نکاح کرنا جائز قرار دیا ہے (سرخی) فتوی ذکر کرنے کے بعد جناب محمد حسین اکبر لکھتے ہیں کہ، شیخ احمد احسائی اور میرزا حسن احقاقی کی ترویج کرنے والو، اور لاکھوں کی صورت میں سرمایہ اڑانے والو اپنے خود ساختہ مجتہد کے فتوے سے عبرت حاصل کرو، اس کے بعد مولانا لکھتے ہیں کہ، پاکستان کی غیور شیعہ قوم: ناموس سادات کے محافظو: پاکستان میں احقاقی نامی شخص کے

نام پر اس کے کارندے سرمایہ کی ریل پیل سے شیعوں کے درمیان اختلاف کو ہوا دے کر آپکے صحیح عقائد کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔......

(۳) **لوہے کا کڑا پہننا اسلام کے شعار میں سے نہیں ہے**

اور نہ ہی آج تک ہمارے مذہب کی کسی کتاب میں میں نے اس کے بارے میں دیکھا ہے، اور نہ ہی شیعوں میں اس کا مشاہدہ کیا ہے (فتوی)

(۴) **جو کوئی نماز روزہ کو فضول وعبث خیال کرتا ہے وہ قرآن کا واضح طور پر منکر اور آیات محکمہ کا مخالف ہے اور ایسا شخص کافر ہے** اس کے دوسرے مستحب کام اس کو ذرہ برابر بھی فائدہ نہ دیں گے، نہ قبر میں اور نہ ہی آخرت میں، (فتوی) اس کے بعد مولانا تحریر فرماتے ہیں کہ بھنگ چرس پینے والے لوگوں کی سرپرستی کرنے والو؛ ان کو باوا سرکار کے القاب دینے والو؛ اپنے مجتہد کے فتوی پر عمل کرو اور ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی چھوڑ کر ان کو نماز روزہ کی طرف لانے کی کوشش کرو تا کہ یہ منشیات کا کاروبار ختم ہو جائے۔

(۹) اسلام اور فرقہ شیخیہ

SIBTAIN.COM

مولف، مولانا مزمل حسین غدیریؒ

(۱۰) الاضواء المزیلۃ للشبھۃ الجلیلۃ،

مولف علامہ سید محمد بن ھاشم بن میر شجاعت علی ھندی نجفیؒ (۱۲۴۲ھ ۱۳۲۳ھ)

شاگرد ممتاز شیخ اعظم شیخ مرتضی انصاریؒ و میرزا شیرازیؒ (۵۰ کے قریب تصنیفات کہ جو اکثر فقہ واصول میں ہیں)

(۱۱) افادات الحسینیہ = الفوائد الحسینیۃ فی تصحیح العقاید الدینیۃ

مولف، آیۃ اللہ العظمی سید حسین آف لکھنو (۱۲۱۱ھ ۱۲۷۳ھ)

فرزند آیۃ اللہ فی العالمین آیۃ اللہ العظمی السید دلدار علی نقوی (۱۱۶۶ھ ۱۲۳۵ھ)

کہ جو برصغیر کے سب سے پہلے برجستہ مجتہد ہیں، کے فرزند ارجمند حضرت آیۃ اللہ العظمی السید حسین علیین برصغیر کی وہ پہلی شخصیت ہیں کہ جنہوں نے شیخیت کی رد میں یہ مستقل کتاب تحریر فرمائی کہ جب مرزا حسن بن امان اللہ عظیم آبادی (......۱۲۶۰ھ) شاگرد سید کاظم رشتی (۱۲۱۲ھ، ۱۲۵۹ھ) نے برصغیر میں کتاب کشف الظلام اور شیخ احمد احسائی کی کتاب حیاۃ النفس کا ترجمہ کر کے شیخیت پھیلانا چاہی تو علماء حق نے بروقت اس کا نوٹس لیا، اس

بات کا ذکر صاحب تذکرہ علماء امامیہ نے کتاب مذکورہ کے صفحہ ۲۸۲ پر کیا ہے،

(۱۲) الافاضات الرضویہ = فیض الرضا

مولف مولانا مولا محسنؒ (۱۲۳۰ھ، ۱۲۷۰ھ)

(۱۳) انتباہ الشیعہ از مغالطہ شیخیہ

مولف، مولانا نعمت علی سدھو (حال مقیم امریکہ)

(۱۴) انڈونیشیا کا عیسائی جاسوس

مولف مولانا اختر حسین نسیم صاحب

(۱۵) القام الحجر لمن تجبر و جحد الحق و تکبر (تکر)

مولف علامہ سید محمد مہدی بن صالح کیشوان موسوی کاظمی (۱۲۸۳ھ، ۱۳۵۹ھ)

آیۃ اللہ جعفر سبحانی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس کتاب کا یہ عنوان آیۃ اللہ شیخ الشریعۃ اصفہانی نے انتخاب کیا تھا، اور چونکہ یہ کتاب فارسی میں تھی لہذا اس کا عربی میں ترجمہ بنام (مخازی الشیخیہ و مفاخر الشیعہ) کے نام سے ہوا۔

SIBTAIN.COM

۱۶) ایک پر اسرار جاسوسی کردار (یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی عدالت میں

مولف، مولانا سید محمد حسین زیدی برستی مدظلہ

یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ شیخ احمد احسائی اور اس کے پر اسرار حالات کے حوالہ سے اس سے زیادہ جامع کتاب کم از کم اردو زبان میں آج تک نہیں لکھی گئی،

(۱۷) البارقۃ الحسینیہ فی دفع الشبھۃ الوھمیۃ، ۲ جلدیں،

مولف، علامہ محمد بن عبد علی بن احمد آل عبد الجبار قطیفیؒ (......۱۲۳۱ھ)

(۱۸) البارقۃ الحیدریہ فی نقض ما ابرمتہ الکشفیہ والرد علی طریقۃ الشیخیۃ

مولف، علامہ سید حیدر بن ابراہیم بن محمد کاظمی حسینیؒ (۱۲۰۵ھ، ۱۲۶۵ھ)

(۱۹) البراهين الجلية فی الرد علی مخالفی الاثنی عشریة ، (مخطوط)

مولف، علامہ علی اکبر گناباد ی جنابذیؒ (۱۲۶۲، ۱۳۳۲ھ)

(۲۰) البرہان المنیر (مخطوط)

مولف علامہ ابراہیم بن محسن (عبدالمحسن) کاشانی غرویؒ (...... ۱۳۳۵ھ)

یہ کتاب کریم خان کرمانی کی کتاب (ارشاد العوام) کی رد میں لکھی گئی ہے

(۲۱) بوار الغالین

مولف، آیۃ اللہ سید محمد مہدی بن صالح موسوی قزوینی کاظمیؒ (۱۲۸۳، ۱۳۵۹ھ)

آیۃ اللہ سید محمد مہدی قزوینیؒ کی اپنے دست مبارک سے لکھی ہوئی سوانح عمری کہ جو بغداد سے نشر ہونے والا مجلہ الموسم میں چھاپ ہوئی ہے جس میں آنجناب نے اپنی تالیفات کی تعداد اعم از مطبوعہ وغیر مطبوعہ کی تعداد ۹۰ کے قریب ہے جن میں تقریباً آٹھ ۸ عدد کے قریب مستقل طور پر شیخیت کی رد میں لکھی گئی ہیں

(۲۲) پاسخ دوشبہ

SIBTAIN.COM

مولف علامہ محمد حادی بن محمد امین تہرانی نجفیؒ (۱۲۵۳ھ، ۱۳۲۱ھ)

دوسرے شبہ کا جواب (ارشاد العوام) کے رد میں ہے،

(۲۳) پاکستان میں شیخیت کا شیعیت اور شیعہ علماء سے ٹکراو

مولف، مولانا سید محمد حسین زیدی برستی مدظلہ

(۲۴) تحفہ شیخیہ معروف بہ فرق بین شیعہ و شیخیہ

مولف، مولانا نعمت علی سدھو مدظلہ

اردو زبان میں شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی کتب میں یہ وہ واحد کتاب ہے جس میں (۱۰۰) ایک سو سے زیادہ شیخ احمد احسائی اور شیخی مذہب کے رد میں شیعہ علماء کرام و مراجع عظام کے فتاوے و نظریات ان کی اصل عبارتوں کی فوٹو کاپی پیش کر کے صاحبان بصیرت کی خدمت میں پیش کیے گے ہیں۔

(۲۵) تحفۃ المظفریۃ

مولف علامہ احمد بن علی اکبر المراغیؒ (.....۱۳۱۰ھ)

یہ کتاب کریم خان کرمانی کی رد میں لکھی گئی ہے۔

(۲۶) تحقیق در تاریخ وعقاید شیخی گری و بابیگری وکسروی گری،

محقق یوسف فضائی (۱۳۵۳ھ.....)

(۲۷) ترجمہ تنبیہ الانام بر مفاسد ارشاد العوام

مولف، مولانا سید محمد حسین زیدی برتی

(۲۸) تریاق فاروق

مولف، علامہ عبدالصمد بن عبداللہ حسینی مازندرانی

یہ کتاب ۱۳۰۸ھ کو ۲۲۳ صفحہ پر مشتمل مشہد سے چھپ چکی ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ ۴۳ مسائل ایسے ہیں کہ جن میں شیخی حضرات دیگر اہل شریعت کے خلاف ہیں۔

(۲۹) تریاق فاروق (فرق بین متشرعہ وشیخیہ)

SIBTAIN.COM

مولف، آیۃ اللہ سید محمد حسین بن محمد علی حسینی حائری شہرستانی (۱۲۵۵ھ، ۱۳۱۵ھ)

(۳۰) تریاق فاروقی = رد شیخیان

آیۃ اللہ آقائے حائری شہرستانی کی یہ وہی مزکور کتاب ہے لیکن ۶ چھ سال بعد مزید اضافات کیساتھ اسے تحریر کیا گیا ہے۔ اور اس میں مزید مسائل کہ جن میں شیخی حضرات دیگر اہل شرع کے مخالف ہیں کو بڑھایا گیا

(۳۱) تمیز الحق (مخطوط)

مولف، علامہ ابوالحسن بن یوسف حسینی تبریزیؒ

(۳۲) تنبیہ الانام علی مفاسد ارشاد العوام

مولف آیۃ اللہ سید محمد حسین بن محمد علی شہرستانی حسینی مرعشیؒ (۱۲۵۵ھ، ۱۳۱۵ھ)

اس کتاب کا ترجمہ جناب برتی صاحب قبلہ نے اردو میں کیا ہے۔ یادرہے کہ یہ کتاب بھی کرمانی کی

ارشاد العوام کے جواب میں لکھی گئی ہے۔

(۳۳) تنبیہ الشیعہ بر فتنہ شیخیہ

مولف مولانا سید شیر علی شاہ نقوی (۱۹۳۸ء) برادر بزرگ قائد ملت جعفریہ علامہ سید ساجد علی نقوی مدظلہ

اس کتاب میں شیخیت کی رو میں مندرجہ ذیل مراجع عظام کے فتووں کو جمع کیا گیا ہے

(۱)۔ آیۃ اللہ العظمی سید روح اللہ موسوی خمینیؒ (۱۳۲۰ھ۔۱۴۱۰ھ)

(۲)۔ آیۃ اللہ العظمی سید عبداللہ شیرازیؒ (......۱۹۸۴ء)

(۳)۔ آیۃ اللہ العظمی سید عبدالاعلی سبزواریؒ

(۴)۔ آیۃ اللہ العظمی سید ابوالقاسم خوئیؒ

(۵)۔ آیۃ اللہ العظمی سید محمد باقر صدرؒ

(۶)۔ آیۃ اللہ سید حسن موسویؒ

(۷)۔ آیۃ سید اللہ نصر اللہ مستنبطؒ (داماد آیۃ اللہ خوئیؒ)

(۸)۔ آیۃ اللہ شیخ محمد تقی (آل صاحب جواہر الکلام)

(۳۴) تنبیہ المومنین عن شبہات الشیخین

مولف، مولانا سید منظور حسین نقوی

(۳۵) جلب الشیخیۃ

مولف مولانا سید امیر محمد بن محمد مہدی کاظمی قزوینیؒ (۱۳۳۵ھ۔۱۳۱۳ھ)

(۳۶) الجوہرۃ العزیزہ فی شرح المسئلۃ الوجیزہ

مولف، علامہ علی بن حسن بن علی بحرانی قطیفیؒ (......۱۳۴۰ھ)

(۳۷) الحجۃ الوافیہ (مخطوط)

مولف، علامہ علی بن عبدالعظیم خیابانی تبریزیؒ (۱۲۸۲ھ۔۱۳۶۶ھ)

(۳۸) حیاۃ الایمان = رد بر شیخیان (مخطوط)

مولف اللہ شیخ الاسلام مرتضی بن محمد حسن رشتیؒ (۱۲۷۷ھ۔۱۳۱۷ھ)

(۳۹) خرافات الشیخیہ وکفریات ارشاد العوام، اوو سائس القس فی ایران

مولف، آیۃ اللہ شیخ محمد خالصیؒ بن آیۃ اللہ مہدی خالصیؒ (۱۳۰۸، ۱۳۸۳ھ)

یہ کتاب (ارشاد العوام) کرمانی کے رد میں لکھی گئی ہے

(۴۰) الخلافۃ بین الشیخیۃ وسائر الامامیہ

مولف، علامہ عبدالرزاق بن علی رضا بن عبدالحسین اصفہانی حائریؒ (۱۲۹۱ھ، ۱۳۸۱ھ) یہ کتاب تقریباً ۱۵۰۰۰ پندرہ ہزار بیت پر مشتمل ہے،

(۴۱) الدرۃ المھیئۃ فی الرد علی الشیخیۃ

مولف، علامہ محمد رضا بن قاسم بن غراوی نجفیؒ (۱۳۰۲ھ، ۱۳۸۵ھ)

(۴۲) دعوت انصاف بجواب دعوت اتحاد

ناشر، تنظیم سجادیہ جوڑہ کلاں، خوشاب

(۴۳) رجوم الشیاطین (۱۲۷۶ھ، کا تحریر شدہ قلمی نسخہ کتابخانہ مجلس تہران میں موجود ہے)

مولف علامہ میرزا ابراہیم بن عبدالمجید شیرازی حائریؒ (۱۳۰۶ھ)

(۴۴) ردالاجابہ الشیخیہ

مولف، آیۃ اللہ محمد علی طبسی خراسانیؒ (......۱۳۲۰ھ)

یہ کتاب مولانا سید نثار حسین عظیم آبادیؒ بن سید اکبر حسینؒ (۱۲۶۸ھ، ۱۳۳۹ھ) کے سوالوں کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ جناب نثار حسین شیخی نہیں تھے بلکہ بقول صاحب تذکرہ علماء امامیہ کہ شیخیوں سے مناظرہ کرنے میں اکمل تھے (تذکرہ علماء امامیہ صفحہ ۲۸۳)

(۴۵) رد بر شیخیہ (مخطوط)

اس کتاب کا ۱۲۸۵ھ کا تحریر شدہ قلمی نسخہ آیۃ اللہ العظمی مرعشی نجفیؒ کے کتابخانہ میں موجود ہے

(۴۶) رد خرافات کریم خان

مولف علامہ محسن بن شریف آل شیخ محمد حسن صاحب جواہر الکلام (۱۲۹۵ھ، ۱۳۵۵ھ)

یہ کتاب (ارشاد العوام) کریم خان کرمانی کے جواب میں لکھی گئی ہے۔

SIBTAIN.COM

(۴۷) ردالشیخیہ (مخطوط)

اس کتاب کا ۱۲۷۷ھ کا قلمی نسخہ آیۃ اللہ العظمی گلپائگانی کے کتابخانہ میں موجود ہے۔

(۴۸) ردالشیخیہ ، (مخطوط)

مولف، نظام الدین محمود بن محمد تبریزیؒ (......۱۲۷۱ھ) اس کا (۱۲۵۶ھ) کا تحریر شدہ قلمی نسخہ قم کی مسجد اعظم میں موجود ہے، (تحقیق طلب

(۴۹) ردعقائد شیخ احمد احسائی

مولف علامہ حسن بن عبدالرحیم مجتہد مراغیؒ (......۱۳۰۰ھ)

(۵۰) الرد علی الحاج کریم خان

مولف علامہ ابراہیم بن محمد علی بن احمد محلاتیؒ (......۱۳۳۷ھ) شاگرد میرزا شیرازی بزرگ

(۵۱) الرد علی الحاج کریم خان

مولف علامہ سید حسن شاہ شہابیؒ

(۵۲) الرد علی الحاج کریم خان

علامہ سید زین العابدین بن ابی القاسم طباطبائیؒ

(۵۳) الرد علی الحاج کریم خان

مولف، جناب علی قلی میرزاؒ

(۵۴) الرد علی دلیل المتحیرین

مولف علامہ مہدی کجوری مازندرانیؒ (۱۲۱۶ھ۔۱۲۹۳ھ) یہ کتاب کاظم رشتی جس نے سب سے پہلے شیخ احمد احسائی کیلئے علماء کے اجازات شائع کئے، کی کتاب دلیل المتحیرین کی رد میں لکھی گئی ہے۔

(۵۵) الرد علی شرح رسالہ العلم شیخ احمد احسائی

مولف علامہ ھادی بن مہدی سبزواریؒ (۱۲۱۲ھ۔۱۲۸۹ھ)

SIBTAIN.COM

(۵۶) الرد علی الشیخ احمد احسائی

مولف علامہ عبداللہ بن عباس ستری بحرانیؒ (......۱۲۷۰ھ)

(۵۷) الرد علی الشیخ احمد احسائی

مولف علامہ علی بن احمد بن حسین آل عبدالجبار قطیفیؒ (......۱۲۸۷ھ)

(۵۸) الرد علی الشیخ احمد احسائی

مولف علامہ علی اکبر بن محمد باقر ایجی اصفہانیؒ (......۱۳۳۲ھ)

(۵۹) الرد علی الشیخ احمد احسائی فی مضمون الابیات الاربع

مولف علامہ سلیمان بن احمد آل عبدالجبار قطیفیؒ (......۱۲۶۶ھ)

(۶۰) الرد علی الشیخیہ

مولف حسن نادی قمیؒ، (مولف ۱۳۲۵ھ میں زندہ تھے)

(۶۱) الرد علی الشیخیہ

SIBTAIN.COM

مولف علامہ محمد باقر بن محمد حسن بن اسد اللہ قائنی بیر جندیؒ (۱۲۷۶ھ ۱۳۵۲ھ)

(۶۲) الرد علی الشیخیہ

مولف علامہ محمد رضا بن محمد صادق سمنانیؒ (......۱۲۵۸ھ کے بعد فوت ہوئے)

(۶۳) الرد علی عقائد الشیخیہ

مولف علامہ حسن بن عبدالرحیم مجتہد مراغیؒ (......۱۳۰۰ھ)

(۶۴) الرد علی محمد کریم خان شیخی

مولف علامہ ابراہیم بن محمد علی بن احمد محلاتی شیرازیؒ (......۱۳۳۷ھ)

موسوعہ مولف الامامیہ ج اصفحہ ۳۹۷ پر مولف کی دو عدد کتب اس نام کی ایک فارسی میں اور ایک عربی میں ذکر کی گئی ہیں۔

(۶۵) رسالہ فی الرد علی الکریمیہ

مولف علامہ شیخ محمد تقی المعروف بہ آقائے نجفی (.....۱۳۳۲ھ)

(۶۶) زینۃ العباد فی متابعۃ الرشاد

مولف آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد مہدی بن صالح موسوی قزوینی کاظمیؒ (۱۲۸۳ھ،۱۳۵۹ھ)

یہ کتاب کریم خان کرمانی کی کتاب ارشاد العوام کے جواب میں لکھی گئی ہے

(۶۷) سوال و جواب

(۶۸) سیف القاطع فی ابطال الرکن الرابع

یہ دونوں کتب علامہ عبدالرضا ھمدانی حائریؒ (۱۲۹۱ھ،۱۳۸۱ھ) کی تالیفات ہیں۔

(۶۹) السیف المسلول علی مدعی دین الرسول

مولف، حکیم الٰہی علامہ محمد رضا بن علی نقی ھمدانی طہرانی (۱۲۶۱ھ،۱۳۱۸ھ)

(۷۱) شرح المنظومہ

SIBTAIN.COM

مولف علامہ سلیمان بن سلیمان بن احمد قطیفیؒ۔ کتاب میں آقائے قطیفی نے اپنے چچا علی بن احمد قطیفی کی منظومہ کی شرح کی ہے جو کہ شیخیت کی رد میں لکھی گئی تھی۔

(۷۲) شعلۃ الفوریہ

مولف علامہ محمد رضا بن قاسم بن محمد غراوی نجفیؒ (۱۳۰۴ھ۔۱۳۸۵ھ)

(۷۳) الشمس الضاحیہ فی ازاحۃ الشبہات الواھیہ

مولف، علی بن عبدالعظیم خیابانی تبریزیؒ (۱۲۸۲ھ،۱۳۶۶ھ)

(۷۴) الشہاب الثاقب

مولف علامہ حسین علی بن نوروز ملائری اصفہانی تویسر کانیؒ (۱۲۸۷ھ)

(۷۵) الشہاب الثاقب فی رجم الملاحدہ والشیخیہ والنواصب

مولف، آیۃ اللہ محمد بن محمد مہدی خالصیؒ (المعروف خالصی زادہ) (۱۳۰۸ھ۔۱۳۸۳ھ)

(۷۶) شیخیت کیا ہے اور شیخی کون ہیں اور کیا خالصیت بھی کوئی مذہب ہے؟

مولف، مولانا سید محمد حسین زیدی برتی مدظلہ

(۷۷) شیخی گری وبابیگری

مولف، مرتضی مدرسی چہاردی (۱۳۳۰ھ)

(۷۸) الشیخیہ والبابیہ اوالمفاسد العالیہ

مولف، آیۃ اللہ محمد بن محمد مہدی خالصی (۱۳۰۸ھ، ۱۳۸۳ھ)

(۷۹) الشیخیۃ الاحقاقیۃ ھم المفوضۃ المشرکون (فارسی، خطی)

مولف مولانا سید محمد حسین زیدی برتی مدظلہ

(۸۰) ظھور الحقیقہ فی علی الفرقۃ الشیخیہ

مولف، آیۃ اللہ سید محمد مہدی کاظمی قزوینی (۱۲۸۳ھ، ۱۳۵۹ھ)

SIBTAIN.COM

یہ کتاب مرزا موسیٰ اسکوئی کویتی کی کتاب (احقاق الحق) کہ جس کی وجہ سے بعد میں موسیٰ اسکوئی کی اولاد احقاقی کے نام سے مشہور ہوئی اور جس سے استفادہ کا اظہار جناب فاتح ٹیکسلا نے اپنے خط میں کیا ہے کے جواب میں لکھی گئی ہے

(۸۱) عقائد الشیخیہ فی کتبھم او عقائد الغلاۃ

مولف، سید امیر محمد بن محمد مہدی کاظمی قزوینیؒ (۱۳۳۵ھ، ۱۴۱۴ھ)

(۸۲) عقائد الشیخیۃ من کتبھم مع مفاھیم ارشادیہ

مولف، سید مہدی بن محمد احمد سوتج (۱۳۴۳ھ)

(۸۳) العقائد الحقیہ والفرق بین الشیعۃ والشیخیۃ

مولف مولانا سید محمد حسین زیدی برتی مدظلہ۔

(۸۴) عمود النور

مولف، علی اکبر بن مرزا محسن بن عبداللہ مجتہد اردبیلیؒ

(۸۵) عنوان البراھین بالبراھین الجلیہ فی مخالفی الاثنی عشریہ (الشیخیہ والبابیہ والصوفیہ)

مولف، علی بن یوسف بید ختی معصومیؒ (۱۲۶۲ھ، ۱۳۳۶ھ)

(۸۶) غش الرکنیہ

مولف، سید امیر محمد بن محمد مہدی کاظمی قزوینیؒ (۱۳۳۵ھ، ۱۴۱۴ھ)

(۸۷) فتنہ شیخیت پر ضرب کاری

مولف، مولانا محمد سلیم محمدی

(۸۸) الفواد الفلسفیہ

مولف، حسین بن عبدالرحیم مراغیؒ (......۱۳۰۰ھ)

(۸۹) کاشف الرموز

مولف، سید عبدالرحیم بن ابراہیم حسینی یزدیؒ (تقریبا......۱۳۱۵ھ) یہ کتاب کریم خان کرمانی کے رد میں لکھی گئی ہے۔

SIBTAIN.COM

(۹۰) کفایۃ الراشدین فی الرد علی جماعۃ المبدعین

مولف، محمود بن جعفر بن باقر میثمی عراقیؒ (۱۲۴۰ھ، ۱۳۰۸ھ)

(۹۱) گفتار خوش یارقلی

مولف، محمد اسماعیل بن محمد علی محلاتی نجفی غرویؒ (۱۲۹۵ھ، ۱۳۴۷ھ)

(۹۲) مجمع المطالب و منتھی المارب

مولف، مولا حسنؒ (۱۲۳۰ھ، ۱۲۷۰ھ)

(۹۳) المحاکمات

محمد بن شہید ثالث محمد تقی برغانیؒ (......۱۲۹۶ھ)

(۹۴) محاکمہ بالحجہ والبرہان الی من لہ قلب وعینان (تالیف ۱۲۶۹ھ)

مولف، حسن عبدالرحیم المراغیؒ (......۱۳۰۰ھ)

(۹۵) مخازی الشیخیہ و مفاخر الشیعہ

مولف، آیۃ اللہ سید محمد مہدی موسوی قزوینی کاظمیؒ (۱۲۸۳ھ،۱۳۵۹ھ)

(۹۶) مشکاۃ الانوار

مولف، علی اصغر بن شفیع بن علی اکبر بروجردی جالقیؒ (۱۲۳۱ھ،۱۳۱۳ھ)

(۹۷) مصلاۃ الغلاۃ فی رد الشیخیہ

علامہ محمد حادی خراسانی

(۹۸) معاد جسمانی (تالیف ۱۳۴۲ھ)

مولف، احمد مراغہؒ

(۹۹) منبہ الملحدین فی رد الغالین القائلین بثبوت صفات الخالق للمخلوقین

مولف، محمد کاظم بن محمد شفیع ھزار جریبی حائریؒ (..... تقریباً ۱۲۳۵ھ)

(۱۰۰) منظومہ فی رد الشیخیہ

SIBTAIN.COM

مولف، علی آل عبد الجبار قطیفیؒ

(۱۰۱) میزان الشیخیہ

مولف، محمد باقر بن محمد جعفر بن محمد صادق ہمدانیؒ (۱۲۳۹ھ،۱۳۱۹ھ)

(۱۰۲) نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور نوع نبی و امام

مولف مولانا سید محمد حسین زیدی برستی مدظلہ

(مسلہ نوع نبی و امام علیحدہ ہے یا نوع انسانیت کے اکمل ترین افراد ہیں کے موضوع پر بے نظیر کتاب ہے اور اس میں بڑے احسن اور عمدہ انداز میں شیخیت کے نظریہ جداگانہ نوع کے بطلان کو واضح کیا گیا ہے۔

(۱۰۳) الھادی الی الرشاد من جمیع احوال المعاش والمعاد

(۱۰۴) الھادی الی النجاۃ من جمیع الھلکات ان دونوں کتب کے مولف علامہ سید ہاشم بن ابراہیم موسویؒ ہیں اور یہ دونوں کتابیں علامہ آقائے محمد رضا ہمدانیؒ کی کتاب ہدیۃ النملہ الی مرجع الملۃ کی شرح کے طور پر لکھی گئی ہیں۔

(۱۰۶) ہدایۃ الطالبین فی اصول الدین (یہ کتاب سن ۱۲۵۹ھ میں تالیف ہوئی ہے

مولف، محمد رضا بن محمد صادق سمنانی

(۱۰۷) ھدایۃ الطالبین فی اصول الدین

مولف، عبدالرزاق بن علی رضا بن عبدالحسین اصفہانی حائریؒ (۱۲۹۱، ۱۳۸۱ھ)

(۱۰۸) ہدایۃ المجاھدین (تالیف ۱۳۰۹ھ) مولف، محمد بن احمد نجفیؒ

(۱۰۹) ھدایۃ المومنین

مولف، سید عبدالنبی اکبرآبادیؒ (یہ کتاب ھندوستان سے سن ۱۳۰۸ھ میں چاپ ہوئی ہے)

(۱۱۰) ہدیۃ النملہ الی مرجع الملۃ

مولف علامہ محمد رضا بن علی نقی بن محمد رضا کوثر علی شاہ ھمدانی (۱۲۵۱ھ، ۱۳۱۸ھ) یہ کتاب دراصل مولف کی کتاب السیف المسلول کا خلاصہ ہے۔

(۱۱۰، ایک سو دس کے اس مبارک عدد پر ہم شیخیت کی رد میں لکھے جانے والی کتب کی اس مختصر مگر صاحبان بصیرت کے لے جامع فہرست کو یہیں پر ختم کرتے ہیں ورنہ لکھنے کو ابھی تک بہت سی کتب کے نام باقی ہیں جیسے آیۃ اللہ قزوینی کی کتاب ہدیۃ المصنفین، آقائے حسین موسی خراسانی کی کتاب شیعہ ومذاھب ساختگی، وآقائے کیوان کی کتاب مزدوران استعمار، وکتاب این است شیخی گری، اور کتاب حقیقت الشیخیہ مولف ثنوی منصوری مدظلہ ۱۹۷۶ء اس کتاب کا قلمی نسخہ مولف محترم نے بندہ حقیر کو مطالعہ کے لئے دیا ہے اور آقائے محمد باقر نجفی کی کتاب بہائیان کا ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ پر مشتمل شیخیت کی رد میں مفصل مقدمہ اور بقول آقای رسول جعفریان مدظلہ کے کہ یہ مقدمہ شیخیت کی رد میں اکثر سے بہتر ہے کہ جو شیخیت کی رد میں لکھی گئی ہیں اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی آقای رسول جعفریان حفظہ اللہ نے پیشنہاد دی ہے، شیخیت کی رد میں ایک رسالہ علامہ...... آقای سید جلال الدین اشتیانی مرحوم نے بھی لکھا ہے کہ جو دور حاضر کے عظیم ترین فلسفی تھے۔ اس کا اظہار جناب نے صدر المتالہین جناب ملاصدراؒ کی کتاب المشاعر کے مقدمہ میں کیا ہے کہ جس کی شرح آقای ملا محمد جعفر لاہجیؒ نے کی تھی، اور کتاب المشاعر کی شرح شیخ احمد احسائی نے بھی کی تھی اور جناب ملاصدراؒ پر بہت اعتراضات کیے تھے اس سلسلہ میں آقای اشتیانی تحریر فرماتے ہیں (اتفاق ہمگانیست کہ حرفہای احسائی در این باب بکلی از موازین فلسفی خارج است، احسائی

بمسائل پیش افتادہ واولیہ فلسفہ وعرفان واقف نبود تاچہ رسد بمسائل عمیق ودشوار......نزاع احسائی باملاصدرا ناشی از عدم آشنائی او بفلسفہ است، مادر رسالہ ای مستقل قسمتی از عقاعد شیخ احمد را کہ اصولا با توحید بمعنای حقیقی سازش ندارد جمع کردیم) ص ۳۰ کہ موجودہ دور کے مدعیان فلسفہ اور خفیہ طور پر یہ کہ شیخی نظریات کی ترویج کرنے والے کہ شیخ احمد احسائی کے باقی نظریات سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ شیخ فلسفہ اور عرفان کے مسائل میں ید طولانی رکھتا تھا، وہ آقائی آشتیانی جیسے عظیم فلسفی کے اس جملہ پر توجہ دیں کہ شیخ فلسفہ اور عرفان کے ابتدائی مسائل بھی نہیں جانتا تھا، ہمارے خیال میں اس فہرست کو پڑھ کر اب شائد حقائق سے نا آشنا، پاکستانی شیعہ قوم کو کوئی بھی شیخیت نواز اب یہ مغالطہ دینے کی کوشش نہیں کرے گا کہ شیخ احمد احسائی اور اس کے افکار کے مخالف عراق میں صرف شیخ محمد خالصیؒ اور پاکستان میں شیخ محمد حسین ڈھکو اور اسکی پارٹی ہے اور اگر خدانخواستہ شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی کتب کی اس فہرست اور مراجع عظام کے فتاوی کو پڑھنے کے بعد بھی اگر کوئی اس مغالطہ کا تکرار کرتا ہے اور سننے والے کو باور کرا لیتا ہے تو کم از کم بندہ کی طرف سے ایسے شخص کی جرات پر سلام ہو، اور قوم کی بے حسی پر افسوس کے ساتھ ایسے شیخی مبلغ کو آفرین۔ ہاں ایک بات ہے کہ جو شبہ پیش کرنے کا موجب بن سکتی ہے، وہ یہ ہے کہ لکھنے والے نے یہ فہرست اپنی طرف سے پیش کی ورنہ کوئی حوالہ تو ہوتا کہ اس کتاب کا کس عالم نے ذکر کیا ہے تو اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ، دور جانے کی ضرورت نہیں ہے ان کتب کے حوالہ جات دیکھنے کے شائقین اور اطمینان قلبی حاصل کرنے والے حضرات کہ جو ایک حقیقی محقق کی صفت ہے وہ، حضرت آیۃ اللہ شیخ جعفر سبحانی مدظلہ کی سرپرستی میں چھپنے والی کتاب بنام (معجم التراث الکلامیہ) کہ جو قم سے ۵ پانچ جلدوں میں نشر ہو چکی ہے کہ جس میں شیعہ علماء اعلام کی علم کلام سے متعلق لکھی جانے والی تقریباً (۱۳۰۰۰) کتب کی فہرست موجود ہے میں دیکھی جاسکتی ہے اور چونکہ یہ حروف تہجی کے تحت لکھی گئی ہے لہذا مطلوبہ کتاب کو تلاش کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے اور ستر کے قریب کتب کا تذکرہ الذریعہ میں آقائے بزرگ تہرانی نے کیا ہے، اور جو کتب ان میں نہ ملیں انہیں ہم نے جناب سید حسین عارف نقوی مدظلہ کی کتاب بنام (برصغیر کی امامیہ مطبوعات) جلد ۲ سے نقل کیا ہے، کہ جس میں صفحہ ۶۲۳ کے شمارہ ۴۲۱۲ تا ۴۲۲۷ تک شیخیت سے متعلق کتب تحریر کی گئی ہیں، ہم نے ہر کتاب کے ساتھ کتاب کا حوالہ اختصار کی خاطر ذکر نہیں کیا ورنہ یہ کام بھی کوئی مشکل نہیں تھا۔

SIBTAIN.COM

فصل سوم

شیخیت کی رد میں فقہاء عظام کے فتاوی

اس حوالہ سے علماء کرام نے بہت کچھ لکھا ہے اور مختلف اوقات میں مختلف فقہاء عظام اور علماء کرام سے فتاوی حاصل کیے گئے۔ مثلاً کتاب تحفہ شیخیہ میں صفحہ ۱۸۸ تا ۲۳۰ پر سو ۱۰۰ سے زیادہ شیخیت کے خلاف ایران، عراق ھندوستان و پاکستان کے علماء اعلام کے بیانات جمع کیے گئے ہیں، اسی طرح کتاب مستطاب (ایک پر اسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی عدالت میں،) کے ص ۲۷۸ تا ۳۵۰، پر آقائے برقی مدظلہ نے شیخ احمد احسائی کے زمانہ حیات سے لے کر موجودہ زمانے کے مراجع تک کے فتاوی کو بڑے احسن وعمدہ طریقہ سے زمانی ترتیب کے ساتھ اور انکی اصل عبارتوں کے عکس لگا کر، صاحبان بصیرت کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور اسی طرح کتاب استعمار شیخیت کے (روپ میں) بھی بزرگ مراجع عظام کے فتاوی، مع عکس از ص ۶۶ تا ۹۰ درج کیے گئے ہیں، لہذا بندہ نے اس کتاب میں اس خلاء کو تو پر کرنے کی کوشش کی ہے کہ شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی کتب کی ایک فہرست قارئین محترم کی خدمت میں پیش کردی جائے کہ جواب تک کم از کم بندہ حقیر کی معلومات کی حد تک ایسی فہرست کسی نے پیش نہیں کی تھی، لیکن شیخت کی رد میں فتاوی کی جمع آوری میں کوئی جدت نہیں ہے اور اس کی وجہ ظاہر ہے ان مذکورہ کتب میں تقریباً موجودہ تمام مشہور مراجع عظام کے فتاوی درج کیے جاچکے تھے اور ویسے بھی یہ فتوے اتمام حجت کی خاطر پیش کیے گے ہیں نہ کہ استقراء تام کے حوالہ سے، لہذا ہم انہیں مذکورہ کتب میں سے ، اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، چند مراجع عظام وعلماء کرام کے فرامین نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، تفصیل کے شائقین کتب مذکورہ کی طرف رجوع فرمائیں۔ اختصار کے پیش نظر ہم یہاں پر تمام سوالوں کو بھی نہیں لکھیں گے چونکہ اکثر سوالات تکراری ہیں، ان سوالات میں سے اکثر جناب سید محمد حسین زیدی برقی نے کیے ہیں اور بعض سوالات مولانا محمد حسین اکبر نے کیے اور بعض جناب مولانا سید نیاز حسین نقوی صاحب نے کیے تھے، لیکن شیخ احمد احسائی کے بعد کے مراجع عظام کے شیخیت کے بارے میں فرامین نقل کرنے سے قبل موضوع ومحل کی مناسبت کی وجہ سے ایک دفعہ پھر ان چند فقہاء کے نام یہاں پر لکھے جاتے ہیں جنہوں نے شیخ احمد احسائی کے زمانہ میں ان پر فتوائے کفر جاری کیا تھا

SIBTAIN.COM

وہ علماء کہ جنہوں نے شیخ احمد احسائی اور اس کے متبعان کو کافر کہا

(۱) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے محمد تقی بن محمد، برغانی قزوینی شہید ثالثؒ (۱۱۸۵ھ۔۱۲۶۴ھ)

(۲) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے سید مہدی بن علی طباطبائیؒ (۱۲۳۹ھ۔۱۲۶۰ھ)

(۳) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے جعفر استر آبادیؒ (۱۱۹۷ھ۔۱۲۶۳ھ)

(۴) آیۃ اللہ العظمیٰ آقا ابن عابد، حائری، ور بندیؒ۔ صاحب اسرار الشہادہ (......۱۲۸۶ھ)

(۵) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے محمد شریف بن حسن علی مازندرانی شریف العلماءؒ (......۱۲۴۶ھ)

(۶) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے سید ابراہیم بن محمد باقر قزوینیؒ، صاحب ضوابط (۱۲۱۴ھ۔۱۲۶۲ھ)

(۷) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے شیخ محمد حسین حائری اصفہانیؒ صاحب فصول، (......۱۲۵۵ھ)

(۸) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے شیخ محمد حسن نجفی۔ صاحب جواہر الکلام (...... ۱۲۶۶ھ)

اور بقول آقائے سلیمان تنکابنی کہ اکثر فقہاء عصر ایشان را تکفیر نمودہ اند۔) یعنی انکے ہم عصر اکثر فقہاء نے انہیں کافر قرار دے دیا تھا۔ (قصص العلماء)

SIBTAIN.COM

اگر چہ قصص العلماء کی عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان فقہاء عظام نے شیخ کی وفات کے بعد یہ فتوی صادر فرمایا لیکن صاحب منتخب التواریخ کی عبارت سے پتا چلتا ہے کہ، یہ فتوی شیخ کی زندگی میں دیا گیا صاحب منتخب التواریخ کی عبارت اس طرح ہے، (وقتی کہ مولفاتش منتشر شد بدست علماء رسید مشغول طعن باو شدند و جمعی از اعاظم علما اور اتکفیر کردند مثل)

یہاں پر مذکورہ تمام فقہا کے نام ذکر کئے گئے ہیں اس کے بعد فرماتے ہیں کہ (وچوں شیخ احمد فہمید کہ علماء اورا تکفیر کردند و مردم از او عدول کردند ہجرت نمود بمدینہ طیبہ،)

صاحب منتخب التواریخ کے بیان کی تائید شیخیت کی شاخ کرمان کے بانی کریم خان کرمانی کی کتاب ہدایۃ الطالبین اور آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے سید محسن امین عاملیؒ کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے اعیان الشیعہ جلد۲ ص ۵۹۰ پر شیخ احمد احسائی کے حالات زندگی میں لکھی ہے۔ فرماتے ہیں کہ (ان جمعاً من العلماء المعاصرين له قد جرح فيه قدحاً عظيماً بل حكم بعضهم بكفره نظراً الى ما يستفاد من كلامه من انكار المعاد الجسمانی، والمعراج الجسمانی، والتفويض الى الآئمة وغير ذالک من المذاهب الفاسدة المنسوبة اليه، الخ)

آقائے عاملیؒ اعیان الشیعہ کی عبارت سے مندرجہ ذیل مطالب اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

(۱) شیخ کی قدح کرنے والے اور حکم کفر لگانے والے اس کے معاصرین تھے۔

(۲) یہ حکم تکفیر جب لگایا گیا تو فقط شیخ کے صرف دیگر انحرافی عقائد کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس میں مسئلہ تفویض آئمہ بھی شامل ہے، کیوں کہ بعد کے شیخیت نواز تو یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ یہ فتاوی شیخ کے دیگر انحرافی نظریات کی وجہ سے لگائے گئے تھے نہ کہ مسئلہ غلو یا تفویض کی وجہ سے، مزے کی بات یہ ہے کہ شیخ کے بعض نظریات میں انحراف قبول بھی کرتے ہیں اور شیخ کا دفاع بھی کرتے ہیں اور اسے اپنا پیر و مرشد اور اسے عارف و آیۃ اللہ فی العالمین بھی کہتے ہیں۔

(۳) اعیان الشیعہ اور دیگر کتب میں شیخ کے اجازات کا ذکر موجود ہے، اور ان سب کا منبع کتاب اجازات اور کاظم رشتی کی وہ عبارات ہیں جن کا ابطال ہم اوراق سابقہ میں پیش کر چکے ہیں، اور اس منبع کی طرف ان علماء نے اشارہ بھی کیا ہے، لہذا شیخ کے دفاع میں اجازات کے حوالہ سے ان علماء اعلام کی کتب کو پیش کرنا اور وہ بھی ایسے علماء کی جن کی عبارات شیخ کی قدح اور اسکے انحراف پر مشتمل ہیں۔ ایسے حوالہ جات کی فہرست سراسر فریب اور مغالطہ ہے،

SIRTAIN.COM

الغرض فتوی تکفیر کے حوالہ سے ان دونوں عبارتوں کو اگر جمع کیا جائے تو شائد اس طرح جمع کیا جاسکتا ہے کہ، آقائے قزوینی شہید ثالثؒ کے فتوی تکفیر کے بعد شیخ کربلا پہنچا اور اس فتوی کی شہرت ہوگئی، جس کی وجہ سے لوگوں کے دلوں سے شیخ کا احترام ختم ہوگیا اور یہ فتوی تکفیر شیخ مشہور ہوگیا، جس کی وجہ سے کربلاء کے علماء اور عوام نے شیخ کو کافر مشہور کر دیا اور شیخ وہاں سے فرار ہوگیا، اور اس کے جانے کے بعد اس کے متبعین خصوصاً کاظم رشتی وہاں موجود تھا، جس کی بابت مومنین نے اپنی تکلیف شرعی معلوم کرنے کے لے آقائے مہدیؒ کی طرف رجوع کیا اور یہ جلسہ رکھا گیا کہ جس کے نتیجہ کے طور پر مذکورہ علماء نے علانیہ طور پر فتوی کفر صادر فرمایا۔ جس کی وجہ سے صاحب قصص نے لکھا ہے کہ کاظم رشتی آقائے شیخ محمد حسن "صاحب جواہر الکلام کو احمق اور مستضعف کہہ کر یاد کرتا تھا، اور آقائے شیخ محمد حسینؒ صاحب فصول کو (سقیفہ بنی ساعدہ کا) شیخ ثانی اور آقائے سید ابراہیم موسوی استاد صاحب قصص العلماء کو خلیفہ ثالث کہتا تھا، (قصص العلماء ص ۵۸) اور ظاہر ہے کہ وہ آقائے سید مہدیؒ طباطبائی کو ضرور خلیفہ اول سمجھتا ہوگا مگر اس کا اظہار نہیں کرسکتا ہوگا۔

ایک سو سے زیادہ شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی کتب کے مصنفین کے علاوہ کافی تعداد میں وہ افراد بھی

شیخیت کی رد لکھنے والوں کی فہرست میں داخل کیے جاسکتے ہیں بلکہ داخل ہیں جنہوں نے شیخ کے اور کاظم رشتی کے حالات لکھے ہیں مگر ان پر کافی نقد وقدح بھی کی ہے جیسے جناب آقائے عاملی لیکن ہم ان میں سے سردست کسی کے فرامین ذکر نہیں کریں گے، بلکہ فقط چند فقہاء کے فتاوی تحریر کیے جائیں گے، اور چونکہ کتاب کے آخر یعنی باب مراسلات میں ان تمام مراجع کے فتاوی کے عکس سوال وجواب کے ساتھ دے دیے ہیں لہذا یہاں پر ایک سوال اور ان فتاوی کی اساسی عبارت اور اس کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

سوال:۔ آقائے برقی مدظلہ نے کاظم علی رسا کے اس اعلان کے بعد مراجع عظام سے سوال کیا کہ ہمارے شہر کراچی سے کاظم علی رسا نامی ایک شخص نے ہفت روزہ اخبار میں ایک اشتہار دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ شیخ احمد احسائی سید کاظم رشتی اور کریم خان کرمانی کی کتابیں جو ایران سے ہمارے پاس نشر واشاعت کے لیے بھیجی گئی ہیں عنقریب اردو زبان میں ترجمہ ہو کر عوام کے ہاتھوں میں پہنچ جائیں گی ،ارشاد فرمائیں کہ ان کتب کا طبع کرانا کیا حکم رکھتا ہے؟ (سائل سید محمد حسین زیدی)

اس سوال کے جواب میں فقہاء عظام نے فرمایا کہ

(۱) آیۃ اللہ العظمی سید روح اللہ الموسوی تحریر فرماتے ہیں کہ (این کتب نباید طبع ونشر کنند وخریداری نباید بکنند)

یعنی ان کتابوں کو نہ طبع ونشر کیا جائے اور نہ ہی انکی خریداری کی جائے

(۲) آیۃ اللہ العظمی آقائے سید ابوالقاسم الخوئی

(مخفی نماند کتب این اشخاص مشتمل بر مطالبی است کہ مخالف واقع وحقیقت وموجب ضلالت است علاوہ بر اینکہ طبع این کتب بلسان اردو باعث ایجاد اختلاف وتشاجر بین شیعیان خواہد شد ۔ طبع این کتب ونشر وخرید وفروش جائز نیست ......)

یعنی مخفی نہ رہے کہ ان اشخاص (شیخ احمد احسائی ۔ سید کاظم رشتی کریم خان کرمانی) کی کتب ایسے مطالب پر مشتمل ہیں کہ جو حقیقت اور واقع کے مخالف اور موجب ضلالت وگمراہی ہیں اس کے علاوہ ان کتب کا اردو میں ترجمہ شیعوں کے درمیان اختلاف اور جھگڑے کا سبب بنے گا لہذا ان کتابوں کی نشر واشاعت اور خرید وفروخت جائز نہیں ہے (دستخط ومہر شریف ۱۹ محرم الحرام ۹۵)

(۳) آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبداللہ شیرازی" فرماتے ہیں کہ

(نشر این مطالب و کتب مذکورہ حرام است و موجب گمراہی و ضلال مردم خواہد شد)

یعنی ، ان مطالب اور مذکورہ کتب کو نشر کرنا حرام ہے اور یہ کہ یہ لوگوں کی گمراہی کا سبب بھی ہو گا۔(دستخط و مہر شریف ۲۷ ذوالقعدہ ۱۳۹۴ھ)

(۴) آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالاعلیٰ سبزواری" فرماتے ہیں کہ،

(طبع و نشر و خرید و فروش کتاب باطل و آنچہ موجب اضلال مسلمین میشود حرام است، چنانچہ برادران ایمانی رفع اللہ تعالیٰ شانھم با دقت در کتب این طائفہ تامل فرمایند خود شان تصدیق خواہند فرمود کہ اصل این مذہب و کتابہائے کہ نوشتہ اند بخصوصیات این مذہب مبنی بر اساس صحیح نیست، و یقین پیدا خواہند کرد کہ خداوند متعال و حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام راضی بخصوصیات این مذہب نمی باشند)

یعنی ان کی اور وہ سب کتب جو مسلمین کی گمراہی کا سبب بنیں ان کی نشر و اشاعت اور خرید و فروخت حرام ہے، چنانچہ برادران ایمانی کہ جن کی شان کو خداوند کریم دو بالا کرے اگر ان کتب میں غور و فکر کریں گے تو وہ خود اس بات کی تصدیق کریں گے کہ اس مذہب (شیخیہ) کی اصل اور انہوں نے اس مذہب کی خصوصیت پر مشتمل جو کتب تحریر کی ہیں، ان کی اساس صحیح نہیں ہے، یعنی بے بنیاد چیزیں ہیں، اور جو مومنین دامت توفیقاتھم ان کتب کو نہیں پڑھ سکتے وہ اس مذہب کی رد میں لکھی جانے والی اثنا عشری شیعہ علماء دامت افاضاتھم کی کتب کی طرف رجوع فرمایں بطلان این مذہب بر ہمہ آنہا معلوم میشود، یعنی سب پر اس مذہب کا باطل ہونا واضح ہو جائے گا۔(دستخط و مہر شریف صفر الخیر ۱۳۹۰ھ)

(۵) آیۃ اللہ العظمیٰ سید گلپائیگانی" فرماتے ہیں کہ۔

(کتب شیخ احمد احسائی و سید کاظم رشتی و کریم خان کرمانی و سائر نویسندگان این فرقہ مشتمل بر مطالب مخالف مبانی تشیع و اسلام و از کتب ضلال است و طبع و نشر و خرید و فروش و ترویج آن حرام است خداوند متعال اسلام و مسلمین را از نشر فتن اہل بدع حفظ فرماید)

یعنی شیخ احمد احسائی و سید کاظم رشتی و کریم خان کرمانی اور اس فرقہ کے دیگر اہل قلم کی کتب ایسے مطالب پر مشتمل ہیں کہ جو شیعیت اور اسلام کے مبانی کے مخالف ہیں، اور کتب ضلال ہیں لہذا ان کی

نشر واشاعت اور اور انکی خرید وفروش اور انکی ترویج حرام ہے، خداوند متعال اسلام و مسلمین کو بدعت گزاروں کے نشرفتن سے محفوظ رکھے،

(۶) آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد باقر الصدر شہیدؒ،

(ان الکتب المنسوبہ الی الاحسائی والرشتی والکرمانی تحتوی علی مطالب باطلہ لا تتفق مع وجہۃ النظر الامامیہ ولہذا لا یجوز الاعتماد علیھا والالتزام بکل ماجاء فیھا واللہ ولی التوفیق ومنہ نستمد الاعتصام) دستخط ومہر شریف)

یعنی جو کتب احسائی اور رشتی وکرمانی کی طرف منسوب ہیں وہ باطل مطالب پر مشتمل ہیں، اور شیعی نقطہ نگاہ کے ساتھ موافقت نہیں رکھتیں۔ لہذا انکے مندرجات پر اعتماد رکھنا جائز نہیں ہے،

(۷) آیۃ اللہ العظمیٰ سید شہاب الدین نجفی مرعشیؒ

(بسمہ تعالی چون کتب مذکورہ فوق مشتمل بر مطالب باطلہ میباشد از قبیل معراج با جسم ہورقلیائی وغلو در حق آئمہ اطہار علیہم السلام وتنقیص در علم حضرت احدیت وغیرہ لہذا جائز نیست طبع ونشر وتکثیر وبیع وشراء آنہا بہیچ وجہ در خاتمہ از خداوند سبحان مسئلت مینماید ہمہ مومنین را از لغزش در اعمال وعقائد وافعال مصون ومحروس فرماید بمحمد وآلہ الساماین (دستخط ومہر شریف محرم الحرام ۱۳۹۶ھ)

یعنی جن کتب کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ باطل مطالب پر مشتمل ہیں جیسے عقیدہ معراج با جسم ہورقلیائی (نہ کہ اس جسم ظاہری کے ساتھ) اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے حق مین غلو اور علم خداوندی میں نقص کا عقیدہ وغیرہ، لہذا انکی نشر واشاعت اور انکی خرید وفروخت کسی بھی عنوان سے جائز نہیں ہے،......)

(۸) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے شیخ عباس قوچانیؒ فرماتے ہیں کہ،

(طبع این کتب بسیار بدست زیرا مشتمل است بر غلو وانیکہ معبود حقیقت محمدیہ ست)

یعنی ان کتب کو چھاپ کرنا بہت بری بات ہے کیوں کہ یہ کتب غلو پر مشتمل ہیں اور دیگر اینکہ ان کتب میں معبود حقیقت محمدیہ کو بتایا گیا ہے،

(۹) آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے فاضل لنکرانی دام ظلہ۔

......پیدائش مسلکہای ہچوں شیخیہ بدست اجانب ضد اسلام استعمارگران شرق وغرب تحقق پیدا کردو ہدف آنہا منحرف نمودن مسلمین از اسلام صحیح وواقعی کہ ہماں مکتب تشیع است میباشد در این صورت کمک بانہا ومطالعہ وپخش ونشر کتب آنہا جز کمک واشاعہ ضد اسلام مفہوم دیگری ندارد وحرام است (دستخط ومہر شریف

۲۱_۲۱_۶۲)

یعنی شیخیہ جیسے مسالک مشرق و مغرب کے اسلام دشمن استعمار کے ہاتھوں وجود میں آئے ہیں کہ جن کا ہدف مسلمین کو صحیح اسلام کہ جو مکتب تشیع ہے سے منحرف کرنا تھا لہذا اس صورت میں ان لوگوں کی کمک کرنا اور انکی کتب کا مطالعہ کرنا اور انکی کتب کی نشر و اشاعت کرنا گویا ضد اسلام کی مدد ہے، لہذا (انکی کسی بھی قسم کی کمک کرنا) حرام ہے۔

(۱۰) آیۃ اللہ العظمی آقائے مکارم شیرازی دام ظلہ

در پاسخ سوالات فوق توجہ بہ چند امر لازم است۔

۱۔ کتب فرقہ شیخیہ مشتمل بر مطالب خلاف اسلام است و مشتمل بدعتہائے است و بعنوان کتب ضالہ باید از آنہا اجتناب کرد،

۲۔ آنہا کہ دعوت بہ این عقیدہ انحرافی میکنند باعث تفرقہ و شکاف در صفوف مسلمین و پیروان مکتب اہل بیت ھستند باید آنہارا نصیحت کرد و گرنہ باید آنہا را ترک گفت و انحراف و اشتباہشان را بہ دیگران گوش زد نمود تا کسی در دام آنان گرفتار نشود،

۳۔ گر بہ تاریخ شیخیہ مراجعہ کنیم ردپای استعمار و دشمنان اسلام را در ایجاد این فرقہ یا تقویت آنان بہ خوبی می بینیم ھدف شان این بودہ کہ با ایجاد این تشکیلات ضربہ ای بر اسلام و تشیع وارد سازند قابل توجہ اینکہ بہائیگری و شیخی گری دو شاخہ از یک درخت اند و بہ ہمین جہت بہائیان شیخ احمد احسائی و شاگرد و جانشین او سید کاظم رشتی را نور این نیرین و واسطہ بین امام و مردم می دانند و معتقد اند کہ این دو راہ را برای باب باز کردند و داستان آن مفصل است، اعاذنا اللہ من شر الاشرار و اذناب الاستعمار، والسلام علیکم، ناصر مکارم

(مہر و دستخط ۲۴_۲۴_۱۴۰۴)

یعنی ان سوالات کے جواب کے سلسلہ میں چند امور کی طرف توجہ ضروری ہے۔

۱۔ فرقہ شیخیہ کی کتب بدعتوں اور خلاف اسلام مطالب پر مشتمل ہیں، لہذا ان سے بعنوان کتب ضالہ اجتناب ضروری ہے،

۲۔ وہ لوگ کہ جو اس انحرافی عقیدہ کی طرف دعوت دے رہے ہیں وہ مسلمین اور پیروان مکتب اہل بیت کی صفوں میں تفرقہ اور شگاف ڈالنا چاہتے ہیں، انہیں نصیحت کرنا ضروری ہے، اور ان لوگوں کو (تنہا) چھوڑ

SIBTAIN.COM

دینا چاہئے، اور انکے انحراف اور اشتباہات سے دوسروں کو مطلع کرنا چاہے تا کہ کوئی انکے دام (فریب) میں گرفتار نہ ہو جائے،

۳۔ فرقہ شیخیہ کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بخوبی معلوم ہو سکتی ہے کہ اس فرقہ کی استعمار اور دشمنان اسلام نے خوب تقویت اور پشت پناہی کی ہے، کہ جن کا ہدف یہ تھا کہ اس قسم کے پروگراموں سے اسلام اور مذہب شیعہ پر کاری ضرب لگائی جائے، اور یہ بات خصوصی توجہ کی حامل ہے کہ بہائی گری اور شیخی گری ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ بہائی حضرات شیخ احمد احسائی اور اور اسکے شاگرد و جانشین سید کاظم رشتی کو نورین نیرین (کے القاب سے) اور امام اور لوگوں کے درمیان واسطہ جانتے ہیں، اور انکا اعتقاد ہے کہ ان دونوں نے (محمد علی) باب کے لئے راستہ صاف کیا ہے، جس کی داستان مفصل ہے، ہم خداوند سے شریر لوگوں کے شر اور استعمار کی سازشوں سے پناہ چاہتے ہیں ،

تلک عشرہ کاملہ ، اختصار کے پیش نظر ہم انہیں دس ۱۰ بزرگ فقہاء عظام کے فرامین پر سلسلہ گفتگو کو ختم کرتے ہیں اور بقیہ فقہاء کے فتاوی کے عکس آخر کتاب میں موجود ہیں

SIBTAIN.COM

شیخیوں کے وہ عقائد فاسدہ جن کی وجہ سے علماء اعلام نے ان کو کافر اور ضال و مضل قرار دیا ہے

اوپر علماء اعلام اور فقہا عظام کے فتاوی میں شیخیہ کے جن باطل بلکہ موجب کفر و شرک عقائد باطلہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ بہت سے ہیں جن کا تفصیلی تذکرہ تو ان کتابوں میں موجود ہے جو شیخیت کی رد میں لکھی گئی ہیں۔ مگر یہاں بطور نمونہ مشتے از خروارے ان کے چند عقائد باطلہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۱) شیخیہ معاد جسمانی کے منکر ہیں

یہ بات کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے کہ اسلام معاد جسمانی کا قائل ہے یعنی قیامت کے دن لوگ اسی دنیاوی اور مادی جسم عنصری اور اسی روح کے ساتھ محشور ہوں گے اور یہ عقیدہ ان ضروریات دین میں سے ہے جن کا منکر دائرہ اسلام سے خارج متصور ہوتا ہے مگر شیخیہ قائل ہیں کہ لوگ جسم ہورقلیائی کے ساتھ محشور ہوں گے جو کہ مادی نہیں ہے بلکہ ایک لطیف جسم ہے۔ چنانچہ شیخ احسائی نے شرح الزیارۃ کے ۳۶۵/۳۶۶ نیز شرح الزیارہ ص ۳۵۲ وغیرہ پر اس مطلب کی پوری وضاحت کی ہے۔ اسی طرح کاظم رشتی

نے مجموعۃ الرسائل ۲۶۵ پر اس موضوع کی تائید کی ہے۔

واضح رہے کہ یہ لوگ پیغمبر اسلامؐ کے جسم عنصری کے ساتھ معراج کے قائل بھی نہیں بلکہ اسی جسم لطیف ہور قلیائی کے ساتھ قائل ہیں۔ ملاحظہ ہو شیخ احسائی کی کتاب جوامع الکلم اور رسالہ قطیفیہ (ج ۱ ص ۱۶۷ طبع تبریز)

۲) شیخیہ انبیاء و آئمہ کو انسانی نوع سے خارج سمجھ کر ان کی علیحدہ نوع کے قائل ہیں

یہ بات کسی صراحت و وضاحت کی محتاج نہیں ہے کہ پورے عالم اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام انواع عالم میں جو نوع سب سے افضل ہے وہ انسانی نوع ہے اور انبیاء و مرسلین ہوں یا آئمہ طاہرین یہ اسی انسانی نوع کے افضل و اعلیٰ افراد کاملہ ہیں۔ لہذا یہ سب مخلوق سے افضل و اشرف ہیں مگر شیخیہ ان ذوات مقدسہ کو افضل نوع سے نکال کر مفضول نوع کے افراد قرار دیتے ہیں اور اس طرح شعوری یا لاشعوری طور پر قرآن و سنت کا انکار کرتے ہیں کیونکہ قرآن و سنت تو ان کو انسان قرار دیتے ہیں جیسا کہ قرآن و سنت پر نگاہ کرنے والوں پر یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے۔ چنانچہ شیخ احسائی شرح الزیارہ ص ۳۸۵ پر لکھتے ہیں و کذالک النوع فانھم یدخلون فی النوع ظاھرا و الا ففی الحقیقۃ ھم خلق اخر فوق بنی آدم۔ یعنی آئمہ اہلبیت حسب ظاہر انسانی نوع میں داخل ہیں ورنہ در حقیقت وہ بنی نوع سے بالا ایک علیحدہ مخلوق ہیں وہ انسانیت کو ان کے ئے بمنزلہ لباس جانتے ہیں کہ وہ جب چاہتے ہیں اسے پہن لیتے ہیں اور جب چاہتے اسے اتار دیتے ہیں۔

۳) شیخیہ تفویض کے قائل ہیں

تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ و ایمان ہے کہ تمام امور جیسے تکوینیہ خلق و رزق اور موت و حیات وغیرہ خداوند عالم کے قبضہ قدرت میں ہیں اس نے یہ امور کسی بھی مخلوق کے حوالے نہیں کئے نہ بطور توکیل اور نہ بطور تفویض وغیرہ اور قرآن و سنت کی ناقابل انکار تصریحات موجود ہیں کہ تفویض کا عقیدہ باطل اور شرک و کفر ہے۔ مگر شیخیہ اسکے قائل ہیں اور تفویض میں استقلالی اور آلی میں فرق کے قائل ہیں چنانچہ پہلی قسم کو ممنوع اور دوسری قسم کو جائز جانتے ہیں۔ چنانچہ شیخیہ کی کتابیں اس فاسد عقیدہ سے لبریز ہیں۔ ملاحظہ ہو احسائی کی شرح الزیارۃ ۲۹۳ سے لیکر ۲۹۹ تک اور ۳۸۰/۳۸۱ وغیرہ اور اس کے اتباع کرمانی و احقاقی کی کتابیں بھی اس فاسد عقیدہ سے لبریز ہیں۔

۴) شیخیہ آئمہ اہلبیت کو کائنات کے علل اربعہ مانتے ہیں

یہ بات تو ثابت ہے اور برحق ہے کہ سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام علت غائی ممکنات ہیں یعنی خداوند عالم نے یہ کائنات ان کے طفیل سے پیدا کی ہے کہ اگر خدا ان ذوات مقدسہ کو پیدا نہ کرتا تو کائنات کی کوئی بھی چیز پیدا نہ کرتا مگر فرقہ شیخیہ اس کافرانہ عقیدہ کا قائل ہے کہ یہ ذوت مقدسہ کائنات کی علل اربعہ ہیں یعنی کائنات کی علت مادی، علت فاعلی، علت صوری اور علت غائی ہیں یعنی تمام اشیاء کا مادہ بھی یہی بزرگوار ہیں ان کی صورت بھی یہی ہیں ان کے فاعل وجاعل بھی یہی ہیں اور سبب ایجاد وغائت بھی یہی ہیں (ملاحظہ ہو شرح الزیارہ ۳۸۵ فطرت سلیمہ کریم خان ص ۲۷) اس عقیدہ کا باطل وعاطل بلکہ کفر صریح ہونا کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔ اور اس سے بڑھ کر آئمہ طاہرین کی توہین کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ کائنات کی ہر چیز کا مادہ بھی یہی ہیں خواہ وہ نجس ہوں یا پاک اور ہر چیز کی صورت بھی یہی ہیں خواہ وہ حسین ہو یا قبیح اور ہر چیز کے فاعل وجاعل اور خالق بھی یہی ہیں اور ہر چیز کے وجود کا سبب بھی وہی ہیں۔ ہے اس گستاخی کی کوئی حد؟؟

SIBTAIN.COM

شیخیوں کے عقائد کی مزید اطلاع حاصل کرنے کے شائقین مندرجہ ذیل کتب کی طرف رجوع فرمائیں

۱۔ آقائے رضا ہمدانی کی مختصر مگر جامع کتاب "ہدیۃ النملہ الی رئیس الملہ"

۲۔ آقائے سید مہدی قزوینی کاظمی کی کتاب "بوار الغالین" اور آقائے قزوینی کی دیگر کتب

۳۔ پاکستان میں لکھی جانے والی محقق شیخیات آقائے سید محمد حسین زیدی برتی کی کتب کی شیخیت کی رد میں لکھی جانے والی تمام کتب خصوصاً "الفرق بین الشیعۃ والشیخیہ"

۴۔ سدھو صاحب کی تحفہ شیخیہ جس میں شیخیوں کے چالیس عقائد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کے علاوہ دیگر دسیوں کتب جن کا ذکر گزر چکا ہیں۔ لیکن خدا حافظی سے قبل قارئین سے گزارش ہے کہ اب آپ

انصاف کریں:۔ کہ ان فقہاء کے فرامین کو بھی پڑھیں، کہ تقریباً سب کا اتفاقی بیان ہے کہ شیخی مذہب شیعیت سے منحرف ایک جداگانہ فرقہ ہے جسے استعمار نے وجود بخشا تھا اور شیخ احمد احسائی۔ کاظم رشتی۔ کریم خان کرمانی اور دوسرے شیخیہ کی کتب، کتب ضالہ ہیں انکی خرید وفروش، انکی نشر واشاعت، اور انکی

ترویج حرام ہے، (فتاوی فقہاء،) جس کا بیان گزر چکا ہے، اور اب تھوڑی سی دیر کے لے خدا کو حاضر و ناظر سمجھتے ہوئے پاکستانی علماء کے ان بیانات کو بھی ایک دفعہ دوبارہ پڑھیں، اور پھر فیصلہ کریں کہ حقیقت کیا ہے، اور ہمارے سامنے کیا پیش کی جارہی تھی، اس سلسلہ میں

ا۔ مولانا محمد بشیر انصاری صاحب فاتح ٹیکسلا، کا بیان یہ ہے،

علماء شریعت ظاہرہ مفتی ومجتہد علوم باطنیہ کے فہم وادراک سے قاصر ہیں...... آپ میرا رابطہ کتابخانہ ابراہیمیہ سے استوار کرادیجیے علماء باطن وتلامذہ شیخ اوحد" کے اسماء گرامی اور انکے مولفات کے فہارس سے مطلع کیجیے میرے پاس صرف انکی شرح زیارت جامعہ اور انکے شاگردوں میں سے ایک عالم محقق کی کتاب احقاق الحق طبع جدید نجف اشرف موجود ہے، جس میں مخالفین کے دندان شکن جوابات تحریر ہیں، در حقیقت معترضین کے فہم وادراک سے یہ مضامین بلند تر ہیں فہم انہا مشکل است چہ جائے کہ اعتراض کردن، میں فی الحال آپ کی خدمت میں اپنی تالیف: حقائق الوسائط جلد دوم، رجسٹری پارسل کے ذریعہ روانہ کر رہا ہوں اگر اس کا ترجمہ بزبان فارسی ہو جائے اور ایران میں اسکی نشر واشاعت ہو تو علماء قشریین کو معلوم ہوگا کہ اس مکتب فکر کے افراد پاکستان میں بھی موجود ہیں مجھے آپ علامہ رشتی کے مولفات بھی ایران سے منگوا دیجیے...... الخ (گلدستہ مودت ۱۳ مارچ ۱۹۷۵) ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ (مولانا محمد اسماعیل نے جو رسالہ تحریر فرمایا ہے اور شیخ وسید کی تائید کی ہے اس کا مشورہ میں نے ہی دیا تھا کیوں کہ مذہب شیخی یا عقائد شیخیہ کو بغیر علم وفہم کے غلط وباطل سمجھا جارہا ہے، (گلدستہ مودت ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۵)

۲۔ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب لکھتے ہیں کہ،

آج کل مقصرین کے خلاف ایک بہت بڑی مہم چلا رہا ہوں، اور حضرت شیخ اوحد شیخ احمد احسائی قدس سرہ کے معتقدین سے ہوں شرح زیارت جامعہ کوئی تیس سال سے استفادہ کرتا ہوا آرہا ہوں...... ایک فارسی رسالہ بنام تحفہ علمیہ بجواب اصول الشریعہ بھی لکھ رہا ہوں اس میں ان اعتراضات کے جوابات ہیں جو انہوں نے شیخ الاوحد پر کئے ہیں یا سید امجد پر یا مولانا کریم خان قدس سرہ پر...... الخ) (گلدستہ مودت ۳۰۔۴۔۷۵) ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ (کتبخانہ ابراہیمیہ اور حجۃ الاسلام آقائے عبد الرضا ابراہیمی کرمان کو میرے ادنی خدمات سے مطلع فرمائیں، کہ شیخ الاوحد وسید السند کاظم رشتی کی حمایت انکی کتب کی نشر واشاعت انکی ترویج میں مصروف جہاد ہوں......) گلدستہ مودت ۱۰۔۵۔۷۵) ان حضرات کی اس قسم

کی دیگر تحریرات پہلے گزر چکی ہیں، یہاں تقابل کی خاطر اشارہ کیا گیا ہے۔

قارئین محترم اب سلسلہ تحریر کو ختم کر کے باب ہفتم باب مراسلات شروع کیا جا رہا ہے۔ جس کا کتاب میں بار ہا ذکر ہوا ہے۔

ہم اپنی کتاب کی پہلی جلد کو یہاں ختم کرتے ہوئے خداوند کریم کی بارگاہ میں دست دعا بلند کرتے ہیں کہ۔

بار الہا ہم سب کو تعصب، حسد، خود فریبی اور خود غرضی سے محفوظ رہنے اور حق کے سمجھنے حق بات کہنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرما۔

بجاہ النبیؐ وآلہ الطاہرین المعصومینؑ انک علی کل شئی قدیر۔

والسلام علی جمیع المومنین ورحمة الله وبركاته

بروز چہارشنبہ ۱۵ ماہ مبارک رمضان ۱۴۲۶ھ

در جوار کریمہ اہلبیت علیہم السلام در شہر مقدس قم حرم الآئمہ الاطہارؑ و عش آل محمد باتمام رسید

SIBTAIN.COM

الاحقر الفانی طاہر عباس اعوان پاکستانی

ولد غلام عباس اعوان

باب ہفتم

اس باب میں اب ہم قارئین محترم کو کتاب کی اس پہلی جلد کی دستاویزات سے روشناس کرانا چاہتے ہیں جس کی مختصر فہرست کچھ اس طرح ہے۔

مراسلات

(۱) کتاب گلدستہ مودت کے خطوط۔

(۲) اصلاح احوال کی خاطر طرفین کے خطوط۔

(۳) شیخیت کی رد میں فقہائے کرام کے فتاوی جات

(۴) آیۃ......نجفی کے نام علماء کے خطوط اوران کی کتب پر علماء اعلام کا تبصرے۔

(۵) آیۃ......نجفی مدظلہ کے اجازات۔

(۶) متفرق خطوط اور اخبارات

SIBTAIN.COM

گلدستۂ مودّت

اُن دوستوں کے چند خطوط جو ہر روز زمانہ ۷۵ء

لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا

کا وِرد کر کے تمنائے دید کے مشتاق تھے

لیکن

جوں ہی انوارِ محمد و آلِ محمد علیہم السلام نے تجلی دکھائی

وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا

(الاعراف آیۃ ۱۴۳)

بیہوش ہو گئے اور ہوش جب لوٹا تو بہک گئے۔

ناشر الخ

کتاب خانہ ابراہیمیہ کرمان، شاخ پاکستان

...ناجشن... کراچی

ثقۃ الاسلام الحاج محمد بشیر انصاری

صدر مجلس علماء پاکستان

میوزیم روڈ ٹیکسلا

[illegible]

جناب محترم [illegible] صاحب دام مجدکم

[illegible] ہو کر [illegible] موصول ہوا [illegible]

[illegible] فہرست سوالات [illegible] ارسال کرونگا [illegible]

[illegible]

[illegible] مرحوم [illegible]

[illegible] ممکن [illegible]

[illegible] جوابات بزبان فارسی اگر آپ کے پاس [illegible] ہوں تو

مرحمت فرمائیے [illegible] اقتباسات [illegible] اخبارات [illegible]

[illegible] علیہم السلام [illegible]

[illegible] کرونگا۔

[illegible] (مفتاح و تمہید) علوم [illegible]

[illegible] علیہم السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ص ۶۷ سے مربوط عکس

ثقۃ الاسلام الحاج محمد بشیر انصاری

صدر مجلس علماء پاکستان

تاریخ ۲۳ جون ۱۹۷۵ء

میوزیم روڈ ٹیکسلا

جناب محترم رئیس صاحب دام مجدکم السلام

سلام مسنون — تحریری نامہ کا جواب ارسال خدمت کر رہا ہوں [illegible]
[illegible] مشغول [illegible] تازہ [illegible]
[illegible]
[illegible] علیہا السلام [illegible]
[illegible]
آپ نے [illegible] مطالعہ [illegible]
[illegible] تصدیق کی گئی ہے

آپ نے [illegible] متعلق تحریر بھیجی [illegible]
[illegible]

جناب [illegible] سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] والسلام [illegible]

[illegible]

SIBTAIN.COM

ص ۷۶ سے مربوط عکس

در ازمنہ گذشتہ گروہوں میں سے ایک عالم محقق کی کتاب جو حقائق الحق المسمیٰ بعد نجیب اشرف سے موسوم ہے جس میں مخالفین کے دندان شکن جوابات تحریر ہیں —

درحقیقت معترضین کے منہ پر طمانچہ ہے یہ بعضا میں تقلید تر ہیں فہم ایقان مشکل تر چہ جائیکہ اعتراض کردن —

میں انشاء اللہ آپ کی خدمت میں اپنی تالیف "حقائق الوسائل لاحقیقۃ ہم" جو کسی زیر طبع ہے بذریعہ ڈاک روانہ کر رہا ہوں۔ اگر اس کا ترجمہ بزبان فارسی ہو جائے اور ایران میں اسکی نشر و اشاعت ہو تو ایرانی قارئین کو معلوم ہو گا کہ ہم مکتب فکر کے افراد پاکستان میں بھی ہیں —

شکریہ آپ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی مولفات جو ایران سے منگوا دیئے ہیں اُن کی قیمت ادا کر دونگا — اگر آپ کے کتب خانہ نے شائع کی ہوں تو کچھ بھیج دیں خواہ عربی ہوں یا فارسی مجھے بھیجئے اور مسلسل رابطہ رکھئے —

~~جناب مولانا مرزا یوسف حسین لکھنوی سے جب ملاقات ہو تو میری طرف سے سلام کرونگا وہ مجھے بھی جانتے ہیں —~~

امید ہے کہ بفضل و کرم خدا و برکت عنایات وسائط اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام مزاج گرامی مقرون بکمال عافیت ہوگا

والسلام

محمد حسین

ص ۷۶ سے مربوط عکس

ثقۃ الاسلام الحاج محمد بشیر انصاری

صدر مجلس علماء پاکستان

تاریخ یکم مارچ ۱۹۷۵ء میوزیم روڈ ٹیکسلا

جناب محترم ڈاکٹر رساء صاحب دام مجدکم العالی

سلام جمیل۔ گرامی نامہ باعث تشکر ہوا۔ مندرجات کا مطالعہ کیا۔ جناب علامہ مرزا صاحب آپ کو مفصل جواب دینگے
آپ نے اگر دشمن علوم اہلبیت و علمائے صداکار کے خلاف کوئی مقدمہ کیا تو
تو میں ہر ممکن تعاون کرونگا۔ مفصل حالات سے مطلع فرمائیے
[illegible]

[illegible]

[illegible]

بشیر انصاری صاحب کا نجفی نمائندہ کاظم علی رساء کے نام خط

DARSE-ALE-MUHAMMAD

SARGODHA ROAD :: LYALLPUR

مَنْ حَفِظَ مِنْ اُمَّتِی اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا ...   آنا مدینۃ العلم وعلیٌ بابہا

زیر سرپرستی شیخ ... محمد اسماعیل صاحب ... مد ظلہ

درسِ آلِ محمدؐ

تاریخ 5/75 ... فون ۲۱۔۹۵

[illegible]

[illegible]

[redacted]

[illegible]

SIBTAIN.COM

ص ۷۷ سے مربوط عکس

DARSE-ALE-MUHAMMAD

SARGODHA ROAD :: LYALLPUR

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین — انا مدینۃ العلم و علی بابھا

زیر نگرانی شیخ العلماء مولانا محمد اسماعیل صاحب قبلہ

درسِ آلِ محمدؐ

تاریخ 15-9-75 — نمبر 1531

بمکان ذاتی خود سرگودھا روڈ لائل پور

مکرم ڈاکٹر ... صاحب زید مجدکم

سلام علیکم و رحمۃ اللہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ص ۲۷۷ سے مربوط عکس

DARSE-ALE-MUHAMMAD

SARGODHA ROAD :: LYALLPUR

من عندہ علم الکتاب — انا مدینۃ العلم و علی بابہا

زیر نگرانی شیخ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب [illegible]

درسِ آلِ محمد

تاریخ [illegible] — نمبر [illegible]

بمکان ذاتی خود سرگودھا روڈ لائل پور

مکرم و محترم جناب ڈاکٹر کاظم علی صاحب زید مجدہم

سلام علیکم۔ آپکا مکتوب گرامی [illegible] مل چکے ہیں۔ محترم مجھ سے جو کچھ ہو سکتا ہے۔

کر رہا ہوں۔ ۱۵ ہزار روپیہ خرچ کر کے [illegible] جلسہ کر رہا تھا۔ جسکی کامیابی

شیخ الاوحد سرکار احمد احسائی اعلی اللہ مقامہ کے [illegible] کی وجہ سے مقررین

نے [illegible] پور میں ایک جلسہ رکھا۔ جسکے مقابلہ میں میں نے [illegible] کے

[illegible] جلسہ [illegible] اور [illegible] رسالہ [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] شروع

کر دیا ہے۔ [illegible]

میں نے [illegible] صاف صاف [illegible] دیا ہے [illegible] حضرت شیخ الاوحد کو مانتا ہوں۔ آپ سے جو کچھ ہو

سکے کیجیے۔ [illegible] اشاعت میں شائع کروادیں

آپ کرم سید محمد احسن صاحب کو ہمارے اجلاس میں شامل کرنے کی کرم فرمائیں ممنون ہونگا۔

انشاءاللہ اس اجلاس میں پوری کوشش کرونگا کہ آپ بھی تشریف فرما ہوں [illegible] ارشاد

باقی علماء کرام حضرت شیخ الاوحد کی نسبت سے [illegible] سب گھبراتے ہیں۔ میرے پاس خطوط موجود ہیں

آپ حضرات نے مجھے [illegible] بھیجا ہے [illegible] کام مجھ سے ہو سکتا ہے۔ میں کر رہا ہوں

جتنا ہو سکتا ہے [illegible] کر رہا ہوں۔ اور انشاءاللہ کرتا رہوں گا

ص ۷۷ سے مربوط عکس

[illegible]

ص ۷۸ سے مربوط عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

DARSE-ALE-MUHAMMAD

SARGODHA ROAD . LYALLPUR Phone No. : 4541

انا مدینۃ العلم و علی بابھا

من عندہ علم الکتاب

[illegible]

مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب منتظر [illegible]

درسِ آلِ محمد

سرگودھا روڈ۔ لائل پور

فون نمبر ۴۵۴۱

تاریخ [illegible]

محترم جناب [illegible] صاحب [illegible]

سلام و اکرام۔ مزاج شریف! [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] محمد اسماعیل

ص ۷۸ سے مربوط عکس

اصلاح احوال کی خاطر طرفین کے خطوط

مولانا محمد بشیر انصاری [illegible]

اور

(انکے حواریوں کے نام)

سلام مسنون۔ استعلام مزاج مرغوب۔ [illegible] حضرات نے اپنی [illegible] ذاتیات سے [illegible]

[illegible] مذہبی مسائل کی آڑ میں تمام علمائے حق کے خلاف بالعموم اور اس راقم آثم کے خلاف بالخصوص جو محاذ قائم

کر رکھا ہے [illegible] قومی [illegible] کو مکدر کرنے کی مسلسل مذموم [illegible] رہے ہیں [illegible] علاوہ [illegible] قوم

سنجیدہ طبقہ [illegible] محض [illegible] مشہور [illegible] معلوم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اختلاف [illegible]

[illegible]

[illegible] حکم تسلیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

SIBTAIN.COM

ص ۹۱ سے مربوط ہے عکس

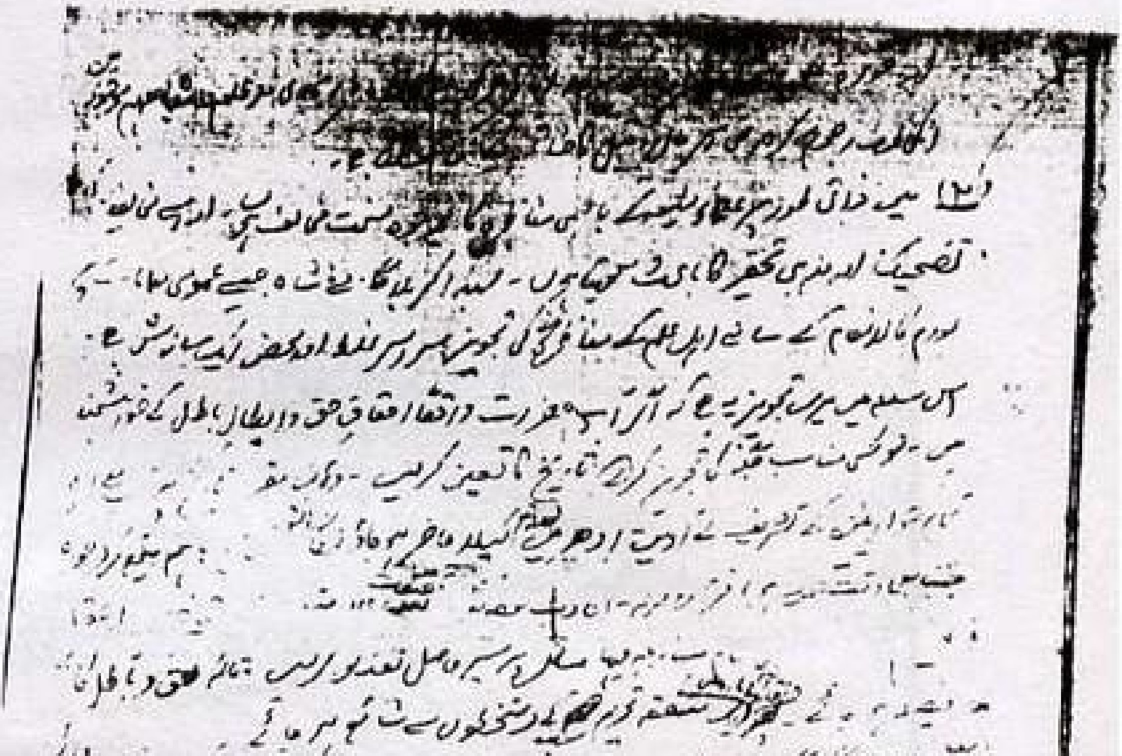

(۲) [illegible]

اس سلسلہ میں میری تجویز یہ ہے کہ اگر آپ حضرات واقعاً احقاق حق و ابطال باطل کے خواہشمند ہیں تو کسی مناسب جگہ کا تقرر کر کے تاریخ کا تعین کریں [illegible]

[illegible]

آیۃ اللہ نجفی کا اپنے مدمقابل علماء کے نام خط

22 FEBRUARY Saturday　　**1969**　　Zil Haj 4 Hijri 1388

10 Falgoon 1375　　11 Phagan 2025

[illegible]

SIBTAIN.COM

ص ۹۳ سے مربوط عکس

ص ۹۳ سے مربوط عکس

مکتبہ انوار النجف

[illegible]

SIBTAIN.COM

ص ۹۵ سے مربوط عکس

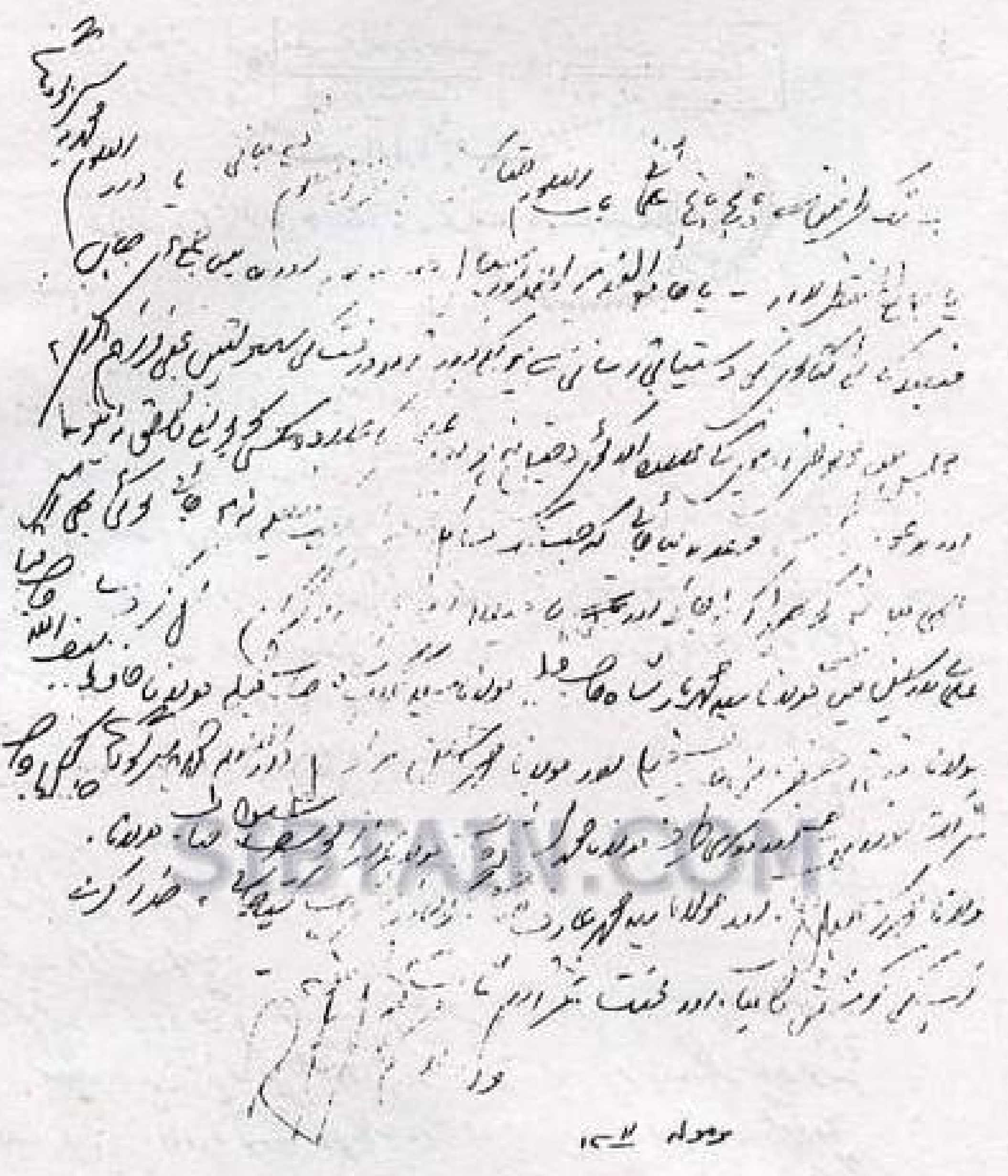

SIBTAIN.COM

ص ۹۵ سے مربوط عکس

محمد بشیر انصاری

صدر مجلس علمائے پاکستان

مؤسس آل پاکستان شیعہ کانفرنس لاہور و مدرسۃ الواعظین، کراچی

تاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۶۶ء ٹیکسلا مغربی پاکستان

جناب [illegible] زید توفیقہ

سلام جمیل [illegible] مکتوب [illegible] ہے

آپ کے تاثرات [illegible] علمیت کا نتیجہ ہیں

شیعیان پاکستان [illegible] اپنے [illegible]

عقیدہ [illegible]

[illegible] رسالوں اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس لئے ہم پر فرض ہے [illegible] کو اہل باطل اور احقاق حق

رسالوں اور کتب کے ذریعہ ہر اس مقام پر پہنچا دیں

جہاں باطل پہنچایا جا چکا ہے ۔

تاکہ آئندہ نسلیں باطل کے ساتھ حق کا مطالعہ بھی کر سکیں

ص ۹۶ سے مربوط عکس

SIBTAIN.COM

نیر الحسن الرضوی النجفی

موضع دوسیاں ضلع جھنگ

تاریخ 19-11-69

محترم و مکرم و معظم دامت معالیکم

السلام علیکم ۔ تحفہ دعائیں مع مدد ۔ بخیریت رہ کر طالب خیریات ۔

گرامی نامہ موصول ہو کر کاشف احوال ہوا ۔ جناب کے دردِ دل کی مجھے قدر ہے
ارادہ آپ کا نیک ہے خداوند عالم کامیاب فرمائے ۔ میرے خیال میں
بانی تحریک دینی ہو گیا ہے کیونکہ اب اختلافات طشت از بام ہو چکے ہیں
اور تحریری شکل میں آ چکے ہیں ۔ اگر یہ سلسلہ یوں ہی بد اعتقادی حیثیت تحریر
میں نہ آتے تو اتنی خرابی نہ پیدا ہوتی مگر اب یہ تحریری بد اعتقادی
منسلک ہو گئی ہے اور [illegible] ہو چکے ہیں

البتہ ایسے لوگوں کو ہم نے عالم سمجھ لیا ہے اور سرد ہو کر
بیٹھے ہیں کہ یہ ہمارے عالم ہیں یہ ہمارے عالم نہیں بلکہ قائم ہیں جو ہماری
اعتقادی یک جہتی کو پارہ پارہ کرنے کیلئے شدہ مخالف طاقتوں نے
انہیں ہمارے مذہب کے روپ میں داخل کیا ہے تا کہ ہمارے
چودہ سو سال کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیں اگر قوم ان خود علماء
سے دستبردار ہو جائے اور انکو اپنے مدارس سے نکال دے اور ان
... کو ... کی مہلت نہ دے تو اب بھی وقت ہے
ورنہ ہمیں حضرت صاحب الزمان کا انتظار رہے اور انہیں کی تلوار

ص ۹۷ سے مربوط عکس

سے ختم کر لی گئی۔ تحریروں کے ذریعہ اور باہمی گفتگو کے ذریعہ
[illegible] کہ اس منبر کو سنایا جا سکتا [illegible]
[illegible] ہیں جس طرح [illegible] استفادہ کی
[illegible] تجربہ میں کئی دفعہ [illegible] کوشش ہو
لیکن یہ بات تجربہ میں سطے نہیں ہوئی۔ [illegible] تمام مجمع
گیا ابھی تک وہ آئے نہیں۔ [illegible]
[illegible] کہ ہم اس خیال [illegible]
میں ہمارے خیال میں [illegible] لوگوں کو [illegible]
[illegible] جن کا مدارس اور مساجد سے [illegible]
ہم خیال ہیں [illegible] اور [illegible] مدرسہ اور مسجد سے الفت
[illegible] اپنے ساتھ میں [illegible] خیال میں
[illegible] لوگوں سے [illegible] ہو جائے تو ہماری [illegible] حالی
ایک حد تک درست ہو جائے گی [illegible] ہرگز
اور [illegible] جب تک [illegible] نہیں [illegible]
ہماری [illegible] کی مجالس امام حسین کے [illegible]
تھی بہر حال آئندہ آپ کی [illegible] قطعہ

[illegible]

[illegible]

موصولہ 56/11/22

ص ۹۷ سے مربوط عکس

SIBTAIN.COM

DARSE-ALE-MUHAMMAD (REGD.)

SARGODHA ROAD - LYALLPUR

مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ　　اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

زیر اہتمام مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب منتظم و سرپرست

بانی

درسِ آلِ محمد

تاریخ ——　　فون ۵۴۰

بورے کی مجلس — سرگودھا روڈ — لائل پور

SIBTAIN.COM

ص ۹۸ سے مربوط عکس

[redacted] [illegible]

نقل مطابق اصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

جناب قدس مآب حضرت سید العلماء مولانا محمد اسماعیل صاحب السلام علیکم زاد شرفکم!

حضور کا جوابی مشفقت نامہ مورخہ [illegible] کو موصول ہوا [illegible] سرفراز فرمایا [illegible] اور [illegible] ارسال کردہ [illegible] ایک مصنفانہ تصنیف بعنوان [illegible] موصول ہوا۔ آپ نے اپنے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ [illegible] اختلافات کا [illegible] حضور کو مصلح قوم [illegible] خط ارسال کیا تھا۔ اور اختلافات کو ختم کرنے کی [illegible] کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ بھی [illegible] اور قوم کو اس خلفشار سے نجات دلاتے [illegible]

[illegible]

SIBTAIN.COM

ص ۹۹ سے ۱۰۹ تک

بشیر حسین نگسی صاحب مرحوم کا مولانا محمد اسماعیل کے نام مفصل خط

ص ۹۹ سے ۱۰۹ تک

بشیر حسین نگسی صاحب مرحوم کا مولانا محمد اسماعیل کے نام مفصل خط

اول تو آپ کا الزام [illegible]
ثانیاً اس الزام کا ہماری تحریک سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ مجلس علمیہ میں قرآن، حدیث اور فرمایشات علمائے متقدمین کی روشنی میں فیصلہ کیا ہے۔ نہ کہ حکومت یا جیب کے مد نظر۔
دوسرا الزام حضور نے یہ عائد کیا ہے کہ یہ لوگ [illegible] بالخصوص واعظین و ذاکرین کے خلاف صف آرا برسر پیکار ہیں۔ تیسرا الزام یہ ہے کہ یہ لوگ خمس اور زکوٰۃ وصول کر کے ذاتی جائیدادیں بنا رہے ہیں۔
اگر انصاف کو بروئے کار لا کر غور کیا جائے تو آپ کے دونوں الزامات ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ کیونکہ جو کام مرتکب ہونگے جب وہ خمس اور زکوٰۃ کو اپنے ذاتی اور ناجائز تصرف میں نہ لا سکتے ہوں۔ بلکہ صحیح مصرف پر خرچ کرتے ہوں لیکن وہ تبلیغ کرکے اور واعظ لوگ تو مجالس کے ذریعہ معتقدین قوم وصول کر رہے ہیں۔ اور ہمیں [illegible] سے صرف معمولی تنخواہ ملتی ہے۔ یہ تھی ایک قسم کی صورت۔ مگر جب بقول آپ کے وہ حضرات خمس اور زکوٰۃ کی رقم وصول کر کے [illegible] رہے ہیں تو عقل کا تقاضا یہ ہے کہ وہ واعظین اور ذاکرین حضرات کی خوشامد کریں تاکہ وہ ان کے اجتہاد اور علمیت کا پرچار کریں اور خمس و زکوٰۃ کی رقوم زیادہ وصول ہوں۔ چہ جائیکہ وہ ان سے ٹکر لیں اور [illegible] اپنی آمدنی کو خطرہ میں ڈالیں۔ کیا وہ حضرات نعوذ باللہ عقل سے اتنے عاری ہیں کہ اتنی معمولی بات بھی سمجھ میں نہ آئی!
فریق ثانی کے علمائے کرام جب اس طبقہ واعظین [illegible] سے [illegible] بلکہ حق بات کہتے ہیں باتیں [illegible] جبکہ وہ [illegible] اور خمس و زکوٰۃ کو درست مقام پر صرف فرمائیں۔ تاکہ اس قسم [illegible] الزام [illegible]۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ فریق ثانی [illegible] واعظین و ذاکرین کیوں [illegible] ہیں! اس کی تشریح جناب ہی فرمائیں [illegible] اصلاح مجالس کی [illegible] مجلس پڑھنے کی [illegible] فرمائی تھی۔ اور [illegible] پڑھنے کو حرام [illegible] کیا جاتا ہو۔ [illegible] آپ خود انصاف فرمائیں کہ [illegible] یقیناً [illegible] اللہ کی [illegible] سمجھ میں آئی ہے۔

[illegible]

ص ۹۹ سے ۱۰۹ تک

بشیر حسین مگسی صاحب مرحوم کا مولانا محمد اسماعیل کے نام مفصل خط

بقول اپنے حکومت سعودی عرب کے ایجنٹ علامہ محمد حسین صاحب رد مشتہ

مرجع اکبر تقلید شیعیان جہان ہیں مولانا انکی طرف سے:

سرکار آیت اللہ السید محسن الحکیم قبلہ مدظلہ العالی علی رئیس المومنین کے متعلق حضور کا کیا خیال ہے؟ سرکار استاذ العلماء حضرت مولانا محمد باقر صاحب مجتہد قبلہ اعلی اللہ مقامہ کے متعلق حضور کا خیال مبارک کیا ہے؟ انہوں نے انکی کتاب مستطاب رئیس العمود کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ اس کتاب سے میری معلومات میں اضافہ ہوا ہے کاش کہ حضرت نور بحر العلوم ہوتے اللہ اکبر! جناب ملت ضیغم پاکستان مناظر بے بدل حضرت علامہ مفتی احمد علی صاحب قبلہ جنہوں نے قبلہ محمد حسین صاحب کو فخر ... اور علامہ ... کو سرتاج المدارس لکھا ہے۔ اور کتاب اصول الشریعہ کے متعلق لکھا ہے کہ ایسی ضخیم شرح ایک ہزار سال میں نہیں لکھی گئی۔ ان حضرات کے متعلق حضور کا کیا خیال ہے۔ مولانا سید کاظم رضا صاحب نقوی، حضرت علامہ السید محمد یار شاہ نجفی قبلہ، امیر الملت و الدین حضرت سید ... صاحب کاظمی، شمس الواعظین ادیب اعظم حضرت مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی (جو تقریباً ۵ درجن کتب کے مصنف بھی ہیں) اور دیگر اکابر عقیدہ علمائے کرام کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے؟ کیا یہ حضرات بھی حکومت سعودی عرب کے اجارہ دار اور وہابیت پھیلانے میں ایجنٹ ہیں؟ یا عند اللہ ... کی خطا کرتے ہیں؟ یا مابقی الواعظین و ذاکرین کے خلاف حسد کا شکار ہیں؟ کیا آپ سے یا آپکے ہم خیال علمائے کرام سے علم میں کم ہیں؟ یا آپ لوگوں جیسا فہم و ادراک نہیں رکھتے؟ کیا حضرت سرکار ... باقر نجفی جیسے مجتہدین اعلام اور علمائے کرام بھی اسی معنوی مرض کا شکار ہو چکے ہیں نعوذ باللہ۔ استغفر اللہ۔ حیا نہ باللہ

اگر خدانخواستہ یہ تمام اکابر علمائے کرام مذہب شیعہ کی ... سے ناواقف ہیں تو پھر آپکے مذہب کا خدا حافظ! سچ ہے قوموں کیلئے موت ہے مرکز سے جدائی:: ہو صاحب مرکز تو خودی کیا ہے خدائی۔ ان حالات میں قوم شیعہ کے سادہ لوح اور سیدھے سادے مومن کہاں جائیں؟ جہاں جائیں دینی علمائے کرام پر سب و شتم کی بارش ہے۔ اگر قبلہ محمد حسین صاحب ... کا نام لیا جائے تو آپ لوگ بھی ذاکرین حضرات کے ذریعے مجالس میں روزانہ ان پر غیظ و غضب اور سب و شتم کی بوچھاڑ فرماتے ہیں۔ جو فریقین کیلئے تباہ کن ہے۔ ان حالات کو مد نظر رکھ کر ہمارے ... کیجئے اور اپنے نظریات پر نظر ثانی فرمائیے بشرطیکہ مدح اہلبیت کی بجائے قدح اہلبیت تو نہیں کر رہے۔ ثواب کے امیدوار ہو کر عذاب ابدی کے مستحق تو نہیں ہو رہے۔ یوم الحساب قریب ہے۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ ایسا نہ ہو خدانخواستہ سرکار ختمی مرتبت آل محمد عجل اللہ فرجہ ہمیں اپنے شانہ عاطفت میں لینے کی بجائے اپنی تبرا آلود تلوار سے دراصل جہنم رسید کریں (استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ) کیونکہ آنجناب معصوم ہیں کہ حضور اپنے نام لیواؤں کے کردار سے ... فرماتے ہیں۔

کمترین ...

ص ۹۹ سے ۱۰۹ تک

بشیر حسین نگسی صاحب مرحوم کا مولانا محمد اسماعیل کے نام مفصل خط

(گذشتہ سے پیوستہ) آپس میں علمائے کرام بیٹھ کر ایک دوسرے کی غلطیوں کی نشاندہی کریں۔ جس طرح فریقین اپنی غلطی کو بلا تردد تسلیم کریں اور اسکے ازالہ کی کوشش کریں۔ اسکے بعد تمام علمائے کرام متحدہ طور پر اصلاح قوم میں کمر بستہ ہو جائیں۔ اور اپنے متعلقہ فرائض کا انجام دہی میں مشغول ہو جائیں۔ ورنہ اس باہمی چپقلش کا لازمی نتیجہ پوری قوم و ملت کی تباہی و بربادی [illegible]

مسلکی تفریق ثانوی ہے تمام علمائے کرام غور و فکر [illegible] یہ [illegible] خیالات [illegible] آپ [illegible] بہت سے [illegible] علمی [illegible] کی بجائے [illegible] عام [illegible] کی [illegible] کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اسکے [illegible] نتائج سے [illegible] واقف ہیں۔ [illegible] بندہ کو [illegible] لکھنے پر مجبور کر دیا ورنہ بندہ [illegible] کی کوشش [illegible]

تو [illegible] شاید حضور کو شبہ [illegible] کہ یہ تحریک بھی جناب بشیر حسین صاحب [illegible] کی نقل ہے۔ کیونکہ [illegible] دونوں تحریکوں کے مقاصد اور پروگرام مطابقت رکھتے ہیں۔ اور شاید آپ سمجھیں کہ قبلہ محمد حسین صاحب کی [illegible] اور [illegible] خط کا اثر ہے۔ جیسے آپ نے بشیر حسین صاحب [illegible] کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں میرا یہ بیان حلفی [illegible] کہ یہ بندہ [illegible] حلفیہ بتاتا ہے کہ اگر ان دونوں تحریکوں میں کوئی مماثلت ہے تو وہ محض اتفاقی اور [illegible] ہے۔ (یہ ہماری تحریک کے [illegible] اور صحیح ہونے کی دلیل ہے) قسم ہے اس پروردگار عالم کی جس نے حضرت [illegible] کو مبعوث برسالت کیا اور [illegible] کو [illegible] کا [illegible] اور [illegible] بنا کر بھیجا کہ [illegible] تک بندہ [illegible] بشیر حسین [illegible] کی تحریک سے بالکل بے خبر تھا۔ موجودہ تحریک اس بندہ اور دیگر اراکین انجمن کے خیالات کی پیداوار ہے جو حالات حاضرہ سے متاثر ہو کر [illegible] گئی ہے۔ جب حضور کی انجمن کی طرف سے پہلا خط [illegible] تھا [illegible] خط [illegible] تمام علمائے کرام کو [illegible] گئے تھے۔ اسکے جواب میں [illegible] قبلہ [illegible] کا تذکرہ فرمایا۔ اور [illegible] تحریک اور [illegible] انجام [illegible] سے مشکور [illegible] مشورہ دیا۔ [illegible] کو [illegible] محمد حسین صاحب قبلہ کا جواب [illegible] رسالہ [illegible] موصول ہوا۔ جب اسکو پڑھا تو اتفاقاً ہماری موجودہ تحریک کے تقریباً مطابق تھا۔ یہ محض اتفاقی امر ہے۔ باقی رہا قبلہ محمد حسین صاحب کی [illegible] اور [illegible] خط [illegible] تو [illegible] کے [illegible] والد کو [illegible]

ص ۹۹ سے ۱۰۹ تک

بشیر حسین نگسی صاحب مرحوم کا مولانا محمد اسماعیل کے نام مفصل خط

[illegible] آپ کی چٹھی ملی جس میں [illegible] طریق تصفیہ کا التزام اور نتیجہ
اب [illegible] حسین صاحب قبلہ کی تجاویز پر منصفانہ غور فرما کر نتیجہ اخذ کریں۔ اور اپنے
خیالات سے نوازیں۔
علامہ صاحب اپنے [illegible] نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ہر سطح پر ہر [illegible] میں بغیر جھجک الفاظ
میں [illegible] اور آج ایک بار پھر اس کا اعادہ کئے دیتے ہیں کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں۔ بلکہ [illegible]
[illegible] مسائل [illegible] حضرت آیۃ اللہ آقائے السید [illegible]
[illegible] تسلیم کر کے [illegible] اور وہ قرآن و حدیث
کی روشنی میں [illegible] فیصلہ صادر فرمائیں [illegible] تسلیم [illegible] اور [illegible]
جو آپ نے بھی پیش کیا ہے (یعنی [illegible]) کہ مجلس علمیہ کا انعقاد کیا جاوے
جس میں فریقین کے [illegible] اہل علم [illegible] گفتگو [illegible] تمام نزاعی مسائل پر قرآن،
حدیث اور تحقیقات علماء [illegible] فریقین [illegible] نقطہ پر جمع ہو جائیں۔
تاکہ ہمیشہ کیلئے اس [illegible] کا خاتمہ ہو جائے۔ [illegible] تجویز میں اس قدر ترمیم ضروری ہے کہ ان اہل علم
کے [illegible]
[illegible]
[illegible] مجلس علمیہ [illegible] چاہئیں۔ تاکہ فریقین
[illegible] گفتگو [illegible] انتظام بھی لازمی ہے
تاکہ فریقین کی تمام گفتگو محفوظ ہو جائے [illegible]
[illegible] علامہ صاحب کی طرف سے پیش [illegible] معلوم ہو جاتی ہیں۔
[illegible] انصاف [illegible] اور انصاف سے
[illegible] حکومت [illegible] کی طرف سے [illegible]
[illegible] علامہ صاحب [illegible] حکومت مذکورہ [illegible] سے کوئی
[illegible] ثابت [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] اور تمام [illegible] نہیں۔ بلکہ [illegible] اور تمام صاحب ہیں۔
[illegible] کیونکہ [illegible] قوم [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
علی [illegible] المؤمنین [illegible] علامہ صاحب [illegible] (العیاذ باللہ)
[illegible] کو جمع کرنے کیلئے [illegible]
[illegible] حکومت مذکورہ کے ایجنٹ [illegible]
آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ [illegible] ہو گئی ہے۔ [illegible]
[illegible] کا انتظام [illegible] شکست
کھانے کے باوجود اپنی [illegible] رہے ہیں۔

SISTANI.COM

ص ۹۹ سے ۱۰۹ تک

بشیر حسین نگسی صاحب مرحوم کا مولانا محمد اسماعیل کے نام مفصل خط

کر رہے ہیں۔ ثواب کے امیدوار ہو کر عذاب ابدی کے مستحق تو نہیں ہو رہے ہیں۔ یوم الحساب قریب ہے۔ زندگی کا کیا بھروسہ نہیں۔ ایسا نہ ہو (خدا نخواستہ) سرکار قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ ہمیں اپنے شایانِ شان لطف و شفقت میں لینے کی بجائے اپنی تبرا آلود تلوار سے واصل جہنم کر دیں (استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ) کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ حضور اپنے نام لیواؤں کے کردار پر [illegible] فرماتے ہیں۔

کیا آپ کو علم نہیں کہ راگ اور غنا حرام ہے اور ایسی طرز میں قرآن مجید اور فضائل اہلبیت علیہم السلام پڑھنا بھی حرام ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ فیس طے کر کے مجالس پڑھنا ثواب کو ضائع کر دیتا ہے؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ مجالس عزا میں داڑھی منڈے حضرات کا بناؤ سنگھار کر کے مجالس پڑھنا موجب گناہ ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مجالس عزا میں من گھڑت اور اہل بیت کی توہین آمیز اور غلط واقعات پڑھنا گناہ کبیرہ ہے؟ کیا یہ تمام باتیں بعض واعظین و ذاکرین میں نہیں پائی جاتیں؟ کیا یہ باتیں فوری طور پر اصلاح طلب نہیں ہیں؟ اگر یہ سب کچھ درست ہے تو پھر اصلاح مجالس کے کوشاں علماء کرام کیوں بقول آپ کے واعظین و ذاکرین کے خلاف حسد کا شکار ہیں؟ [illegible] ہے نہیں آپکے [illegible] کہ یہ اعتراض آپ کر کے غلط کیے تا قربت؟ جنہوں نے بندہ کو اتنا لکھنے پر مجبور کیا۔ ورنہ اگر آپکا رسالہ موصول نہ ہوتا تو شاید یہ [illegible] نہ ہوتا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ [illegible] کی اصلاح کیلئے [illegible] اتنا ہم [illegible] رہتے ہیں کہ [illegible] مطلب یہ تو نہیں کہ [illegible] کیونکہ صاحب [illegible] ہے اور [illegible] کی جائے حالانکہ یہ بات [illegible] اس سے اجتناب لازمی ہے۔

(جاری ہے)

SIBTAIN.COM

ص ۹۹ — ۱۰۵ تک

بشیر حسین نگسی صاحب مرحوم کا مولانا محمد اسماعیل کے نام مفصل خط

ہے۔ جب حضور کو مجلس کا وقت [illegible] قبلہ نے [illegible] تبلیغ کا تذکرہ فرمایا۔
کرام کو متوجہ فرما کر [illegible] تھے۔ اسکے جوابی خط میں [illegible]
اور جب [illegible] ایک خلاصہ ترکیب اور [illegible] تمام [illegible] گفتگو کر [illegible] دیا۔ مولانا [illegible] کو
علامہ محمد حسین صاحب قبلہ کا جوابی خط [illegible] رسالہ [illegible] موصول ہوا۔ جب اسکو پڑھا تو اتفاق تھا
ہماری [illegible] ترکیب کے تقریباً مطابق تھا۔ یہ محض اتفاق ہے۔ [illegible] علامہ محمد حسین صاحب کی [illegible]
اور [illegible] کا اشارہ [illegible] آپ کی خواہش [illegible] حاضر [illegible] مولانا [illegible] تک
نہ علامہ صاحب کی صورت مبارکہ کی زیارت ہوئی ہے اور نہ ہی انکی زبانی مجلس ان گنہگار کانوں سے
سنی ہے۔ [illegible] جانتا کہ ان کا [illegible] تک [illegible] بات [illegible] تقریباً ہماری [illegible] کے تمام
احباب شامل ہوں گے (واللہ اعلم بالصواب)۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ مولانا [illegible] سے پہلے میں نے
علامہ صاحب سے دینی یا دنیوی کسی قسم کی خط و کتابت نہیں کی۔ جس سے یقیناً یہ کہا جا سکتا ہے
کہ علامہ صاحب [illegible] سے [illegible] ناواقف ہوں گے [illegible] فریقین کی کتب کے مطالعہ
اور [illegible] ترکیب نے [illegible] خط و کتابت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ [illegible] حق بات کہنے پر مجبور ہوتا ہے
بشرطیکہ اس کا ضمیر زندہ ہو۔

[illegible] کہ اس حلفیہ بیان سے [illegible] ہو گئی ہو گی [illegible]
اب [illegible] علامہ صاحب [illegible] کہ ہماری اس پرخلوص آواز کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے میدان
عمل میں [illegible] اور [illegible] کے خلاف خوشگوار ماحول میں علمی گفتگو کریں۔ ایک مرکز پر قائم
ہو کر [illegible] قدم رکھیں۔ کیونکہ اسوقت تمام [illegible] فریق اول [illegible] ہو رہے ہیں۔ فریق ثانی [illegible]
فلسفی [illegible] وقت [illegible] کیونکہ وہ علمی [illegible] کیلئے بالکل تیار ہیں۔ خدا کیلئے اپنے
[illegible] ہو گی۔ [illegible] قوم کی [illegible] تمام [illegible]
فریاد [illegible] علمائے کرام [illegible] خدا [illegible]
[illegible] ہو گئی۔

آخر میں خداوند قدوس کی بارگاہ میں [illegible] کہ [illegible] بطفیل [illegible] معصومین علیہم السلام ہماری
اس [illegible] خدمت کو منظور فرمائے زمین اور [illegible] سے [illegible] فرمائے۔ آمین یا رب العالمین
بحق آل طٰہٰ و یٰسین۔

نیز [illegible] دیگر علمائے کرام سے [illegible] معافی کا خواستگار ہے۔ کیونکہ [illegible] الفاظ [illegible]
[illegible] بلکہ [illegible] ہیں۔ کیا [illegible] فریقین کے علمائے کرام کے حق میں [illegible]
[illegible] برداشت نہیں کر سکتا (جاری ہے)

ص ۹۹ سے ۱۰۹ تک

بشیر حسین مگسی صاحب مرحوم کا مولانا محمد اسماعیل کے نام مفصل خط

-کا-

(گذشتہ سے پیوستہ) امید ہے کہ اس مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ رنجش محسوس نہ فرمائیں گے۔
اور مجلس علمیہ کے انعقاد کا جلد ہی اعلان فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ اس خط کا جواب فوری طور
پر ارسال فرمادیں۔ تاکہ زیادہ دیر انتظار کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑے۔ خط ملتے ہی جواب تحریر فرمائیے۔
ڈاک کا پتہ یہ ہے۔

والسلام خاکپائے علماء کرام
محمد بشیر خان جعفری عفی عنہ

محمد بشیر خان جعفری نگلسی بلوچ صدر انجمن شباب الشیعہ مظفرگڑھ معرفت ... صاحب
بلوچ پوسٹ آفس لکھانی علی پور ریاست مظفرگڑھ ...

SIBTAIN.COM

ص ۹۹ سے ۱۰۹ تک

بشیر حسین نگسی صاحب مرحوم کا مولانا محمد اسماعیل کے نام مفصل خط

SIBTAIN.COM

مولانا بشیر انصاری صاحب کا خط جناب سید ممتاز حسین شاہ صاحب کے نام

آل پاکستان شیعہ انقلابی محاذ

مرکزی دفتر۔ محلہ شیعاں اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

تاریخ 21.10.75

نمبر [illegible]

حوالہ

[illegible]

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

[illegible]

ص ۱۱۰ سے مربوط عکس

Gram: "HEALER" KARACHI.

Telephone:

Dr. Kazim Ali Rasa

B.A., M.S.H.S. (Oriental), M.B.H. (Cal)

Ex. Admin - Homoeopathic, ... Coll.

Ex. Professor - Homoeopathy, ...

Administrator - ...

Author of :-

1. Noor-e-Mohammed aur Aima
2. Taqabuli Tashkhees-e-Tib
3. First Aid Through Homoeopathy
4. Hazrat Islam Tafseer Aur Hamara Zahni Irtiqa
5. Deewan Kahkashan
6. Marsiyah-e-Syedushshuhada (As)
7. Seerat-e-Nabi (P.B. on Him)
8. Seerat-e-Chahardah Masoomeen (As)

کراچی ... 197..

[illegible]

ص ۱۱۳ سے مربوط عکس

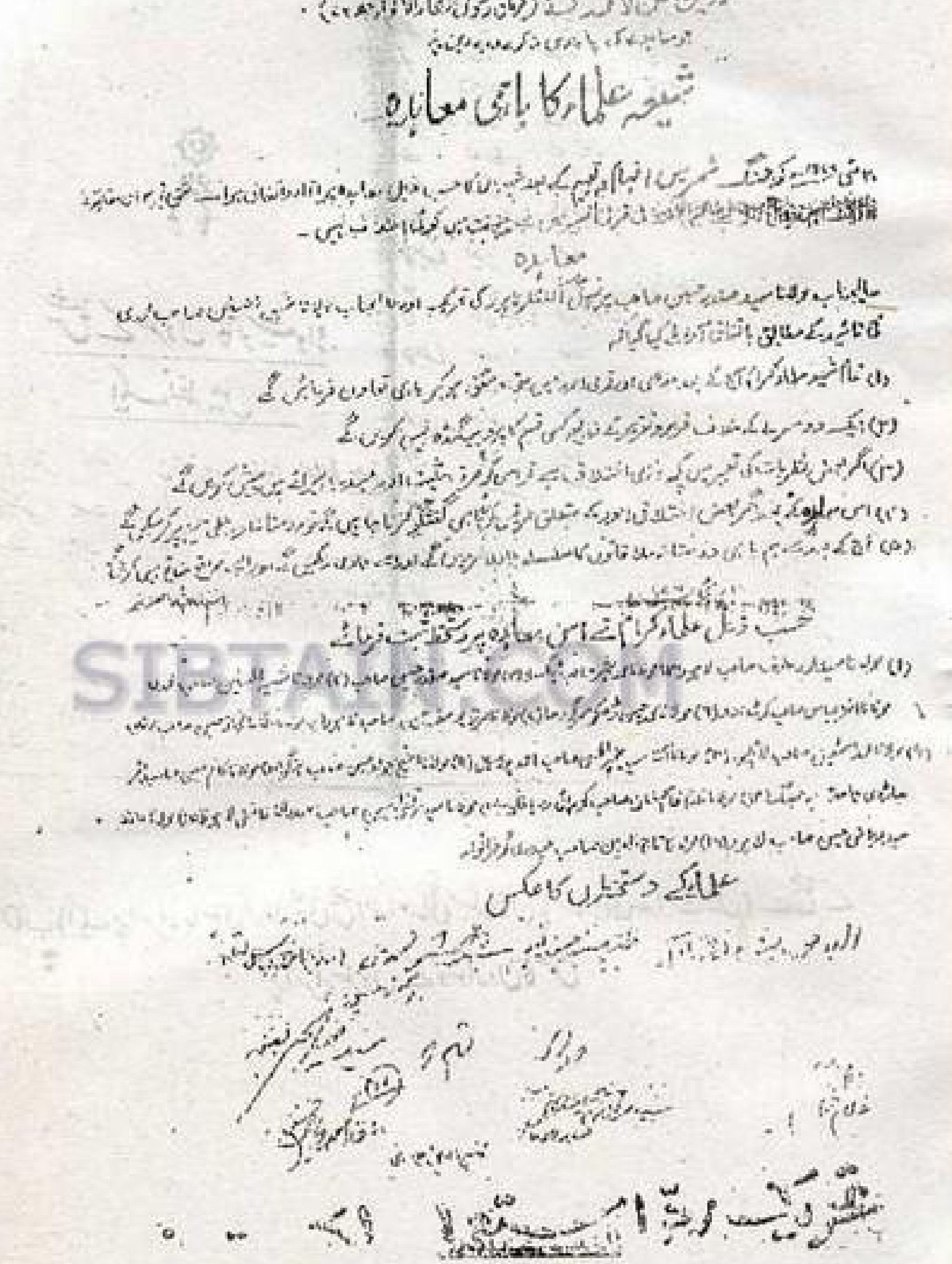

شیعہ علماء کا باہمی معاہدہ

معاہدہ

حسب ذیل علماء کرام نے اس معاہدہ پر دستخط ثبت فرمائے

علماء کے دستخطوں کا عکس

ص ۱۱۴ سے مربوط عکس

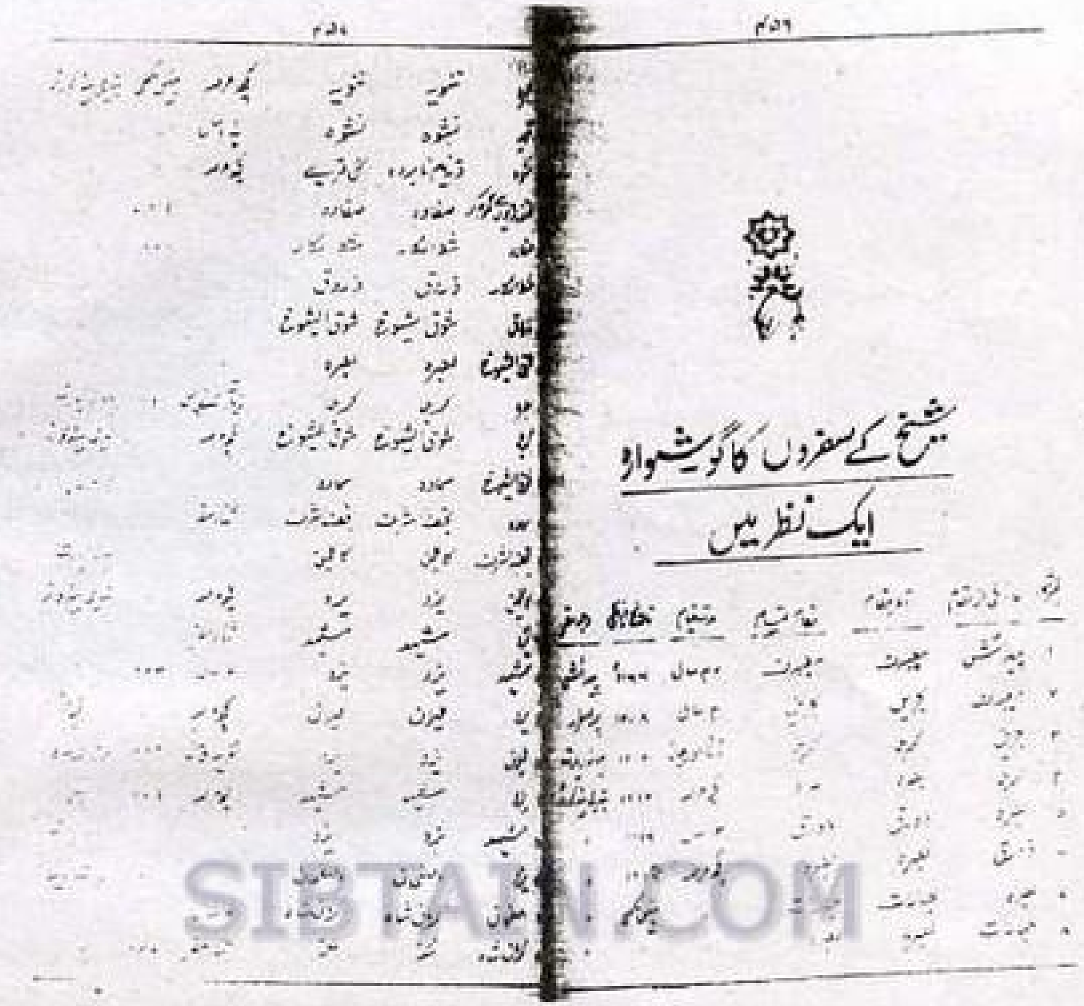
شیخ کے سفروں کا گوشوارہ
ایک نظر میں

SIBTAIN.COM

کتاب (ایک پراسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی عدالت میں) سے شیخ کے پراسرار سفروں کے گوشواروں کا عکس

۵۸

۳۳	مکہ	مدینہ	کربلا	ابتدا ماہ صفر	۱۲۳۳	[illegible]
۳۳	کربلا	کرمان شاہ	کرمان شاہ	۵ شوال	۱۲۳۳	[illegible]
۳۴	کرمان شاہ	قزوین	قزوین	ابتدا صفر	۱۲۳۴	[illegible]
۳۵	قزوین	مشہد	مشہد			[illegible]
۳۶	مشہد براہ یزد	کرمان شاہ	کرمان شاہ			[illegible]
۳۷	کرمان شاہ	کربلا	کربلا	تقریباً [illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۸	کربلا	مکہ	مکہ سفر میں مقام ہدیہ انتقال کیا		[illegible]	[illegible]

گوشوارہ سفر [illegible] شرح حالات شیخ احمد احسائی سے [illegible] کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ نے جن مقامات کا سفر کیا ہے بعض مقامات کو ہیڈ کوارٹر کی حیثیت حاصل ہے اور باقی سفر میں سے [illegible] ہیڈ کوارٹر سے اپنے مشن کی تکمیل کے لیے گئے۔ مزید ہم قارئین کے [illegible] کے لیے ایک گوشوارہ شیخ کے ہیڈ کوارٹرز کا ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

SIBTAIN.COM

شیخ احمد احسائی کے ہیڈ کوارٹرز اور علاقے کی کمان ایک نظر میں

نمبر شمار	نام ہیڈ کوارٹر	سن قیام	مدت قیام	کیفیت
۱	بحرین	۱۱۶۶ تا ۱۲۰۶	[illegible]	[illegible]
۲	عراق	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	بصرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	یزد	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	کرمان شاہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	کربلا	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

کتاب (ایک پراسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی عدالت میں) سے شیخ کے پراسرار سفروں کے گوشواروں کا عکس

شیخیت کی رد میں فقہائے کرام کے فتاویٰ جات

عکس فتویٰ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائی الحاج السید عبد اللہ الموسوی الشیرازی مدظلہ العالی

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائی حاج سید عبد اللہ موسوی شیرازی مد ظلہ

لطفاً جواب مسائل ذیل را مرقوم فرمائید — سائل شیخ محمد [illegible]

(۱) فرقۂ شیخیہ چہ حیثیت دارد و آیا نزد علماء شیعہ این فرقہ — فرقۂ ضالہ هست یا خیر؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولہ الحمد

فرقۂ ضالہ میباشند واللہ العالم

۱۲/۹
۱۳۹۵

(۲) بانی فرقۂ شیخیہ شیخ احمد احسائی و سید کاظم رشتی خارج از اسلام یا خارج از مذهب شیعہ هستند؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولہ الحمد

اهل ضلالت میباشند و اگر معتقد بعض [illegible] باشند [illegible]

۱۲/۹
۱۳۹۵

(۳) سربراه فرقۂ شیخیہ عبد الرضا ابراهیمی در نظر علماء چہ حیثیت دارد و وظیفۂ علماء شیعہ در بارهٔ این سربراه چیست؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولہ الحمد

شخص مذکور را نمیشناسم و [illegible] سربراه فرقۂ شیخیہ باشد اهل ضلال [illegible]

۱۲/۹
۱۳۹۵

(۴) کرمان کہ مرکز فرقۂ شیخیہ هست مثل مراکز دینی کربلا معلی، نجف اشرف و قم هست یا خیر؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولہ الحمد

یقیناً مثل اعتاب مقدسہ و قم نیست و مشابهت بہ آنها ندارد

۱۲/۹
۱۳۹۵

(۵) مذهب شیعہ (اثنا عشری) رکن رابع چہ موقعیت دارد؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولہ الحمد

هیچ موقعیتی ندارد بلکہ موجب ضلالت میباشد واللہ العالم

۱۲/۹ عبد اللہ [illegible]
۱۳۹۵ [illegible]

ص ۲۲۷ سے مربوط عکس

عکس فتویٰ

حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین آیت اللہ آقائی الشیخ عباس قوچانی مدظلہ العالی

۷۸۶

حضرت حجة الاسلام والمسلمین آقای آقا شیخ عباس قوچانی دام ظله

چه میفرمایید در پرسش ذیل

که در مملکت ما مدرسه [illegible] کراچی محمد کاظم علی آقا [illegible]
[illegible] [illegible] رساله [illegible] داده و اعلان کرده‌ام
کتب شیخ احمد احسائی و سید کاظم رشتی و کریم خان کرمانی را
از ایران [illegible]
[illegible] ترجمه شده [illegible]
طبع این کتب چه طور است ؟

السائل
سید محمد حسین زیدی
[illegible]
[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم
طبع این کتب بسیار بد است
زیرا مشتمل است بر غلو
و [illegible] حقیقت [illegible]
الاحقر [illegible]

عکس فتویٰ حضرت آیت اللہ آقای السید عبد الاعلیٰ سبزواری

[illegible]

SIBTAIN.COM

ص ۲۲۳ سے مربوط عکس

عکس فتویٰ حضرت آیت اللہ آقای محمد فاضل لنکرانی

محضر مبارک حضرت مستطاب حجۃ الاسلام آیت اللہ آقای الشیخ محمد فاضل لنکرانی دامت برکاتہ العالی

پس از عرض سلام، سلامتی آن جناب را از خداوند متعال مسئلت می نمایم،

معروض میدارد، لطفاً راجع بہ سوال ذیل نظر مبارک خود را مرقوم فرمایید

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد حسین اکبر

آیا شیخ احمد احسائی کہ رئیس فرقہ شیخیہ است از علماء شیعہ اثنا عشریہ است

و آیا اعتقادات ایشان طبق عقاید فرقہ شیعہ اثنا عشریہ است. ایشان و سید

[illegible] ضال و مضل و محکوم بکفر اند، میرزا شیخ حسن احقاقی الحائری ہم

[illegible] معتقدات ایشان است آیا از علماء شیعہ محسوب میگردد،

[illegible] معتقدات فرقہ شیخیہ و جناب [illegible] و مطالعہ کتب ایشان و کمک

مالی و معنوی جائز است یا خیر، با الجواب مستقل مرقوم فرمایید

خداوند اسلام و مسلمین را یاری فرماید

SIBTAIN.COM

بسمہ تعالی

در مورد سوال فوق معروض میگردد کہ [illegible]

[illegible] شیخیہ [illegible] اسلام و [illegible]

شرق و غرب [illegible]

[illegible] اسلام صحیح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قم حوزہ علمیہ محمد فاضل [illegible] ۲۱/۱۲/[illegible]

ص ۲۲۴ سے مربوط عکس

۳۶۴

عکس فتویٰ حضرت آیت اللہ آقای ناصر مکارم

باسمه تعالی

[illegible] ناصر مکارم شیرازی [illegible]

سلام علیکم و رحمة الله و برکاته [illegible]

لطفاً جواب سؤال زیر را مرقوم فرمائید!

[illegible]

بسمه تعالی

[illegible]

در پاسخ سؤال فوق توجه به چند امر لازم است

۱. [illegible] اسلام [illegible]

[illegible]

۲. [illegible]

[illegible]

۳. اگر [illegible] اسلام [illegible]

[illegible]

ناصر مکارم [illegible] ۲۴/۱۲ [illegible]

SIBTAIN.COM

ص ۲۲۵ سے مربوط عکس

عکس فتویٰ

از اسلام والمسلمین آیت اللہ العظمیٰ آقای الشیخ محمد تقی آل صاحب جواہر دام ظلہ العالی

بسمہ تعالیٰ

محضر ... آیۃ اللہ الشیخ محمد تقی آل صاحب الجواہر دامت برکاتہ

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا یخفی ان ہذہ الکتب المذکورۃ قد صارت سبباً لاضلال جمع من الناس ... بالعقیدۃ

وقد [illegible] الشیعۃ ... الدنیا ...

کتب ضلال وقد اوّل بعض ... بعض التعبیرات ... الحقیقۃ ...

[illegible] الی اللغۃ ... بین الناس ... علماء

الشیعۃ من المتقدمین والمتأخرین ... الشخص

[illegible] والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

ص ۲۲۷ سے مربوط عکس

عکس فتویٰ حضرت آیت اللہ آقای السید نصر اللہ المستنبط

حضرت حجة الاسلام والمسلمین آیة الله السید نصر الله المستنبط مد ظله

مخفی نماند که در مملکت ما "پاکستان" شخصی در شهر کراچی "بنام ناظم علی وفا" [illegible]
"رضا کار" منتشر داده و اسم [illegible] کرده که کتب شیخ احمد احسائی و سید کاظم رشتی و کریم خان را از ایران
برای نشر و اشاعت خود ما [illegible] بعونه تعالی عنقریب [illegible] ترجمه شده [illegible]
نیز این شخص ادعا دارد که [illegible] ایران [illegible] عراق [illegible]
محروم که برای ما حقیقت مذهب شیخیه را بیان کنند [illegible]
[illegible] تعالی [illegible] کتب این اشخاص مذکوره را دیدیم و مطالعه کردیم [illegible] شیخیه [illegible] آنطور که [illegible]
شیخیه را بیان کرده اند کسی تا هنوز بیان نکرده [illegible]
بیان کنند.

عرض میشود که بیان بفرمائید [illegible] این اشخاص مذکوره [illegible] اعتقاد
کردن درست است یا خیر؟ طبع و نشر و خرید و فروش و تقسیم کتب چه حکم دارد؟

سائل سید محمد حسین زیدی
[illegible] جھنگ پاکستان

SIBTAIN.COM

بسم الله الرحمن الرحیم

احقر بعض از کتب این اشخاص را مطالعه نموده ام این کتابها مشتمل بر عقاید [illegible]
[illegible] مذهب شیعه میباشد لذا نشر و طبع و خرید و فروش اینها جائز نیست [illegible]
[illegible] واجب [illegible]
[illegible] کتب [illegible] مذهب شیعه [illegible] میباشد
[illegible] مذهب [illegible] میباشد [illegible]
[illegible]

ص ۲۲۷ سے مربوط عکس

۹۰

بسم الله الرحمن الرحیم

محضر مبارک حجت الاسلام حضرت آیت الله آقای الشیخ حسین نوری دام عزکم

پس از عرض سلام، معروض میدارد. لطفا راجع به سوال زیر نظر مبارک خودتان را مرقوم بفرمائید. والسلام علیکم و رحمة الله و برکاته.....

محمد حسین اکبر

۱. فرقه شیخیه که به شیخ احمد احسائی نسبت داده شده آیا خارج از اسلام است یا منحرف از حق و به ضلالت پیوسته است. شیخ احمد احسائی و مروج معتقدات فرقه شیخیه شیخ میرزا حسن احقاقی الحائری مقیم کویت از علماء شیعه اثنا عشریه میباشند؟ آیا ترویج و تدریس معتقدات شیخیه، چاپ نشر کتب شیخیه، کمک مالی و معنوی اینها جائز است یا خیر؟..

۱۴ جمادی الثانیه ۱۴۰۲ ھ

SIBTAIN.COM

باسمه تعالی

مسلک شیخیه بر حسب نقل و بعض تحقیق که کرده‌ام

باطل و بی اساس است و نشر و تبلیغ آن از گناهان

کبیره است که موجب ضلال [illegible] است

و معتقدات [illegible]

و [illegible]

[illegible]

[illegible]

حسین نوری

ص ۲۲۷ سے مربوط عکس

عکس فتویٰ

ساحۃ آیت اللہ العظمیٰ حجۃ الاسلام آقائی السید محمد کاظم شریعتمدار مدظلہ العالی

حضرت آیت اللہ العظمی حجۃ الاسلام آقای [illegible] سید محمد کاظم شریعتمدار، قم، ایران

[illegible]

● آیا عقائد شیخ احمد احسائی [illegible] ؟

● آیا نشر و اشاعت تعلیمات شیخ احمد احسائی و سید کاظم رشتی [illegible] است ؟

● آیا تبلیغ عقائد شیخ احمد احسائی و سید کاظم رشتی [illegible] است ؟

[illegible]

ص ۲۲۷ سے مربوط عکس

٦١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان محترم و فاضل مکرم جناب مولوی الشیخ محمد حسنین السابقی النجفی فاضل عراق
دامت توفیقاته العالیة

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاته. انشاء اللہ مدظل حمایت و عنایات حضرت امام عصر عجل اللہ تعالی فرجه
[illegible] باشید. و بعد ا امروز از [illegible]
[illegible] نامه [illegible] دریافت نمودم و در طی این نامه مکتوبه [illegible]
[illegible] عادت او است [illegible] کرده است. چرا که [illegible] ضرورت بود [illegible] نمی‌دهد.
[illegible] که برای [illegible] خواسته بودید [illegible]
[illegible] اول کتاب (هدیة المستبصرین) مرحوم مبلغ اعظم مولوی
محمد اسماعیل قدس سره و بعداً کتاب (ظلامت از دیدگاه قرآن) را به عربی ترجمه بنمائید و تعلیق
[illegible] هم [illegible] ارشاد کرده اید [illegible]
ترجمه [illegible] و [illegible]. البته برای شیعیان [illegible]
[illegible] است. [illegible] علیه السلام [illegible] چاپ نمایند.
[illegible] (الصلاة) [illegible] کتاب (الصوم)
[illegible] پاکستان [illegible]
[illegible] مرحوم مبلغ اعظم [illegible] رسالة الاحکام
[illegible] چاپ نمایند. اگر گفته‌ها و نوشته‌ها اصل [illegible]
آقای رضوی [illegible]
[illegible] نسبت [illegible] میکنند [illegible]
آقای [illegible]
[illegible] آکنون [illegible] نامه خود [illegible]
[illegible] ترجمه [illegible] کتاب است [illegible] و تعلیقاً [illegible]
[illegible] و متوجه این نکته هم باشید که [illegible]
[illegible]
[illegible] بنابراین [illegible] نام کتاب [illegible]
(هدیة المستبصرین) [illegible] نمائید. و مرحوم مبلغ اعظم نیز [illegible] ترجمه باین نکته
توجه نموده است. [illegible] مرحوم [illegible]
[illegible] در هر حال
[illegible] خواهد بود انشاء اللہ. [illegible]
[illegible] چنانکه مولوی [illegible]
[illegible]
[illegible] والسلام علیکم و رحمة اللہ و برکاته الجانی [illegible]

ص ١٢٥ سے مربوط

اتفاقی کویتی کا خط محمد حسنین سابقی کے نام

آیۃ ...... نجفی کے نام علماء کے خطوط اوران کی کتب پر علماء اعلام کا تبصرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطاہرین
واللعنۃ الدائمۃ علی اعدائہم اجمعین الی یوم الدین وبعد جناب
مستطاب مفخر الاعلام وصفوۃ الافاضل العظام وحجۃ الاسلام
والمسلمین آقای حاج شیخ محمد حسین دامت تائیداتہ کہ سالہا در نجف
اشرف جدیت تامہ واجتہاد کامل در علوم اسلامیہ داشتہ
ودر ابحاث فخمہ ومقامات عالیہ رسیدہ وبخصوصیتی داشتہ تقیہ [illegible]
وجود محترم امثال معظم لہ را غنیمت نمودہ واداء حق احکام
شرعیہ را از ایشان استفادہ نمایند واز مرجعیت تقلید از
زحمات کثیرہ ایشان در نشر شرعیات وعلوم اسلامیہ بخصوص مانند
از تالیفات شریفہ معظم لہ رسائل وصول الشریعۃ فی عقائد الشیعۃ واحسن
الفوائد فی شرح العقائد کہ بسیار قدردانی دارد ولہ دامت
معالیہ التصدی للامور الحسبیۃ المنوطۃ بنظر حکام الشرع
مع مراعات الاحتیاط وان یروی عنی جمیع الکتب المعتمدۃ الاسلامیۃ
المسندۃ بطرقی عن مشایخی العظام قدست اسرارہم الی اہل السلام
الی مہابط الوحی ومعادن العلم علیہم السلام والمرجو منہ
مراعات الاحتیاط وان لا ینسانی عن الدعاء　عبد الاعلی الموسوی
السبزواری
غرۃ محرم الحرام
۱۳۸۶

ص ۱۳۶ سے مربوط عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ وآلہ ذریتہ الطیبین الطاہرین
واللعن الدائم علی اعدائہم اجمعین الی قیام یوم الدین وبعد جناب مستطاب
مروج الاحکام عماد العلماء الاعلام فخر الانام آقای حاج شیخ محمد حسین دام عزہ
مدتی مدید عمر شریف خود را صرف در تحصیل علوم دینیہ کردہ وتلقی احکام
شرعیہ نمودہ اند وبمراتب سامیہ نائل گردیدہ اند ولذا بر تمام مؤمنین
وفقہم اللہ لازم است کہ قدر ایشان را دانستہ واحکام شرعیہ را از جناب ایشان
استفادہ بنمایند خصوصاً از تالیفات شریفہ ایشان مثل اصول الشریعۃ فی عقاید الشیعۃ
واحسن الفوائد فی شرح العقاید کہ بسیار مہذب ومنقح میباشد وجناب معظم مشار الیہ
مجازند در تصرف در امور حسبیہ کہ موقوف است بنظر حاکم شرع مبین بودہ باشد
وہمچنین مجازند در نقل اخبار وروایات واردہ در مواعظ ونصائح وفضائل
اہل عصمت وطہارت صلوات اللہ علیہم اجمعین از کتب معتبرہ علماء امامیہ از قبیل
مصنفات شیخ صدوق وارشاد شیخ مفید ولہوف سید بن طاوس ومناقب ابن
شہر آشوب قدس اللہ اسرارہم وارجو من جنابہ ان لاینسانی من صالح الدعوات فی حیاتی
وبعد الممات والسلام علیہ وعلی سایر اخوانی المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الاحقر الراجی
الحاج سید ابوالقاسم الرفیعی الکشمیری حرر فی سیم شہر محرم الحرام ۱۳۸۹

ص ۱۳۶ سے مربوط عکس

[illegible]

دفتر منزل ناظم آباد نمبر ۲
کراچی نمبر ۱۸

26 — 10 — 67

[illegible]

[illegible]

دعا گو

[illegible]

ص ۱۳۷ سے مربوط عکس

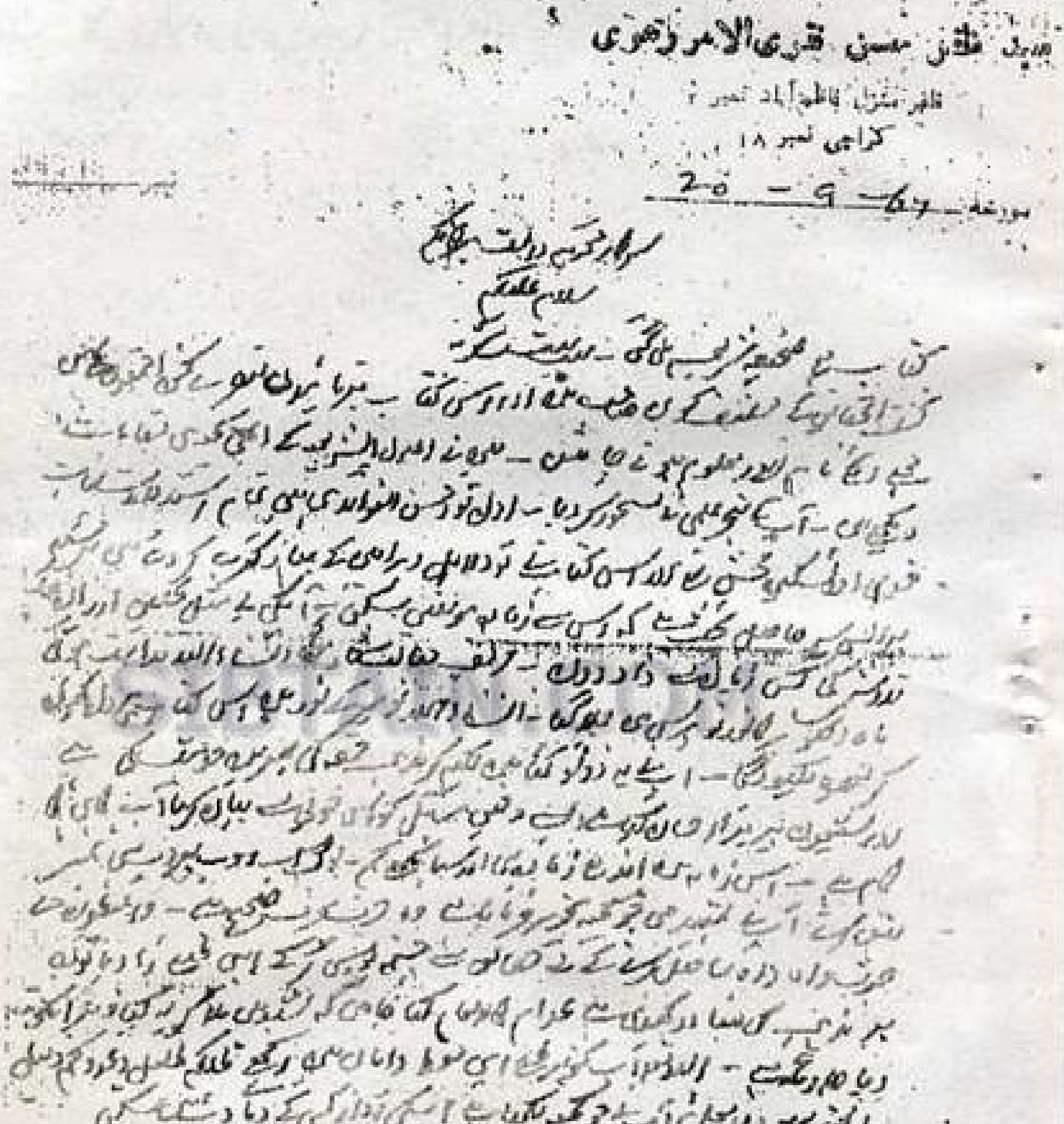

سید ظفر حسن نقوی الامروہوی

ظفر منزل، فاطمہ آباد نمبر ۲

کراچی نمبر ۱۸

نمبر

مورخہ 20 - 9 - 67

سلام علیکم

ص ۱۳۸ سے مربوط عکس

سید ظفر حسن نقوی الامروہوی

ظفر منزل ناظم آباد نمبر ۲
کراچی نمبر ۱۸

نمبر ——— مورخہ 7 — 10 — 67

[illegible]

[illegible]

ص ۱۳۸ سے مربوط عکس

الحاج میرزا صفدر حسین المشہدی

وکیل و نمائندہ مرجع تقلید عموم شیعہ

۳۸۵ خیابان شریعت .... اندرشہر

پشاور (پاکستان)

باسمہ سبحانہ

کتاب مستطاب سعادۃ الدارین فی قتل الحسینؑ نظر قاصر سے گزری۔ اکثر مقامات کا ناظرانہ اور بعض مقامات میں متعدد بار بغور مطالعہ کیا۔ فی الحقیقت مصنف [illegible] کی تالیف کر کے اسم بامسمی موجب سعادت دارین ہے۔ فاضل سامی و گرامی حجۃ الاسلام والمسلمین المحقق المدقق علامۃ الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ ایدہ اللہ بعزہ ونصرہ کی یہ تالیف لطیف و تصنیف منیف شیعیان پاکستان کی رہنمائی و افادہ [illegible] اور [illegible] کی حامل ہے اور اس قابل ہے کہ اسے رہبر ذاکرین و واعظین سمجھا جائے اور [illegible] قرار دیا جائے۔ اس کی طباعت کی سخت ضرورت و شدید حاجت تھی۔ اور وقت کا تقاضا تھا کہ اردو میں معتبر مقتل کی تصنیف ہو۔ کیونکہ ایک زمانہ سے مجالس عزائے امام حسین علیہ السلام بیانات صاحبان علم و تحقیق [illegible] بے علم و سواد ذاکرین و مقررین نے قبضہ کر لیا ہے۔ حد یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ [illegible] و بیان [illegible] تقاضائے مذہب۔ اور [illegible] حدیث و تاریخ و تفسیر و فقہ [illegible] کے ہاتھ سے نکل گیا ہے اور [illegible] جو روایت و درایت کے اصول و [illegible] سے قطعاً واقف نہیں۔ [illegible] صدق و کذب و [illegible] صحیح و غلط [illegible] کا فرق نہیں سمجھتے اور رونے رلانے کے لئے [illegible] بیان کرنا ثواب سمجھتے ہیں۔ مجالس عزا کے نام سے [illegible] ایک بازاری طبقہ مشغول ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے [illegible] نے بصورت استماع اکاذیب و [illegible] مجالس [illegible] ہے۔ جہاں [illegible] روایات اور [illegible] کے ہوں [illegible] امور [illegible] روایات [illegible] و مفتریات بیان کئے جاتے ہیں۔ [illegible] و غیر الشیعہ۔ [illegible] قسم سے [illegible] جناب امام حسین [illegible] زینب و ام کلثوم اور فاطمہ و سکینہ [illegible] تمام [illegible]

ص ۱۵۹ سے مربوط عکس

چونکہ جس تحریر کو اپنی منسوب ہوتا ہے اب اصل و بے بنیاد ہوا کرتا ہے ۔ یا زیادہ سے
زیادہ اہل منبر سے بیان میں [illegible] امام [illegible] حیثیت [illegible] عقیدت ہے
مگر اسکے علاوہ تمام تفصیل [illegible] و بیانات میں مخلوط ہے ۔ جبکہ اصلاح
بہت ضروری تھی ۔ مگر ابھی تک [illegible] نہیں اردو زبان کی ایسی معتبر کتابیں موجود نہ
تھیں جن پر وثوق و اعتبار کیا جا سکے اور ذاکرین اہل منبر ان سے افادہ و استفادہ کر سکے
اسکے علاوہ سے معتبر روایات بیان کر سکیں ۔
ادھر بعض مخلص مومنین بھی امام حسین کے مقتل پر قدیم عزاداری کے رسوم سے مشغوف ذاکری کو برابر
کرتے رہے بے لوث کامیاب تقریر بیان کرتے رہے بعض [illegible] حالات و واقعات جمع تھے ۔ وہ بلا
تجھ دانی ہیں ۔ وہ اپنا [illegible] سے [illegible] شانی بیان کرتے اور موزوں و مدون
و ثقہ نہ علامت و اعتراض سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ خود انکے منبر پر عزاداری بھی ہے کہ اردو میں
اگر کتب مقتل نصف پر جس سے ہم استفادہ کر سکیں
بہرحال ضرورت تھی کہ ثقات علماء اسلام کی معتبر روایات مناقب و فضائل معصومین تھا
اردو میں تالیف کریں [illegible] چنانچہ اسی سلسلہ میں مصنف سامی قدر نے جو سعادت دارین
حاصل فرمائی اور سعادۃ الدارین نامی مقتل الحسین تصنیف فرما کر ضرورت کی کما حقہ رعایت کی
وہ [illegible] دنیا کے موضوع پہ ہے باقیات الصالحات کا کام دیگی ۔ مصنف نے
نہایت جانفشانی سے تحقیق و تنقیح کے ساتھ مفصل مقتل امام حسین سے متعلق حالات
و واقعات جمع فرما کر نہایت اچھے اسلوب سے اختلاف روایات کا مستند تحقیق کر کے
علماء محققین کی آراء و نظریات کے موافق نظریہ صحیح کی رعایت فرمائی ہے ۔
امید ہے کہ ذاکرین و اہل منبر روایات بے سروپا و ضعیفہ روایات کے بیان کرنے سے توبہ و
اجتناب فرما کر اس مفید و معتبر کتاب سے استفادہ و افادہ فرمائیں گے اور اسی سے ہی
[illegible] اپنی ضرورت [illegible] روایات کے ذریعے ایسے [illegible] کامیاب [illegible] اور
[illegible] سے [illegible] حسنات سے
[illegible] مصنف [illegible]
[illegible] مزید اضافہ فرمائے اور مصنف [illegible]
[illegible] امام [illegible] العالمین

[illegible]
۱۵ شعبان پنجشنبہ ۱۳۹۱ھ

[illegible]

ص ۱۵۹ سے مربوط عکس

ص ۱۵۹ سے مربوط عکس

ادیب اعظم سید ظفر حسن امروہی مرحوم کا سعادت الدارین کے بارے میں عظیم تبصرہ

في ثناء قصيدة اهداء بخدمة شيخنا الاكبر
العلامة محمد حسين اجلاه المعالة الذهبية
في سبيل الدعاية و النشر للمعارف القيمة حياة الدنيا
والمرجو من سماحته ان يقبلها بالقبول

[illegible]

محمد حسين است لا ... ان تكون القدوة بين الخلق ... سيد الناس ... لست ممن ... غير حميد
[illegible]

SIBTAIN.COM

ليلة الخميس عند الساعة الحادية عشر
في اليوم الثالث عشر من شهر
... ١٩٦٩ م

منتسبة من قصيدة في ... بيت
ابيات التشبيب ...
...

ص ۱۴۳ سے مربوط عکس

مولانا محمد حسنین ساقی کا آیت اللہ نجفی مدظلہ کی شان میں عربی میں کہا ہوئے قصیدے کا عکس

محمد بشیر انصاری

صدر مجلسِ علمائے پاکستان

ٹیکسلا مغربی پاکستان

تاریخ: ۳۰ ستمبر ۱۹۶۷

دوست معالیکم السامیہ

سلام جمیل۔ آج اصول شریعہ کا مطالعہ ختم کر لیا ہے اور اب کاشف الحقائق کا مطالعہ شروع کیا ہے۔

اصول شریعہ میں اکثر مقامات پر احسن العقائد کا حوالہ دیا گیا ہے جس کا مطالعہ ضروری ہے لہذا حسب وعدہ جلد احسن العقائد ارسال فرمائیے۔

میں انشاء اللہ نیک نیتی اور حقیقت بینی کو ملحوظ رکھ کر محاکمہ پیش کروں گا جو اس بحث کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دے گا انشاء اللہ والسلام محمد بشیر

SIBTAIN.COM

آیۃ اللہ نجفی مدظلہ کے نام بشیر انصاری صاحب کا خط

محمد بشیر انصاری

صدر مجلس علمائے پاکستان

ٹیکسلا مغربی پاکستان

تاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۷

دام مجدکم العالی و رحمۃ اللہ و برکاتہ (؟)

سلام جمیل۔ آج ہی دورہ سے واپس آیا ہوں۔ آپ کا مکتوب سامی پیش نگاہ ہے کتاب کا شکریہ۔ میں نے روز اوّل سے خرید لی تھی اور آج کل اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔

آپ نے جو امور تحریر فرمائے ہیں وہ حتی الامکان پیش نظر رکھوں گا لیکن کاشف الحقائق کے بعض جوابات کی وجہ سے انکی عبارت اور جواب دونوں پر نظر کرنا ضروری ہے اس لیے میرا ذکر بھی آپ کے جوابات کے سلسلہ میں ضرور آئے گا۔

بعض حضرات رسالہ تحفۂ شیعہ کا جواب تحریر کر رہے ہیں مگر میں انکے طریقہ جواب کو پسند نہیں کرتا اسلئے میں نے انہیں سمجھایا ہے کہ وہ میرے جواب کا انتظار کریں میں ایسا جواب صرف علمی حدود میں

آیۃ اللہ نجفی مدظلہ کے نام بشیر انصاری صاحب کا خط

پیش کروں گا اور افراط و تفریط کو اجاگر کروں گا اور الامر بین الامرین کو مستدل و مبرہن طریقہ پر تحریر میں لاؤں گا ۔

ایسا حسن الفوائد پیش نظر ہے ۔ احتیاج ہے بعض حوالہ جات بعض احباب کو لکھنے تھے جو انھوں نے نقل کر دیئے تھے ممکن ہے وہ کسی اخبار یا اشتہار میں شائع کر دیں آپ اخبار و اشتہارات کو اہمیت نہ دیجئے میں اپنے جواب میں کتاب سنت کو مقدم رکھوں گا یعنی قرآن مجید اور اقوال معصومین علیہم السلام کی روشنی میں عقیدہ کی تشکیل پیش کروں گا علمائے متقدمین و متاخرین کے اختلافات کا حل بھی کتاب اللہ و سنت ہی ہے قول معصوم کے سامنے قول متقدم و متاخر کوئی وزن نہیں رکھتا ۔ بہرحال باہمی مراسلت سے بعض امور موافقت و مخالفت کی فضا میں طے ہو سکیں گے اور حوالہ جات کا سلسلہ لامتناہی منقطع ہو سکے گا ۔

والسلام

محمد بشیر انصاری

SIBTAIN.COM

آیۃ اللہ نجفی مدظلہ کے نام بشیر انصاری صاحب کا خط

۱۳۹۱

جناب مستطاب حجۃ الاسلام العلامۃ الحجۃ آقای حاج شیخ محمد حسین نجفی دام عزه

بسم اللہ الرحمن الرحیم وله الحمد

بعرض عالی میرساند مرقومه شریفه که حاکی از اعتدال مزاج [illegible] دعا

ولله الحمد [illegible] شیخ [illegible] حالات [illegible]

سلامت [illegible] از [illegible] اصل

راجع به سفارش سید اعجاز حسین و آقای شیخ منظور حسین [illegible]

و مرحوم انصاری [illegible] و محصل [illegible] آقای شیخ

بعد [illegible] حقیر [illegible] انشاء اللہ

[illegible] متعهد [illegible] الموفق

آقایان و اخوان [illegible] والسلام علیکم ورحمة اللہ

[illegible]

[illegible]

آیۃ اللہ نجفی مدظلہ کے نام سید عبداللہ شیرازی کا محبت بھرا خط

بسم الله الرحمن الرحيم

فضيلة العلامة الشيخ ذو المجد والشرف والكرامة الشيخ محمد حسين ادام الله بالخير والبركة ايامه

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ... وبعد

فقد تلقيت بمزيد الابتهاج كتابكم الكريم المؤرخ ٥ ربيع الثاني ١٣٩٠ هجرية وسررت جداً بسلامتكم ووصولكم الى بلدكم بالصحة والعافية، وبتصديكم الارشاد والوعظ على منابرها والتدريس والتعليم في جامعة في سرگودها وهذا ما كنت اتمناه لكم وادعو الله تعالى ان يوفقكم لذلك وللمزيد من كرمه وفضله ويجعلكم علماً من اعلام الهدى ومناراً لهداية الناس الى دين الله الصحيح.

اما انا فعلى ما تعهدونه من الاعتكاف في داري تحت رقابة الشرطة لا اخرج منها منذ [illegible] وقد وفقت بحمد الله تعالى لتأليف كتاب في الاقتصاد والدولة في الاسلام [illegible] الرأسمالية والاشتراكية والاحزاب الجزئية الكافرة [illegible] الاحكام الاقتصادية الاسلامية ويستدل على ان البشر لا يمكن ان تقوم لهم قائمة ويرغد لهم عيش [illegible] الا بالاسلام [illegible] بتطبيق القوانين الاقتصادية التي جاء بها خاتم النبيين بالدين [illegible] العالمين وستطلعون عليه ان شاء الله تعالى بعد نشره وهذه من اكبر نعمة [illegible] بعد الزامي بالاقامة الجبرية في داري.

ارجو ان تعرفوني دائماً عن احوال بلادكم واوضاع الجامعة التي تدرسون فيها في بنجاب وحال المسلمين في تلك الاقطار الشاسعة حتى انا اتمم بما استطيع من المساعدات [illegible] بلادكم العزيزة.

ارجو ابلاغ السلام مني ومن اهل بيتي الى العائلة الكريمة.

[illegible] مدرستنا [illegible] جامعة مدينة العلم الامام الخالصي [illegible] يدعون لكم ويهدون لكم اجمل السلام.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

محمد الخالصي

[illegible]

آیۃ اللہ نجفی مدظلہ کے نام آیۃ اللہ شیخ محمد خالصی کا خط

SIBTAIN.COM

قاضی سعید الرحمٰن علوی آف کروڑ کا علامہ محمد حسین نجفی صاحب سے معافی مانگنا

از کروڑ ------------

۷۸۶

بخدمت جناب سید العلماء فخر المحققین حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین صاحب قبلہ

سلام مسنون:۔

زندگی میں آج پہلی باری خط لکھ کر معافی چاہنے کا مرید ہوں بندہ علی الاعلان آپ کی مخالفت کرتا رہا اور فقط اس لئے کہ مجھے کسی صاحب نے یہ کہا تھا کہ علامہ صاحب نجدی عقائد کے مالک ہیں اور وہی عقائد تعلیم دیکر بخدمت خارجیت کو فروغ دے رہے ہیں۔ العیاذ باللہ

مگر اب یہ سارا قصہ غلط پا کر معافی چاہتا ہوں۔

۱۔ محترم مولانا مقبول حسین صاحب ڈھکو کی تصدیق۔

۲۔ آپ کی تصنیف عقائد الشیعہ۔

۳۔ آقائے محسن الحکیم الطباطبائی جو کہ میرے مقلد ہیں۔

موخر الذکر مدظلہ نے میرے جواب میں بہترین الفاظ تحریر کئے ہیں اور تسلی دی ہے قبلہ مجھے محمد و آل محمد علیہم السلام کے صدقہ معافی دیں۔ شکریہ اور بقلم خود اسی معافی نامہ کا جواب آج ہی تحریر کریں۔

SIBTAIN.COM

اسی طرح کے خطوط میں نے حسب ذیل بزرگان دین کو بھی ارسال کئے ہیں۔

۱۔ حجۃ الاسلام علامہ سید گلاب شاہ صاحب نقوی ملتان۔

۲۔ حجۃ الاسلام علامہ حسین بخش صاحب جاڑا۔

۳۔ حجۃ الاسلام علامہ حافظ سیف اللہ جعفری۔

پتہ:۔ ڈیرہ قاضی صاحب کروڑ۔ ضلع مظفر گڑھ

قاضی سعید الرحمٰن علوی مبلغ شیعہ

نوٹ:۔ اس معافی نامے کا عکس اور علامہ نجفی کا جواب آگے دیکھا جاسکتا ہے۔

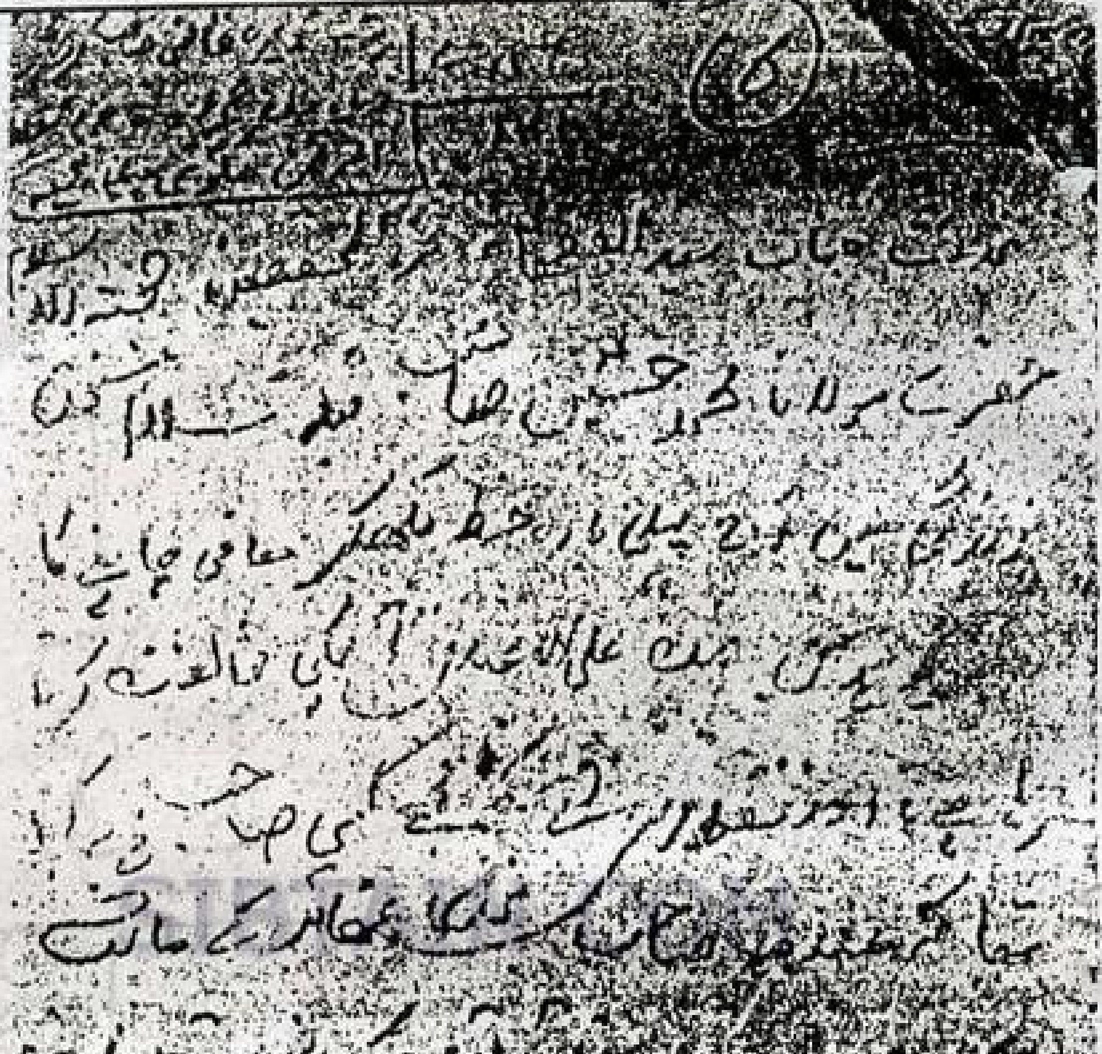

SIBTAIN.COM

قاضی سعید الرحمٰن کے معافی نامے کا عکس

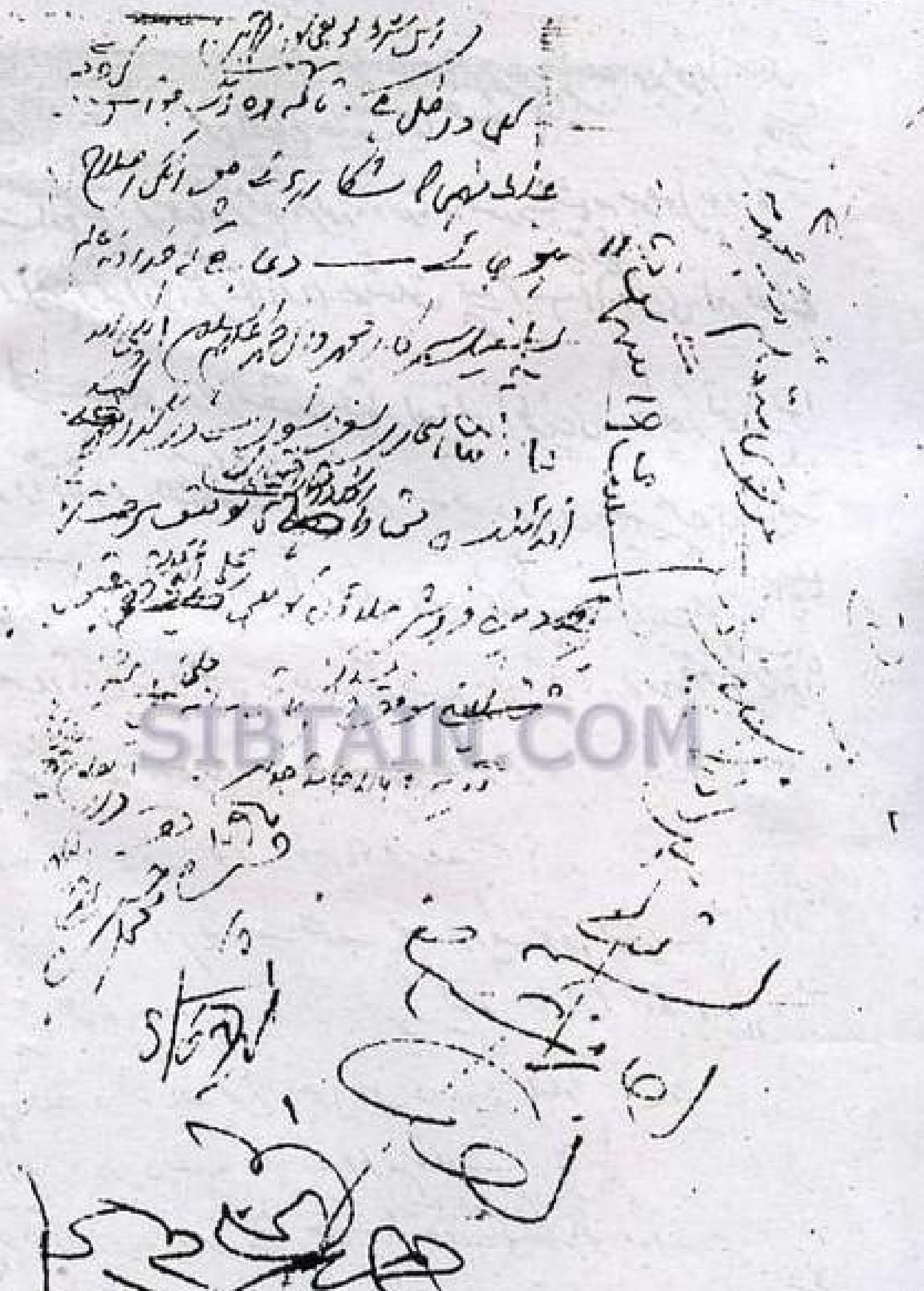

SIBTAIN.COM

آیۃ اللہ نجفی کا قاضی سعید الرحمن کے معافی نامے کا جواب

آیۃ ...... نجفی مدظلہ کے اجازات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٢٩ ج ا / ١٣٨٧

حضرة العلامة الحجة فخر الفقهاء والمجتهدين فضيلة الشيخ محمد حسين الباكستاني النجفي المحترم

سلام عاطر وتحية مباركة وشوقاً فائق

بعد الدعاء لكم عند ضريح مولانا أمير المؤمنين عليه أفضل الصلاة والسلام بالموفقية لخدمة الدين الحنيف وترويج الشرع الشريف أبدي لكم بأنه وصلني كتابكم الكريم ففرحت بالغبطة والسرور لما تلوت فيه نبأ صحتكم الغالية واشتغالكم بالتدريس والتعليم وإلقاء المحاضرات النافعة العالية في صدارة دار العلوم المحمدية فإنا أسأل الله تعالى أن يسدد خطاكم ويأخذ بيدكم في نشر الحقائق الراهنة ويوفق إخواننا لاكتساب المكارم ونفائس المغانم ببركات نشاطكم النقية وإرشاداتكم الثمينة والطلاب جميع حاضري مجلس أبحاثنا يخصونكم بالسلام والتحية والاحترام وينتظرون مشاهدتكم تسبيباً أو مباشرة للحوزة المباركة العلمية في النجف الأشرف إن شاء الله تعالى وذا ختام تبلغون سلامي وأفضل تحياتي لكل من يظهر لنا وده ومحبته ودمتم مكلوئين بعناية الله

(محمد [illegible])

ص ١٣٦ سے مربوط عکس

۴۵۶

اجازۂ اجتہاد بسید المجتہدین سرکار آیۃ اللہ آقائی الحاج السید محمد جواد التبریزی النجفی مد ظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله [illegible] والصلاة [illegible] على [illegible] من الاولين والآخرين [illegible]
محمد وآله [illegible] المسالكين [illegible] واللعنة الدائمة على اعدائهم [illegible]
[illegible] الا [illegible] وفضل لا يحصى [illegible] الطالب [illegible]
[illegible] العلام [illegible] العالم ذي القريحة السليمة والطريقة [illegible]
الاعلا [illegible] ثقة الاسلام [illegible] محمد حسين [illegible]
[illegible]
[illegible] وتحقيق [illegible] مرتبة الاجتهاد [illegible]
[illegible] الكتب الاربعة [illegible] الكافي والفقيه والتهذيب
والاستبصار وكذا [illegible] الجوامع الاخيرة [illegible] الوسائل والوافي والبحار [illegible] مصنفات اصحابنا [illegible]
[illegible] مشايخنا العظام [illegible] الكتب والاصول
[illegible] صلوات الله عليهم اجمعين [illegible]
[illegible] الدنيا [illegible] الدنيا [illegible] كان لم يكن [illegible]
[illegible] الدنيا [illegible] الارض [illegible]
[illegible] الاعمال [illegible] بالنبي وآله الطاهرين [illegible]
[illegible] والسلام عليه [illegible] ۱۴۰۳

عبده [illegible] جواد الطباطبائي التبريزي

[illegible]

اجتہاد، استاذ المجتہدین آیۃ اللہ آقای آقا السید ابو القاسم الحسینی الرشتی النجفی اعلی اللہ مقامہ

بسم الله الرحمن الرحيم

لله الذی جعل العلماء ورثة الأنبياء وفضّل مدادهم على دماء الشهداء والصلوة
لام على اشرف الأنبياء محمد وآله السفراء الأمناء وبعد فان جناب العالم الفاضل
الإمام مروج الأحكام مفخر الأعلام صفوة العلماء العظام ذو الفكر الصائب والنظر الثاقب
محمد حسين النجفي الباكستاني زيد توفيقه ممن صرف في النجف الأشرف برهة من
عمره وشطراً من دهره في اكتساب المعالم الإلهية وتحصيل القواعد الشرعية من الأساتيذ
لام والمدرسين الفخام وقد حضر ابحاث الأصولية والفقهية حضور تدقيق وتحقيق حتى نال مناه
مبتغاه وفاز بحمد الله مرتبة من الاجتهاد مقروناً بالصلاح والسداد فله العمل بما يستنبطه من الأدلة
مية على النهج المألوف بين علماء الامامية وقد اجزت له التصدي لما لا يجوز في عصر الغيبة على معيلها
التحية والثناء لغير الفقهاء المجتهدين العدول الأبادنهم واجزت له ايضاً ان يروي عني جميع ما صح لي
روايته من مصنفات علمائنا الأبرار سيما الكتب الأربعة القديمة التي عليها المدار في سالف الاعصار
ي ومن لا يحضره الفقيه والتهذيب والاستبصار والوسائل والوافي وسائر الكتب بطرقي
في المعرفة المنتهية الى ارباب الجوامع والأصول ومنهم الى اهل بيت النبوة ومعدن الرحمة صلوات
م اجمعين فاوصيه بالوقوف على مسلك الاحتياط والتجنب من ان تغره الدنيا وان لا ينساني في صالح
وات انشاء الله والسلام عليه ورحمة الله وبركاته وقد حررت في ١٧ من شهر ذي القعدة سنة ١٣٧٩
الحاج السيد ابو القاسم الرشتي الحائري عفي عنه

۳۵۸

[illegible] آية الله آقا ميرزا عبد الكريم الزنجاني النجفي [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي فضل مداد العلماء على دماء الشهداء والصلوة والسلام على سيد الانبياء محمد وآله سادة الاوصياء، واللعنة الدائمة على اعدائهم الى يوم اللقاء. اما بعد فان العالم العامل والكامل الفاضل فخر المحدثين العظام عمدة العلماء الاعلام ركن الاسلام الشيخ محمد حسين النجفي الپاكستاني دامت توفيقاته وتأييداته وفقه الله تعالى للهاجرة من تلك البلاد وسهل له وسائل مجاورة النجف الاشرف في سنين كثيرة لتكميل العلوم الدينية والمعارف اليقينية فلم يزل كان يجد ويجتهد في الترقي الى صعود اوج العلم والعمل مستفيدا من بركات باب مدينة العلم جدّاً في حضور الابحاث العلمية العالية لدى اساطين الفن قد دامت بركاتهم حتى تحقيق وتدقيق حتى حاز قصب السبق من الاقران وسبقهم في هذا الشأن وبلغ بحمده تعالى مرتبة الاجتهاد ونال المراد فليحمد الله تعالى على هذه النعمة العظمى والمنة الكبرى وقد اجزت له حفظه الله

۳۵۹

ان يروي عني جميع ما صحت لي روايته [illegible] العظام شكر الله مساعيهم الجميلة باسنادهم الى الائمة الطاهرين صلوات الله عليهم واوصيه بالتقوى والاحتياط [illegible] فعلى اخواننا المؤمنين التقدير لشأنه والاكبار بمقامه السامي والالتفاف حوله ونشر فتاواه الكافية والاقبال عليه والحضور [illegible] المسائل الدينية والمعارف اليقينية [illegible] وايام واوصيه بالتقوى والاحتياط في [illegible] وان لا ينساني من صالح دعواته في مظان [illegible] والسلام عليه وعلى جميع اخواننا المؤمنين [illegible] حرر في [illegible] ١٨ [illegible] سنة [illegible]

[illegible]

ص ۱۲۷ سے مربوط عکس

بسم الله الرحمن الرحيم

ص ۲۵۸ سے مربوط عکس

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلاة جناب مستطاب عماد العلماء الاعلام و حجة الاسلام آقای

شیخ محمد حسین نجفی دامت افاضاته وکیل اینجانب میباشند در تصدی

امور حسبیه و شرعیه با رعایت احتیاط و در اخذ وجوه شرعیه حق مبارک

امام علیه السلام و صرف ثلث آن و صرف نصف سهم مبارک در موارد مقرره

شرعیه و ایصال نصف دیگر را باینجانب مأذون هستند. حفظه الله تعالی

و اوصیه بما اوصانی به السلف الصالح من ملازمة التقوی

والتجنب عن الهوی والتمسک بالاحتیاط فی الدین والدنیا وارجو منه

ان لاینسانی من صالح دعواته والسلام علیه و رع

[illegible] ۲۴ شهر شعبان المعظم ۱۳۹۰

[illegible] الخوئی

بسم الله الرحمن الرحيم وبه ثقتي

الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا محمد حبيبه وعلى الأئمة

آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ الباحثین آقائے شیخ بزرگ تہرانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا آیۃ اللہ نجفی کے نام

اجازہ روایت

متفرق خطوط اور اخبارات

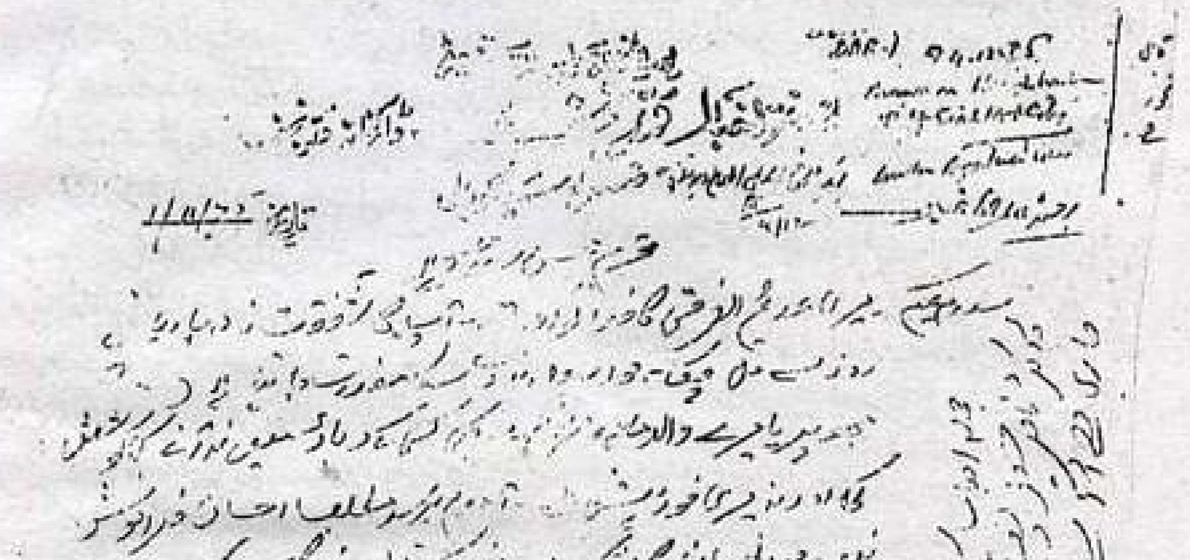

SIBTAIN.COM

چار سو روپے اگر مل جائیں تو آپ کی ترجمانی بھی کی جاسکتی ہے یعنی ایمان وضمیر کی خرید وفروخت کا

سستا معاملہ

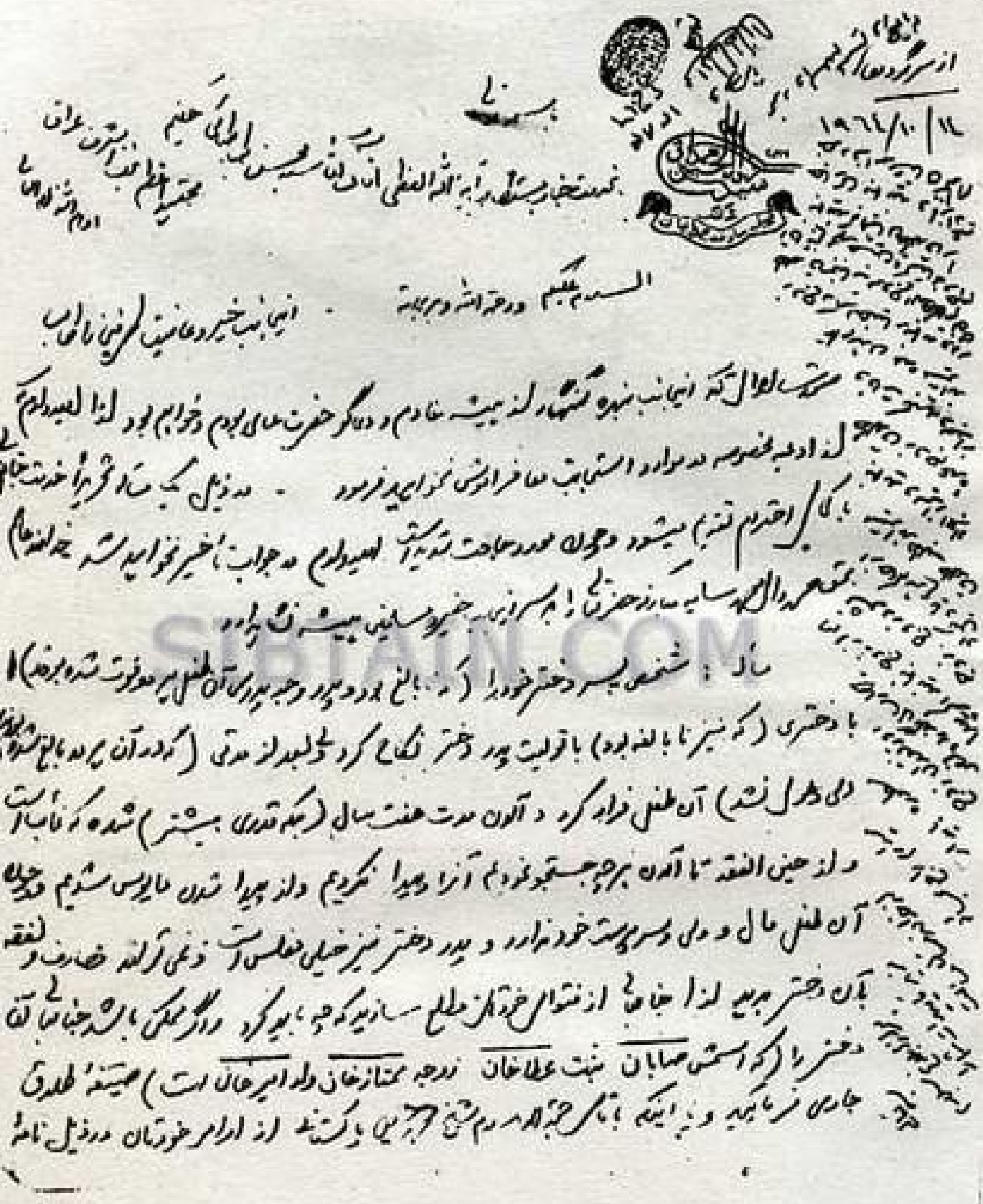
بسمہ تعالیٰ

محضر مبارک حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای سید محسن الحکیم ادام اللہ ظلہ العالی مقیم نجف اشرف عراق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شخصی پسر دختر خود را (که نابالغ بوده ...) آن طفل ...

با دختری (که نیز نابالغه بوده) با ولایت پدر دختر نکاح کرد ... (که در آن ...)

آن طفل فرار کرد و اکنون مدت هفت سال (بلکه قدری بیشتر) شده که غائب است

و از حین الفقد تا اکنون هر چه جستجو نمودیم او را پیدا نکردیم و از پیدا شدن مایوس شدیم ...

آن طفل مال ... خود ندارد و پدر دختر نیز خیلی مفلس است ...

دختر را (که اسمش صاحبان بنت عطا خان زوجہ ممتاز خان ولد امیر خان است) صیغہ طلاق

جاری فرمایید ...

آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے محسن الحکیم کا جناب زوار ہمدانی صاحب کے نام خط جس میں آیۃ اللہ نجفی مدظلہ کو صیغہ طلاق جاری کرنے کے لئے وکیل مقرر کیا گیا ہے۔

ایڈیٹر
جعفر علی میر
شمارہ ۴۱ - ۴۲
جلد ۱۵
ٹیلیفون نمبر ۳۱۴۸
اسلام کے دامن میں بس اس کے سوا کیا ہے ۔ ایک ضرب ید اللّٰہی اک سجدۂ شبیری
شیعیان پاکستان کا بیباک ترجمان
لاہور
شہید
ہفت روزہ
مدیر اعلیٰ
مظفر علی شمسی
مورخہ ۵/۱۲ نومبر ۱۹۶۷ء
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۸۵
"غدار اعظم"

مولوی محمد بشیر کی چٹھی

نوٹ:۔ جلد اول سے مربوط بعض خطوط رہ گئے ہیں انشاء اللہ جلد دوم میں شائع کر دیئے جائیں گے

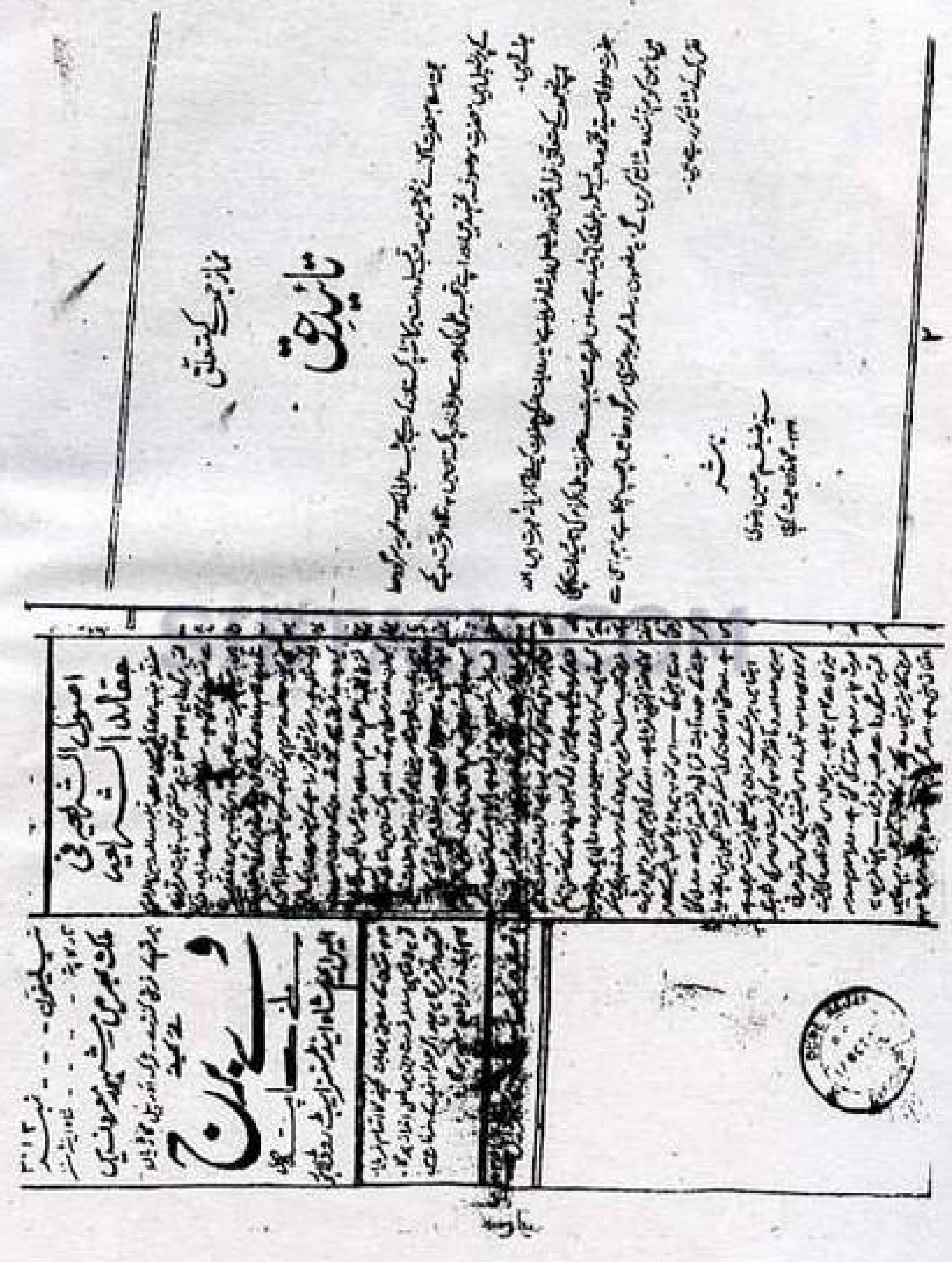

بسم الله الرحمن الرحيم

آیۃ اللہ نجفی نے اپنے استاد آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے مرزا محمد باقر زنجانی کے خارج اصول فقہ کی تقریرات لکھی تھیں جس کا قلمی مسودہ موجود ہے۔ جو ابھی تک شائع نہیں ہوا اور نہ ہی اس کا ذکر کسی کتاب میں ہوا ہے اصل نسخہ کے صفحہ اول کا عکس لے لیا گیا ہے تقریرات بھی عربی میں ہیں۔

SIBTAIN.COM

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلاة على عباده الذين اصطفى

SIBTAIN.COM

آیۃ اللہ نجفی نے اپنے استاد آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے سید جواد تبریزی طباطبائی کے خارج اصول فقہ کی تقریرات لکھی تھیں جس کا قلمی مسودہ بنام "غایت المامول فی علم الاصول" موجود ہے۔ جو ابھی تک شائع نہیں ہوا اور نہ ہی اس کا ذکر کسی کتاب میں ہوا ہے۔ اصل نسخہ کے صفحہ اول کا عکس لے لیا گیا ہے تقریرات بھی عربی میں ہیں۔

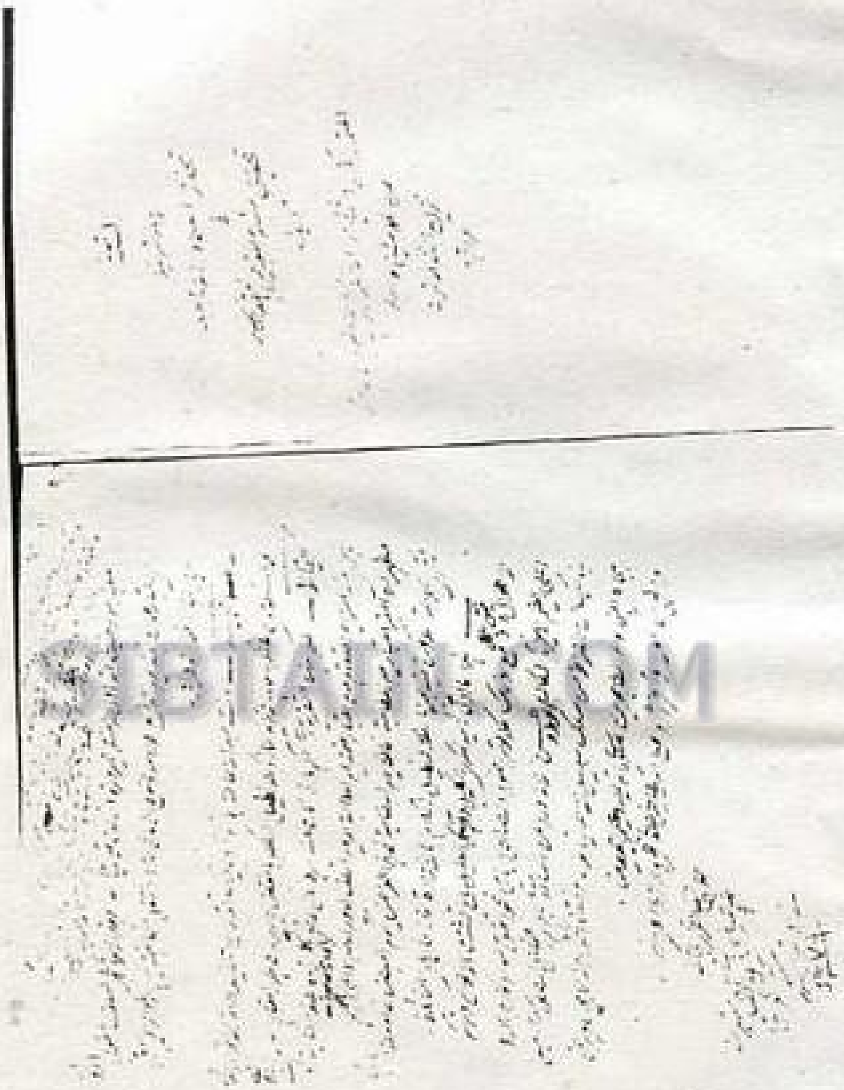

SIBTAIN.COM

آیۃ اللہ نجفی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے عربی زبان میں رسالہ بنام

" تحفۃ العلماء الاماجد فی تحقیق مسئلۃ المقبوض بالعقد الفاسد "

کے صفحۂ اول وآخر کا عکس جو تاحال قلمی مسودہ کی صورت میں موجود ہے۔ جس کا ذکر کسی کتاب میں نہیں ہوا۔

صاحب فیضان الرحمان فی تفسیر القرآن کے دیگر قلمی شاہکار

واقفانِ حال پر یہ حقیقت مخفی و مستور نہیں کہ سرکار آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ العالی خدا کے ان خوش قسمت یگانہ روزگار بندوں میں سے ہیں جن پر مبدأ فیض کی طرف سے بڑی فیاضی کی گئی ہے۔ چنانچہ وہ جہاں علومِ شرقیہ کے منتخب زمانہ مدرس ہیں وہاں قادر الکلام بیان خطیب و مقرر بھی ہیں۔ ان کے وہ علمی شاہکار اور آثار خالدہ جو عالم اسلام کے صاحبانِ علم و انصاف سے خراجِ تحسین و آفرین حاصل کر چکے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔

احسن الفوائد فی شرح العقائد
اسلامی و ایمانی عقائد پر مشہور زمانہ محققانہ کتاب کا پانچواں ایڈیشن بڑی آب و تاب سے شائع ہو گیا ہے

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ
جو موجودہ دور کے تمام اختلافی اور متنازعہ فیہ عقائد پر قرآن و سنت کی روشنی میں حرف آخر ہے بڑی شان و شوکت سے پانچواں ایڈیشن چھپ گیا ہے

خُلاصۃ الاحکام
چونکہ قوانین الشریعہ ایک علمی و تحقیقی کتاب ہے اور ہر شخص اس کے مطالب نہیں سمجھ سکتا اس لیے عوام کی سہولت کیلیے اس کا خلاصہ پہلی بار شائع کیا جا رہا ہے۔

SIBTAIN.COM

تحقیقات الفریقین فی حدیث الثقلین
حدیث ثقلین کے موضوع پر اور مذہب حق کی حقانیت پر بے مثال کتاب پہلی بار زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منصہ شہود پر آئی ہے۔

کواکب مضیہ در احادیث قدسیہ
اُخت القرآن حدیث قدسی کے موضوع پر اردو زبان میں پہلی جامع اور مکمل کتاب جس کا پہلا ایڈیشن بڑی آب و تاب کے شائع ہو رہا ہے

سعادۃ الدارین فی مقتل الحسینؑ
اپنی علمی و تحقیقی شہرت کی بناء پر کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے پانچواں ایڈیشن شائع ہو گیا ہے

اصلاح الرسوم
زمانہ حاضرہ کی مشہور عالم اصلاحی کتاب جسمیں اصلی اور رسمی اسلام کا فرق نمایاں کیا گیا ہے اور غلط رسوم کی اصلاح کی گئی ہے

مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ
علم الحدیث پر بہت بڑی ضخیم بیس جلدوں پر مشتمل پر تحقیقی کام شروع ہے پہلی جلد عنقریب طبع ہو کر مدت کے مشتاق ہاتھوں تک پہنچ رہی ہے

فیضان الرحمٰن فی تفسیر القرآن
قرآن مجید کی کم نظیر تفسیر کی دس جلدوں میں سے پہلی آٹھ جلدیں بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہو گئی ہیں

الثقلین

منیجر مکتبۃ السبطین ۲۹۶ ۹۔بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا